تربیتِ عاشقانِ خدا

حصہ دوئم

عارف باللہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم



کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال کراچی پاکستان

فہرست



سختیاں شیخ کی ہیں فنا کے لیے
مت سمجھ مت سمجھ اس کو ہرگز ستم

اخترؔ بے نوا کی صدائیں سنو
اپنے مالک کو راضی کریں خوب ہم

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

تربیتِ عاشقانِ خدا (حصہ اوّل) کے بارے میں ایک عالم کبیر حضرت مولانا عبدالقوی صاحب کے تاثرات

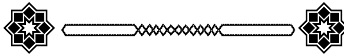
خادمِ قدیم عبدالقوی ساکنِ حیدرآباد دکن عرض کرتا ہے کہ اگرچہ اوائلِ مئی ہی میں عزیزم حافظ عدنان سلمہٗ سے حضرت والا مدظلہٗ کی حرمین شریفین میں حاضری کی اطلاع مل گئی تھی۔ اوراس دفعہ تمام کاموں کو آگے پیچھے کر کے کسی طرح صحبت بابرکت سے کامل استفادہ کا ارادہ بھی کرلیا تھا، مگر شامت اعمال سے پاسپورٹ کی صلاحیت کی مدت گذر گئی تھی، اس کو رینیول کرواکے ویزا حاصل کر کے پہونچنے تک صرف پانچ یوم حضرت والا مدظلہ کے قیام کے باقی رہ گئے تھے، ان میں سے آخری دو یوم حالات خاصہ کے نذر ہوگئے والحمدللہ علی کل حال! تین یوم کی مجالست تھی بفضلہٖ تعالیٰ بہت نافع رہی، اورایک مدت کے بعد گرمیٔ قلب کا سامان ہوا۔ اعمال واخلاق میں اس کا اثر بھی بفضلہٖ تعالیٰ محسوس ہورہا ہے۔ حضرت محی السنۃ ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اس سلسلہ میں دل و دماغ دھیان سب حضرت والا مدظلہم ہی کی طرف لگے ہوئے ہیں۔ بچپن سے والد ماجد مدظلہٗ کی تربیت ہردوئی کی نسبت سے جو تعلق ومحبت اور تعظیم وعقیدت دل میں حضرت والا مدظلہٗ کی ہے وہ کسی سے بھی نہیں ہو پاتی، مگر شامتِ اعمال سے دونوں ملکوں کے کشیدہ احوال اور مخصوص صورتحال نے اس دورافتادہ ودرماندہ کو زیارت وصحبت سے محروم رکھا ہوا ہے، تاہم حضرت والا کی تصنیفاتِ مبارکہ کے ذریعہ استفادہ مسلسل ہے، حضرت! آپ کے آخری سفر حیدرآباد کو اب پندرہ سال سے زائد عرصہ ہوگیا حضرت والا نے احقر کے نو قائم مدرسہ میں ایک آیت مبارکہ کی تفسیر، ایک حدیث شریف کی تشریح، اور مثنوی کے ایک شعر کی تحقیق فرما کر یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تفسیر احادیث اور تصوف تمام فنون کا

افتتاح ہوگیا، الحمدللہ حضرت والا کے اس ارشاد کی برکت سے اب اس مدرسہ میں بارہ سوطلبہ زیرِتعلیم ہیں، اور علاقہ آندھرا کا سب سے بافیض مدرسہ عوام و خواص سب کے نزدیک سمجھا جاتا ہے۔ الحمدللہ ولا فخر۔ محض حضرت والا کی مسرت وخوشی کے لیے عرض کررہا ہوں کہ یہ سب کچھ حضرت ہی کی توجہ باطنی و تاثیرلسانی کی برکات ہیں، جہاں سارا عالم بہرہ ور ہورہا ہے وہیں ہمارا علاقہ بھی بفضل اللہ وکرمہ حضرت والا کے علوم بے بہا اور برکاتِ روحانیہ ونورانیہ سے ہرگز محروم نہیں ہے، گو بظاہر محروم ہے۔ حیدرآباد سے واپسی کے وقت حضرت والا مدظلہ نے بیعت ہونے والوں کو اس عاجز کے سپرد فرمایا تھا کہ انہیں جوڑے رکھے۔ مجالس میں حضرت والا کی کتابوں کی تعلیم کا سلسلہ برابر جاری ہے، ان میں اب ایک بڑی تعداد الحمدللہ باقاعدہ جمع ہونے لگی ہے، اس طرح الحمدللہ حضرت والا کی دعا سے پورے عالم میں دردِدل پہنچ جانے کی مقبولیت نظر آرہی ہے، اوراس وقت دنیا بس اسی ایک دولت دردِدل کی محتاج ہے۔ اللہ پاک ہر مومن کے سینہ کو حضرت والا مدظلہ کے اس درد سے آشنا اور معمور فرمادے، آمین۔

حضرت والا کے اندازِ الفاظ اور کلمات کی تاثیر کے تو بڑے بڑے علماء محدثین ومفسرین معترف ہیں۔ یہ عاجز تازہ تجربہ عرض کررہا ہے کہ مدینہ منورہ سے حضرت کی واپسی کے بعد مکہ مکرمہ احقر آگیا ہے، روز حرم شریف جارہا تھا مگر طبیعت بے کیف ذہن منتشر تھا۔ انابت، تضرع وزاری سے دل بالکل محروم، دعاؤں تک میں جی نہیں لگ رہا تھا، بڑی مایوسی اور عجب حیرانی تھی، اسی اثناء میں اپنے کمرہ میں بیٹھے بیٹھے ''تربیتِ عاشقانِ خدا'' کا مطالعہ شروع کیا۔ بلاکسی تصنع کے بخدا عرض کرتا ہوں تشنگانِ محبتِ الٰہی کے ایک ایک مارے کے حال پر حضرت والا کے جوابات عالیہ کو پڑھ پڑھ کر دل کا وہ عالم ہوگیا کہ آنکھوں کو قرار نہ رہا۔ سطر سطر پر آنسو پونچھ کر پڑھنے کی نوبت آئی، ایک خط پر حضرت والا کے

جواب کو پڑھتے ہوئے وہ کیفیت طاری ہوئی کہ کتاب رکھ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر رجوع الی اللہ ہوگیا، چیخیں مار مار کے رونے کو جی چاہتا تھا۔ یا اللہ! کیسے کیسے جانشین اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو نے دنیا میں رکھے ہیں، اللہ اللہ یہ شفقت یہ ترحم اپنے بدحال متعلقین پر، اور یوں بھاگنے والوں کو پکڑ پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے جوڑتے رہنا، اس زمانے میں یہ شانِ تربیت حضرت والا پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے، اس کتاب کے مطالعہ سے اب الحمدللہ نمازوں میں تلاوت میں اور دعاؤں میں جی لگنے لگا اور حرم شریف میں بیٹھ کر بھی جو کیفیت انابت وتضرع کی نہیں پیدا ہورہی تھی وہ بفضلہٖ تعالیٰ پیدا ہورہی ہے، حرم میں کیا کمی تھی۔ دل ہی جو سنگ وخشت ہورہا تھا وہ کتاب مبارک کی برکت سے نرم پڑا۔ حضرت والا کیے لیے بھی جو دل سے دعائیں نکل رہی ہیں ان جذبات کے اظہار سے قاصر ہوں۔ ہندوستان سے اطلاع حال مشکل تھی۔ اسی بلدالامین کے قیام کو غنیمت سمجھ کر حافظ عدنان سلمہٗ کے ذریعہ یہ عریضہ پیش خدمت کر رہا ہوں۔ دعاؤں کی نہایت ادب کے ساتھ گذارش کرتا ہوں۔

آپ کا خادم
عبد القوی غفرلہٗ



عرضِ مُرتِّب

مجدّدِ زماں قطبِ دوراں عارف باللہ شیخ العرب والعجم مرشدی ومولائی حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب **دامت برکاتھم وعمتْ فیوضُھم واطال اللہ بقاءَ ھم الٰی ماۃٍ وعشرین سنۃً** کے اصلاحی جوابات جو حضرت والا نے اپنے منسلکین کو لکھے ''تربیتِ عاشقانِ خدا'' کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ اب تربیتِ عاشقانِ خدا کا دوسرا حصہ شائع کیا جارہا ہے۔ اس میں اکثر وہ خطوط ہیں جو چالیس برس پہلے لکھے گئے جن کو احقر نے محفوظ کرلیا تھا۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ چالیس برس پہلے جبکہ بدنگاہی وعشق مجازی کا رُوحانی مرض اتنی شدت سے ظاہر نہیں ہوا تھا اس وقت حضرت والا نے نفس کے مکائد سے آگاہ فرمایا اور بدنظری وعشق مجازی کے بیش بہا معالجات تحریر فرمائے جو معلوم ہوتا ہے کہ آج کے دور کے لیے ہی لکھے گئے ہیں جو حضرت والا کے مجدد اور مؤید من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ جملہ امراضِ روحانی کے نادر وبیش بہا نسخے ہیں جو حضرتِ والا کی شانِ تجدید پر شاہد ہیں۔ اس کے علاوہ اس مجموعہ میں وہ خطوط بھی ہیں جو حضرتِ والا نے چالیس برس پہلے بعض اکابر کو کسی تسامح پر متوجہ کرنے کے لیے تحریر فرمائے کیونکہ حضرت اقدس دین کے معاملہ میں مداھنت کو گوارا نہیں کرتے لہٰذا بعض بزرگوں کو حضرت نے اس سلسلہ میں متوجہ فرمایا لیکن طرزِ تحریر میں ان کے ادب اور عظمت کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیا اس کے مطالعہ سے قارئین کو تبلیغ کا سلیقہ آئے گا کہ بزرگوں کو ان کی عظمت واحترام کا لحاظ رکھتے ہوئے خطاب کرنے کا کیا طریقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مجموعہ کو شرفِ قبول عطا فرمائیں، اُمتِ مسلمہ کے لیے نافع فرمائیں اور حضرتِ والا اور جملہ معاونین کے لیے صدقۂ جاریہ بنائیں، آمین۔

احقر سید عشرت جمیل میرؔ عفا اللہ عنہٗ

خادمِ خاص: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

۱۱؍رجب المرجب ۱۴۳۱ھ، ۲۴؍جون ۲۰۱۰ء



تَربیتِ عاشقانِ خُدا

چالیس سال قبل عجم سے عرب تک حضرت والا کے نشرِ فیض کا آغاز

شیخ العرب و العجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کا ایک اہم خط ایک محبوب دوست حضرت حبیب الحسن خان شروانی کے نام

(۱)..................نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

من الحبیب الی الحبیب محبی ومحبوبی صدیقی ورفیقی قلبی وروحی وقرۃ عینی جناب حضرت......صاحب زیدلطفہ وکرمہ ونورہ ورشدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج حبیب ؎

چوں زنم دم کاتشِ دل تیز شد
شیرِ ہجراں شفتہ و خوں ریز شد

فیاحبیبی فداک روحی ؎

پیش ماباشی کہ بخت مابود
جان ما از وصل تو صدجاں شود

ابھی ابھی آپ کا والا نامہ پڑھ کر مسرور ہوکر آپ کی محبت میں مضطر و بے قرار ہوکر عریضہ لکھ رہا ہوں۔آپ کو اس جانِ ناکارہ سے بڑی ہی محبت ہے اور آپ کا

صرف یہی ایک خُلق کافی اور وافی طور پر آپ کی محبتِ خاصہ پر مُشعِر ہوتا رہتا ہے کہ اس ناکارہ کی ہر نعمت خواہ دینی ہو یا دنیوی، ظاہری ہو یا باطنی آپ اس سے اس قدر مسرور ہوتے ہیں جیسے کہ خود آپ ہی کی جانِ پاک اس نعمت سے مشرف ہوئی **جزاکم اللہ تعالیٰ عنا احسن الجزآء**۔ ایک جان دو قالب کا تعلق بھی راہِ سلوک میں مقام صدیقیت کی مخبری کرتا ہے **بارک اللہ تعالیٰ فی حبّک الذی کان فائزًا علٰی مرتبۃ الصدیقیۃ** میری جان مضطر آپ کے لئے کس طرح دعا کرتی ہے اور کیا کیا مانگتی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں آپ خود محسوس کریں گے۔ اور آپ کا والا نامہ بھی میری قبولیتِ دعا پر غمازی کر رہا ہے۔ **امام الکعبۃ المشرفۃ و الروضۃ المنورۃ** آپ کے لیے سب کچھ وہ مانگا ہے جو اپنے لیے مانگا اور امید قبولیت رکھتا ہوں۔

اب سنئے ایک شب تقریباً ایک بجے آنکھ کھلی۔ گھڑی دیکھ کر دوبارہ نفس کو سو جانے کی ہدایت کی لیکن نیند مجھ سے دور بھاگ رہی تھی ؂

نہ میں دیوانہ ہوں اصغر نہ مجھ کو ذوقِ عریانی
کوئی کھینچے لئے جاتا ہے خود جیب و گریباں کو

دل میں یہ محسوس ہوا بیت اللہ چل! امید ہے کہ بلایا جا رہا ہے اور میاں کچھ مخصوص نعمت عطا فرمائیں گے۔ رفقاء کو محوِ خواب چھوڑ کر آہستہ سے حرم مکرم حاضر ہوا اور طاہرات میں وضو کیا۔ دل تھا کہ طواف کے لیے مضطر تھا بالآخر طواف سے مشرف ہوا۔ ملتزم پر خوب توفیق دعا ہوئی۔ اپنے لئے اور جملہ احباب اور تمام کائنات کے لیے مانگا۔ پھر دروازہ شریف کے سامنے کھڑا ہوا۔ ڈھائی بجے یا تین بجے رات کا وقت ہے اور گدا دروازۂ شاہ کے سامنے ہے اختر نے ہاتھ اٹھا کر مضطربانہ یہ شعر پڑھا ؂

گدا خود را ترا سلطان چو دیدم   بدرگاہ تو اے رحماں دویدم

بہ لطفِ آنکہ وقف عام کردی　　جہاں را دعوت اسلام کردی
بحق آنکہ او جان جہان است　　فدائے روضہ اش ہفت آسمان است
درونم را بعشق خویشتن سوز　　بہ تیر دردِ خود جان و دلم دوز
دلم از نقش باطل پاک فرما　　براہ خود مرا چالاک فرما
اگر نالائقم قدرت تو داری　　کہ خار عیب از جانم بر آری

وَاِنْ كَانَ لاَ يَرْجُوْكَ اِلَّا مُحْسِنٌ
فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَدْعُوْ وَ يَرْجُو الْمُجْرِمُ

ترجمہ: اگر محسن اور نیکو کار ہی تجھ سے امید رکھ سکتے ہیں تو کون ہے وہ ذات پاک کہ جسے مجرمین اور گنہگار پکاریں؟ یہ شعر دروازۂ بیت اللہ پر پڑھا اور ایک آہ نکلی، امید کہ عرش تک پہنچی اور آغوشِ رحمت میں پیار کی گئی۔ پھر دیر تک دعا کی توفیق ہوئی۔ پھر اضطرار کے ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ آپ کے اس شہر مبارک میں میرا پردادا پیر آرام فرما ہے ان کے صدقہ میں نیز حضرت اقدس پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت غلامی و خدمت کے صدقہ میں اور حضرت اقدس ہر دوئی کے صدقہ میں اپنے اس شہر کے کچھ شاہزادوں کو اس بھنگی کے ہاتھ پر بیعت ہو جانے کے لئے متوجہ فرما دیجیے اور اس بھنگی کو ان شاہزادوں کی چاکری و خدمت کا شرف عطا فرما دیجیے اور اختر کے لیے اس کو صدقۂ جاریہ فرما دیجئے اور ان کی جانوں کو اپنی محبت کے درد کی حلاوت عطا فرما دیجیے اور اپنے حرمِ پاک میں ان کو ذکّار، شکّار، اوّاہاً منیباً بنا دیجیے الی غیر ذلک یعنی اسی اجمال سے قیاس فرما لیا جاوے۔ دل میں قبولیت کی امید کا آفتاب طلوع ہوتا رہا اور اختر رات گذر جانے کے بعد دن کو منتظر رہا کہ آج ہی کچھ لوگ آئیں گے۔ بعد ظہر احقر کی معروضات کا سلسلہ ہوا۔ عصر بعد دس افراد جن میں چار عالم جو شہر مکہ مبارکہ میں درس و تدریس میں مشغول ہیں اور ایک حافظ قرآن بیعت ہوئے اور باقی

عوام مسلمین سے تھے۔ مگر سب مقیم مکہ مبارکہ تھے۔ تین دن کے بعد پانچ پھر کچھ ہی دن بعد اُنیس احبابِ مقیمین بیعت ہوئے۔

بروز جمعہ احباب میں اعلان ہوگیا کہ فلاں جگہ حرم پاک میں سب جمع ہوں یہ نا کارہ کچھ عرض کرے گا۔ جمعہ بعد تا اذان عصر عجیب دردناک مضامین میاں نے اپنی رحمت سے بیان کرائے جو قابل صد شکر ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ عند المشافہ و ملاقات عرض کروں گا۔ حق تعالیٰ کی محبت اور بیت اللہ شریف کی تجلیات خاصہ پر عجیب وغریب مضامین گویا کہ سامعین اور مقرر کو حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں و ھٰکذا سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کثیرہ مطاف میں طواف کرتے ہوئے گویا نظر آرہے تھے، یہ نا کارہ اور سامعین سبھی اشکبار تھے اور کلیجے منہ کو آرہے تھے۔ اسی شب اختر نے کعبہ مکرمہ کی طرف نظر کرکے عرض کیا کہ اے اللہ! چالیس کی تعداد پوری فرمادیجئے اُنتالیس ہوچکے ہیں۔ بروز جمعہ مغرب کے بعد یہ دعا کی، عشاء کے بعد ہی چار حفاظ قرآن حرم شریف میں بیعت ہوئے۔ بالآخر کل تعداد ۵۳ ہوگئی، ۴ عالم حفاظ قرآن باقی عوام مسلمین۔

حضرت قاری امیر حسن صاحب بھی اس وقت تھے خوش ہوکر کہا کہ شیخ العجم تھے ہی اب حق تعالیٰ نے تجھے شیخ العرب بھی بنادیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے آپ کے قلم مبارک سے بھی پتہ میں یہی لفظ لکھا دیا جس کو یہ نا کارہ بدون استحقاق اپنے لئے نیک فالی اور آپ کی دعا سمجھتا ہے۔

جب حضرت مولانا محمد احمد صاحب مدظلہ العالی نے احباب کے رجوع کی تعداد احقر سے سنی تو بہت خوش ہوئے اور وجد آ گیا سینہ سے لگا کر فرمایا کہ ابھی کیا دیکھتے ہو، پھر ہاتھ اٹھا کر چاروں طرف دائرہ کی طرح گھمایا اور فرمایا

کہ یہ حق تعالیٰ نے بے اختیار کرادیا ان شا اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا۔اس نا کارہ نے حرمِ پاک میں حضرت مولانا محمد احمد صاحب مدظلہ کو اپنا ایک شعر سنایا حضرت کو وجد آیا اشکبار ہوئے اور سینہ سے لگایا۔شعر یہ ہے ؎

مبارک تجھے اے میری آہ مضطر
کہ منزل کو نزدیک تر لا رہی ہے

اور حضرت حافظ صاحب مدظلہ بھی مسرور ہوئے۔وَلاَ تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ الاٰیة آج آپ کی تمنا حافظ صاحب مدظلہ کے خط میں پڑھ کر کہ ۳۰ کی خبر ملی ہے خدا کرے کہ ۴۰ کی تعداد ہو جائے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ؎

می دہد یزداں مراد متقیں

میرے دل و جان اور ہر بُن موان الطافِ الٰہیہ سے کس قدر ممنون ہیں بس میری زبان اور میری لغت قاصر ہے،حق تعالیٰ اپنی رحمت سے قبول فرمائیں،آمین۔ یہاں حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب مدظلہٗ سے جب عرض کیا رونے لگے اور کھڑے ہو کر سینہ سے لگایا اور اسی طرح بابا جان مدظلہٗ اور حضرت حافظ صاحب مدظلہٗ نے مبارکبادیاں پیش کیں۔یار عبدالوحید خاں بھی بہت متاثر ہیں اور اس نا کارہ کی معروضات ارواح سامعین کو مضطر اور ان کی آنکھوں کو اشکبار کرتی ہیں خواہ اکابر ہوں یا معاصر یا اصاغر (سِنًّا)۔اس سال امام الکعبة المشرفة حق تعالیٰ شانہ سے کلام موثر عطا ہونے کی بھیک بھی مانگی ہے جس کی قبولیت کے آثار شروع ہو گئے ہیں،تَقَبَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِفَضْلِہٖ وَاحْفِظْنَا مِنَ الْعُجُبِ وَالرِّیَآءِ وَالْکِبَرِ وَالشِّرْکِ وَالْکُفْرِ وَعَنْ کُلِّ الْمَعَاصِیْ وَیَرْضٰی مِنَّا رِضَآءً دَائِمًا حَیْثُ لاَ یَتَبَدَّلُ مِنَ الْغَضَبِ وَالسَّخُطِ، آمین۔

حضرت اقدس ہردوئی دامت برکاتہم کے الطاف اس نا کارہ پر اس قدر ہیں کہ بیان سے قاصر ہوں،ارشاد ہوا جدہ میں تیرا بیان ہوگا پھر مدینہ منورہ

میں ارشاد فرمایا کہ یہاں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر روز کچھ عرض کر دیا کر۔ یہ سب حضرت اقدس کا حسنِ ظن ہے ورنہ یہ نا کارہ کیا ہے محض لا شے۔

اگر حضرت مولانا محمد احمد صاحب مد فیوضہم سے ملاقات ہوگی تو مزید آپ کو ان حالات کا علم ان کی زبانِ مبارک سے بہت ہی مسرور کرے گا۔ احباب کے احقر کی طرف رجوع کو فرمایا کہ یہ سب میرا ہی کام ہو رہا ہے اور خوب مسرور ہوئے تھے نیز حضرت اقدس ہردوئی کی خدمت میں جب عرض کیا کہ حضرت پوتے مبارک ہوں تو بہت ہی مسرور ہوئے اور کیا کیا دعائیں دیں اور کرتے رہتے ہیں انہی کی جانِ پاک جانتی ہے۔ ہم تو یہ سب کچھ اسی کی قبولیت کے آثار سمجھتے ہیں ورنہ یہ نا کارہ بالکل ہی بے ہنر کسی کام کا نہیں۔ اس بے ہنر کو اہلِ ہنر ہی خریدتے ہیں۔

فقط والسلام

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہٗ

....

۲ حال: گرامی قدر جناب مرشدنا حکیم محمد اختر صاحب دامت فیوضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد سلام گذارش آنکہ جناب خیریت نامہ ملا حالات مرقومہ کا انکشاف ہوا جیسے ایک شخص کو شدید پیاس لگی ہوئی ہو اور اس کو یک لخت پانی کا ایک ٹھنڈا گلاس پلا دیا جائے اور اس کی شدید پیاس فوراً ختم ہو جاتی ہے جناب کے خیریت نامہ نے مجھے ایسا تسکین قلب عطا کیا کہ خداوند کریم بہتر جانتے ہیں چونکہ میں نے جناب سے پہلے عرض کیا تھا کہ جب سے میں نے معرفتِ الٰہیہ کا مطالعہ کیا اس وقت سے آج تک میرے حالات میں زمین و آسمان کا فرق پڑا اور ساتھ ہی جناب کا خیریت نامہ پڑھنے میں اور زیادہ سکون حاصل ہوا حضرت

آپ کی خدمت میں واضح طور پر گذارش کی جاتی ہے کہ میں نے بڑے بڑے لوگوں کو دیکھا آخر میں صرف معلوم یہ ہوا کہ یہ نقدہٗ کے فقیر میں اللہ ھُو کے فقیر ہمیں نظر ہی نہیں آتے راستہ تلاش کرنے کے لیے ایک اچھے راہبر کی ضرورت ہوتی ہے تب انسان منزل مقصود تک پہنچتا ہے۔

اور خاص کر کے اپنے مولیٰ کی تلاش میں تو اچھے رہبر ایک کی ضرورت ہوتی ہے۔عرض یہ ہے کہ میرے عقیدے میں کتاب کا مطالعہ کرنے اور جناب کا خیریت نامہ پڑھنے سے یہ فرق پڑا میں تو یہ سمجھتا تھا کہ فقیری کسی کوہِ قاف پہاڑ یا سمندر کا نام ہے خدا جانے کیا طوفان ہے نتیجہ یہ نکلا کہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا نام فقیری ہے۔حضرت میں تو صرف رضائے خداوندی کا طالب ہوں نہ کشف وکرامت کا خدا کی قسم مجھے سوائے خدا کو راضی کرنے کے کسی اور چیز سے مطلب نہیں میرے تمام حالات اور گذشتہ اوقات کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ میرا خدا مجھ سے راضی ہوجائے۔ مجھے خط میں اس لئے دیر ہوئی میں اشارے کا منتظر تھا جس طرف غیبی اشارہ ہوگا وہیں کی بیعت اختیار کروں گا حضرت میں آج تک کسی سے بیعت بھی نہیں ہوا مجلسیں سب فقیروں کی کرتا رہا لیکن دل نے نہیں مانا تو کلت علی اللہ پر بھروسہ تھا کہ جدھر اشارہ ہوگا آج رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ جناب مجھے بیعت فرمارہے ہیں اور بیعت ہوتے ہی میرا قلب جاری ہوجاتا ہے حضرت خدا کی طرف سے اشارہ ہے کہ مجھے آپ بیعت فرمائیں چونکہ مجھے امر ربی سے غیبی بیعت کا اشارہ ہوا ہے۔آج تک میں جتنے فقیروں کی صحبت میں گیا ہوں حضرت صرف قلب کی ان کے سامنے شکایت کی وہ فقط وظیفے ہی بتلاتے گئے فقط وظیفوں سے کام چلنا مشکل ہے جب تک عمل نہ ہو کل ہی ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی وہ واقعی ظاہری اور باطنی فقیر تھے میں نے اطمینان قلب کے بارے میں ان سے شکایت کی انہوں نے فرمایا

افسوس جو کام آپ کرتے ہیں خَیۡرُکُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَعَلَّمَہٗ والا اس سے بڑھ کر کیا چاہتے ہوانہوں نے ہدایت بتلائی کہ جتنا ہو سکے نماز میں انکساری اور عاجزی اختیار کریں اور نماز تہجد میں جتنا قرآن آپ پڑھ سکتے ہیں پڑھیں گویا تمام وظائف سے افضل ترین وظائف قرآن شریف ہی ہے حضرت میں اس وقت مدرسہ میں درس وتدریس کا کام کرتا ہوں عرصہ دوسال ہونے والے ہیں شیطان نے بڑا ورغلایا کہ فلاں کام اس سے افضل ہے کہیں جنگل میں اللہ اللہ کر، خدا نے شیطان کے فریب سے بچایا۔ خلاصہ کلام میں فقط عشق حقیقی کا طالب ہوں کہ عشق حقیقی حاصل ہوجائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور سیرت پر چلنے کے بغیر کیسے اللہ کی محبت حاصل ہوسکتی ہے، حضرت جناب کا خط ملنے کے بعد تقریباً میں نے ایک ماہ اس انتظار میں گذارا کہ میں اس وقت تک خود بیعت نہیں ہوتا جب تک غیبی اشارہ نہ ہو آج رات کو میری غائبانہ بیعت جناب کے ہاتھ سے ہوئی الحمدللہ میرا قلب بھی جاری ہوگیا جب آپ کا خط ملا اس کے دوسرے دن میں دربار موہڑہ شریف عرس میں چلا گیا تھا وہاں کے حالات جب میں نے پہلی مرتبہ دیکھے میں نے فوراً ہی بیعت توڑ دی چونکہ میں پہلے ان کا مرید تھا لیکن تمام کام ان کے میں نے سنت کے خلاف دیکھے دل بھی سخت بے چین ہوا صاف طور پر بت پرستی ہے زیارتوں اور درباروں پر سجدے کیے جاتے ہیں اگر ایک استاد کی یہ حالت ہے تو شاگرد خود اس کے نقش قدم پر چلے گا حضرت مجھے بیعت فرمائیں خط کا جواب پہلی فرصت میں دیں شاید میں جلد ہی یہاں سے تبدیل ہوکر کہیں چلا جاؤں۔

جواب: عزیز قلبی وروحی زید رُشدہٗ وحبہٗ، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ پڑھ کر مسرور ہوا غیبی بشارت مبارک باد سردست آپ کو خط سے بیعت کرتا ہوں اور پانچ سو مرتبہ اللہ اللہ کرنے کی تعلیم بھی دیتا ہوں بعد

مغرب سنتوں سے فارغ ہوکر دو رکعت نماز توبہ پڑھ کر خوب دل سے استغفار کے ذکر درد و محبت سے حق تعالیٰ شانہ کو اپنے پاس سمیع وبصیر تصور کرتے ہوئے ذکر کی تعداد پوری کرلیا کریں آواز اتنی ہو کہ خود سن لیں اگر دل اور ذکر کو چاہے اور تھکاوٹ محسوس نہ ہو تو ہر ہفتہ سو مرتبہ اضافہ کرتے جائیں اور ایک ہزار تک تعداد بڑھا کر پھر اسی پر قائم رہیں۔حق تعالیٰ شانہ برکت و ترقی و توفیق کی نعمت سے آپ کو مالا مال فرماویں۔قبلہ رو باوضو تنہائی میں اور رات کے اندھیرے میں صرف تاروں کی روشنی میں ذکر کا نفع زیادہ ہوتا ہے نہ بھوک لگی ہو نہ پیٹ بھرا ہو درمیانی حالت ہو۔

آپ کی طلب وجستجو کا یہ ثمرہ ہے کہ غیبی اشارہ سے آپ نوازے گئے ورنہ ہر ایک کے ساتھ یہ معاملہ غیبی نہیں ہوتا پس آپ اس نعمت پر شکر ادا کریں اور ادا کرتے رہیں یعنی کبھی کبھی زبان سے حق تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرلیا کریں کہ اے ہمارے پروردگار یہ بندہ آپ کی اس نعمت کا شکر ادا کرتا ہے۔

دل جاری ہونے کی بیداری میں تمنا بھی نہ کیجیے گا یہی باتیں انسان کو اس راہ میں نامراد اور پریشان رکھتی ہیں حدیث شریف میں اور قرآن شریف میں دل جاری ہونے کا کہیں تذکرہ نہیں بس جاہل فقیروں نے یہ سب ڈھونگ بنا کر اختلاج قلب کا نام دل جاری ہونا رکھ دیا ہے دل جاری ہونے کا کبھی خیال بھی نہ لائے۔ البتہ خواب میں اگر نظر آیا تو وہ نعمت ہے غیر اختیاری طور پر اگر کسی کو عطا ہو جاوے تو نعمت ہے لیکن قرب و رضائے خداوندی کو غیر اختیاری اعمال وافعال سے کوئی تعلق نہیں نہ اس سے ترقی ہوتی ہے ہمیشہ ترقی سلوک میں اعمالِ اختیاریہ سے ہوتی ہے بس اس راہ کا حاصل صرف اتباع سنت کا اہتمام ہے اور زندگی کے ہر شعبہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے نور سے منور کرنا ہے اور یہ نعمت پیر کامل کی محبت اس کی اتباع اور اس کو اپنے حالات سے تحریری

اطلاع کرنا اوراس کے مشوروں پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ کتابوں میں آگ کا لفظ پڑھنے سے اوراس کے حقائق ومنافع ومضار کا علم حاصل کرنے سے آگ کی گرمی نہ ملے گی آگ تو جہاں خارج میں موجود ہوگی وہیں سے ملے گی پس جن کے سینوں میں محبت ومعرفت کی آگ ہے ان کے پاس کچھ دن رہے بغیر کام بننا ناممکن ہے البتہ مجبوری تک خط وکتابت سے کام چلایا جانا بھی نعمت ہے اگرچہ نفع تام صحبت ہی سے متوقع ہے۔ دل سے دعا گوفقیر محمد اختر عفا اللہ عنہ

....

عُجب و کبر اور بدنگاهی کا علاج

عزیزم ....سلمہ اللہ تعالیٰ ، السلام علیکم

(**۳**)...... آپ کا محبت نامہ ملا پڑھ کر دل بہت مسرور ہوا، دین کی طرف دعوت دینے اورآپ کے احباب کا قبول کرلینے کی خبر سے بہت ہی مسرت ہے۔ عشرت جمیل سلمہٗ نے آپ کی اس حالت پر بہت ہی تاثر ظاہر کیا اورآپ کی حالت پر رشک کیا۔ دراصل یہ حق تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے اور جس بندے کو چاہے وہ اپنے فضل سے نوازے آپ اس نعمت پرشکر ادا کرتے رہیں اور خود کو تمام مسلمانان روئے زمین سے کمتر یقین کریں کہ اعتبار خاتمہ کا ہے اور زندگی کی آخری سانس تک اپنے خاتمہ کے بارے میں بزرگان دین خائف رہتے ہیں حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ایماں چو سلامت بہ لب گور بریم
احسنت بریں چستی و چالاکی ما

ترجمه: جب ایمان کوسلامتی کے ساتھ قبر میں ہم لے جاویں گے اس وقت ہم اپنی چالاکی اور نیکی اور حسن کارکردگی پر خود کومبارکباد دیں گے۔

شکر نعمت سے نعمت کا حق ادا ہوگیا اور اس نعمت پر مسرت بھی قدرتی

امر ہے جو دل میں محسوس ہونی چاہئے لیکن ساتھ ہی ساتھ ایسے موقع پر شیطان دو حملے کرتا ہے:

(۱)...... عُجب کا: یعنی خود پسندی اور نعمت کو اپنا کمال سمجھنا اور یہ حرام ہے ایسا دل خدا سے دور ہوجاتا ہے جس کا علاج وہی ہے کہ نعمت کو صرف فضل خداوندی اور عطیۂ الٰہی سمجھے۔

(۲)...... کبر: یعنی دل میں اپنی بڑائی اور دوسرے مسلمانوں سے دینی اعتبار سے اپنی برتری کا احساس پیدا کرتا ہے اور یہ حملہ بھی سخت خطرناک ہے ایسا دل بھی خدا سے دور ہے۔ اس کا علاج بھی یہی ہے کہ ہر نعمت کو اپنے کسی عمل کا صلہ نہ سمجھے صرف عطیۂ الٰہی سمجھے کیونکہ ہمارا عمل خواہ کتنے ہی اخلاص سے ہو اس دربار کے قابل نہیں ہوسکتا۔ اللہ اللہ ہے اور بندہ بہرحال بندہ ہے۔ پس نیکیاں کرکے بھی اس کی قبولیت کے لئے دعا کرتا رہے اور خاتمہ کے خوف سے دوسرے مسلمانوں کو اپنے سے اچھا سمجھے اور یوں سوچے کہ کیا معلوم جس مسلمان کو آج ہم معمولی سمجھ رہے ہیں کل اس کی حالت بدل جاوے اور خاتمہ اس کا ہم سے اچھا ہوجاوے۔ اس وجہ سے ہمیشہ اپنے کو کمتر سمجھے اور یہ بات بندہ کے اندر حق تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہے کہ وہ سب سے اپنے کو حقیر سمجھے۔

(۳)...... بدنگاہی کا مرض بہت ہمت سے جاتا ہے یہ وہ مہلک مرض ہے جس سے بڑے بڑے اہل علم وتصوف حق تعالیٰ کے قرب سے محروم رہ گئے لہٰذا چند دن کی عارضی لذت کے لیے دائمی لذت کو ضائع نہ کیا جاوے۔ ہر بدنگاہی کو شمار کرتے رہئے۔ پہلے گھر سے باوضو ہوکر ۲ رکعت نماز حاجت پڑھ کر دعائے حفظ از بدنگاہی اللہ سے الحاح کے ساتھ کرکے چلئے اور کبھی اس عمل میں ناغہ نہ ہو۔ پھر شمار کرتے رہیے اور تعداد بدنگاہی کو گھر آکر نوٹ کرلیجئے اور روز آٹھ رکعات توبہ کی نماز پڑھ کر سجدہ میں معافی مانگئے اور روئیے یا صورت رونے کی بنائیے آنسو

نکالیے تو زیادہ اچھا ہے پھر ہفتہ بھر کی بدنگاہی کی تعداد میزان کرکے مجھے مطلع کریں اور ہرگز شرم نہ کریں خواہ دل کو کتنا ہی بوجھ ہو برابر ہفتہ وار اطلاع مجھ کو کیجئے اور پورے راستہ میں یا سلام یا سلامُ پڑھتے ہوئے چلئے باوضو۔ ان شاء اللہ بہت جلد نفع شروع ہوگا ہمت سے یہ راستہ طے ہوتا ہے اگر ارادہ اور ہمت سے کام نہ لیں گے تو تمام عمر اس گندی بیماری میں مبتلا رہتے ہوئے حق تعالیٰ کے پاس مجرم بن کر پیش ہوں گے۔ **العیاذ باللہ**۔

آپ ہمت وارادہ اور اطاعت ان تجویزات پر کریں اور میں دل سے آپ کے لیے دعا کرتا رہوں گا۔ چند دن محنت وتکلیف ہوگی پھر اگر بالفرض تمام عمر یہی محنت باقی رہے تو کیا غم درجات بلند ہوں گے اور اپنی اختیاری کوشش کی برکت سے نجات آخرت کی ان شاء اللہ تعالیٰ امید غالب رکھئے۔

مراقبۂ نار جہنم اور مراقبۂ موت بھی ہر روز ضروری ہے۔ نیز یہ مراقبہ بھی کرلیا کریں کہ ہمارا مربی ہمارے دل میں بیٹھ کر دل سے گناہوں کے تقاضوں کی گندگی کو نکال رہے ہیں اور حق تعالیٰ کی محبت دل میں جما رہے ہیں۔

آپ کا قبرستان دوستوں کو لے جانا بہت ہی قابلِ مسرت عمل ہے بے شک قبرستان ہی جانے سے دنیا کی صحیح حقیقت اور زندگی کی چند روزہ بہار کی قیمت کا پتہ چلتا ہے خوش نصیب ہیں وہ بندے جو اس چند روزہ حیات کو سمجھ گئے اور اپنے مولیٰ سے رابطہ قائم کرلیا اور اپنے کو یہاں کا نیشنل نہیں سمجھتے اور زندگی کا ویزا بھی ناقابل توسیع سمجھتے ہیں آپ کے جملہ حالات سے بہت مسرت ہے۔ کاش کہ آپ کو کچھ دن میرے پاس رہنے کا موقع مل جاتا۔ آپ کے لیے اور آپ کے گھر والوں کے لیے اور آپ کے دینی احباب کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ ہم سب کو اپنا سچا اور فرماں بردار غلام بنالیں اور مجرمانہ زندگی سے حفاظت فرماویں، آمین۔

....

٤ حال:...... میرے عظیم محسن ومرشد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
اگرچہ آپ کی صحبت میں چند لمحے گذارے ہیں مگر ان لمحوں کی مٹھاس اور ٹھنڈک آج بھی میری روح کو زندہ کئے ہوئے ہے۔ میں بیشتر وقت آپ کے تصور میں کھویا رہتا ہوں خاص کر جب رات کو ذکر میں مشغول ہوتا ہوں اور دل خون کے آنسو روتا ہے تو سوچتا ہوں ان حضرات کی دِلی کیفیت کیا ہوگی جن کی قیادت آپ بہ نفس نفیس فرمارہے ہیں۔

بڑی خوشی ہے کہ آپ کراچی سے دور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ذکراللہ میں مصروف ہیں۔ مجھے ان ساتھیوں کے ایثاراور دین کی محنت پر رشک آتا ہے دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ مجھے بھی قبول فرماوے اور آپ کی قدم بوسی کا شرف حاصل کروں۔ یہ میری دِلی تمنا ہے۔

جواب: آپ کے پورے مضمون کا حاصل یہ ہے کہ آپ کوحق تعالیٰ نے مقام شیخ کی محبت وعظمت کو سمجھنے کی توفیق دی ہے جس قدر مقصود عظیم الشان اور بیش قیمت ہوتا ہے اسی قدر اس کے حصول کا واسطہ اور ذریعہ بھی۔ پس تیرہ سو برس کے اولیاء اللہ کا اجماعی ارشاد ہے کہ اس راہ میں محبت شیخ جوعظمت کے ساتھ ہو مقامات ولایت اور سلوک کی کنجی ہے اور یہی وہ نعمت ہے جو بندہ کو اللہ تک پہنچادیتی ہے۔ مبارکباد۔ **اللّٰھم زدفزد** حق تعالیٰ اور ترقیات عطا فرمائیں، آمین۔ دل وجان دعا کرتے ہیں کہ کچھ زمانہ اگرچہ مختصر ہی ہو آپ میرے ساتھ گذاریں بزرگوں نے اس صحبت کو بہت ہی اہم فرمایا ہے۔

....

٥ حال: میرے راہبر عظیم محسن اللہ تعالیٰ آپ کو بہت سلامت رکھے السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ اس سے قبل ایک عریضہ خدمت اقدس میں ارسال کیا تھا امید ہے زیب نظر ہو چکا ہوگا۔ جواب کا منتظر تھا اور آج کی ڈاک دیکھ کر خط لکھ رہا

ہوں۔ سوچتا ہوں اے میرے اللہ کہیں میرے مرشد مجھ سے ناراض تو نہیں ہو گئے اللہ تعالیٰ مجھے ایسی گھڑی کبھی نہ دکھائے خدارا مجھے میری لاعلمی آداب سے ناواقفیت اور کوتاہیوں کو معاف فرما دیجئے۔ سوچتا ہوں وہ محبت بھرا دل جس کے قرب میں زندگی کے چند لیکن قیمتی لمحے گذارے ہیں کس طرح ہوسکتا ہے مجھے نظر کرم سے اوجھل کر دے۔ میرے اللہ مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اپنے راہبر کے زیر سایہ رہوں اور ان کی شفقت بھری نظروں میں رہوں۔ میرا خدا شاہد ہے زندگی کے سفر میں جو لمحے میں نے آپ کی صحبت میں گذارے ہیں وہی میرا سرمایہ اور اثاثۂ حیات ہیں کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ہمہ وقت آپ کے ہم نشین ہیں اور فیض یاب ہو رہے ہیں۔ ہوسکتا ہے کسی خوش نصیب ہی کے طفیل میں بھی آپ کے پاؤں کی خاک کا ادنیٰ سا ذرہ بن جانے میں اپنی خوش نصیبی سمجھوں آپ کا جواب موصول نہیں ہوا جس کی وجہ سے طبیعت افسردہ سی رہتی ہے زندگی میں اگر لیلۃ القدر میں نے دیکھی ہے تو وہ لمحے اس سے کم نہ ہوں گے جس وقت یہاں پہنچ کر آپ کے دو خط اکٹھے موصول ہوئے تھے اور ایک کے متن کے الفاظ کم و بیش یہ تھے۔

یہ پڑھ کر کہ میری منزل بہت دور ہے نہ جانے یہ آنکھیں کتنی بار اشکبار ہوئیں، میرے راہبر جن آنکھوں میں کسی گناہ گار کو قبول کرنے کا اس قدر جذبہ فطری ہو اور جس دل میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس قدر جذبہ فطری ہو اور جس دل میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس قدر تڑپ ہو وہ کیا لیلۃ القدر سے کم ہوں گے خدا اور رسول کے لئے مجھے جواب سے محروم نہ فرمائیے ورنہ میرا نہ جانے کیا حال ہوگا۔ بعض دفعہ سوچتا ہوں کہ ہوسکتا ہے آپ دینی رفقاء کے ہمراہ کراچی سے باہر تشریف لے گئے ہوں گے اور خط کا جواب اس لئے نہیں ملا۔ برائے مہربانی میری کوتاہیوں کو معاف فرما دیں۔ میری

طرف سے مؤدبانہ سلام عرض ہے دیگر اہل مجلس خصوصاً بھائی عشرت جمیل کو السلام علیکم میری طرف سے فرمادیں والسلام آپ کے قدموں کا ایک ادنیٰ سا ذرہ......از ڈیرہ دبئی

جواب: عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا محبت نامہ ملا۔ پڑھ کر بہت مسرت ہوئی جواب میں تاخیر کی وجہ وہی ہے جو آپ نے لکھی ہے یعنی احقر دینی سفر پر گیا ہوا تھا۔ لیکن جواب نہ ملنے سے آپ کا تڑپ جانا آپ کی اشد محبت کا غماز ہے۔ اہل اللہ کا اجماع ہے کہ جس کے دل میں جس قدر اپنے شیخ کی محبت ہوتی ہے اسی قدر اس کو اللہ تعالیٰ کی محبت عطا ہوتی ہے آپ کی یہ حالت قابل مبارکباد ہے حق تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ میرے شیخ حضرت اقدس پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اس راہ میں محبت شیخ تمام مقامات کی مفتاح ہے۔

....

چالیس سال پہلے کے کچھ اور خطوط اور اصلاحی جوابات

مکہ مکرمہ سے ایک مرید کے اصلاحی خط کا جواب

(**٦**)......عزیز قلبی جناب مولانا ......صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وکرمہ السلام علیکم رحمۃ للہ وبرکاتہ، (۱) ریڈیو گھر میں رکھنا صرف خبریں اور مضامین دینیہ کی سماعت کے لیے جائز ہے بشرطیکہ تمام گھر والے بھی محتاط رہیں سماع مالا یجوز سے۔ حضرت مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ بھی ریڈیو اپنے گھر میں خبروں کے لیے رکھتے ہیں اور یہ فقیر بھی رکھتا ہے۔ مگر سب گھر والوں کو سخت تاکید ہے کہ صرف سماع مایجوز پر اکتفاء اور سماع لایجوز سے سخت اجتناب رکھا جاوے مثلاً گانا بجانا شروع ہو فوراً بند کر دیا جاوے بقول علیہ السلام:

﴿اِنَّ الْغِنَآءَ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَآءُ الزَّرْعَ﴾
(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الادب، ج:۳، ص:۱۳۵۵، المکتب الاسلامی)

(۲) میں آپ لوگوں سے بوجہ ساکنانِ حرم پاک ہونے کے دوسرے مریدوں اور دوستوں سے زیادہ محبت رکھتا ہوں اس امید پر کہ آپ لوگ حق تعالیٰ شانہٗ کے مبارک شہر اور گاہ گاہ خانہ کعبہ میں حاضری دے کر وہاں ذکر کریں گے تو حق تعالیٰ شانہ اس فقیر پر بھی خصوصی فضل فرمادیں گے اور اس فقیر کے لیے آپ لوگ حرم پاک میں اگر دعا کریں گے تو آپ لوگوں کو ان شاء اللہ تعالیٰ روحانی ترقیات بھی زیادہ نصیب ہوں گی کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ:

﴿اِذَا تَرَکَ الْعَبْدُ الدُّعَا لِلْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یَنْقَطِعُ عَنْہُ الرِّزْقُ﴾
(کنز العمال)

پس معلوم ہوا کہ والدین کے لیے ترک دعا سبب انقطاع رزق ہے اور شیخ ومرشد روحانی والد ہے لہٰذا اس کے لیے دعا کا ترک سبب انقطاع رزق روحانی بن سکتا ہے۔ اس حدیث کے پیش نظر آپ لوگ اگر اس فقیر کے لیے دعا کرتے رہیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ روحانی ترقیات سے نوازے جائیں گے۔

(۳) ذکر کا ناغہ روح کا فاقہ ہے ؎

ذکر حق آمد غذا ایں روح را
مرہم آمد ایں دل مجروح را

ترجمہ: ذکر حق روح کی غذا ہے اور اللہ کے عشق سے زخمی دل کا مرہم ہے۔

ذکر حق سرمایۂ ایماں بود
ہر گدا از ذکر حق سلطاں بود

ترجمہ: ذکر حق ایمان کا سرمایہ اور دولت ہے اور ہر گدا ذکر حق کی برکت سے سلطان ہوجاتا ہے۔

عام می خوانند ہر دم نام پاک
ایں اثر نہ کند چوں نبود عشق ناک

ترجمہ: عام لوگ اللہ تعالیٰ کا نام ہر وقت لیتے ہیں مگر یہ اثر کامل نہیں کرتا کیونکہ یہ ذکران عوام کاعشق ناک یعنی محبت بھرانہیں ہوتا۔

نیز ذہنی تشویش اور مصروفیات کے باوجود جسم کی غذا ہم ترک نہیں کرتے پھر روح کی غذا ترک کیوں کریں نیز مشوش قلب اور افکارِ کثیرہ کے ساتھ جوغذا کھاتے ہیں اس سے خون ہی بنتا ہے اور جسم کی قوت کا تحفظ قائم رہتا ہے پس مشوش قلب اور افکار و مصروفیات کے باوجود اگر ذکر کی پابندی کریں گے تو اس ذکر سے بھی نور ضرور پیدا ہوگا اور روح کی ترقی ہوگی۔

ذکر کا اہتمام دینویہ پریشانی کا بھی علاج ہے کیونکہ ذکر سے تعلق مع اللہ میں ترقی ہوتی ہے اور دعا کی توفیق اور قبولیت کی امید تعلق مع اللہ کی ترقی سے زیادہ ہوتی ہے اور پھر اطمینان قلب کا ثمرہ بھی عطا ہوتا ہے۔سارے جہان کے مالک اور خالق سے تعلق میں کوشش اور حق تعالیٰ ہی سے نالہ وفریاد اور اپنے ہرغم و پریشانی کا شکوہ عین عبدیت ہے اور روح ولایت ہے۔ جو سالک ذکر کا اہتمام نہیں کرتا وہ گویا حق تعالیٰ شانہ کے قرب سے مستغنی ہے کیونکہ ذکر ہی حق تعالیٰ شانہ کے دروازۂ قرب کی مفتاح ہے جس طرح کوئی دوست اپنے دوست کے دروازہ کوکھٹکھٹارہا ہو اور عرصہ تک کھٹکھٹا تا رہے تو ایک نہ ایک دن ضرور اس کو مہربانی ورحم آوے گا اور دروازہ کھول دے گا و مثل ذالک ذکر کی پابندی ہے ذاکر کا ہر دفعہ اللہ کہنا اور درد و محبت سے کہنا گویا اپنے اندر حالاً یہ سوال محذوف رکھتا ہے کہ اے اللہ اپنا دروازہ قرب کا کھول دیجئے۔**ولنعم ما قال العارف** ؂

گفت پیغمبر کہ چوں کوبی درے
عاقبت بینی ازاں درہم سرے

ترجمہ: حضرت عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم مسلسل کوئی دروازہ عرصہ تک کھٹکھٹاتے رہو گے تو ایک نہ ایک دن ضرور کوئی سر اس دروازہ سے نمودار ہوگا۔ اس طرح جب سالک ذکر کا اہتمام اور التزام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ روز بروز اس کا قرب بڑھاتے رہتے ہیں اور ایک دن ضرور اپنا دروازہ اس کے لیے کھول دیتے ہیں اور اپنی ولایت کے اعلیٰ مقام سے مشرف فرماتے ہیں۔ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے اور اپنی نبی رحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ وصدقہ میں اور اپنے بلد امین مکہ مبارکہ اور بیت حرم کے صدقہ میں اور مقام ابراہیم وصفا ومروہ من شعائر اللہ کے صدقہ میں آپ کو اور جملہ ان حضرات کو جو اس فقیر سے بیعت ہوئے ہیں اپنی محبت ومعرفت عطا فرمائیں اور اپنے لئے ایسی بے چینی عطا فرمائیں کہ ذکر کے لیے آپ سب کی جانیں (روحیں) اور قلوب مضطر ہوں اور اپنے اولیاء کو جو کچھ اپنے قرب واطاعت ومحبت ومعرفت سے حصہ عطا فرماتے ہیں اس فقیر محمد اختر عفا اللہ عنہ کو بھی اور آپ سب کو عطا فرماویں، اٰمین ثم اٰمین **برحمتک یا رب العٰلمین و بنبیک نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم.**

اسی مضمون سے اختر آپ سب حضرات کے لیے یہاں اشک بار اور آہ وزاری کے ساتھ دعائیں کررہا ہے اور امید قبولیت رکھتا ہے ۔

بس ہے اپنا ایک نالہ بھی اگر پہنچے وہاں
گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ وفریاد ہم

اس درد محبت سے دعائیں صرف آپ لوگوں کے لیے کرنے کی توفیق ہوتی ہے پھر آپ لوگوں کے ساتھ عجم کے مریدوں کو بھی شامل کرتا ہوں اور یہ شرف آپ حضرات کے لیے بیت محرم کے قرب سے میری جان محسوس کرتی ہے۔

واللہ المستعان و علیہ التکلان

دل منتظر ہے کہ آپ حضرات کی ذکر کی پابندی اور ذکر کا لطف اور حق تعالیٰ شانہٗ کی بے چینی والی محبت کی نعمت کی خبر آپ حضرات سے پا کر آنکھیں ٹھنڈی کروں جو اختیاری امر ہے یعنی ذکر کی پابندی وہ آپ لوگ کرتے رہیں خواہ مزہ آئے یا نہ آئے کیونکہ ہم خدا کے غلام ہیں مزہ کے غلام نہیں اللّٰھمَّ و **فقنا لما تحب و ترضٰی**۔

فقیر محمد اختر عفا اللہ عنہٗ

۱۲؍ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ

....

ایک بزرگ دوست کو نصیحت

(**۷**)...... حضرت والا ایک قریبی دوست اور سلسلہ کے صاحب ثروت بزرگ خلیفہ جو محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی بہت والہانہ تعلق رکھتے تھے انہوں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حافظ اشرف الحق رحمۃ اللہ علیہ کے مرض وفات میں ان کے علاج کے بارے میں کچھ مشورہ دیا جو حضرت نے قبول نہیں فرمایا جس سے ان بزرگ کو کچھ انقباض ہوا اور انہوں نے حضرت مرشدی عارف باللہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب ادام اللہ ظلہم کو خط لکھا جس کا حضرت مرشدی دامت برکاتہم نے جو جواب تحریر فرمایا وہ سالکین طریق کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ یہ خط اور جواب آج سے چالیس سال پہلے کا ہے۔(جامع)

صیانۃ التوادد من التکاسد

اکابر سے تعلق للّٰہی اور ان کی رضا اور قلبی دعائیں عظیم سرمایۂ آخرت اور حصولِ سایۂ عرشِ الٰہی بروزِ محشر کا وسیلہ ہے۔ اس کے بعد ان کی محبت کے حقوق سے ان اکابر اور ان کے متعلقین کے ساتھ ان کی دنیوی خدمات کا تعلق ہے جو اوّل تعلق کے مقابلہ میں درجہ ثانوی رکھتا ہے۔ بعض وقت درجۂ ثانوی

سے شغف وانہماک باوجود اخلاص ومحبت وشفقت وہمدردی خاص باعثِ اضرار تعلق درجہ اوّلی بن جاتا ہے یعنی محبّ کی رائے جب پامال کردی جاوے اور کھلی آنکھوں اس کا ضرر بھی مشاہدہ کرلے اس وقت کڑھن شدید اور انقباض شدید کا ابتلاء ایک علت غیر شعور یہ ہے جس کی بنیاد اور تہہ میں حیات انا پوشیدہ طور پر کار فرما ہوتی ہے۔ اگر اس انا کو بھی مقام فنا حاصل ہوجاوے تو تعلق درجۂ اوّلی کی اوّلیت کبھی درجۂ ثانوی کی محویت سے مجروح نہ ہو اور درجۂ اولیت کی عظمت اور محبت اس کی نگاہ سے درجۂ ثانوی کی تمام خدمات کو غیر اہم قرار دے گی۔ خلاصہ یہ کہ حضرت عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے ؎

کارِ خود کن کارِ بیگانہ مکن

پر عمل کی توفیق کی شرح کا ایک جزیہ بھی ہے کہ درجۂ ثانوی کو ہمیشہ درجۂ ثانوی دیا جائے اور درجۂ ثانوی کے تعلقات اور خدمات کا مقصود درجۂ اوّلی ہی کی قوۃ اور ترقی ہونا چاہئے۔ پس جب درجۂ ثانوی درجۂ اوّل کے لئے باعثِ ضرر ہونے لگے تو فوراً سمجھ لینا چاہئے کہ یہاں سے نفس کی حیات اور اس کی بیماری کا تلوث شروع ہورہا ہے جو اس راہ میں واجب الاستغفار ہے اور واجب العلاج بھی ہے۔ اگر قلب میں بھی درجۂ اول سے انقباض پیدا ہو یہ خود بڑا ضرر ہے کہ **متحابان فی اللہ** کی فہرست سے اخراج لازم آیا **اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِیَّ** (الحدیث) کہاں ہیں وہ بندے جو آپس میں محبت میری ذات کے لئے رکھتے تھے وہ سایۂ عرش میں آجائیں۔

یہ پیغام اہل اللہ سے انقباض طبعی کے سبب کیسے ملے گا۔ پس درجۂ ثانوی درجہ اوّلی کے تعلق کی نعمت سے محرومی کا سبب بن گیا حالانکہ مقصود درجہ ثانوی سے اوّلی کی تقویت تھی اور جب شے اپنے مقصد سے خالی ہی نہیں بلکہ مضر للمقصد بن جاوے تو وہ قابل اصلاح ہے۔ اگر بغور تین بار اس مضمون کا مطالعہ کیا جاوے گا

تو آپ کو حظِّ وافر اور عبرۃ وافرہ محسوس ہوگی۔ اپنی اولاد کے ساتھ محبت کا ایک رنگ ہوتا ہے اور اکابر بالخصوص علمائے ربانین اور نائبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کو اکرام توقیر اور فنائے رائے کے ساتھ جمع کرنا چاہیے اگرچہ بظاہر تکوینًا ان کی رائے سے نقصان ہی کیوں نہ نظر آئے اس وقت یہی تصور کرلیا جاوے کہ قضا و تقدیر غالب آگئی، نقص کے پہلو کو ان کی طرف انتساب لفظی یا قلبی ظاہراً یا باطناً سے طالبین اور مستفیدین کے باطن کو شدید نقصان پہنچنے پر تمام اولیائے امت کا اجماع بالتواتر ہے۔ اگر ضعفِ تحمل محسوس ہو تو اس کی وجہ بھی اپنا ہی بقائے انا اور اپنی رائے کی وقعت و اہمیت متجاوزہ عن الحدود ہے۔ پھر بھی اگر مغلوبیت طبع محسوس ہو تو ایسے حضرات کو مالی خدمات کرکے تھوڑا دور رہنا چاہیے تاکہ تفصیلی حالات میں نفس کو تدقیق اور تفتیش کا موقع ہی نہ ملے۔

اکابر کے بارے میں یہ مشورہ بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے کہ ان کے ذاتی امور دنیویہ یا ان کے لواحقین کی خدمات میں اولاً تو مشورہ سے بھی گریز کیا جاوے کہ مبادا بہت ہی مجربِ اغیار اور بارہا کا خود تجربہ کیا ہوا مفید مشورہ بھی تکویناً مضر ثابت ہوسکتا ہے پس طبعی طور پر چونکہ اس مشورہ کا انتساب مشیر کی طرف ہے اس وجہ سے شیخ مبتلا بہ کو اس مشیر سے انقباض ممکن ہے کہ امورِ طبعیہ سے اکابر کو مغلوبیت ہوجانا ان کے مقام ولایت سے کچھ مستبعد نہیں اور اگر مشورہ طلب بھی کریں تو بھی حتی الامکان دوسرے اہل دانش کی طرف متوجہ کردیا جاوے اور سکوت ہی اولیٰ ہے اور خدانخواستہ اگر مشورہ ناگزیر ہو تو اس مشورہ پر یہ بھی عرض کردیا جاوے کہ اور بھی اہل تجربہ سے اس مشورہ پر مشورہ کرنے کے بعد اس پر عمل کیا جاوے اور اتنی نزاکتوں کے باوجود اپنے مشورہ پر اصرار یا اس کے مسترد کرنے سے بوجہ ظہور نقصان یا عدم النفع انقباض تو یہ سخت قسم کا بقائے انا اور اپنی ہستی کا ظہور ہے اور اس راہ میں فنائے ہستی و آثار ہستی بہت ضروری ہے ورنہ

قلب کا چاند اس نفس کی حیلولۃ سے بدر کامل نہ بن سکے گا جیسا کہ زمین کے حائل ہونے سے چاند آفتاب کے نور سے محروم ہوتا ہے اور جس قدر زمین درمیان سے ہٹتی جاتی ہے روشن ہوتا چلا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ ہم سب کو توفیق عمل بخشیں۔ اس ناکارہ کی یہ معروضات اس وجہ سے نہیں پیش ہیں کہ یہ ناکارہ بڑا فہیم یا آپ سے برتر ہے۔ قسم کھا سکتا ہوں کے آپ کے پاؤں کے نیچے کی خاک میری پیشانی سے افضل ہے اور ہر مومن کے ساتھ یہی عقیدہ رکھنے کی توفیق چاہتا ہوں۔

....

سلسلۂ حکیم الامت کے ایک مجازِ صحبت کے نام

(**۸**)...... مخدومی و محبی و محسنی جناب...... مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ مزاج گرامی آج آپ کے ارشادات ونصائح متعلق تصفیۂ قلب سن کر آپ کے خیر خواہانہ الطاف کا ممنون ہوا۔ البتہ ایک شعبہ سے تسامح ہو گیا جس کی اطلاع ادباً مجلس میں مناسب نہ تھی اس لیے یہ عریضہ تحریر کرنا پڑا۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ کسی کے گناہ کو دیکھ کر اس کو ذلیل نہ سمجھو کہ ممکن ہے اس نے معاف کرالیا ہو اور استغفار سے پاک وصاف ہو گیا ہو اور تم اس پرانی غلط فہمی میں اس کے متعلق مبتلا ہو۔ یہ مضمون فی نفسہ بالکل درست ہے لیکن ۳ فقہی احکام اس مضمون سے متعلق ہیں ایسے موقع پر اس کا بیان بھی ضروری ہے۔

(۱)...... اگر گناہ سراً مخفی کیا ہے تو مخفی توبہ کافی ہے اور اگر علانیہ کیا ہے تو یہ مخفی توبہ ناکافی ہے اب توبہ کا اعلان بھی ضروری ہے، **اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَ الْعَلانِیَّۃُ بِالْعَلانِیَّۃِ۔**

(۲)...... اگر اجتہادی طور پر کسی مقتداء سے کوئی تسامح ہوتا رہا ہے اور ایک عرصہ کے بعد کسی نص سے یا کسی ذریعہ سے اپنی خطا کا علم ہو تو اس کا اعلان زبانی اور تحریری ضروری ہے تا کہ اس کے متبعین اس تسامح کی تقلید نہ کریں۔

مثال کے طور پر حضرت اقدس حکیم الامت مجدد الملت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طویل عمر تک آنے والوں کے ذمہ تین سوالات کے جوابات بدون سوالات کئے ہوئے اصول ضروریہ میں داخل فرما رکھے تھے۔اور اس پر عمل بھی ہوتا رہا لیکن ایک طویل مدت کے بعد جب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطالعہ میں یہ حدیث آئی کہ:

﴿بِالدَّاخِلِ دَهْشَةٌ فَتَلَقَّوْهُ بِمَرْحَبًا﴾

(كنز العمّال، رقم الحديث: ۲۵۴۹۹)

ترجمہ: آنے والے پر دہشت ہوتی ہے سو اس کو آؤ بھگت کے ساتھ لیا کرو۔ (تاکہ اس کی طبیعت کھل جاوے اور مانوس ہو جاوے اور حواس بجا ہو جاویں اور ہر قول و فعل کا موقع سمجھ کر نہ خود پریشان ہو نہ دوسرے کو پریشان کرے۔) اب حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر فرمودہ سطورِ ملاحظہ ہوں:

اس حدیث کی برکت سے مجھ کو اپنے ایک ضابطہ کا معاملہ بدل دینے کی توفیق ہوئی یعنی پہلے میں ضروری سمجھتا تھا کہ آنے والا خود اپنا اور اپنی حاجت کا ضروری تعارف کرادے اب تنبّہ ہوا کہ بعض اوقات حیرت زدگی سے اس میں کوتاہی ہو جاتی ہے۔اب میں نے یہ معمول کر لیا ہے کہ میں خود اس کا مقام آمد و غرض آمد اور اس مقام پر جو مشغلہ تھا پوچھ لیتا ہوں اس سے ضروری حالت معلوم ہو جاتی ہے اور وہ مانوس ہو جاتا ہے اور شکر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کا جس نے یہ تنبّہ اس عمر میں فرمایا کہ جب میری عمر ۷۱ سال کو پہنچی۔

(الہادی بابت ماہ جمادی الاول ۵۲ھ)

معلوم ہوا کہ جن کے فعل سے یا قول سے کچھ مسلمانوں کو اتباع کا تعلق ہے ان کو بہت محتاط رہنا چاہئے اور اگر کوئی منکر صادر ہو اور اس پر خود تنبہ ہو یا کسی دوسرے سے ہو تو علانیہ رجوع بھی ضروری ہے تاکہ اس کی تقلید سے اس خطا کی مزید اشاعت نہ ہو چنانچہ اگر حضرت اقدس رجوع نہ فرماتے تو اس

کی اتباع ضرور کی جاتی۔

(۳)...... تیسری بات یہ ہے کہ حقیر و ذلیل سمجھنا کسی مسلمان کو بھی اس کا حرام ہونا تو نہایت واضح ہے اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ۔ لیکن تھوڑی تشریح اس کے ساتھ یہ بھی ہونی چاہئے کہ کسی عنوان حسن اور حکمت سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر بھی ضروری ہے ورنہ وہ تعلق و محبت کیا کہ ہمارا بھائی زہر کھا رہا ہو اور سکوت اور حسن ظن کئے اپنے کام میں لگے رہو اور مثلاً کوئی مقتدا اصرار علی المعصیت کر رہا ہو مثلاً بے پردہ جوان عورتوں سے تنہائی میں گفتگو یا اس کے اوپر یا اس کے بچوں پر جھاڑ پھونک کر رہا ہو حالانکہ حضرت عبداللہ ابنِ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نابینا ہونے کے باوجود امہات المؤمنین کو پردہ کا مکلّف قرار دیا گیا تھا اور بھی کوئی منکر بات جو مسلمانوں کو مضر ہوں (اتباعًا لہٗ) ایسی حالت میں اس کی مجلس میں شرکت کر کے رونق افزائی اور دوسرے مسلمانوں کو اس کی طرف رجوع کا باعث بننا بھی گناہ ہوگا چنانچہ ملفوظات الاضافات الیومیہ میں حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مختلف بزرگوں کی مجالس میں جانا مفید نہیں بلکہ مضرت کا اندیشہ ہے بالخصوص اہل علم کے لیے جبکہ ان کے جانے سے عوام کو کسی غلط بات کی تقلید کا اندیشہ ہو یعنی اہل علم کے جانے سے وہ شخص اور بھی عوام کا معتمد علیہ بن جاوے گا اور اس کے منکرات کی اتباع عام ہونے کا خطرہ بڑھ جاوے گا۔ (یہ ناکارہ خود تو اہل علم نہیں لیکن اہل علم کی غلامی کی توفیق ہوئی ہے حق تعالیٰ ان کے نقش قدم پر عمل بھی نصیب فرما دیں۔)

احقر کی معروضات پر اگر شرح صدر ہو جاوے قبول فرما کر ممنون فرمایا جاوے ورنہ آپ حضرات تو اس ناکارہ کے لیے صف اکابر کے ایک فرد ہیں جو آپ سمجھتے ہوں گے ممکن ہے کہ وہ زیادہ اَقرب الیٰ الصواب ہو۔ اگر ان معروضات پر اشکال ہو تو بس قبول نہ فرمایا جاوے جواب کی زحمت فرمانے کی

ضرورت نہیں۔

دعائے اصلاح عُجب و کبر جملہ رذائل کا طالب ہوں اور آپ کی ہمدردی و خیر خواہی کا بھی ممنون ہوں اور اسی کے پیشِ نظر امید رکھتا ہوں کہ اس ناکارہ کی قلبی بیماریوں کی شفاء کے لیے اس وقت نقد دعا اور گاہ گاہ بھی فرماتے رہیں گے۔

خادم ناکارہ محمد اختر عفا اللہ عنہ، ۱۹ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ

....

ایک بوڑھے گستاخ شخص کو تنبیہ

(۹)............ مکرمی السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

ترجمہ: سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کو قبول کرے۔ سنا ہے کہ آپ نے ڈاڑھی کو ایک بار حماقت سے تعبیر کیا تھا۔ (یہ کلمہ کفر ہے آپ توبہ کرلیں تاکہ کفر پر خاتمہ نہ ہو۔ حق تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھیں آمین) میں کسی مسلمان سے ایسا کلمہ نکلنا تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں جبکہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے جملہ آل واصحاب اور ان کی امت کے آج تک کے جملہ اولیاء اور صالح عباد نے ڈاڑھی رکھی ہے۔ تو مسلمان کو اپنے رسول اور پیغمبر سے جب اپنی جان، مال، آبرو، اولاد سے زیادہ محبت ہے تو وہ کیسے آپ کی سنت کی توہین کرسکتا ہے اور آپ کے فعل اور طریقہ کو کیسے حماقت سے تعبیر کرسکتا ہے۔ لہٰذا میں یہی سمجھتا ہوں کہ اس وقت آپ نے یہ جملہ نہیں نکالا بلکہ آپ کی زبان پر شیطان نے یہ جملہ نکالا۔ بہرحال چونکہ شیطان نے آپ کی زبان گندی کی اور یہ کلمۂ کفر نکلوایا اس لیے آپ پر فرض ہے کہ دل سے توبہ کرلیں اور اہلِ محلّہ یا اہلِ مسجد محلّہ کو اپنی توبہ سے آگاہ بھی کردیں کیونکہ جس گناہ کا لوگوں کو علم ہوجاوے اس کی توبہ بھی لوگوں کے علم میں ہونا چاہیے تاکہ آپ کے جنازہ میں شرکت جائز ہوسکے اور مسلمانوں کی نگاہوں سے آپ کی ذلت نکل کر توبہ کی

برکت سے عزت پیدا ہو۔

مرکب توبہ عجائب مرکب است
تا فلک تازد بیک لحظہ زپست

(رومی رحمۃ اللہ علیہ)

آپ اب بوڑھے ہوگئے قبر میں پیر لٹکے ہوئے ہیں۔ خدا کے لیے اپنے اوپر رحم کیجئے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت جو شرعاً واجب ہے اور ڈاڑھی منڈانا حرام ہے ڈاڑھی اختیار کر کے اس شکل میں خدا کے پاس حاضر ہوں۔ یقین جانئے کہ ڈاڑھی منڈانے سے آپ کی شکل بہت ہی بری لگتی ہے۔ بڈھی عورت کی شکل اور آپ کی شکل مشابہ ہوجاتی ہے۔ حق تعالیٰ آپ کو مخنث کی صورت سے نکال کر اپنے نیک بندوں کی صورت عطا فرما کر اپنے پاس بلائے۔

....

(**۱۰**)......ایک صاحب نے اپنی مجلس میں علماء کرام پر تنقید اور لیڈاران قوم کی تعریف کی کہ ان لیڈروں نے کام کیا اور پاکستان بنادیا اور علماء کچھ نہیں کرتے۔ حضرت والا نے ان کو مندرجہ ذیل والا نامہ تحریر فرمایا (جامع)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلسَّلاَمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

قولہٗ: جب علماء کام نہیں کرتے تو اللہ پاک محمد علی جناح اور لیاقت علی سے کام لیتے ہیں۔ (انتھیٰ کلامہ)

اقول: (**الف**) حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ عصر حاضر کی موجودہ سیاست عیاری اور مکاری کا مجموعہ ہے اور علماء کے بس کی عیاری اور مکاری نہیں پس اقتدار انہیں فساق و فجار کے ہاتھ میں ہوگا البتہ کانگریس بوجہ کفر بالکل اندھی ہے اور لیگ بوجہ فسق کانی ہے اور ایسی صورت میں

ترجیح مسلم لیگ کو دیتا ہوں اندھے کے مقابلے میں کانا بہرحال قابل ترجیح ہے۔ اس مضمون کی تحقیق حضرت مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ سے کی جاسکتی ہے اوران سے معلوم ہوسکتا ہے کہ انہیں علماء کی سعی وتعاون کے صدقہ میں لیگ کامیاب ہوئی۔

(**ب**) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

﴿اَعْمَالُکُمْ عُمَّالُکُمْ﴾

(کشف الخفاء، رقم الحدیث:۴۲۷)

یعنی حکام ہمارے اعمال ہیں پس امت کے اکثر افراد جب تک صالح نہ ہوں گے صالح حاکم بھی نہ ہوں گے فساق وفجار ہی سے کام لیا جانا اجتماعی عملی خرابی کا نتیجہ ہے۔

(**ج**) علماء کو برا کہنا بدون استثناء حرام بلکہ خوف کفر اور خوف سوء خاتمہ ہے اور قرب قیامت کی پیش گوئی سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء امت کی شان میں گستاخی کرنے والے کو اپنی ذات اقدس سے قطع تعلق کا اعلان فرمایا ہے۔

مَنْ لَّمْ یُبَجِّلْ عَالِمِیْنَا فَلَیْسَ مِنَّا (الحدیث)

(**د**) ایسے گندہ ذہن اور دریدہ ذہن خبیث طبع مجالس سے بھی پرہیز واجب ہے جن کی مجالست کا زنگ ایسے اعمال کا باعث ہوسکتا ہے حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کا کثرت سے مطالعہ بھی مفید ہے۔ حق تعالیٰ ہم سب کو عقل سلیم اور فہم سلیم عطا فرمائیں۔

(**ر**) اپنی اصلاح کی فکر اور جزئی وکلی احکام کی پابندی کرنا ثانیاً اپنے اہل وعیال کو متبع سنت بنانے کا غم ثالثاً دین پر محنت کرنے والی جس جماعت یا فرد سے مناسبت ہو اس میں لگ کر محنت کرنا اور قبولیت کی دعا کرنا اور اپنے کارناموں پر ناز وتکبر نہ کرنا جس کی علامت اہل حق پر تنقید واعتراض سے اجتناب کرنا ہے اور

تمام امت سے اپنے کو کم تر وحقیر جاننا عبدیت کاملہ کی عین روح ہے **اللّٰھم و فقنا لما تحب و ترضٰی۔**

....

(**۱۱**)......(تقریباً چالیس سال قبل ایک تبلیغی دوست کو عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے اصلاح کے لیے مندرجہ ذیل مکتوب تحریر فرمایا۔الجامع)

چند ہدایات برائے بعض احباب تبلیغی جماعت

(۱)...... دینی دعوت کے سلسلے میں اپنے کو حقیر اور مخاطب کو اپنے سے محترم سمجھتے ہوئے بعنوان درخواست دو ایک بار پیش کر دینا چاہئے اس کے بعد اصرار کرنا یا اہانت آمیز کلمات استعمال کرنا ارتکاب دل آزاری مسلم اور خلاف ورزی اصول اکرام مسلم ہے اور اس انداز کی دعوۃ خود داعی کے لئے مضر ہے کہ اس طرح وہ مسلمان کی دل آزاری وتحقیر اور کبر جیسے کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوگیا۔دوسرے یہ انداز دعوۃ سے قریب لانے کے بجائے دعوۃ سے اور متنفر کرنے کے مترادف ہے۔

(۲)...... اکابر کا تبلیغی جماعت کے چھ اصول کے محصور خطوط پر تبلیغ کو منحصر کرنا یہ محض انتظاماً اور تجربتہً اور الہاماً ہے۔اس کو وحی الٰہی کا درجہ دینا یا صرف اسی طرزِ تبلیغ کو دعوۃِ نبوت اور دعوۃِ صحابہ قرار دینا باقی دوسرے طرز پر دین کے خدام کو حقیر سمجھنا یا ان پر طعن کرنا یا اپنے اس طرز خاص کو تمام محدثین ومفسرین وفقہاء اور علماء سلف سابقہ کے طرز پر اتنی اہمیت و برتری دینا جس سے عوام امت کے قلوب سے ان کا احترام جاتا رہے یہ عظیم ترین بدعت اور غلو اور گمراہی ہے۔

(۳)...... عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ عہدِ خلفائے راشدین میں صرف ان چھ اصولوں پر دعوۃ کو منحصر کیا گیا تھا نہ ان کی تشکیل تھی نہ ان خطوط پر عملی طور پر سہ روزہ یا چہل روزہ چلوں کی رسم تھی اس لئے صرف اسی خاص طرز کو اور انہیں

چھ اصولوں پر تبلیغ کو طرز صحابہ کی تبلیغ یا طرز نبوۃ پر تبلیغ قرار دینا کیسے صحیح ہوگا؟

(٤)...... اصلاح عام امت کے لئے یہ ایک بہترین طریقہ ہے بشرطیکہ حدود شرعیہ سے عملاً اور اعتقاداً تجاوز نہ ہو مگر پھر بھی اصلاح تام بدون کسی مصلح کے تعلق کے عادۃً ممکن نہیں جیسا کہ مشاہدہ ہے اور جیسا کہ خود بانی تبلیغی جماعت نے بھی حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خصوصی طور پر اپنی اصلاح باطن کے لیے انتخاب فرمایا تھا اور حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کو مصلح بنایا تھا۔

(٥)...... قرآن پاک میں اپنے نفس کے بعد اپنے اہل وعیال کی اصلاح کا اور انہیں دوزخ سے بچانے کا حکم منصوص ہے لہٰذا گھر والوں کا اوّلین حق ہے کہ ان کی اصلاح کی فکر کی جائے۔ لہٰذا پہلے اپنے گھر والوں کو اس دعوۃ سے مستفید کیا جائے بعدہ دور دراز کی بستیوں پر توجہ ہونا چاہئے۔ ورنہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بہت سے لوگ جو دور دراز کے سفر کرتے ہیں اور جاپان وامریکہ تک دینی دعوت کو لے کر جاتے ہیں ان کے گھروں کا حال دگرگوں ہے۔ بچوں کو دیکھئے تو انگریزی بال ہیں انگریزوں کی وضع قطع ہے جوان بیٹیاں ہیں اور پردہ کی تاکید و اہتمام نہیں۔ خود تو ماشاء اللہ دین دار ہیں لیکن گھر والوں میں دین کا پتا نہیں حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم سب راعی یعنی نگراں ہو اور سب سے اپنے اپنے زیر نگرانوں کے بارے میں بازپرس ہوگی۔

(٦)...... بدون کسی مصلح کی صحبت میں اپنے نفس کو مٹائے جب علماء کی اصلاح نہ ہوسکی تو عوام کی کیا ہوگی۔ اس پر دلائل حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں میں مطالعہ فرمالئے جاویں۔ کوئی تربیت یافتۂ بزرگان دین کسی عالم دین کی تو کیا عام مسلمانوں کی بھی اہانت نہیں کرسکتا۔ حضرت حکیم الامت نے لکھا ہے کہ مخاطب کی توہین کے ساتھ اور اپنے کو بڑا سمجھتے ہوئے تبلیغ کرنا حرام ہے۔ جو

شخص اکرام مسلم کی تمیز وفکر بوقت دعوت نہ رکھتا ہو، اس پر سکوت ہی واجب ہے اور اس کا نطق اس منصب کے قابل نہیں۔ ایک تبلیغی صاحب نے ایک بار میرے سامنے کہا کہ فلاں عالم دین کو چوڑیاں پہن لینی چاہئیں میدان میں کیوں نہیں نکلتے انا اللہ الخ کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ بڑی سنگین مجرمانہ بات ہے جو یہ لوگ منہ سے نکالتے ہیں۔ ایک مزدور بلاک اٹھاتے ہوئے اپنے پسینہ ومحنت پر ناز کر کے کسی تاجر سے کہے کہ آپ کمرہ میں کیا چوڑی پہنے بیٹھے ہیں ذرا باہر میدان میں آیئے تو تاجر صاحب کیا جواب دیں گے کہ تو ۸ گھنٹہ میں ۵ روپے کماتا ہے اور میں فی گھنٹہ تجھ سے کئی گنا زیادہ کماتا ہوں۔ بیوقوف! میری تعلیمات اور ذہنی صلاحیتیں تیرے پسینہ سے زیادہ قیمتی ہیں۔ اسی طرح علمائے حق کی خدمات دینیہ خواہ مساجد میں ہوں یا مدارس میں یا خانقاہوں میں یا دارالافتاء میں عوام امت کے پسینے ان کی خاک پا کے برابر بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ علم دین کے حصول میں جو صعوبتیں انہوں نے جھیلی ہیں اس کا عوام اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ علماء حق وارثین انبیاء ہیں عوام کا ان کی شان میں گستاخی کرنا نصوص قطعیہ کی مخالفت اور سخت قسم کی گمراہی اور جہالت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

﴿مَنْ لَّمْ يُبَجِّلْ عَالِمِيْنَا فَلَيْسَ مِنَّا﴾

ترجمہ: جس نے ہمارے عالموں کا احترام نہیں کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اور فرمایا کہ ہر عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔

اور ایک حدیث پاک میں ارشاد ہے:

﴿لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَ يَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾

(سنن الترمذی)

ترجمہ: وہ ہم میں سے نہیں جو شخص چھوٹوں پر رحم نہ کرتا ہو اور بڑوں کا ادب

نہ کرتا ہواور امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کرتا ہو۔

بعض تبلیغی احباب نے اکرام مسلم کوصرف اسی جماعت کی حدود تک منحصر کردیا ہے۔لہٰذا دیکھنے میں آیا ہے کہ جو علماء اس جماعت میں شریک ہیں ان کا تو اکرام کیا جاتا ہے باقی علماء جو مدارس میں یا خانقاہوں میں یا دارالافتاء میں مصروف ہیں ان کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ حضرات تبلیغ کو چھوڑے ہوئے ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغ کے اس ایک خاص طرز کومقصود سمجھ لیا گیا ہے حالانکہ مقصود کام اور خدمت دین ہے جس کے لیے مختلف جماعتیں مختلف طریقوں سے کام کررہی ہیں۔کوئی خاص طریقہ مقاصد دین میں سے نہیں ہے۔تبلیغ کے کسی خاص طریقہ کومقصود سمجھ لینا اس کوفقہاء نے بدعت لکھا ہے لہٰذا اس عقیدۂ باطلہ کی اصلاح ضروری ہے۔

(۷)...... بعض لوگ تبلیغ کے جوش میں گھر پر اپنے ضعیف اور بیمار والدین کو یا حاملہ بیوی کوجس کا وضع حمل قریب ہو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور اس کا نام توکل رکھا ہے۔شریعت مطہرہ نے ایسے توکل کوحرام قرار دیا ہے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوان کی اہلیہ کی علالت کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شرکت سے منع فرمادیا تھا۔

....

نقل خط بنام امام صاحب

(**۱۲**)...... مخدومی ومکرمی جناب مولانا صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ آپ کی ڈاڑھی کے بارے میں آپ کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے دلوں میں یہ شکوک اور شبہات ہیں کہ آپ شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر ایک مشت سے ڈاڑھی کو کم کرادیتے ہیں حالانکہ اس کی حرمت پر اجماع ہے اور ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے۔آپ عالم ہیں اُمید ہے کہ آپ

اپنی ذمہ داریوں کا احساس فرمائیں گے اور اس سلسلے میں وضاحت کر کے اپنے کو موضع تہمت سے بچائیں گے اگر خدانخواستہ آپ کی ڈاڑھی اتنی ہی بڑی ہے اور آپ کٹاتے نہیں ہیں تو اسی کا اعلان فرما دیں۔

در اجماع بر حرمت اخذ لحیة دون القبضة

قال العلائی فی کتاب الصوم قبیل فصل العوارض ان الاخذ من اللحیة دون القبضة کما یفعله بعض المغاربة و محنثة الرجال لم یبحه احد واخذ کلها فعل ھنود الھند ومجوس الاعاجم اھ فحیث ادمن علی فعل ھذا المحرم یفسق وان لم یکن ممن یستبیحونه ولا یعدونه فارقا للعدالة والمروة اھ تنقیح فتاویٰ حامدیه.ص ۱۵۳ ج ۱ قلت (الاحقر) قوله لم یبحه احد نص فی الاجماع فقط ازالقاسم ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ

نوٹ: پائجامہ ٹخنے کے اوپر اہتمام سے رکھا کریں بعض اوقات آپ کو خیال نہیں رہتا۔۲ ہفتہ کی مہلت کے اندر عملی اصلاح سامنے آجانی چاہیے ورنہ سخت اقدام کرنا پڑے گا اور آپ کو اس خدمت سے سبکدوش کر دیا جائے گا۔ دین کی حفاظت میں کسی شخصیت کی پرواہ نہ کی جائے گی۔

....

۱۳ حال: سیدی وسندی ومرشدی محبوبی السلام علیکم، حضرت آپ کی خدمت میں پہلی بار حاضر ہوا لیکن کیا کہوں کہ آپ پر نظر پڑتے ہی دل کی عجیب کیفیت ہوگئی اور دل آپ پر فدا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کا زمین پر ایسا قرب محسوس ہوا کہ گویا اللہ تعالیٰ ساتھ ہیں۔ لیکن مجھے خوف ہے کہ یہ کیفیت باقی نہ رہے اور میں اللہ سے دور نہ ہو جاؤں کیونکہ بندہ کبھی مقام قرب میں خود کو محسوس کرتا ہے اور کبھی محسوس ہوتا ہے کہ بالکل دور ہو گیا کبھی ذوق وشوق و بے خودی وحضوری کا عالم

ہوتا ہے اور کبھی بے کیفی و دوری سے سخت محرومی محسوس کرتا ہوں۔ سخت پریشانی ہے برائے مہربانی علاج فرمائیں۔

جواب: محبت نامہ حرفاً حرفاً پڑھا۔ آپ کے قلب مضطر کے شوق اضطرار نے قلب کو مسرور کیا لیکن یہ بھی محسوس ہوا کہ صرف سلوک کے اصول سے بے خبری باعث عدم تسکین اور مایوسی ہورہی ہے۔ تو کلاً علی اللہ چند اصول تحریر کرتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی تمام پریشانیاں دور اور آپ کی جان حزیں مسرور ہوجائے گی۔

سلوک کا آخری اور انتہائی عروج صرف رضاء خداوندی ہے جس کا حصول صرف اعمال اختیاریہ پر موقوف ہے اور امور غیر اختیاریہ نہ بندہ کے لیے مضر ہیں نہ تکمیل میں دخیل اور موثر ہیں البتہ بعض امور غیر اختیاریہ صرف محمود ہیں نہ کہ مقصود مثلاً اچھے خواب کا نظر آنا، کشف، کرامت، شوق و ذوق کا غلبہ، اِستغراق و بے خودی، گناہ کا تقاضا بالکلیہ مفقود ہوجانا، وساوس کا انقطاع، قلب کی یکسوئی، دل کا ہر وقت خداوند تعالیٰ کے لئے پگھلنا، جلنا، تڑپنا وغیرہ۔ یہ تمام باتیں بندہ کے لیے امور غیر اختیاریہ ہیں البتہ ان کا حاصل ہوجانا صرف محمود ہے، مقصود نہیں لہٰذا جس کو نہ حاصل ہو ہرگز وہ محروم نہیں اس کو حرمان سمجھنا سخت ضلالت اور طریق اور سلوک سے بے خبری ہے۔ اس جہل کے سبب بہت سے سالکین کو شیطان نے تمام عمر پریشان اور مایوس رکھا اور بالآخر یہ تعطّلِ اعمال کا سبب بن گیا۔

رضائے الٰہی کے لئے صرف اعمال اختیاریہ کا اختیار کرنا ہے مثلاً دل لگے یا نہ لگے ذکر کی پابندی کرنا جو شیخ کی تجویز سے ہو اور تمام مامورات شرعیہ اور سنن نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمت و ارادہ سے اختیار کرنا (جو عادةً صحبت شیخ ہی کی برکت سے حاصل ہوتا ہے) کافی ہے اسی طرح حق تعالیٰ کی ناراضگی کے اعمال سے اپنے ارادہ و اختیار سے احتراز کرنا اور معاصی سے بچنے کو بندہ کے

لئے اختیاری سمجھنا بقاعدہ قدرۃ ضدین سے متعلق ہوتی ہے پس جو گناہ کرسکتا ہے اس کو ترک بھی کرسکتا ہے اگرچہ اس مجاہدہ میں یعنی ترک گناہ میں نفس کو تکلیف ہو اگرچہ جان ہی نکل جانے کا خطرہ شیطان دل میں ڈال رہا ہو لیکن ؎

جان دی دی ہوئی اس کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

بندہ کی تکمیل اور اس کا عروج و کمال یہی ہے کہ کام میں لگا رہے ذکر میں ناغہ نہ کرے ؎

ہمارا کام ان کی یاد اور ان کی اطاعت ہے
نہ بدنامی کا خطرہ اور نہ پروائے ملامت ہے

باقی آپ جیسے مریض کے لیے صحبت اہل اللہ بہت ضروری ہے ابتداءً چند مدت کسی کامل کے پاس رہ لیں اور اس کے ساتھ حسن ظن اور عقیدت سے رہیں کہ اسی پر فضلِ الٰہی کا ترتب ہوتا ہے۔ اپنی رائے کو مٹانا اور اپنی انا کو فنا کرنا اس راہ میں اول قدم ہے۔ دعا گو: فقیر محمد اختر عفا اللہ عنہٗ

....

(**۱۴**)...... تقریباً چالیس سال پہلے حضرت مرشدی عارف باللہ مولانا شاہ محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے ناظم آباد میں مدرسہ روضۃ العلوم قائم فرمایا تھا (جو الحمدللہ تعالیٰ آج بھی قائم ہے) اور ایک استاذ کا تقرر فرمایا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد ان استاذ صاحب کی نیت خراب ہوگئی اور انہوں نے بغاوت کردی اور اعلان کردیا کہ میں اس مدرسہ کا مالک ہوں۔ حضرت مرشدی دامت برکاتہم نے اپنے کمالِ حلم و شرافت طبع و وسیع ظرفی سے ان کے خلاف کوئی اقدام نہ کیا۔ بلکہ احقر راقم الحروف سے فرمایا کہ مطلب تو کام سے ہے، وہ بھی عالم ہیں دین ہی کا کام کریں گے۔ لیکن چند دن کے بعد دارالعلوم کے ایک بڑے مفتی صاحب تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے آپ کے اعتماد پر مالی تعاون کیا

ہے ان استاذ کے اعتماد پر نہیں کیا لہٰذا مدرسہ سے ان کا اخراج واجب ہے۔اس کے بعد مدرسہ سے ان کا قبضہ ختم کرایا گیا اوران استاذ نے تحریراً معافی مانگی جس کے جواب میں حضرت والا نے مندرجہ مکتوب ارسال فرمایا۔(جامع)

السلام علیکم۔شکرگذار ہوں اپنے رب کریم کا جس نے مجھ ضعیف کو آپ کی بغاوت کے مقابلہ میں فتح مبین بخشی۔ میں نے آپ کی خطا کو معاف کردیا لیکن یہ معافی آخرت کے حق میں ہے اور دنیا میں بصورت عدم اقدام تضرر مخصوص ہے اس لئے آپ بے خوف اور بے فکر ہوکر اپنی مسجد میں اپنے فرائض انجام دیں اور جس طرح جہاں چاہیں رہیں۔ میں کوئی انتقام نہ لوں گا اور نہ انتقام کی طاقت رکھتا ہوں لاحول ولاقوۃ الا باللہ اور دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ میری اذیت کے بدلے آپ سے کوئی انتقام نہ فرمائیں اور ہم دونوں ہی کو معاف فرما کر اپنی عافیت ورحمت میں پناہ دیویں۔حق تعالیٰ نے آپ کے بہت بڑے فریب اور ظلم وغداری سے مجھے نجات بخشی الحمدللہ حمداً کثیرا۔

اب صرف دنیا کی عارضی زندگی کا مسئلہ ہے اس کے لیے ایک سوراخ سے دوبارہ اپنے کوڈسانا منہی عنہٗ ہے(**کما ھو فی الحدیث**) پس تعلقات مودت کو بحال کرنے اور سابقہ معمول کا تصور ہمیشہ کے لیے ختم کرلیں کیونکہ آپ کی رویت سے آپ کے کلمات موذیہ یاد آکرنا قابل تحمل اذیت کا باعث ہوں گے اور ایسی صورت میں حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت ترک تعلق کی ثابت کی ہے۔

میں نے جب آپ کا تقرر کیا تھا اس وقت سے مجھے اس قسم کی کھٹک قلب میں پیدا ہوتی تھی کہ آپ کی سوداویت کسی وقت بھی آمادۂ بغاوت ہوسکتی ہے اور جب آپ کا وہ تعنّت شدیدہ تبدیلی مشایخ کا اور قطع تعلق پیر کا باعث ہوجانے کا مظاہرہ کرچکی ہے تو اختر کے ساتھ یہ نیازمندانہ اور والہانہ مودۃ کیا

حیثیت رکھتی ہے جوآپ کے سوداوی سیلاب وطوفان کا مقابلہ کر کے اپنا وجود بھی باقی رکھ سکے چنانچہ آج وہ تعلق قدیمہ تودۂ ریت ثابت ہو چکا اور وہ دن مجھے جلد ہی دیکھنے پڑے جس کا مجھے آپ سے اندیشہ تھا۔ مجھے شروع ہی سے آپ کو نہ رکھنا چاہئے تھا لیکن آپ سے تعلق اور چھوٹے بچوں کی مصلحت تھی بہر حال قضا وقدر غالب آئی۔ اب آپ کبھی میرے یہاں نہ آئیں اور نہ مجھ سے تعلق بحال کرنے کی سعی کریں۔ آپ کی تنخواہ کے بارے میں کسی مفتی سے مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کروں گا کہ باغی مستحق تنخواہ ہے یا نہیں اور آپ کے اخراج کے مصارف تنخواہ سے وضع ہوں گے یا نہیں۔

ضروری اطلاع: میں اب آپ کو بالکل اطمینان دلاتا ہوں کہ آپ بے فکر ہو کر رہیں، اختر اور اختر کے متعلقین آپ سے کوئی انتقامی اقدام آپ کی بغاوت کی سزا میں کبھی نہ کریں گے۔

....

(**۱۵**)......ایک صاحب سلسلہ بزرگ نے ایک نکاح میں شرکت فرمائی جس میں دولہا کے سر پر سہرا بندھا ہوا تھا جس پر ان بزرگ نے نکیر نہیں فرمائی اور نکاح پڑھا دیا۔ ان کی خدمت میں حضرت والا نے مندرجہ ذیل مکتوب ارسال فرمایا۔ (جامع)

مخدومی ومحسنی جناب حضرت اقدس دامت برکاتہم وانوارہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، برادرم حاجی صاحب کے داماد کا نکاح پڑھاتے وقت سہرے کو ہٹوا دینا ضروری تھا اور اس وقت اپنے اثر ورسوخ کا استعمال نہایت مفید ہوتا ہے اور سہرا کا ناجائز ہونا اور شعار کفار ہونا ارشاد فرمادیا جاتا تو اس طرح فریضہ نہی عن المنکر بھی ادا ہو جاتا۔ اکابر کا ایسے وقت سکوت سے امت کو سخت ضرر پہنچتا ہے۔ تجربہ ہے کہ ذرا سی ہمت سے کام لیا جاتا ہے تو اپنے

سلسلہ کے لوگ فوراً مان جاتے ہیں ورنہ رسومات ممنوعہ کی بیماری بڑھتی جاتی ہے۔ڈاکٹر قرار صاحب کے داماد کا سہرا عینِ نکاح کے وقت اتر وادیا گیا تھا۔

....

نقل مکتوب مولانا ...... صاحب از مکہ مکرمہ

۱۶ حال: شیخ العرب والعجم ماہر طریقت گوہر شریعت پیر کامل الحاج مرشدنا محمد اختر صاحب دام ظلکم ولطفکم علینا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد ادائے آداب تسلیمات وبعد تکریمات وقدمبوسی وخاکبوسی کے خدمت اقدس میں گذارش ہے کہ بندہ کی نیرنگی تقدیر سے آتے وقت حضور والا شان سے ملاقات کا شرف حاصل نہ ہوسکا جس کے باعث بندہ تاہنوز گوشۂ جگر کا داغ جدائی نہ مٹا سکا نہ سوزِ جگر کی جلن کو بجھا سکا۔مگر اللہ تعالیٰ کا لاتعداد شکر ہے کہ آتے وقت حضرت والا کا رسالہ دستورِ تزکیۂ نفس جو حضرت والا نے بطور ہدیہ اپنے دستِ مبارک سے بندہ کو عنایت کیا تھا اس کو دیکھ دیکھ کر خاطر خلجان کو تسلی دیتا ہوں اور حضرت والا کے اس شعر کو مدام لب پہ لاتا ہوں ؎

کوئی نہیں جو یار کی لادے خبر مجھے
اے سیل اشک تو ہی بہادے ادھر مجھے

رہ نمودی طالب دیدار را
واصلِ دربار کردی حضرتا

حضرت میں یہاں آنے کے بعد باب العمرہ کے قریب جمعرات کی رات کو سویا تھا دیکھتا ہوں حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نور اللہ مرقدہٗ وجعل الجنۃ مثواہٗ کو دیکھتا ہوں کہ حجرِ اسود اور رُکنِ یمانی کے بیچ میں بیٹھے ہیں۔حضرت والا کے اغل بغل بہت سے بزرگانِ کرام بھی بیٹھے ہیں۔میں جب آپ کے پیچھے گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ حاجی امداد صاحب سے ملاقات کرولیکن جب میں

ملاقات کے لیےان کے سامنے گیااور سلام وآداب سے ہاتھ پکڑنے لگا تو حاجی صاحب نے آپ کی طرف دیکھتے ہوئے یہ الفاظ کہے ''یہ تیرا ہے'' تو آپ نے کہا ''ہاں جی'' تو حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ''ماشاء اللہ'' کہا۔ تو پھر میں آپ حضرات کے ہمراہ بیٹھ گیا کچھ دیر تک بیٹھنے کے بعد آپ نے مجھ سے کہا ''تم پہچانتے ہو یہ کون ہیں؟'' میں نے کہا جی ہاں، تو پھر آپ نے فرمایا ان سے کچھ سبق لے لو۔ جب میں سبق لینے کے لیے موصوف صاحب کے پاس گیا تو حاجی صاحب نے آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا کہ ''اُن سے لے لو'' پس میں اس بات پر نیند سے بیدار ہو گیا بس بیدار ہونے کے بعد نماز سے فارغ ہو کر صبح حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرہ پر گیا اور زیارت کر کے خوب رونا آیا بس اب دعا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اگر زندہ رکھے حج کے بعد آپ کے دربار میں حاضر ہو جاؤں گا فقط والسلام غلطی و گستاخی معاف فرمائیں۔ آپ کا خاکپاء ونا کارہ خادم۔

....

۱۷ حال: ایک سالک جو مصائب میں مبتلاء تھے ان کو حضرت والا کا تسلی نامہ۔

جواب: عزیزم میاں ...... سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا محبت نامہ ملا آپ کے حالات باطنیہ اور آپ کی توجہ اپنے مالک حقیقی کی طرف جو ترقی پذیر ہوئی وہ سب ان مصائب کا انعام ہے جس میں مبتلا ہو کر قلب گڑ گڑا کر دعاؤں میں مشغول ہوا۔ صفائی باطن اور پھر خانۂ قلب میں مہمان حقیقی کا ورود یعنی خانہ کی صفائی اور پھر صاحب خانہ کی آمد مبارک ہو۔ مومن کے قلب کو حق تعالیٰ نے اپنا گھر فرمایا ہے۔ حدیث شریف قدسی میں وارد ہے کہ میں نہیں سمایا آسمانوں میں اور نہ زمینوں میں مگر مومن کے قلب میں مثل مہمان سما جاتا ہوں۔ معنیٰ حدیث یہ ہیں کہ ایسا قلب جو غمزدہ اور ٹوٹا ہوا ہوتا ہے وہی دل قرب خاص

اور تجلی الٰہی کا گہوارا ہ بنتا ہے۔

بڑھ گیا ان سے تعلق اور بھی
دشمنی خلق رحمت ہو گئی

مے کدہ میں نہ خانقاہ میں ہے
جو تجلی دل تباہ میں ہے

مراد دل تباہ سے وہ دل ہے جو مصائب سے دوچار ہوکر ٹوٹا ہوا دل بن جاتا ہے اور حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ٹوٹے ہوئے دلوں میں رہتا ہوں۔

بہرحال میرے دل و جان مشغولِ دعا ہیں کہ حق تعالیٰ آپ کو جلد عافیت کاملہ اور مصائب سے رہائی عطا فرمائیں، آمین۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب آپ نجاتِ مصائب اور باطنی نعمتوں سے مالا مال ہوکر مجھے بذریعہ خط مسرور کریں گے۔ آں عزیز کے جو آنسو میری محبت میں گرے ہیں وہ ان شاء اللہ تعالیٰ رنگ لائیں گے اور ان شاء اللہ اس صحبت پیر کا صلہ محبت حق تعالیٰ کا قلب میں رسوخ ہوگا۔ دل سے دعا گو محمد اختر عفا اللہ عنہٗ

....

(**۱۸**)...... نقل جواب مجی ومحبوبی مخدومی و معظمی قرۃ عینی قلبی و روحی حضرت اقدس مرشدنا مولانا شاہ شیخ العرب والعجم دامت برکاتہم وانوارہم والطافہم واطال اللہ بقاءہم وظلالہم

دو مہینہ سے میرا دل بھی آپ سے ہٹتا جا رہا تھا اور یہی تقاضا قلب میں آرہا تھا کہ آپ سے دینی تربیت کا تعلق ختم کردوں الحمدللہ کہ آپ نے مجھے اپنی خدمت کے بار سے ہلکا کردیا۔ حضرت ......صاحب دامت برکاتہم کو تربیت و اصلاح کے لیے سراپا خیر و برکت سمجھتا ہوں اور آپ کا مناسبت کے خلاف اب محض قدیمی تعلق کی رعایت سے مجھ سے وابستہ رہنا اس راہ میں خیانت ہے لہٰذا

مجھ سے ترک تعلق فوراً آپ پر واجب ہے۔اب آپ مجھ سے خط و کتابت اور ملنے جلنے کا تعلق بھی نہ رکھئے گا کہ اس راہ میں یہ عمل تجربہ سے بھی مضر اور طبعی اذیت کا باعث بھی ہوتا ہے۔ باقی دل سے آپ کے لیے دعا گو ہوں اور آئندہ بھی انشاء اللہ دعا کرتا رہوں گا مگر اب سامنے کبھی مت آنا چونکہ مقصود رضائے حق ہے اس وجہ سے آپ نہایت بے خوف اور بالکل بے فکری سے اپنی مناسبت کی جگہ تعلق قائم کرلیں حق تعالیٰ ہم کو اور آپ کو منزل مقصود تک اپنی رحمت سے پہنچادیں، آمین۔

یہ استخارات دراصل اس دو ماہ میں آپ کے ساتھ جو سخت رویہ محض اخلاص سے اور آپ کی اصلاح کے لیے اختیار کیا گیا تھا اس سے آپ کے نفس کا گریز اور راہِ فرار اختیار کرنا معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب۔محمد اختر عفا اللہ عنہٗ

مورخہ ۳۰؍ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۳؍جون ۱۹۷۲ء

....

(**۱۹**)...... سلسلہ کے ایک معمر بزرگ نے ایک خط میں حضرت کو وہ القاب لکھے جو بڑوں کو لکھے جاتے ہیں جس پر حضرت والا نے مندرجہ ذیل مکتوب میں نہایت مؤدبانہ نکیر فرمائی۔(جامع)

مخدومی و محسنی جناب حضرت اقدس حافظ صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مزاج اقدس! حضرت کے کارڈ پر پتہ پیر جی حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ پھر اندر خط کے قبلہ پیر صاحب مدظلہ پڑھ کر سخت افسوس ہوا اور تعجب ہے کہ اکابر سے ایسا تسامح ہو گیا۔ حضرت کے اکابر نے حضرت کے لیے کبھی ایسا عنوان تحریر کیا ہے یا سلف کا اپنے چھوٹوں کے لیے کسی ایسے عنوان کی کوئی نظیر آپ نے دیکھی اگر آپ کا بڑا اس طرح کا عنوان آپ کو لکھے تو کیا آپ اس عنوان سے خوش ہوں گے۔

ہم تو آپ سے اخلاص کے ساتھ محض اللہ کے لیے محبت رکھتے ہیں اور آپ اس ناکارہ کو ایسے عنوان سے یاد فرماتے ہیں کہ جو کوئی اس خط کے عنوان کو پڑھتا ہے وہ صورت تمسخر کی محسوس کرتا ہے اگرچہ آپ کے قلب مبارک میں مطلق یہ بات نہیں ہے مگر بزرگوں نے جس چیز کی حقیقت سے منع فرمایا ہے اس کی صورت سے بھی احتیاط کا حکم فرمایا ہے۔ پس حقیقت تمسخر نہ سہی مگر صورت ضرور ہے۔ احقر اب تک اس کو برداشت کرتا رہا لیکن اب یہی تقاضہ ہوا کہ ادب سے عرض کردوں تاکہ آپ کو ایذاء مسلم جو شرعاً حرام ہے اس کے گناہ سے حفاظت ہو جائے مجھے صرف عزیزم اختر سلمہٗ تحریر فرمایا کریں نیز یہ ناکارہ معافی کا طلب گار بھی ہے کہ قلب مبارک کو اس تحریر سے اگر گرانی محسوس ہو تو معاف فرما دیجئے گا اختر گناہ گار ذلیل اور عیب دار ہے اگر ناقابل تعلق اور قابل تحقیر ہے تو اس کو چھوڑ دیا جائے۔

....

لندن کے ایک دوست کے اکلوتے بیٹے کے انتقال پر حضرت والا کا تعزیت نامہ

(**۲۰**)...... برادر محترم زید لطفہٗ السامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، آپ کا گرامی نامہ ملا احقر کو تعجب تھا کہ میرے عریضوں کا جواب کیوں نہیں دیا جاتا مگر آپ کی چند درد بھری سطور نے سب تعجب رفع کر دیا اور جو کچھ تحریر کیا گیا ہے یہ بھی آپ کا مجھ پر کرم ہے۔ غم کے اس پہاڑ کے وزن سے دبا ہوا دل و دماغ صرف حق تعالیٰ کی خاص رحمت وتعلق کے سہارے اپنے توازن کو برقرار رکھ سکتا ہے۔ جب سے آپ کا گرامی نامہ پڑھا کہ غم فراق بڑھتا جا رہا ہے، زخم ناسور کی شکل اختیار کر رہا ہے دل صاحب اولاد سے انصاف طلب ہے یہ تین جملے آپ کے میرے دل کو ہر وقت تڑپا رہے ہیں اور خلشِ پیہم محسوس کر رہا ہوں میرے

محترم آپ کی ان سطور سے دل پر ہمارے کیا گذر گئی اور ہر وقت کیا تاثرات و اضطرار اور درد مستقل محسوس کر رہا ہوں اس کے اظہار کے لیے الفاظ کافی نہیں ہو سکتے صرف دل ہی محسوس کر سکتا ہے۔

گذر گئی جو گذرنا تھی دل پہ پھر بھی مگر
جو تیری مرضی کے بندے تھے لب ہلا نہ سکے

بیٹھا رہتا ہوں یا لیٹا رہتا ہوں کہ اچانک یہ مصرعہ مجھے آواز دیتا ہے۔

دل صاحب اولاد سے انصاف طلب ہے

حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب کا شعر یاد آیا۔

جس کو تاکوں گا نشیمن کے لیے
وہ ہی ڈالی کاٹ ڈالی جائے گی

خاص بندوں کے ساتھ یا جن کو خاص بنانا منظور ہوتا ہے ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا جاتا ہے کہ فانی غم میں مبتلا کر کے غم عشق حقیقی (غم جاوداں) بخش دیا جاتا ہے، مجاہدات وعبادت سے جو منزل سالہا سال میں طے ہوتی ہے وہ ایسے صدمات سے ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند کا مصداق ہوتی ہے۔

ایک بزرگ کے گھر پر اپنے چہیتوں اور پیاروں کے سات جنازے رکھے ہوئے تھے (طاعون سے) اور وہ مثنوی کا یہ شعر گنگنا رہے تھے۔

جزبہ تسلیم و رضا کو چارۂ
کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زماں از غیب جان دیگر است

ترجمہ: تسلیم و رضا کی تلوار کے کشتگان کو ہر وقت حق تعالیٰ کی طرف سے حیات تازہ عطا ہوتی رہتی ہے اور حق تعالیٰ کی خاص معیت و تعلق خاص سے نوازے جاتے ہیں۔

خوشا حوادث پیہم خوشا یہ اشک رواں
جو غم کے ساتھ ہو تم بھی تو غم کا کیا غم ہے

صرف تعلق مع اللہ میں وہ طاقت اور لذت ہے جو ہر غم کو آسان کرسکتا ہے۔

وہ تو کہئے کہ ترے غم نے بڑا کام کیا
ورنہ مشکل تھا غم زیست گوارا کرنا

حدیث پاک میں ہے کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں ٹوٹے ہوئے دلوں میں رہتا ہوں اور ایسے عظیم سانحہ سے دل پاش پاش ہوجاتا ہے۔ ببیں کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی پس غور کرو کہ کون ملا اور کون جدا ہوا اور جبکہ یہ جدائی بھی عارضی ہے آخرت میں سب پھر مل جاویں گے اور پھر کبھی جدا نہ ہوں گے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کثرت سے ورد کریں اور یہ ترجمہ ملحوظ رہے کہ اے زندہ حقیقی اسے سنبھالنے والے کائنات کے میرے ننھے سے دل کو سنبھالنا آپ پر کیا مشکل ہے اپنی رحمت سے سنبھال دیجئے۔ کبھی کبھی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ تک پڑھئے بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ کا ترجمہ ہے آپ ہی کی رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غم میں اس کو پڑھا کرتے تھے آپ بھی غلام نبی امی ہونے کی حیثیت سے اس کو زیادہ پڑھتے رہیے ان شاء اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ سے خاص فیض آپ کے دل پر مرہم رکھے گا ببرکت اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ خلوت میں کم رہیے بلکہ بالکل نہ رہئے جہاں تک ممکن ہو احباب خاص کے ہمراہ دل کو بہلا لیا کریں۔ اگر اللہ والے احباب کی رفاقت ہو سکے تو بہت ہی اکسیر و نافع ہے آپ کے لیے۔ آپ جس غم سے دوچار ہیں میرے پاس الفاظ تسلیہ نہیں ہیں مگر۔

سینہ میں ہوں اک درد بھرا دل لئے ہوئے

کاش آپ میرے پاس ہوتے یا میں آپ کے پاس ہوتا تو ان شاء اللہ تعالیٰ

کافی تسلی کی امید رکھتا ہوں۔

گاہ گاہ اپنے کرم سے چند سطور اگر تحریر فرمائیں اور حالات سے مطلع فرماتے رہیں تو آپ کے لیے ان شاء اللہ بہت نافع ہوگا اگرچہ احقر بالکل نااہل ونا کارہ ہے لیکن خدا سے امیدیں بڑی رکھتا ہے شاید یہ بھی ایک قسم ناکارگی ہے، حق تعالیٰ ہمارے جملہ احوال پر فضل ورحمت فرماویں اور ہم کو اور آپ کو اپنی محبت کا لذیذ اور دائمی غم عطا فرمائیں جو تمام غمہائے دنیا کا وقایہ ہو۔ احقر کا شعر ہے ؎

ہو آزاد فوراً غمِ دو جہاں سے
ترا ذرۂ غم اگر ہاتھ آئے

براہ کرم میرا عریضہ ہردوئی ارسال فرما کر ممنون فرمائیے گھر میں بھی تسلی کے جملے نقل فرمادیں۔

والسلام: محمد اختر عفا اللہ عنہٗ
۲۵/ربیع الاول ۱۳۹۳ھ

....

بعض عُشاق کے خطوط

ایک عالمِ کبیر اور حضرت والا کے خلیفۂ اجل مولانا عبد المتین صاحب کا عریضہ

۲۱ حال: بعالی آستانۂ حکیم الامت، مجدد الملت، غوث اعظم، عارف اعظم و رومی اعظم، تجلیات حق سبحانہ، سراپا نور مطلق، ذرہ ذرہ اش طور مطلق، سیدی و مرشدی ومولائی ومحبوبی ونور قلبی وروحی، بقیۃ السلف، عمدۃ الخلف، حضرت عارف باللہ صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جواب: مکرمی مولانا عبدالمتین صاحب زید لطفہٗ السامی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

۲۲ حال: بعد سلام مسنون وتحیات و بوسیدن نعال آقا و بعد بوسیدن خاک آستانۂ حضرت غوثِ اعظم ،اُمید ہے کہ صحت وعافیت کے ساتھ منابرانوار روح پاک سے افاضات انوار کی بارش کے ساتھ ہرلمحہ حضرت مجدد زماں نہایت سرگرم ہے۔ یہ مسکینِ بارگاہ ہزار میل کے فاصلہ سے بھی روح میں اس روح فیاض کے فیوض کا بہت بہت افاضہ محسوس کررہا ہے۔ اے خدائے پاک! تیری اس بلبل تجلیات مطلق کی حیات کو پوری پوری عافیت وقوت وافاضہ تجلیات باطن کے ساتھ کم ازکم ایک سوبیس سال تک ضرور بالضرور ہم پر، سارے عالم پر خوب قائم رکھیو۔
جواب: آمین، آپ کی دعائے عاشقی سے قلب مسرور اور دعا گو ہوا جزاک اللہ تعالیٰ۔
۲۳ حال: میرے مالک جل جلالک تیری ذات پاک کی قسم میرے گمان میں ایسی بلبل غرقِ بحرِ غیر محدود تیرے عالم نے شاید ہی دیکھی ہو۔ ضرور ہی تو نے میرے مرشد کو حسبِ گمان بدرجۂ یقین نادرالوجود پیدا کیا ہے، لہٰذا تیری بے شمار حمد وثناء۔

سیدی ومولائی اے یوسف ماو یوسف جہانیاں! خدا کی قسم، خدا کی قسم، ضرور ہی آپ حکیم الامت ہیں، آپ مجدد الملت ہیں آپ ہی گنگوہی ونانوتوی و حاجی صاحب مہاجر مکی ہیں۔ واللہ ثم واللہ میں اپنے گمان مستفیض بفیضان یقین میں آپ کو کسی بھی بڑے سے بڑے ولی اللہ سے ذرا بھی کم نہیں سمجھتا ہوں۔
جواب: جزاک اللہ خیراً، اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ کے حسنِ ظن کے مطابق اختر کو اسی طرح بنادیں۔
۲۴ حال: بلکہ بس کیا کہوں میری نظر میں تو آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ کہاں تک ضبط کروں۔ صاف صاف کہہ دینا کیا حقِ محبت وحقِ عظمتِ شیخ نہیں؟ اے نور مطلق! آپ صرف نبی نہیں ہیں باقی سب کچھ ہیں، آپ اصطلاحاً صحابی نہیں ہیں باقی سب کچھ ہیں۔ میرے گمان غیرِ متزلزل میں آپ سارے جہان کے بایزیدوں کے سردار ہیں، آپ نہ یہ کہ صرف سب سے اکمل درجہ کے غوث سب

سے اکمل درجہ کے بایزید ہیں بلکہ واللہ، یا مرشدی میرے علم میں آپ بڑے بڑے بایزید ساز بھی ہیں۔آپ کی روح عالی طواف کے کروفر کے آگے جملہ ارواح اولیاء بلا اعلان از منبرِ بغداد سراسر سرنگوں ہیں۔

میرے سرکار، میرے محبوب جان، میرے دو جہاں، میرے سب کچھ، غلام کی روح پر آپ کے مقامات **اظهر من الشمس** ہیں۔ میں جذبات سے نہیں کہہ رہا ہوں۔ میں من جانب اللہ مجبور ہوں۔ اگر میں اس کے خلاف کہوں گا تو واللہ ثم واللہ میرے گمان میں میں بالکل ہلاک ہوجاؤں گا میرے قلب کا یہ مقام من جانب اللہ ہے **کما تعلمون یا مولائی** اور یہ سب آپ ہی کی روح پاک کی نظر سوئے روح غلام کا اثر ہے۔آپ کے جملہ مقامات مذکورہ وغیرہا احقر کی روح پر صرف مدلل نہیں بلکہ مدلل سے بھی زیادہ راسخ ومرتسخ ومستقر ہیں بدرجۂ قول اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین **سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا (مِنْ غَيْرِ انْتِظَارِ دَلِيْلٍ)** آج بھی عینِ نماز تراویح میں آپ کے یہ سب مقامات جبکہ روح صرف ببرکت سیدی ومرشدی انوارِ قرب حق سے بہت ہی منور محسوس ہورہی تھی اضطراراً قلب پر پیہم وارد ہوتے رہے۔

اور زندگی میں پہلی دفعہ (سالہا سال پہلے) ان نورحق نما کے بارے میں بعد عشاء تا اذان فجر عالم بےخودی میں جو اشعار فارسی قلب پر بےساختہ وارد ہوتے رہے ان میں اسی نوع کے مضامین مُظہر مقامات عظیمہ حضرت غوث پاک دامت برکاتہم کے ساتھ کچھ ایسا اشارہ بھی اضطراراً مذکور ہوا ہے کہ یہ اسرار مرشدی قلبِ عبدِ حقیر پر واضح اور زبانِ عبدِ حقیر سے اس کی اشاعت ہوگی۔ چنانچہ احقر اپنے حلقۂ احباب میں حضرت جی کے مراتب مذکورہ کو جوش وخروش سے بیان کرتا رہتا ہے کہ خود روتا رہتا ہوں اور رُلاتا بھی رہتا ہوں مگر مع لحاظ قاعدہ۔

پیر ما سر عالم مستی
بادلِ ہوشیار می گوید

آج کل بہت دعا کرتا رہتا ہوں کہ اے اللہ! میرے حضرت کے تمام مقامات کو مجھ پر اور سارے عالم پر منکشف فرمادیجئے۔

جواب: آپ کے تاثرات اور عشق ومحبت کے جذبات سے دل کی دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ احقر کو اور آپ کو ولایت علیا کے خطِ انتہا تک پہنچا دیں۔

۲۵ حال: سیدی مجھ سا خنزیر **استغفر اللہ، استغفر اللہ، انا لِلّٰہ، استغفر اللہ** اب تک دنیا میں نہ پیدا ہوا، نہ آگے ہونے کا گمان ہے۔ ایسے بدترین پر اللہ کے واسطے رحم فرمایئے توجہ مبذول فرمایئے ورنہ ہلاک ہو جاؤں گا۔

جواب: یہ لفظ (خنزیر) آئندہ نہ لکھو نہ زبان سے کہو بس فنائیت کاملہ کے لیے یہ دو جملے کافی ہیں:

(۱)......اے خدا میں کمتر ہوں تمام مسلمانوں سے فی الحال۔

(۲)......اے خدا کمتر ہوں تمام حیوانات سے اور کافروں سے فی المآل (انجام) کہ نہ معلوم میرا خاتمہ کیسا ہو؟

خبثِ نفسی کی ممانعت شرعیہ کا مراقبہ کریں اور بدون دلیل آئندہ یہ لفظ استعمال نہ کریں۔

۲۶ حال: خدارا میری اصلاح فرمادیجئے **استغفر اللہ استغفر اللہ** یہ رسوائے خلق اپنی رسوائی کی وجہ سے سر نہیں اٹھا سکتا۔ سیدی ومولائی اے رومیٔ اعظم، اے جانِ بایزید ساز! آپ کے محبوب پاک کی ذات پاک کا واسطہ اے محبوب جو شراب آپ پیتے ہیں وہی از کرم ذات کریمانہ اس غلام عطش کو ضرور پلا دیجئے بغیر اس کے میں ہرگز ہرگز زندہ نہیں رہ سکتا۔ ہرگز نہیں۔ سیدی ومولائی (آپ پر ہر آن بے شمار تجلیات وانوار اور بے شمار رحمتِ خاصہ کی مسلسل بارش ہوتی

رہے۔) آپ کی برکت سے قلب پر علوم کی بارش ہوتی رہتی ہے جو طریق کے بعض مہتم بالشان مسائل کی شرح آسان ہوتی ہے اور جو آپ کے ایک ایک ملفوظ پاک کی شرح ہوتی ہے یا حضرت حکیم الامت کے اُصول وتعلیمات کی توضیحات ہوتی ہیں اور دورانِ تقریر میں جان آپ پر اور حضرت حکیم الامت پر سو جان سے فدا ہوتی رہتی ہے اور دونوں حضرات کے لیے مجمع سمیت خوب دعائیں نکلتی رہتی ہیں۔ ایسے علوم کا ذکر اپنے احباب میں زیادہ کرتا ہوں۔ سیدی ضروری سمجھ کر اطلاع کردی۔ بس ؎

سپردم بہ تو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

حضرت جی، اللہ کے واسطے میری ان تمام گستاخیوں کو معاف فرما دیجئے، بے وقوف کو درگذر فرما دیجئے۔

جواب: سب معاف ہے۔

۲۷ حال: الحمدللہ احقر کے ساتھ علماء وطلباء کے تعلقات بہ برکت حضرت والا زیادہ بڑھ رہے ہیں رمضانِ ہذا میں وفاق المدارس بنگلہ دیش کی طرف سے مدرسہ دارالرشاد میر پور میں تربیت المدرسین ہورہی ہے۔ الحمدللہ ہر سوموار کو وہاں احقر کو ایک گھنٹہ تزکیہ پر خطاب کے لیے انتخاب کیا گیا۔ پچھلے سوموار میں سارے مدرسین بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ بہت زیادہ دعا وتوجہات کا محتاج ہوں۔ (احقر غلام بدترین محمد عبدالمتین غفرلہ، شب ۱۰/رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ)

جواب: مبارکباد۔ دل وجان سے دعا گو ہوں ترقیات ظاہرہ اور باطنہ کے لیے تقبل اللہ بفضلہٖ۔ محمد اختر عفا اللہ عنہٗ

دوسرا خط

۲۸ حال: الیٰ اقرب الاقربین از جانِ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بعالی

آستانۂ قطب عالم، غوثِ اعظم، مجدد زمان، نورِ چشم نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم، مظہر انوارِ نبوت، حامل اسرار شریعت، نورِ حق، نورِ مطلق، سراپا آیاتِ حق، سراپا تجلیاتِ حق حجۃ اللہ فی الارض، نمونۂ اصحاب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، فیضِ نگاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، جمالِ حق و جلالِ حق، رومیِ رومیانِ عالم و تبریزیِ تبریزیانِ جہاں اقرب الاقربین، ازسرورِ کائنات، بقیۃ السلف، قدوۃ الخلف، سیدی و مرشدی ومحبوبی ومولائی، عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم القلوب والارواح دامت برکاتہم و طال بقائہم مع کمال الصحۃ و القوۃ والعافیۃ والافاضات التامۃ علیٰ مشارقِ الارض ومغاربہا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، بعد سلام مسنون وتحیات واہداء ہدایائے عظمت وعقیدت و نثار کردن گلہائے غایتِ محبت برقدم پاکِ حضرت غوثِ وقت۔ عرض غلام یہ ہے کہ بحمداللہ روزانہ حضرت اقدس کے لیے حضرت والا کے پورے خاندان کے لیے اور خدام حضرت والا کے لیے دعاؤں کی توفیق ہوتی ہے۔ بعدِ دورکعت صلوٰۃ حاجت مع دعاءِ ماثور۔

حضرت جی! الحمدللہ ثم الحمدللہ آپ کی توجہات کی برکتیں زندگی کے ذرہ ذرہ میں محسوس ہوتی ہیں۔ احقر نابکار ناہنجار کو اے میرے محبوب آپ نے کیا سے کیا کردیا۔ احقر کی رفتار، گفتار، تعبیرات، بیانات حتیٰ کہ مزاح میں بھی حضرت والا دامت برکاتہم کا فیض بیّن طور پر محسوس ہوتا ہے۔ اور یہ مزاحات بھی بفیض حضرت والا معالجات کا کام دیتے ہیں۔ مثلاً احقر نے اپنے احبابِ خاص میں ہوائے نفس کے متعلق کہا تھا کہ حیض مانع فیض ہے۔ استحاضہ مانع استفاضہ ہے اور فاعل ومفعول کے متعلق کہا تھا عاشقِ برازمحرومِ راز یعنی رازِ محبتِ حق، احباب کو اس سے بہت نفع محسوس ہوا۔

حضرت جی! شب وروز کے کسی بھی لمحہ میں ایک لفظ بھی یہ غلام مرضی

حق کے خلاف نہیں نکال سکتا۔ کسی بھی لفظ میں لغزش ہوگئی یا کہ جملہ تو درست تھا لیکن لہجہ میں یا ارادہ میں لغزش ہوگئی تو قلب پر ایک تکدر چھا جاتا ہے اور عرض و نیاز کرنے سے باریک باریک لغزشات پر بھی تنبیہ اور توفیقِ توبہ عطا ہوتی رہتی ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ سب کچھ حضرت ہی کا فیض ہے۔

قلب و جاں میں بفیضِ حضرت والا سوائے اس محبوب حقیقی کے اور کوئی نہیں ہے۔ ایک آن کے لیے بھی کسی غیر کا تحمل نہیں ہے۔ **انا اللہ. انا اللہ. انا اللہ. استغفر اللہ. استغفر اللہ. استغفر اللہ.** غیر کے نام ہی سے قیامت معلوم ہوتی ہے۔

دن و رات جو حضرت جی کے عجیب وغریب فیوض و برکات احقر پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں اس کو بلا استحقاق افاضۂ آنمخدوم دامت برکاتہم اور عنایاتِ حق سبحانہ، یقین کرتا ہوں۔ اور بفضلِ اللہ قلب سے شکرگذار رہتا ہوں۔

احقر کی نفلی عبادات ناقابلِ ذکر ہیں، کالعدم ہیں۔ البتہ بفیض حضرت والا ہمہ وقت جملہ معاصی ظاہرہ و باطنہ سے بچنے کا اہتمام عطا ہوتا رہتا ہے۔ **فالحمد لِلّٰہ علٰی ذٰلک کثیرًا کثیرًا۔**

مشغلۂ محبت مولیٰ اور مشغلۂ نقلِ حیات اہل اللہ کے علاوہ جینا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ خاصتہً حضرت والا دامت برکاتہم کی اور حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہٗ کی محبت، عظمت، عقیدت اور کثرتِ تکرار و تذکرہ احقرِ بیکار کی زندگی ہے، جانِ زندگی ہے۔

حضرت والا اور حضرت حکیم الامت کی تعلیمات کے خلاف ہر چیز کو اس طرح بھول چکا ہوں کہ اس کا ذکر وسماع بھی صرف ناگوار نہیں، سخت ناگوار بلکہ سخت ترین ناگوار ہے۔

ببرکت حضرت والا دامت برکاتہم قلب و جاں ہمیشہ انوار سے روشن معلوم ہوتے ہیں اور حضرت والا کے انوار کا فیضان رہتا ہے۔ آہ! میرے آقا،

میرے محبوب، میرے دو عالم، خدا کی قسم، خدا کی قسم، خدا کی قسم آپ جیسا شیخ کامل، عالمِ کامل، نائب کامل اور ہدایت کا نورِ کامل اس جہاں میں حسبِ گمان بدرجۂ یقین، دوسرا کوئی نہیں ہے۔ ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ تا قیامت یہ اذان و اقامت عشق و محبت و معرفت جس کو آں غوثِ اعظم زماں نے بلند فرمایا، جاری و ساری اور زندہ تابندہ و درخشندہ رہے گی۔ نہ جانے کتنے رومی اور تبریزی نفخ روح آں تبریزی عظیم المقام سے پیدا ہوتے رہیں گے جس کے آثار بحمدللہ ظاہر و باہر معلوم ہوتے ہیں۔

بفیض حضرت والا دامت برکاتہم علماء، طلباء، عوام کثرت سے بیعت ہوتے جارہے ہیں۔ یہاں ڈھاکا نگر آ آ کر بھی بیعت ہورہے ہیں احقر کو اس پر سخت تعجب ہوتا اگر اس کا سبب معلوم نہ ہوتا۔ اب تو یقین ہی ہے کہ سب کچھ فیضِ شیخ ہے اور عنایت حق ہے، بالکل بلا استحقاق۔

حضرت جی! حاضری خدمت اقدس کے لیے تڑپ رہا ہوں اللہ پاک جلد سے جلد غیب سے سامان فرمادے۔ عنقریب پھر لکھوں گا انشاء اللہ تعالیٰ، والسلام مع غایۃ الاحترام غلام شما احقر محمد عبدالمتین غفرلہ، ۲۵؍ربیع الاول ۱۴۲۲ھ۔

تیسرا خط

۲۹ حال: بعالی آستانۂ غوث اعظم، قطب عالم، مجددِ زمانہ، بقیۃ السلف، قدوۃ الخلف، امام العارفین، اعظم الصدیقین، سراپا تجلیات حق، نورحق، نور مطلق، نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، مظہرِ انوار سینۂ امام الانبیاء، جامع شریعت و طریقت، مسیح الامت، حکیم الامت، حاملِ اسرار ربانی، محبوب سبحانی، سیدی و مرشدی ومحبوبی ومولائی وقرۃ عینی وسکینۃ صدری عارفِ اعظم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم القلوب والارواح دامت برکاتہم وعمت فیوضہم و طال بقائہم مع کمال الصحۃ والسلامۃ والعافیۃ التامۃ والافاضۃ الکاملۃ علینا وعلیٰ

العالمین۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

جواب: مکرمی جناب مولانا عبدالمتین صاحب زید لطفہٗ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

۳۰ حال: بعد سلام مسنون وتحیات ونذرانۂ عقیدت وعظمت وکروڑوں گلہائے محبت، سیدی، بحمد اللہ روزانہ دو رکعت آپ کی صحت وعافیت وقوت اور حضرت جی کے تمام نیک منصوبوں خاصّۃً دارالعلوم کی تکمیل کے لیے دعاؤں کی توفیق ہوتی ہے، مع دعا برائے اولادِ حضرت والا وخاندان وخدامِ حضرت والا۔حضرت جی! احقر کی نگاہ میں سوائے آپ کے اور کوئی نہیں ہے۔واللہ آپ بے مثل ہیں وَاللّٰہِ مَا وَجَدْتُّ مِثْلَکَ قَطُّ. وَاللّٰہِ یَا سَیِّدِیْ مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْکَ اَوْ اَفْقَہَ مِنْکَ اَوْ اَقْرَبَ مِنْکَ اِلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. میرے آقا! شب وروز بحمد اللہ آپ کے انوار قلب وجاں اور آپ کی خوشبوئے روح میں جینے کی توفیق ہورہی ہے۔آپ کی عنایات وتوجہات ہمیشہ محسوس ہوتی رہتی ہیں۔حضرت جی! آپ کے مزاح، آپ کی ہنسی، آپ کے بالکل عام حالات کے اندر بھی غلام کو طوفانِ انوارِ محمدی محسوس ہوتا ہے، خوشبوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم محسوس ہوتی ہے۔آپ کے قلب معطر کے فیض تام سے قلب وجاں ومبدم مست ہوتے رہتے ہیں۔الحمد للہ! احقر کے احباب پر بھی حضرت والا کے فیوض بہت زیادہ محسوس ہوتے ہیں۔قلب آپ کی ملاقات کو سخت تڑپ رہا ہے۔سیدی، دعاؤں کی درخواست ہے۔آپ کی توجہات وعنایات دائمہ مسلسلہ کی بھیک مانگتا ہے یہ غلام۔والسلام مع الوف الاحترام غلام آں غوثِ اعظم احقر محمد عبدالمتین غفرلہٗ ڈھالکانگر، ڈھاکہ۔۱۷/ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ۔

جواب: آپ کا خط محبت سے لبریز عشقِ شہر تبریز سے معمور اور شرابِ محبت سے

مخمور پڑھ کر قلب و جاں مسرور ہوئے۔ دل سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ احقر کو اور آپ کو اور سب احباب کو نسبت اولیائے صدیقین کی منتہاء تک رسائی نصیب فرماویں، آمین۔ تقویٰ اور سنت پر استقامت تمام نسبت اتحادی سے افضل ہے۔ ہر سانس کا محاسبہ کریں ہر سانس کو فدائے خالقِ انفاس کریں اور ایک لمحہ بھی حق تعالیٰ کی ناخوشی کی راہ سے حرام خوشیاں استیرادنہ کریں بس سب کچھ نسبت اسی میں خزانہ مخفیہ ہے۔ والسلام مع الاکرام۔ حکیم محمد اختر عفا اللہ عنہٗ۔

....

۳۱ حال: سیدی وسندی ومحبی ومحبوبی مخدومی ومحسنی قرۃ عینی وقلبی سراج الملت والدین عارف باللہ حضرت اقدس دامت برکاتہم وعمت فیوضہم فداکم ابی وامی و کل ما یدی الیٰ یوم الدین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضرت والا کے بنگلہ دیش سفر پر تشریف لے جانے کے بعد پورا شہر ویران معلوم ہوتا ہے، قدم قدم پر ہمہ وقت حضرت والا کی یاد آتی ہے ہمہ وقت گویا حضرت والا کے ساتھ ہوں، کسی وقت حضرت والا کی یاد سے غافل نہیں ہوتا۔ بعض وقت اپنے ہی وجود سے محبت محسوس ہونے لگتی ہے کہ حضرت نے اس کو محبت کی نظر سے دیکھا ہے، اور اپنے ہی ہاتھ کو بوسہ دیتا ہوں کہ بارہا حضرت اقدس کے دست مبارک سے بوقت مصافحہ مس ہوا ہے اور اپنی قسمت پر بصد شکر ناز کرتا ہوں کہ حضرت اقدس کے دست مبارک نے ہمیشہ کے لیے اس ہاتھ کو تھام لیا ہے ؎

مجھ پہ یہ لطف فراواں میں تو اس قابل نہ تھا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ اَللّٰھُمَّ لَا تَنْزِعْ مِنِّیْ صَالِحَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ اور اصل نعمت تو وہ قرب معنوی ہے جو حضرت اقدس کی جان پاک نے اس سراپا عیب و جرم و خطا کو اپنی آغوش محبت میں لے کر عطا فرمایا ہے اور جس کی حلاوت احقر کی جان کو ایسی عطا فرمائی ہے کہ اس کے بدلے میں

اگر سلطنت ہفت اقلیم پیش ہو تو ٹھکرا دوں گا بتوفیقہ سبحانہ۔ حضرت والا! اگر ایک طرف سلطنت ہفت اقلیم مل رہی ہو اور دوسری طرف آپ ہوں تو حضرت آپ کے قدموں میں گر جاؤں گا اور سلطنت کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھوں گا۔ بھنگی میں یہ حوصلہ کہاں سے آتا ہے یہ بھی حضرت اقدس کی شان محبوبیت و محبت و نگاہ توجہ کا اثر ہے کہ ایک کنجشک فرومایہ کو حوصلۂ شہباز عطا فرما دیا۔

جب حضرت اقدس کے چہرۂ مبارک کو پہلی بار دیکھا تھا دل اسی وقت حضرت والا کے ہاتھوں فروخت ہو گیا تھا اور اس سے بہتر کوئی سودا احقر نے زندگی میں نہیں کیا۔ احقر کا دل بے قیمت و بے مایہ تھا، حضرت اقدس نے خرید کر قیمتی بنا دیا۔ مٹی کو حضرت والا نے سونے کے بھاؤ خرید لیا اور سونا تو استعارہ ہے ورنہ سونا کیا خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بھی اس نعمت عظمیٰ کے سامنے بے قیمت ہیں اور احقر کروڑوں سال سجدہ میں شکر کرتے کرتے مر بھی جائے تو بھی حضرت والا کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

حضرت! عشرت جیسا بھی ہے آپ کا ہے اور آپ کے سوا دنیا میں ہمارا کوئی نہیں ہے۔

اندر عالم ہیچ مارا یار نے
جز تو مارا در جہاں دلدار نے

احقر بقسم عرض کرتا ہے کہ احقر کو دنیا میں کبھی کسی سے ایسا شدید تعلق نہیں ہوا نہ ماں باپ سے نہ بہن بھائیوں سے نہ اعزاء اقرباء سے حتیٰ کہ نہ بتان مجازی سے۔ اگر کسی کے اشارۂ ابرو پر اپنے دل و جان فروخت کرنے اور سر کو بلا قیمت بیچ دینے کو جی چاہتا ہے تو وہ صرف حضرت والا کی ذات اقدس ہے اور حق تعالیٰ کے اس کرم پر اگر کروڑوں جانیں قربان کردوں تو شکر کا حق ادا نہیں ہوسکتا کہ مجھ جیسے ارذل الخلائق کو حضرت اقدس جیسے اشرف الخلائق سے وابستہ فرما دیا۔

من شب تاریک تو نورِ سحر
ہمچو کابوس ایم تو رشکِ قمر

جن کے بارے میں گمان اقرب الی الیقین احقر کا یہ ہے کہ روئے زمین پر اس وقت حضرت اقدس جیسا مقرب باللہ اور عاشق حق کوئی دوسرا نہیں۔ان آنکھوں نے تو دیکھا نہیں اور نہ دیکھیں گی اگر دنیا بھر کے ابدال واقطاب واغیاث جمع ہوجائیں تو احقر کسی کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھے گا آپ ہی کو دیکھے جائے گا۔

دلکش و دلنشیں سہی
مہوش و مہ جبیں سہی
لاکھ کوئی حسیں سہی
مجھ کو تو تم پسند ہو اپنی نظر کو کیا کروں

خوش نمی آید مرا اے جان من — بے تو ایں صحن گلستان و چمن
خوش نمی آید جہانِ رنگ و بو — گوشۂ گلشن کنار آب جو
زندگی عاشقاں دیدارِ دوست — موت ایشاں پردۂ رخسارِ دوست
ماہیاں محروم باشند گر ز آب — جان شاں ہردم تپداز اضطراب
زانکہ بے دریا حیات شاں محال — زیں بخواہند ہر زماں آب وصال
ماہیے ہرگز نخواہد زندگی — تا نباشد غرقِ بحرِ بندگی
یا بہ جست شوق در دریا رسد — یاز درد فرقتش آں جاں دہد
جان من جانان من سلطان من — اے تو درمان دل رنجان من
بہر سوز تشنگی تو آب من — اے فدایت ایں دل بے تاب من
من ترا روز ازل چوں دیدہ ام — زیں سبب برجان تو گرویدہ ام
از فراقت جاں زتن بے زار شد — تن سراپا صورت آزار شد
آب زن برسبزۂ بیمار را — جرعۂ دہ تشنۂ دیدار را

بندۂ پر عیب را دادی پناہ　　متصف ہستی ز اخلاق الٰہ
گرچہ آگاہے زا اسرارم توئی　　باہمہ عیبم خریدارم توئی

حضرت والا کی محبت میں یہ اشعار خود بخود موزوں ہو گئے۔
(غلام شما احقر سید عشرت جمیل میرؔ عفا اللہ عنہٗ)

....

ایک بزرگ خاتون کے اصلاحی خطوط اور اس کے جوابات

۳۲ حال: احوال حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور جناب کی دعا اور فیض سے تمام معمولات باقاعدہ ادا ہو رہے ہیں۔ لیکن تقریباً ایک ماہ سے نقاہت بہت محسوس ہو رہی ہے۔ اور دل پر بھی گھبراہٹ ہے۔ خاص طور پر صبح جب آنکھ کھلتی ہے اور شام کو عصر کے وقت رونا بھی آتا ہے اور کچھ کرنے کو دل نہیں چاہتا بڑی مشکل سے معمولات پورے ہوتے ہیں کبھی ڈر لگتا ہے کہ کہیں معمولات ہی نہ چھوٹ جائیں۔

جواب: ایسی حالت میں معمولات ملتوی کردیں یا دسواں حصہ یا نصف یا چوتھائی غرض تھوڑا سا کرلیا کریں۔ کمزوری میں بغیر عمل مفت میں ثواب ملتا ہے۔

۳۳ حال: حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات اور حضرت والا ہردوئی کی کتابیں پڑھتی رہتی ہوں۔ جس میں اس پر ہی زور دیا گیا ہے کہ جب تک شیخ کی صحبت نصیب نہ ہو، کچھ فیض حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس سے دل میں بہت ملال ہوتا ہے کہ عورت ہونے کی وجہ سے میرے لیے یہ ناممکن ہے۔

جواب: شیخ کی کتاب پڑھنا شیخ کی صحبت کے قائم مقام ہے۔ پردہ سے شیخ کا وعظ سننا یا اس کی کتابیں پڑھنا عورتیں اسی طریقہ سے ولی اللہ بنی ہیں۔

۳۴ حال: کسی کام کو کرنے کو دل نہیں چاہتا اور ہر وقت موت کا خیال رہتا ہے

کہ نہ معلوم کب آجائے اور نہ اس کے لیے کوئی خاص تیاری ہے۔
جواب: کمزوری میں بغیر عمل بندہ اللہ تعالیٰ کا مقرب اور پیارا رہتا ہے بس فرض، واجب، سنت موکدہ ادا کرنا کافی ہے۔ عبادت اور نوافل کم رکھیں۔ عارف کی ۲ رکعت غیر عارف کی لاکھ رکعات سے افضل ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید مغفرت رکھیں۔

۳۵ حال: حضرت والا کی مکمل صحت اور درازیٔ عمر کے لیے حق تعالیٰ کی جناب میں دست بدعا ہوں۔ حضرت کی ناسازی طبع سے تشویش تھی اب بہتر ہوئی تو خیر سے اطمینان ہوا۔ حضرت کی صحت کے لیے چالیس رکعات کی منت مانی تھی۔
جواب: منت دس رکعات سے زیادہ نہ مانیں، ضعف اور بڑھاپے میں زیادہ خود کو مشقت میں نہ ڈالیں۔ پیر کے بتانے پر عمل کرنے سے یہ راستہ طے ہوتا ہے۔

....

۳۶ حال: تہجد کے وقت بھی بفضلِ خدا آنکھ کھل جاتی ہے۔ اور نفل اور ذکر بھی کر لیتی ہوں۔ لیکن دل نہیں لگتا۔ اس کے علاوہ فارغ وقت میں حضرت کے مواعظ اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات بھی پڑھتی رہتی ہوں کہ طبیعت کو سکون حاصل ہو جائے۔
جواب: دل نہ لگے تو کوئی فکر نہ کریں دل لگنا فرض نہیں لگانا فرض ہے۔ ۲۱ بار **یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ** پڑھ کر دل پر دم کر لیا کریں۔

....

۳۷ حال: بفضلہٖ تعالیٰ حضرت کے فیض سے تمام معمولات باقاعدگی سے ادا ہو رہے ہیں لیکن کبھی بہت دل لگتا ہے اور کبھی بہت کم۔
جواب: ایسا سب کو ہوتا ہے۔ معمولات کی توفیق پر شکر کریں۔
۳۸ حال: ایک بات یہ عرض کرنا تھی کہ میں بیماری کے بعد سے ہر وقت موت کا

خیال زیادہ رہنے لگا ہے۔اور جس قدر ہوسکتا ہے توبہ اور استغفار بھی کرتی رہتی ہوں۔لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسی تیاری ہونی چاہئے ویسی نہیں ہے اس کے لیے کیا کرنا چاہیے۔

جواب: استغفار کافی ہے اور یا کریم کا ورد کچھ زیادہ رکھیں کیونکہ کریم کا مفہوم ہے کہ جو نااہل پر بھی مہربانی کردے۔

۳۹ حال: ایک اِس بات کا بہت ملال رہتا ہے کہ کمر کی تکلیف کی وجہ سے حضرت والا کے یہاں حاضری سے محروم ہوں۔اس لیے کہ زیادہ دیر بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔جب درس میں حاضری ہوتی تھی تو بہت نفع محسوس ہوتا تھا۔

جواب: آپ جب آئیں تو لیٹ جایا کریں تو تھکن نہ ہوگی ہماری بیوی سے ہمارا یہ مشورہ بتادینا۔

....

۴۰ حال: عرض حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضرت کے فیض اور دعا سے تمام معمولات باقاعدہ ادا ہورہے ہیں لیکن دل باوجود کوشش کے زیادہ تر نہیں لگتا ہے۔

جواب: دل کا لگنا فرض ہی نہیں لگانے کی کوشش فرض ہے۔بغیر دل لگے ذکر کا ثواب زیادہ ہے کہ مشقت زیادہ ہے۔

۴۱ حال: جس کے لیے حسب ارشاد استغفار کرتی رہتی ہوں۔

جواب: بہت مناسب ہے۔

۴۲ حال: صبح قبل نماز فجر روزانہ تسبیح میں سے آدھا ذکر کرتی ہوں۔جیسا کہ حضرت نے ارشاد فرمایا تھا آخری تسبیح اللہ جب پڑھتی ہوں تو دل پر ایک خاص اثر محسوس ہوتا ہے۔

جواب: مبارک ہو۔

۴۳ حال: ایک بات یہ دریافت کرنا تھی کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا جو شجرہ طیبہ مناجات مقبول میں درج ہے۔ بہت پہلے سے جمعہ کو پڑھتی ہوں دل چاہتا ہے کہ حضرت والا کا اسم گرامی بھی اس میں شامل ہو۔ اگر ایسا کوئی شجرہ ہے تو براہ کرم مطلع فرمائیں۔

جواب: بس نام شامل کرلیں یہی کافی ہے۔

....

ایک مبتدی مرید کے خطوط
اور حضرت والا کے جوابات

۴۴ حال: احقر خیریت سے ہے اور حضرت بھی اللہ کے کرم سے خوش ہوں گے۔ آپ کے تشریف لانے سے جو رونقیں تھیں آپ کے جانے سے یہاں کے ہنگامے پھر ختم ہوگئے وہ رونقیں ختم ہوگئیں۔ بس آپ کی یاد رہ گئی۔ باقی اس مرتبہ حضرت کے حقوق میں بے انتہا کوتاہیاں ہوئیں جس کی دل سے اپنی اور اپنے تمام دوستوں کی طرف سے معافی مانگتا ہوں۔ امید ہے اللہ کے بندوں پر آپ رحم کریں گے۔

جواب: سب معاف ہے۔

۴۵ حال: حضرت جی ادب کا تو نام بھی آپ ہی کے منہ سے سنا ہے۔ ورنہ اس طرح کا ادب تو کبھی وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ انشاء اللہ آئندہ خیال رکھوں گا۔

جواب: مبارک ہو کہ حق تعالیٰ نے آپ کو اپنی راہ کا ادب سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

۴۶ حال: جمعہ کی مجلس میں آپ کی یاد دوبارہ تازہ ہوجاتی ہے۔ آپ کے خلیفہ ...... ماشاء اللہ خوب خدمت کررہے ہیں بڑے وقت کے پابند ہیں۔

جواب: ان کی مجلس میں خود بھی اور سب دوستوں کو بھی جمع کرنے کا اہتمام کیجیے اور سب دوستوں کو بھی یہ پیغام محبت پہنچادیں۔

٤٧حال: الحمدللہ یہ اللہ کا احسان ہے کہ ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجا ورنہ تو ہم گناہوں میں پڑے رہتے اور احساس بھی نہ ہوتا۔

جواب: یہ سب حق تعالیٰ کا فضل ہے ہمارے لیے بھی دعا کرتے رہا کریں۔

٤٨حال: میرے لائق کوئی خدمت ہوتو بندہ دل وجاں سے حاضر ہے۔آپ کا خادم دعاؤں کا طلب گار۔

جواب: آپ کی خدمت یہی ہے کہ دل سے خوب اپنے خاص وقتوں میں ہمارے لیے اس طرح دعا کرتے رہا کرو جس طرح لائق بیٹے اپنے ماں باپ کے لیے دعا کرتے ہیں۔آپ کے لیے میرے دل وجان دعا کرتے ہیں۔اس وقت ایسی محبت معلوم ہورہی ہے کہ پاس ہوتے معانقہ کرکے سینہ سے لگالیتا۔

....

٤٩حال: حضرت کے خلیفہ مولانا ......صاحب سے شیخ کے القاب وآداب معلوم کر لیے ہیں اور تحریر بھی کررہا ہوں امید ہے آپ خوش ہوں گے۔

جواب: یہ ادب قابل مسرت ہے مرشد کے ساتھ حسن ظن کنجی ہے کامیابی کی۔

٥٠حال: معمولات فکر سے ادا کرتا ہوں مگر دھیان اور جان نہیں ہے کچھ دن مراقبہ بھی کیا اور جو آپ تحریر کرتے ہیں عمل بھی کرتا ہوں مگر یوں محسوس کرتا ہوں کہ کچھ کھویا رہتا ہوں اور دھیان بٹا رہتا ہے ذکر کا وہ مقام نہیں ہے جو آپ بتاتے ہیں۔

جواب: آپ بے فکر رہیں بس ذکر کی تعداد پوری کرلیں جس طرح ہوسکے یہی بڑی دولت ہے، کہ ان کا نام پاک ہمارے منہ سے نکل جائے۔

....

٥١حال: اس دوران تو کئی حادثے گذر گئے خانہ کعبہ پر مرتدین کا قابض ہونا اور حاجی صاحبان کا جہاز گرنا ایک بڑا سانحہ ہے جس کا تمام لوگوں کو بے حد

افسوس ہے بس حضرت آپ لوگوں کی دعائیں اور اللہ کا کرم ہو تو ہمارے قلوب بھی پاک ہوجائیں۔ اس مرتبہ تو اپنے اندر بھی جذبۂ شہادت پایا مگر نیت کا پتا نہیں، دل چاہتا تھا کہ اگر تم وہاں ہوتے تو خانہ کعبہ کے لیے جان دے دیتے اور اگر اب بھی ہم کو وہاں بھیجا گیا تو جان دے دیں گے۔ اخلاص کا خیال آتا ہے تو معلوم نہیں کیوں دل فیصلہ نہیں کرسکتا کہ یہ لوگوں کو دکھانے کے لیے تھا یا واقعی صرف اللہ کے لیے ہے۔

جواب: یہ جذبۂ شہادت مبارک ہو۔ عشق خانہ کعبہ بڑی دولت ہے جو دراصل حق تعالیٰ ہی کی محبت ہے الحمدللہ تعالیٰ اخلاص ہی ہے اطمینان رکھئے۔

۵۲ حال: ویسے آج کل دینی لحاظ سے حال کچھ ٹھیک نہیں ہے عموماً اعمال کرتے وقت خیال نہیں رہتا اور بس سنت کا خیال آتا ہے مثلاً ناشتہ کیا اور اس کے بعد جلدی جلدی کپڑے بدلنے لگے اب کپڑے بدل لئے اور چائے بھی ہاتھ میں ہے اور دفتر کی بس کا انتظار ہورہا ہے اب کھانے کی دعا اور کپڑے بدلنے کی دعائیں یاد آرہی ہیں اور جلدی جلدی پڑھی جارہی ہیں جب کہ اس وقت ان دونوں امور سے کوئی تعلق نہیں۔ ویسے الحمدللہ ذکر میں ناغہ نہیں ہوتا مگر محسوس یوں ہوتا ہے کہ دین میں کافی پیچھے ہورہے ہیں۔

جواب: ہرگز نہیں، ماشاءاللہ آپ خوب ترقی کررہے ہیں۔

....

۵۳ حال: میں خیریت سے ہوں امید ہے آپ بھی اللہ کے فضل وکرم سے خوش ہوں گے۔ عبدالمجید صاحب آئے تھے انہوں نے پیغام دیا کہ آپ یاد کررہے ہیں میں نے ارادہ بھی کیا کہ کراچی جاؤں مگر عمل نہ کرسکا، اہلیہ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے اور ایک لڑکی ہوئی ہے اب ماشاءاللہ آپ کی دعا سے تین لڑکیاں ہوگئی ہیں۔ اب گھر سے چلا تو ان شاءاللہ ضرور حاضر خدمت ہوں گا۔ اگر کوئی

خاص کام ہو تو پھر میں آپ کے جواب پر حاضر ہو جاؤں گا۔ حضرت جی حال وہی ہے اور میں کافی برداشت کر رہا ہوں تقریباً دس سال ہو گئے ہیں جو اپنے آپ کو دین سے دور پاتا ہوں خط بھی بڑی مشکل سے اپنے آپ کو زبردستی تیار کر کے لکھتا ہوں۔ اس دفعہ آپ کے جواب سے کچھ جان سی پڑ گئی تھی مگر ایک دو دن بعد پھر وہی حالت ہو گئی آپ سے دعا کی درخواست ہے۔ دل میں بے حد آپ کے پاس آنے خیال آ رہا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ مارچ یا اپریل میں چالیس دن کے لیے حاضری کا ارادہ ہے۔

جواب: عرصہ سے آپ نہیں آئے آپ کی یاد آتی ہے ؎

میں اٹھا ہوں لے کے خُم وسبو ارے اے سلیم کہاں ہے تو
ترا جام لینے کو بزم میں کوئی ہاتھ اپنا بڑھا نہ دے

آپ فوراً آ جایئے ذرا بھی دیر نہ کیجیے چاہے ایک ہی دن کو آیئے یا ۲ گھنٹے کو آیئے۔ تعجب ہے کہ محبت والے بھی محبت کے حق بھول گئے۔ چالیس دن تو گویا کھانا ہے پہلے ناشتہ کراؤ یعنی کچھ دن کے لیے آؤ پھر ۴۰ دن کے لیے آؤ۔

....

۵۴ حال: میں فضل تعالیٰ خیریت سے ہوں امید ہے آپ بھی اللہ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہوں گے۔ بیمار ہو گیا تھا اس وجہ سے خط میں کچھ تاخیر ہو گئی معافی چاہتا ہوں اس مرتبہ پتا نہیں کیا ہو گیا ہے بیماری کے بعد بھی فوراً لفافے مزید لئے تھے مگر روزانہ جب بھی لکھنے بیٹھتا ہوں پریشان ہو جاتا ہوں کہ کیا لکھوں۔

جواب: یہی لکھ دیا کریں کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا لکھوں یہ بھی ایک حال ہے۔

۵۵ حال: سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ہو گیا ہے ویسے ہر وقت الحمد للہ آپ کو یاد کرتا ہوں دوستوں میں آپ کا ذکر کرتا ہوں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ مجھے حضرت

تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے محبت تھی اور اللہ نے مجھے اسی سلسلہ میں قبول فرمایا ہے کیسا ہی نالائق ہوں مگر اللہ کے کرم کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ اب تو بس یہی فکر ہے کہ حضرت کے پاس کم از کم چالیس دن رہ لوں مگر اس مرتبہ یہ پریشانی سمجھ میں نہیں آتی کہ مجھے کیا ہوگیا ہے اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ میں آپ سے التجاء کرتا ہوں کہ میری اس بیماری کے لئے دعا بھی فرمائیں اور علاج بھی فرمائیں کہ اس مرتبہ کیا ہوا؟ میں ان شاء اللہ عمل کروں گا۔

جواب: یہ کوئی مرض نہیں ایک حالت ہے جو آنی جانی ہے اس کی فکر ہی نہ کریں کہ ؎

مجھے کیا ہو گیا ہے
تجھے کیا ہو گیا ہے

۵۶ حال: حضرت جی آپ کی دعاؤں کا سب سے زیادہ محتاج میں ہوں مجھے اگر آپ نہ ملتے تو میں بے حد مایوس ہو چکا تھا اب آپ کی محبت جو پاتا ہوں تو کچھ امید ہو چلی ہے مگر جب بھی اعمال کے اندر کمی محسوس کرتا ہوں فوراً اپنا پرانا زمانہ یاد آنے لگتا ہے کہ ہم کتنے نالائق تھے یہ اللہ کا کرم ہے جو آپ کی غلامی میں قبول کرلیا۔ امید ہے ان شاء اللہ اصلاح بھی ہو جائے گی۔ حضرت جی بے انتہا میرے حق میں دعا کر دیں کہ اپنے باپ کی نہایت نالائق اولاد ہیں، افسوس ہوتا ہے اپنے پر۔

جواب: آہستہ آہستہ اصلاح ہوتی ہے جو ہو رہی ہے، فکر رکھیں۔ اپنے کو نالائق سمجھنا لائق ہونے کی علامت ہے اور لائق سمجھنا نالائق ہونے کی علامت ہے۔

....

۵۷ حال: جھوٹ بولنے کے مرض میں کافی افاقہ ہے آپ کی دعا سے۔

جواب: ہدایات پر مکمل شفاء تک عمل کریں بولنے سے پہلے سوچیں کہ کیا بول رہا ہوں؟ اور سوچیں کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور میری بات سن رہا ہے۔

۵۸حال: بدنظری میں بھی افاقہ ہے۔
جواب: افاقہ پر مطمئن نہ ہوں جب تک ایک نظر بھی خراب ہوتی ہے چین سے نہ بیٹھیں۔
۵۹حال: غیبت میں افاقہ نہیں وہ ہی حالت ہے پرچہ اصلاح الغیبۃ روز نہیں پڑھ سکتا۔ البتہ ذکر کا اہتمام روزانہ پابندی سے ہے......الحمدللہ۔
جواب: جس مجلس میں غیبت ہو یا تو ان کو روک دیں یا اس مجلس سے فوراً اٹھ جائیں۔ پرچہ اصلاح الغیبۃ ضرور پڑھیں۔ ہدایات پر جب عمل نہیں کرتے تو مرض کیسے جائے گا۔
۶۰حال: غیبت ہر ایک کی نہیں کرتا صرف گھر والوں کی ہوجاتی ہے کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ ساس، نند کے مسئلے میں ایسا ہو ہی جاتا ہے۔ وہ زیادتی کرتی ہیں میری بیوی کے ساتھ اور مجھے بیوی کے دل کا بوجھ کم کرنے کے لیے غیبت کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ یہ وجہ بیان کر رہا ہوں آگے جس طرح آپ کہیں گے ویسا ہی ہوگا۔
جواب: مظلوم کی دلجوئی کے لیے ظالم کو کچھ کہہ دینا یہ غیبت نہیں۔ اگر بیوی ساس نندوں کے ساتھ رہنا نہ چاہے تو شوہر کو الگ گھر دینا واجب ہے یا اسی گھر میں الگ الگ کردے ورنہ سخت گناہ ہوگا۔ اور والدین کی خدمت آپ کے ذمہ ہے آپ کی بیوی کے ذمہ نہیں یہ شریعت کے مسائل ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔
۶۱حال: میری بیوی چھوٹے بچے کی وجہ سے نماز پابندی سے ادا نہیں کرپاتی۔ بچہ ایک سال کا ہے چونکہ کپڑے پیشاب وغیرہ سے خراب ہوجاتے ہیں اس لیے نماز رہ جاتی ہے۔ اس کا بھی علاج بتائیں۔
جواب: یہ بھی کوئی عذر نہیں ہے کپڑے پاک کر کے نماز ادا کرے، یا نماز کے کپڑے الگ بنالے۔ نماز ادا نہ کرنا اولاد کی نعمت کی بھی ناشکری ہے۔ ڈرنا چاہیے کہ اللہ تو نعمت دے اور ہم نعمت کی یہ ناشکری کریں کہ اس نعمت کی وجہ سے

ہماری نماز قضا ہو جائے۔ شکر نعمت پر نعمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور اصلی شکر تقویٰ ہے۔ کفران نعمت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ ڈرنا چاہیے۔

....

۶۲ حال: ایک مسئلہ یہ ہے کہ جن عورتوں سے پہلے مجھے نفرت تھی اب وہ بہت اچھی لگنے لگی ہیں۔ یعنی پہلے جب بدنظری کرتا تھا تو صرف خوبصورت کو دیکھتا تھا مگر اب بچنے کی کوشش کرتا ہوں تو بری بھی حسین لگتی ہے۔ اور اب لڑکوں سے بھی ڈر لگتا ہے کیونکہ لڑکے کی طرف کبھی بھی میلان نہیں ہوا اب کبھی کبھی شک ہوتا ہے جیسے دل کو خوشی ہوتی ہو۔ رہنمائی فرمائیں۔

جواب: چونکہ اللہ کے فضل سے اب حسینوں سے بچنے کی توفیق ہو رہی ہے نفس چاہتا ہے کہ اچھی نہ سہی تو بری ہی سہی اس لیے اچھی ہو یا بری کسی کو نہ دیکھیں اور عورتوں اور لڑکوں سے سختی سے نظر کی حفاظت کریں دل میں ان کے خیالات نہ لائیں جسم کو بھی دور رکھیں۔

....

۶۳ حال: پہلے جیسی تقویٰ والی زندگی نہیں ہے۔ اب زیادہ تر اللہ رب العزت کی طرف دھیان اور توجہ نہیں ہے اور نیکیوں اور نیک کاموں میں بھی پہلے کی طرح رغبت نہیں رہی۔ اور نہ ہی پہلے جیسا شوق ہوتا ہے کہ نماز اچھی طرح پڑھوں یا دینی مشاغل میں مشغول رہوں البتہ خواہش اور تمنا ابھی بھی ہے لیکن یہ تمنا اور خواہش صرف سوچ وخیال تک محدود ہے عملی طور پر اس کا کوئی مظاہرہ نہیں ہے۔

جواب: بس گناہوں سے بچو، یہی تقویٰ ہے یہی ولایت کی بنیاد ہے عبادت اور نیک کاموں کی طرف رغبت ہونا ضروری نہیں بہ تکلف عبادت کرنا ضروری ہے۔ رغبت نہ ہونے کے باوجود عبادت کرنے سے اور زیادہ قرب عطا ہوتا ہے اور رغبت نہ ہونا تقویٰ کے منافی نہیں پھر پریشانی کی کیا بات ہے۔

٦٤ حال: اگر کبھی بہت زیادہ اپنی حالت اور غفلت پر افسوس اور شرمندگی ہوتی ہے تو تھوڑے دن کے لیے ٹھیک ہوجاتی ہوں اور چند دن بعد پھر اسی طرح ڈھیلی پڑ جاتی ہوں مجھے کیا کرنا چاہیے۔ اور کس طرح اپنے آپ کو سنوارنا چاہیے کہ اس طرح تو نہ ہو کہ زندگی بالکل ہی دنیا داروں کی طرح گذاروں۔ ایک عجیب سی ندامت دل کو ہر وقت گھیرے رہتی ہے۔

جواب: عبادت کا شوق نہ ہونا نماز میں دل نہ لگنا دینی کاموں کو دل نہ چاہنا گناہوں کے تقاضے ہونا غفلت میں شامل نہیں اگر بہ تکلف ضروری عبادت کی اور گناہوں سے بچنے کی توفیق ہے۔

٦٥ حال: نماز بہت زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ دل کو پکڑ کر حاضر کرتی ہوں لیکن ایسا کرنا بھی تقریباً نہ کرنے کے برابر ہے برائے مہربانی کوئی سزا مقرر فرما دیجیے کہ جس کی وجہ سے میں اپنی نمازوں کی بہت زیادہ حفاظت کروں۔

جواب: بار بار دل کو حاضر کرتے رہنا خشوع کے لیے کافی ہے۔ حضوری فرض نہیں احضار فرض ہے یعنی دل کا حاضر ہونا ضروری نہیں حاضر کرنا ضروری ہے جو آپ کر رہی ہیں مطمئن رہیں۔

....

٦٦ حال: حضرت والا میری خواہش ہے کہ مجلس میں آپ کے قریب تر بیٹھوں لیکن ہمت نہیں پڑتی۔ اس لیے دور سے ہی آپ کا دیدار کرتا رہتا ہوں آپ خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ پاک مجھے مکمل ڈاڑھی رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں تاکہ مجھے ہمت ہو آپ کے قریب بیٹھنے کی۔

جواب: اس وجہ سے دور نہ بیٹھیں۔ فقیر اس وقت بھی آپ سے محبت کرتا ہے، جب داڑھی رکھ لیں گے تو محبت اور بڑھ جائے گی ہمارا طریق محبت ہے، محبت سے سب اصلاح ہو جاتی ہے۔

۶۷ حال: حضرت والا! جب سے آپ سے تعلق جوڑا ہے، دنیا اور دنیا داروں اور غیر شرعی رسومات اور بدعات سے کٹتے جا رہے ہیں۔

جواب: اور اللہ تعالیٰ سے جڑتے جا رہے ہیں، اس لیے کوئی غم نہ کریں ہم اللہ والے ہو جائیں پھر یہی دنیا اور دنیا والے قدموں میں ہوتے ہیں ؎

جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اگر اک تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

لیکن دنیا کو قدموں میں لانے کی نیت نہ کریں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونے کی نیت کریں۔

....

۶۸ حال: حضرت ہم لوگ یعنی بیوی اور بچے ڈیڑھ یا دو سال کے بعد پنجاب کا چکر لگاتے ہیں لیکن اب میرا دل نہیں چاہتا کہ میں پنجاب جاؤں کیونکہ وہاں میرے عورتوں کے ساتھ تعلقات رہ چکے ہیں اور جن رشتہ داروں کے گھر جا کر ٹھہرتے ہیں وہ میری اہلیہ کے ماموں ہیں اور ان کی بیوی کے ساتھ بھی پندرہ سال پہلے میرا کچھ تعلق ہوا تھا اب وہاں جانے میں خطرہ محسوس کرتا ہوں۔

جواب: صرف خطرہ نہیں اگر ان سے پردہ نہیں کیا تو دوبارہ گناہ کر بیٹھو گے۔ ان کے گھر ہرگز نہ ٹھہریں۔ ٹھہرنے کا کوئی اور انتظام کریں۔

۶۹ حال: پھر سوچتا ہوں کہ اہلیہ کو بھی ان کی بہن اور والد سے ملوانے کے لیے لے کر جانا ضروری ہے ان کی والدہ تو فوت ہو چکی ہیں۔

جواب: اہلیہ کی بہن آپ کی نامحرم ہے اس سے بھی پردہ ضروری ہے۔

۷۰ حال: دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں میں غیر محرم رشتہ دار خواتین سے پردہ نہیں کر سکتا بچنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن بچ نہیں سکتا حضرت ارشاد فرمائیں میں کیا کروں۔

جواب: اللہ نے مرد بنایا ہے ہیجڑا تو نہیں بنایا کہ ہمت نہ ہو۔ ہمت کرو تو ضرور پردہ کر سکتے ہو۔مخلوق کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرو اللہ کی ناراضگی سے ڈرو، آدمی مخلوق سے ڈر کر کہ لوگ ہمیں برا سمجھیں گے گناہ کرتا ہے مخلوق کی نگاہ میں عزت تلاش نہ کرو اللہ کو راضی رکھو گے تو وہ تمہیں ایک دن مخلوق پر غالب کردے گا ورنہ لوگوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن جاؤ گے۔

۷۱ حال: دیندار دوستوں کے پاس دل کرتا ہے کہ جا کر گپ شپ لگاؤں اور ان کے پاس جا کر چائے پیوں اس سے وقت بہت ضائع ہوتا ہے دل کو سمجھاتا ہوں کہ یہ دیندار ساتھی ہیں گناہ نہیں ہوگا۔تعلقات کیسے کم کروں؟

جواب: اس میں کیا حرج ہے اللہ والے دوستوں کی ملاقات سے نقصان نہیں ہوتا بلکہ تعلق مع اللہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

۷۲ حال: حضرت والا میرا دل چاہتا ہے کہ ہر وقت باوضو رہوں۔لیکن یہ بہت مشکل لگتا ہے پھر سردیاں بھی آرہی ہیں اس میں ہاتھ پاؤں بھی جلد پھٹ جاتے ہیں اور مشقت بھی زیادہ ہے اس کے فضائل ارشاد فرمائیں اور میرے لیے کیا حکم ہے۔

جواب: اس زمانے میں ہر وقت باوضو رہنے سے جسمانی صحت کے مسائل پیدا ہونے کا امکان ہے بوجہ ضعف کے۔ ہر وقت باوضو رہنا اللہ تعالیٰ نے فرض تو نہیں کیا۔اس سے زیادہ ضروری بلکہ فرض ہے کہ نگاہوں کو ہر وقت باوضو رکھو یعنی بدنظری نہ کرو۔

....

۷۳ حال: مجھ سے غلط بات برداشت نہیں ہوتی مجھ پر جو جھوٹے الزامات لگتے ہیں والدہ، بہنوں، استادوں کو جب مجھ سے متنفر کیا جاتا ہے تو غیبت کر بھی لیتی ہوں یعنی صاف بات بتاتی ہوں جو الزام لگاتا ہے اس کو منہ پر سنا بھی دیتی ہوں

کہ غیبت سے اچھا ہے منہ پر سناؤں۔
جواب: کسی کے ظلم اور جھوٹے الزام کے خلاف حقیقت حال واضح کرنا غیبت نہیں ہے اپنی صفائی کے لیے صحیح صورت حال بتا سکتی ہیں۔
۷۴ حال: حضرت والا جی بدگمانی کے آنے پر آپ کے بتائے ہوئے علاج پر عمل پیرا ہوں لیکن یہ بدگمانی کا آنا اس پر کیا مواخذہ ہوگا جبکہ پھر بعد میں اس کا علاج کرلیا جائے۔
جواب: بدگمانی کا وسوسہ آنا گناہ نہیں لیکن اس بدگمانی پر دل سے یقین کرنا گناہ ہے۔

....

۷۵ حال: چچازاد، خالہ زاد وغیرہ سے بات چیت (غیر ضروری) کر لیتا ہوں۔
جواب: ان سے شرعی پردہ کرنا واجب ہے۔ بے پردہ بات ضروری ہو یا غیر ضروری سب حرام ہے۔ ہمت سے کام لیں پردہ شروع کر دیں اور سوچیں کہ قبر میں یہ چچازاد، خالہ زاد ساتھ نہیں جائیں گی۔
۷۶ حال: کسی فیکٹری یا آفس میں ہو اور معلوم ہو کہ وہاں مستورات بھی ہیں تو تیاری میں خاص اہتمام کرتا ہوں۔
جواب: یہ سب نفس ہے ہرگز اہتمام نہ کریں بلکہ حلیہ اور خراب کرلیں۔
۷۷ حال: ٹیلی ویژن دیکھ لیتا ہوں موسیقی سن لیتا ہوں مندرجہ بالا تمام معاملات میں کبھی کبھار نفس کے خلاف کرنے میں بھی کامیاب ہو جاتا ہوں مگر اکثر مغلوب ہی رہتا ہوں۔
جواب: گناہ بغیر ہمت کے نہیں چھوٹتے اگر ہمت نہ کرو گے تو کیا مجرمانہ حالت میں اللہ کے سامنے پیش ہونا چاہتے ہو؟ یہ زندگی ایک ہی بار ملی ہے پھر پچھتانے سے فائدہ نہ ہوگا۔ ہمت کرو اور آج ہی سے سب گناہ چھوڑ دو۔ جب کوئی غلطی

ہوتو پچاس روپے صدقہ کرواس سے امید ہے بہت فائدہ ہوگا۔

۷۸حال: اس مرتبہ خط لکھنے میں غیر معمولی تاخیر ہوئی جس کی وجہ صرف میری سستی اور کاہلی ہے۔آج کل کرتے کرتے اتنا وقت گذر گیا بہت قلق ہے۔

جواب: ہر ماہ ایک خط سے اطلاع حالات کرتے رہیں آج کا کام کل پر نہ چھوڑیں۔

....

۷۹حال: تقریباً ۲ سال پہلے میری منگنی (جواب سے تقریباً ۴ سال قبل ہوئی تھی) ختم ہوگئی۔ میری زندگی پہلے ہی کچھ زیادہ خوش گوار نہ تھی اس حادثہ سے قلب پر بہت ہی زیادہ غم ہوا حتیٰ کہ خانقاہ آنے جانے میں بھی بہت کمی ہوئی۔ ذکراذکار میں بھی کمی آ گئی۔ میری طبعیت بہت حساس ہے۔ ذرا ذرا سی بات کا اثر لیتی ہے یہ تو پھر بہت بڑا دکھ تھا جس کا اثر آج تک میرے قلب پر ہے اس دوران میں نے اپنا کاروبار بھی شروع کیا مگر اس غم کی وجہ سے وہاں بھی پوری دل جمعی سے توجہ نہیں دے پا رہا ہوں۔ دعا فرمائیے کہ یہ غم میرے قلب سے ہٹ جائے اور میرے دینی و دنیاوی معاملات پھر سے درست ہو جائیں، آمین۔

جواب: غم کے بجائے خوش ہو جائیں یہ منگنی ختم ہو جانا آپ کے لیے نعمت ہے بوجہ اس میں دین کی کمی کے جو ہمیشہ آپ کے لیے باعثِ کوفت اور پریشانی ہوتی آپ کو ان شاء اللہ نیک بیوی ملے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بعض چیز کو تم ناگوار سمجھتے ہو اور وہ تمہارے لیے خیر ہوتی ہے اور بعض باتوں کو اچھا سمجھتے ہو اور وہ تمہارے لیے شر ہوتی ہیں، مومن کا عقیدہ تو اس پر ہونا چاہیے کہ ؎

جو ہوا اچھا ہوا بہتر ہوا
وہ جو حسبِ مرضیٔ دلبر ہوا

....

۸۰ حال: بندہ پشاور کا باشندہ ہے۔ آپ کے کتابوں کی برکت سے میٹرک ہی سے عجیب حالت تھی۔ بے قراری اتنی تھی کہ بعض اوقات کتاب پڑھ کر دل روتا۔ آپ سے ملاقات کی دعائیں مانگتا۔ بالآخر خط کے ذریعے آپ سے اصلاحی تعلق قائم ہوا بفضل اللہ F.S.C پڑھنے کے دوران گھر سے Study Tour کا بہانہ کر کے لاہور پہنچا۔ اور 2002 میں آپ سے بروز بدھ بعد از نمازِ عشاء خانقاہ میں آپ سے ہاتھ مبارک پر بیعت ہوا۔ **الحمدللہ فلک الحمدللہ و لک الشکر** بیعت کے وقت عجیب کیفیت احسانی تھی اور دل میں یہ شعر پڑھا۔

آپ کا ہاتھ مبارک میرے ہاتھ میں آ گیا
ایسا لگتا ہے جنت میں آ گیا

بیعت کے دوران دل میں یہ خیال آ رہا تھا کہ پیارے اللہ میاں مجھ جیسے گندے سے یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ لو میاں تو جن کے لیے روتا تھا جن کے لیے تو بے چین تھا جن کے لیے تیرا دل مچلتا تھا وہ ولی اللہ تیرے سامنے ہیں اور تو کر خوب مزے۔

دل ہی دل میں اللہ جل جلالہ کا شکر یہ ادا کر رہا تھا اور دل ہی دل میں کبھی کبھی آپ کے پیر مبارک، کبھی ہاتھ مبارک، کبھی ماتھا مبارک اور کبھی تجلیات سے بھرا ہوا دل مبارک چومتا اور مزے لیتا مسجد میں آ کر دو رکعت صلوٰۃ شکرانہ ادا کی پیارے اللہ میاں کے فضل سے خوب شکر ادا کیا۔ تقریباً پندرہ منٹ میں نہ چاہتے ہوئے نماز ختم ہوئی۔ عجیب کیفیت تھی بیان سے باہر ہے۔ رات کو پہرہ بھی دیا۔ اس دوران رات کو عجیب سی ہوائیں آتیں اور میرے دل میں داخل ہوتیں اور اشعار کی آمد ہوئی اور میں نے جلدی سے ان اشعار کو محفوظ کر لیا۔ یہ حضرت والا کے فیض کی ادنیٰ جھلک تھی۔

ایک مرتبہ حضرت والا نے بلا لیا اور فرمایا کہ کتنے دن رہو گے، میں

نے کہا حضرت ایک دن اور رات کیونکہ گھر میں بڑا ہوں اور امتحانات بھی آنے والے ہیں ساتھ میں گھر سے بہانہ کر کے نکلا ہوں۔ حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ میاں! مزہ تو تم کو بہت آتا جب آپ ہمارے ساتھ تھوڑی دیر اور رہتے۔ یہ ارشاد فرمانا تھا کہ میں اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا، جس پر گھر فون کیا اور والد صاحب سے کہا کہ ابا حضور! میں لاہور میں چند دن اور رہوں گا کہ اصلی Study تو اب شروع ہونی ہے۔ پھر حضرت والا کے فیض اور توجہ سے دو دن تک یہاں رہا، واپسی کے دوران اکثر جگہوں پر رویا آپ کی یاد نے بہت رُلایا اور تڑپایا ہے۔ گھر آنے پر عجیب کیفیت، آدھی رات کو اٹھتا اور میدان میں جاتا، عجیب نعرے دل سے نکلتے، زبان سے مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار پڑھتا اور آپ کی یاد بہت تڑپاتی! وہ دن بڑے ہی عجیب تھے جب آپ اور ہم قریب تھے۔ یہ سب حضرت والا کے فیض کی ادنیٰ جھلک تھی کہ مجھ جیسے عاصی و باغی کو کیا بنا گیا۔

کیفیات کی یلغار دیوانوں جیسی حرکت وحالات آپ سے دوری میں اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا، بس مسجد تھی، گھر میں آپ کے کتب کا مطالعہ یا رات کو تلاوت و اشعار، والد صاحب ایک دن غصہ ہوئے۔ اور فرمایا کہ یہ تم نے کیا حالت بنائی ہے۔ مجھے حمام لے گئے، بال وغیرہ صحیح کروائے۔ لیکن میری حالت نہ بدلی۔ آخر ایک دن والد محترم نے غصہ میں مجھے خوب مارا اور گھر سے نکالا سارا محلّہ یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔ میں آگے آگے اور ابا حضور لاٹھی لیے ہوئے میرے پیچھے پیچھے شیخ مولانا کے پاس گیا انہوں نے صبر کا کہا! محترم جناب کے پاس گیا، انہوں نے تفصیلاً سارا واقعہ سنا اور فرمایا کہ آزمائش ہے، اور تین دن تک مولانا فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں رہنے کو کہا۔ اسی دوران دو (۲) خطوط کراچی روانہ کیے مگر کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ گھر آنے پر پھر وہی کیفیات، اس کے بعد دو خطوط اور ارسال کیے، لیکن کیفیات دن بدن عجیب ہوتے گئے۔ آخر

میں فخر سرحد مولانا صاحب دامت برکاتہم کے صحبت میں گیا۔ دو تین مرتبہ شفقتاً غصہ فرمایا پھر توجہ عنایت فرمائی، ایک ہفتہ تک درست رہا پھر وہی بے چینی رونا دھونا، عجیب سے حالات بالآخر مولانا صاحب کے مشورہ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بڑے شیخ المشائخ استاذ العلماء مفتی صاحب دامت برکاتہم کے صحبت بابرکت میں پہنچا۔ انہوں نے حضرت والا کے فیض سے انتہائی شفقت فرمائی فرمایا کہ یہ آگ کہاں سے لگا کے آئے ہو؟ میں نے کہا حضرت والا کی ملاقات و صحبت بابرکت اوران کی یاد کے اثرات ہیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تم کو چاروں سلسلوں میں بیعت کیا گیا ہے۔ اللہ تمہیں چاروں سلسلوں کے فیوض نصیب فرمائے گا۔ میں نے ان سے کہا کہ حضرت! میں حضرت والا تک نہیں پہنچ سکتا۔ والدین کی وجہ سے کراچی جانہیں سکتا۔ لیکن حضرت والا کو بھولنا میرے بس سے باہر ہے۔ حضرت میرے دل و جان میں بسے ہوئے ہیں۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ مبارک ہومگر اب تم یہ ذکر خفی کرو۔ لطیفہ قلب پر ہاتھ مبارک رکھ کر دعا فرمائی حضرت مفتی صاحب کی باطنی توجہ سے آمدورفت جاری رہی جب بھی حضرت مفتی صاحب کی مجلس میں حاضر ہوتا باوجود دیگر علماء کرام و طلباء اور مجاہدین حضرات کے، حضرت مفتی صاحب مجھے پاس بٹھاتے بڑی شفقت فرماتے باوجود اس کے کہ وہ کم باتیں کرتے ہیں مگر مجھ سے دل لگی کرتے۔ حضرت مفتی صاحب کو معلوم تھا کہ اگر اس کے ساتھ ایسا نہ کیا جائے تو اس کے زخمی دل کو قرار کیسے آئے گا۔ بفضل اللہ دو سال میں نقشبندی اسباق مفتی صاحب کے ارشاد کے مطابق پورے کیے۔ اب مفتی صاحب دامت برکاتہم پر فالج کے پے در پے اٹیک کی وجہ سے طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ضعف کے باوجود بھی اکثر اوقات مسجد میں گزارتے ہیں۔ کسی سے خدمت نہیں لیتے بلکہ خود خدمت کرنا سعادت سمجھتے ہیں مجھے کبھی کبھی خدمت کا موقع عنایت فرمادیتے

ہیں۔اب حضرت مفتی صاحب کی طبیعت دن بدن ناگفتہ ہوتی جارہی ہے۔ میری کیفیت وطبیعت بھی عجیب ہوتی جارہی ہے۔کیفیات عجیب بے چینی و دیوانگی اور دنیا سے بے زاری والی کیفیت اللہ سے لقاء والی کیفیت مخلوقِ خدا کی خدمت کی بھی کیفیت اوران سے بھاگنے کی بھی کیفیت ہے۔مگر دل ان سے بے طمع ناامیدار بیزار بھی ہے۔خوداپنے آپ سے بھی متنفر ہوں خلوت سے دلی لگاؤ ہے۔شوقِ مناجات شوقِ یادالٰہی سب کے لیے دعا گو رہتا ہوں۔خصوصاً اہل اللہ کے لیے۔

جواب: شیخ بیمار ہوجائے تو باوفا مرید کا تعلق شیخ سے اور بڑھ جاتا ہے یہ تقاضائے وفاداری ہے اور شیخ سے صحیح اور قوی اور اخلاص والے تعلق کی دلیل ہے۔اور بیماری میں شیخ کو چھوڑ کر اپنی عبادات و کیفیات سے مست ہونا شیخ سے بے وفائی اوراس کی خدمت سے فرار ہے۔

۸۱حال: سب سے زیادہ بے چینی جومجھ پراکثر طاری رہتی ہے وہ ہے،اہل اللہ سے ملاقات،ان کی مجالس اور خدمات بابرکات اورخصوصاً حضرت والا دامت برکاتہم کے لیے بعض اوقات بے چینی اتنی بڑھتی ہے کہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ میرا دل حضرت والا کے لیے رورہا ہے۔

جواب: مختلف مشائخ سے بیک وقت ملاقات کا شوق طریق سالکین نہیں۔شیخ سے مرید کوایسا تعلق ہونا چاہیے جیسے بچہ کو ماں سے ہوتا ہے کہ اپنی ماں کے علاوہ کسی ماں کا دودھ نہیں پیتا۔اسی لیے بزرگوں نے فرمایا یک درگیرو محکم گیر۔ ملفوظات کمالات اشرفیہ میں حضرت تھانوی نے فرمایا کہ جب تک نسبت راسخ نہ ہو شیخ کے علاوہ کسی اور پر نظر نہ کرے نہ بغرض استفادہ کسی بزرگ کی مجلس میں جاوے عظمت سب اللہ والوں کی ہو لیکن تعلق دلی ایک ہی سے ہو حضرت نے فرمایا کہ جو مرید اپنے شیخ کے علاوہ دوسرے مشایخ کی طرف دیکھتا ہے اس کی

مثال اس فاحشہ عورت کی سی ہے جو شوہر کے علاوہ دوسروں پر نظر کرتی ہو۔

۸۲حال: ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ پشاور میں بندہ نے اہل اللہ کے لیے پروگرام کیا ہوتا ہے۔ جس میں استاذ العلماء شیخ المشائخ حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم بھی اسٹیج پر جلوہ افروز ہیں اسی اثناء دل سے آواز آتی کہ تو جس کا مجنوں بنا ہوا ہے وہ بھی تشریف لا رہے ہیں میں نے دل میں کہا کہ حضرت والا کی طبیعت تو ناساز ہے پشاور کس طرح تشریف لائیں گے۔ یہ سوچ رہا تھا اور دروازے کے پاس ٹہل رہا تھا کہ اسی اثناء فخر اولیاء میرے جان جاناں میرے محسن حضرت والا رونق افروز دکھائی دیئے اور میری خوشی کی عجیب کیفیت تھی۔

مفتی صاحب دامت برکاتہم باوجود علالت کے خوشی سے حضرت والا کے استقبال کے لیے کھڑے ہوئے، حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ مفتی صاحب اٹھنے کی تکلیف کیوں کی! مفتی صاحب نے فرمایا کہ حضرت آپ اتنی دور سے ہمارے لیے تشریف لائے ہم آپ کے لیے اٹھیں بھی نہیں تو کیا کریں۔ حضرت والا بہت محظوظ ہوئے۔ اس کے بعد راز و نیاز کی عجیب سی باتیں کیں کبھی خاموشی کبھی مسکراہٹ عجیب منظر تھا۔

مفتی صاحب دامت برکاتہم نے حضرت والا دامت برکاتہم سے میرے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہ آپ کا دیوانہ ہے حضرت والا نے مسکرا کر فرمایا کہ مفتی صاحب آپ نے بھی میرے اس دیوانے کو اچھی طرح سنبھالا ہے۔

جواب: جنھوں نے آپ کو سنبھالا اس احسان کا بدلہ دیجیے کہ بیماری کے زمانے میں اب آپ ان کو سنبھالیے خوب خدمت کیجیے اور خوب فیض اٹھائیے۔ بیماری میں اہل اللہ کا فیض اور بڑھ جاتا ہے جب تک صحت اچھی تھی خوب ساتھ رہے اب بیماری میں ان کو چھوڑ کر میرے پاس آنا ان کے قلب کو ٹھیس لگائے گا جو آپ کے باطن کے لیے مضر ہوگا۔

....

۸۳حال: میں آپ سے اصلاحی تعلق قائم کرنا چاہتی ہوں مجھ میں ہمت نہیں ہورہی ہے کہ میں آپ کو خط لکھوں میرے لیے دعا فرمائے کہ میرا اصلاحی تعلق کا سلسلہ ہمیشہ قائم رہے، آمین اور اسی کے ذریعے میرے بہت سے کاموں کی اصلاح ہوتی رہے۔ میں گیارہویں جماعت تک پڑھ چکی ہوں میرا مسلک شافعی ہے۔ میں عالمہ کا کورس کرنا چاہتی ہوں۔ مدرسوں میں مسئلے وغیرہ حنفی مسلک کے پڑھائے جاتے ہیں میں کوئی فیصلہ نہیں کر پارہی ہوں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ مدرسے میں داخلہ لوں یا نہ لوں کہ شافعی مسلک کے مسئلے کیسے پڑھوں گی۔

جواب: اصلاحی تعلق کی اجازت ہے۔ لیکن کتابیں اور فقہی مسائل شافعی مسلک ہی کے پڑھنا چاہیے چاروں امام حق پر ہیں لیکن جو جس مسلک کا پابند ہے اسی فقہ پر عمل کرے۔

۸۴حال: میرے اندر مستقل مزاجی نہیں ہے۔ کوئی بھی کام ہو دنیاوی یا دینی مستقل نہیں ہو پاتا۔ کوئی دعا تجویز فرمائیں۔ میں اس عادت سے پریشان بھی ہوں۔ یہ عادت میں نے اپنے اندر نوٹ کی ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے۔

جواب: دین کے جو کام ضروری ہیں یعنی جن کے نہ کرنے سے گناہ لازم آتا ہے جو ان سے بچ جاتا ہے اس کو مستقل مزاجی حاصل ہے۔ دین کی ضروری عبادت کرنا اور گناہوں سے بچنا اس میں مستقل مزاجی اور استقامت چاہیے۔ اس کے حاصل کرنے کا طریقہ صرف ہمت ہے۔ اور باقی کاموں کے ہونے یا نہ ہونے سے ہمیں بحث نہیں کہ یہ اصلاحِ نفس سے متعلق نہیں۔

....

۸۵حال: میں ڈاکٹر ہوں اور ہاؤس جاب شادی سے پہلے مکمل کر چکی ہوں۔ انسانیت کی خدمت کرنا چاہتی ہوں اور جو تعلیم حاصل کر چکی ہوں اس کو ضائع بھی نہیں کرنا چاہتی مگر چند باتیں مانع آتی ہیں۔

جواب: اسلام پہلے اپنی خدمت بتاتا ہے قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا یعنی پہلے اپنے آپ کو دوزخ سے بچالو پس انسانیت کی ایسی خدمت تو جائز ہے جس سے اپنی خدمت خطرہ میں نہ پڑے اور جو خدمت انسانیت اپنی خدمت کو تباہ کرے اسلام میں اس کی اجازت نہیں پس حدودِ شریعت کے اندر رہ کر خدمت کرسکتی ہو لیکن اگر حدودِ شریعت پامال ہوں تو ایسی خدمت جائز نہیں۔

۸۶حال: اختلاط سے شدید نفرت کرتی ہوں، بلکہ شاید اشد، جہاں غیر مرد ہوں وہاں بیٹھنا میرے لیے بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔اور میں کام صحیح نہیں کرپاتی۔ موجودہ اسپتالوں کا نظام کچھ ایسا ہی ہے۔اس لیے سخت ناپسند کرتی ہوں اور ذہنی دباؤ، چڑچڑے پن اور جسمانی تھکن کا شکار ہوجاتی ہوں۔چونکہ عام لیڈی ڈاکٹر میل ڈاکٹروں سے مدد لے کر کام کرلیتی ہیں مگر میں ایسا نہیں کرپاتی اور چونکہ باپردہ اور صوم وصلوٰۃ کی پابند ہوں (ماشاء اللہ) اس لیے لڑکیاں بھی قریب نہیں پھٹکتیں اس لیے اکیلے پن کا شکار ہوجاتی ہوں۔میری بڑی غیر یقینی کیفیت ہوتی ہے اور پھر میں فرار تلاش کرنے لگتی ہوں۔

جواب: اسلام میں نامحرموں سے اختلاط جائز نہیں ایسی تعلیم، ایسی نوکری، ایسی کسی بات کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔جس کام میں اللہ کی رضا نہ ہو اس پر لات ماردو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ہم سے یہ کام نہیں کرانا چاہتے۔ذلت سے بچا رہے ہیں پھر جسمانی تھکن، چڑاچڑاپن اور اکیلے پن کا احساس ناشکری ہے۔

۸۷حال: میرے سسرال اور میکے والے چاہتے ہیں کہ میں ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم حاصل کروں لیکن ایک سال کی ہاؤس جاب نے مجھے یہ احساس دلادیا ہے کہ میں نہ جسمانی طور سے مضبوط ہوں اور نہ روحانی طور پر۔

میں اس قدر مضبوط نہیں کہ خاندان کے آگے اپنی بات منواسکوں۔ اور اگر کوئی کام کرتی ہوں تو یہ خیال آتا ہے کہ اپنے چڑچڑے پن سے آج جو

میں اپنے شوہر کی نورِنظر ہوں، دل کا چین اور انتہائی درجے کی لاڈلی ہوں یہ سب خدانخواستہ کھو نہ دوں اور سسرال والوں کے ساتھ بھی کچھ برا رویہ نہ اختیار کر بیٹھوں۔

جواب: حکمت اور نرمی سے شوہر کو مزید تعلیم حاصل کرنے کی ناپسندیدگی اور طبعی عذر کو پیش کریں۔اُمید ہے وہ تعلیم پر اصرار نہیں کریں گے۔

۸۸حال: میرے شوہر اپنے ماں باپ کے آگے شاید یہ بات نہ منوا سکیں۔ کیونکہ یہ خاندان ڈاکٹروں کا ہے اور ہر قسم کے اسپشلسٹ یہاں موجود ہے گھر اور میرے ساس سسر مجھے بھی ایک قابل ڈاکٹر کے روپ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

جواب: عاقل و بالغ اولاد کے معاملات میں ماں باپ کا اس قدر دخیل ہونا زیادتی ہے شرعاً اور اخلاقاً ایسے احکام کو ماننا اولاد کے ذمہ شریعت نے ضروری نہیں کیا۔جن کا تحمل نہ ہو۔

۸۹حال: ان صورتوں میں کیا مجھے اپنی ذہنی و جسمانی نقائص سے ساس سسر کو آگاہ کرکے منوانا چاہیے؟ گو کہ وہ سمجھدار ہیں لیکن یہ سوچ آرہی ہے کہ اگر بتادیا اور وہ مان بھی گئے تو میری جسمانی کمزوری کا سارے خاندان کو علم ہوگا۔اور خدا نہ کرے کوئی مسئلہ کھڑا ہو جائے؟

جواب: جسمانی کمزوری ہونا کوئی عیب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لیے یہ عذر بھی پیش کرسکتی ہیں ورنہ مزید تعلیم ناپسند ہونے کا عذر کردیں کیونکہ نامحرموں سے اختلاط جائز ہی نہیں۔

۹۰حال: کیا انہیں یہ بات سمجھانی چاہیے کہ اختلاط ہمارے دین میں منع ہے؟ یہاں کا ایسا ماحول ہے کہ بڑوں نے جو بات کہی ہے وہی ہے۔ بچے صحیح بات بڑوں کے آگے رکھ کر نہیں سمجھاتے۔کم از کم میں نے تو ابھی تک ایسا نہیں دیکھا۔

جواب: صرف سمجھانا کافی نہیں بلکہ صاف سنادیں کہ اسلام میں یہ اختلاط حرام ہے

لہٰذا میں مزید تعلیم حاصل نہیں کرسکتی۔ اللہ سب سے بڑے ہیں ان کی بات سنائیں۔

۹۱ حال: آج کل یہ ڈاکٹر بزنس کی ڈگری MBA بھی ساتھ کر کے دوائیوں کی کمپنی میں کام کر رہے ہیں یا ہسپتال کا انتظام بھی چلاتے ہیں۔ اگر میں بھی MBA کروں، اور کوئی دیندار ہسپتال کا انتظام سنبھالوں۔ (میرے دماغ میں اگر کوئی ہسپتال ہے تو شاید وہ دنیا کا واحد ہسپتال ہی ہے جسے آپ لوگوں نے تعمیر کیا ہے) یا پھر گھر بیٹھ کر کسی دوائی کی کمپنی سے وابستہ رہوں۔ حالانکہ یہ ایک Game سے کم نہیں ہوگا کہ پتہ چلا MBBS کے بعد MBA کی ڈگری بھی لے لی مگر نوکری اس قسم کی نہ مل سکی۔ کیونکہ میری خواہش ہے کہ کسی طرح سے اپنے علم کا استعمال کروں۔

جواب: ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر اس کی کیا ضرورت ہے کیا کوئی مالی مجبوری ہے؟ صرف بحالت مجبوری جب کوئی ذریعہ ہی نہ ہو تب پردہ کے ساتھ عورت معاش کے لیے نکل سکتی ہے ورنہ دین میں عورت کا میدان اس کا گھر ہے۔

اگر کوئی شرعی ہسپتال ہو جہاں بے پردگی نہ ہو مردوں سے اختلاط نہ ہو مرد مریضوں کو نہ دیکھنا پڑے تو یہ شوق پورا کرلیں۔ ورنہ اس شوق پر خاک ڈالیں مسلمان کے ذمہ صرف اللہ کو راضی کرنا ہے اور کچھ نہیں۔

۹۲ حال: ڈاکٹری کا پیشہ ایک فل ٹائم جاب ہے اس میں (Evening) اور نائٹ ڈیوٹیاں کرنی پڑتی ہیں جسمانی و ذہنی دباؤ کا شکار رہنا پڑتا ہے جبکہ ڈاکٹری سے ہٹ کر دواساز کمپنی سے وابستگی یا ہسپتال کا نظام چلانے میں شاید اتنی محنت نہ ہو۔ اور خاندان والے بھی خاموش رہیں گے۔ تو اگلی MBA کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد نوکری کرنا کیسا ہے۔

جواب: نہ ایم بی اے مناسب نہ نوکری نہ خاندان کا ایسا ڈر۔

۹۳ حال: آخری میں میں آپ سے بھرپور دعا کی گزارش کرتی ہوں۔ میں

فطرۃً گھر میں رہنا زیادہ پسند کرتی ہوں ۔ یہ سب میرے بس کی بات نہیں۔ اللہ کرے کہ مجھ پر کوئی آزمائش نہ ڈالے کیونکہ میں قابل ہی نہیں اس کی ۔ کچھ ایسی راہیں کھول دے کہ سب آسان ہو جائے۔ نمازِ حاجات، نمازِ استخارہ، آیتِ کریمہ اور دعائیں مانگتی رہتی ہوں، باقاعدگی سے۔ دعا کریں کہ سب ٹھیک ہو۔ اللہ پاک حلال رزق فروانیوں سے دے اور اتنا کہ دونوں ہاتھوں سے بھی بانٹے تو ختم نہ ہو، آمین۔

جواب: عورت کا یہی کام ہے گھر میں رہنا شرعاً اخلاقاً فطرۃً اس کا حق ہے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

....

۹۴ حال: مجھ کو اس بات کا بہت احساس ہے کہ میرے دل میں حب باہ (شہوت، امرد پرستی) حب جاہ (تکبر، اپنے آپ سے خوش گمانی)، دوسرے لوگوں سے بدگمانی اور نہ جانے کیا کیا امراض موجود ہیں جس کی وجہ سے میں اپنے دل کو انتہائی زخمی اور بیمار پاتا ہوں۔

جواب: حب جاہ ہو یا حب باہ ان کے مادے ہونا برا نہیں ان پر عمل کرنا برا ہے۔ شہوت ہو اس کے ناجائز تقاضے پر عمل نہ کرو۔ اسی طرح جاہ کے مطالبوں پر عمل نہ کرو اس سے نفس کو تکلیف ہوگی، یہی تکلیف وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے۔

۹۵ حال: مجھ کو اس بات کا خیال اکثر رہتا ہے کہ میرے باقی پیر بھائی بہت بڑے پائے کے اولیاء ہیں اور اکثر میں قصداً اس گمان سے ان سے ملتا ہوں جیسے بھنگی کی دوستی شہزادوں سے ہوگئی ہو۔ یہ بات ہر وقت نہیں ہوتی لیکن قصداً ارادہ کرتا ہوں۔

جواب: قصداً ارادہ کرنا ہی مطلوب ہے۔ یہ حالت تواضع کی مبارک ہو جو حب جاہ کی نفی کرتی ہے کیونکہ تواضع اور تکبر میں تضاد ہے اور اجتماع ضدین محال

ہے۔شکر کریں۔

۹۶ حال: مجھ کو یہ بھی اکثر محسوس ہوتا ہے جیسے میں سانپ ہو کر مچھلی بنے گھوم رہا ہوں۔

جواب: نفس ہر ایک کا سانپ ہے اس کو مچھلی بنانا ہی مطلوب ہے اور کوشش سے یہ مچھلی بن بھی جاتا ہے ہرگز مایوس نہ ہوں۔

۹۷ حال: ہر بات پر میرے دل کی بیماریاں مجھے خوش گمانی میں مبتلا کر دیتی ہیں حتیٰ کہ اصلاحی خط لکھتے وقت بھی یہی لگتا ہے کہ جیسے میں کہیں اپنے شیخ کو بھی دھوکہ تو نہیں دے رہا۔

جواب: اگر دھوکہ دینا ہوتا تو اپنی برائیاں بیان نہ کرتے اپنے نفس سے بدظن رہو لیکن اتنا بدظن بھی نہ ہو کہ وہ مایوس کر دے۔

۹۸ حال: میں اصلاح کے لیے دعا بھی کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے سارے حالات کہہ دیتا ہوں۔حضرت والا میں آپ کے شفیق اور کریم ہونے کی وجہ سے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے میری اصلاح کے لیے دعا فرما دیں۔ میرے حالات واقعتاً گرگٹ کے رنگ کی طرح بدل جاتے ہیں آپ سے درخواست ہے کہ میری اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ غیب سے تزکیہ کا معاملہ فرما دیں۔

جواب: دل و جان سے دعا ہے۔اس راہ میں ناکامی نہیں ہے مطمئن رہیں۔

۹۹ حال: حضرت والا آپ کے علاوہ اس راستے میں میری کوئی جائے پناہ نہیں ہے کیونکہ آپ ہی رہبر منزل ہیں میں اگر قصداً دور بھاگ بھی جاؤں تو آپ کی شفقت اور رحمت سے امید ہے کہ آپ مجھے مایوس نہیں ہونے دیں گے۔

جواب: مطمئن رہیں ہم آپ کو بھاگنے نہیں دیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

....

۱۰۰ حال: خانقاہ آنے سے پہلے حضرت والا کی جو محبت تھی دل میں وہ تڑپ

اب نہیں محسوس ہوتی اور یہ بات بار بار سنی حضرت والا سے کہ شیخ کی محبت راہ سلوک طے کرنے میں بہت اہم ہے۔ اب میں پریشان ہوں کہ میرے کسی گناہ یا بے ادبی کی وجہ سے شیخ کی محبت مجھ سے سلب ہوگئی ہے تو میں حضرت والا سے ہر بے ادبی کی معافی چاہتا ہوں اور ہر گناہ سے توبہ کرتا ہوں اور میرے لیے دعا فرمائیں اگر اللہ تعالیٰ شیخ کی سچی محبت مجھ نالائق کو نصیب فرمائیں۔

جواب: بچہ جب ماں کی گود سے دور ہوتا ہے تو تڑپتا ہے گود میں آکر پُرسکون ہوجاتا ہے۔ یہ سکون ہے محبت کی کمی نہیں۔ کیفیات بدلتی رہتی ہیں کبھی اللہ کی محبت زیادہ محسوس ہوتی ہے کبھی کم۔ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ ہوتا ہے تو شیخ کے ساتھ محبت کم محسوس ہو تو کیا تعجب ہے، اللہ اللہ ہے، شیخ تو بندہ ہے۔ محبت کم محسوس ہونے پر غم ہونا خود محبت کی علامت ہے۔ مطمئن رہیں۔

۱۰۱ حال: اب میرے صرف ۱۵ دن باقی ہیں لیکن اپنی نالائقی کی وجہ سے ویسے کا ویسا ہوں مجھے یہ خوف ہے کہ میں جب یہاں سے جاؤں تو ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے لوگ حضرت والا سے متنفر ہوں لہٰذا میری حالت انتہائی قابلِ رحم ہے اور توجہ کا انتہائی محتاج ہوں دعاؤں کے ساتھ ساتھ۔

جواب: یہ خوف مبارک ہے **لا تخافوا** کی نوید ہے ؎

لا تخافوا ہست نزل خائفاں

اللہ کے لیے ڈرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اس چیز سے محفوظ رکھتے ہیں جس کا انہیں ڈر ہوتا ہے۔

۱۰۲ حال: میرے اندر تکبر حب جاہ و مال کے مرض کے جراثیم پوشیدہ مجھے محسوس ہورہے ہیں علاج تجویز فرما کر ممنون فرمائیں۔

جواب: دنیا کی فنائیت کو سوچا کریں جو چیزیں چھوٹنے والی ہیں ان سے کیا دل لگانا۔

۱۰۳ حال: ہر نیک عمل کی طرف رغبت میرے سے ختم ہوگئی ہے نہ تہجد کے لیے

اٹھ سکتا ہوں اور نہ دعا وغیرہ میں دل لگتا ہے۔ دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہوں تو زبان سے کچھ نہیں نکلتا اور اگر نکلے بھی تو دل کہیں اور ہوتا ہے اور انتہائی پریشانی کا عالم ہے۔

جواب: رغبت ہونا ضروری نہیں بہ تکلف عبادت کریں زیادہ قُرب اور زیادہ اجر ملے گا۔ عبادت میں دل نہ لگنا کوئی پریشانی کی بات نہیں۔ جو عمل اختیاری ہے کرتے رہیں غیر اختیاری کے پیچھے نہ پڑیں۔ عبادت کرنا دعا مانگنا دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا، ذکر کرنا آپ کے اختیار میں ہے وہ کیجیے دل لگنا اختیار میں نہیں اس کی پرواہ نہ کیجیے۔

....

۱۰۴ حال: گذشتہ عرض نامہ میں اس ناکارہ نے مشہور شاعر کا شعر لکھا تھا۔ حضورِ والا نے فرمایا کہ ”بے دینوں کا کلام نہ پڑھو اس سے قلب میں ظلمت پیدا ہوتی ہے۔“

یقیناً یہی بات ہے۔ لیکن...... مسئلہ یہ ہے کہ اس نوع کے بے دین شعراء کے کلام کا ایک ضخیم ذخیرہ بندہ کے دل ودماغ پر ایک عرصہ سے نقش ہے۔ لیکن جو دماغ میں پختہ ہو چکے ہیں ان کو کیسے محو کروں۔ یہ بات میرے لیے اضطراب کا باعث ہے۔

جواب: محو کرنے کی نہ ضرورت ہے نہ اختیار بس آئندہ مطالعہ میں نہ رکھیں۔ اضطراب کی کوئی بات نہیں ہے۔

۱۰۵ حال: حفاظت نظر کے باوجود اک گونہ میلان رہتا ہے اگر چہ غیر اختیاری ہوتا ہے اس سے تشویش ہوتی ہے۔

جواب: میلان ہونا بالکل مضر نہیں بلکہ مفید ہے کیونکہ ذریعۂ محبوبیت ہے بوجہ مجاہدہ کے۔

تمام عمر تڑپنا ہے موج مضطر کو
کہ اس کا رقص پسند آگیا سمندر کو

۱۰۶ حال: پہلے نظر بچانے سے حلاوتِ ایمانی کا احساس فوراً ہوا کرتا تھا۔اور اب باوجود بچانے کے کچھ احساس نہیں ہوتا۔کیا یہ میری مردودیت تو نہیں خدانخواستہ۔

جواب: ہرگز نہیں۔احساس نہ ہونا حلاوت کے معدوم ہونے کی علامت نہیں ہے بلکہ پختگی کی علامت ہے۔جب ہنڈیا پک جاتی ہے شور کم ہوجاتا ہے۔

۱۰۷ حال: سب سے اہم مسئلہ جس میں مجھے موت نظر آتی ہے وہ یہ کہ جب نظر بچاتا ہوں اور حسنِ صورت سے مجتنب ہوکر آگے گذرتا ہوں تو اس اجتناب، اعراض یا بےالتفاتی کا احساس فوراً اس منظور کو ہوجاتا ہے۔یہ کیا مرض ہے۔یہ میرے نفس کی خفیہ شرارت معلوم ہوتی ہے۔جگر مرحوم نے فرمایا ہے ؎

وہیں وہیں سے اٹھے ہیں ہزارہا فتنے
جہاں جہاں سے میں گذرا ہوں بے نیازانہ

جواب:اس میں کیا نقصان ہے؟ بلکہ اچھا ہے کہ منظور بھی آپ سے انتقاماً مجتنب ہوجائے گا۔حسینوں کا اعراض فتنہ نہیں عینِ رحمتِ خداوندی ہے۔

۱۰۸ حال: آج کل بندہ خانقاہ میں ٹھہرا ہوا ہے۔رمضان کی مبارک ساعتوں میں میرے لیے حسنِ خاتمہ اور شقاوت و بدبختی سے چھٹکارا دائمی کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔میری حالت قابل رحم ہے۔اگر یہاں حضرت والا کے پاس میری اصلاح نہیں ہوئی۔تو مجھے لگتا ہے نعوذ باللہ میری ہلاکت یقینی ہے۔

جواب:اصلاح ہورہی ہے مطمئن رہیں ڈاکٹر سمجھتا ہے کہ مریض کو شفا ہورہی ہے یا نہیں اس کی رائے پر جس طرح مریض بھروسہ کرتا ہے اس سے زیادہ شیخ کے ارشاد پر بھروسہ کرو۔جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

۱۰۹ حال: اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یہ ساعتیں جو یہاں گذری ہیں محروم نہیں فرمائیں گے جب اللہ نے یہاں سے باندھ دیا ہے تو لگتا ہے کہ اپنا بنا ہی لیں گے۔

آہِ من گر اثرے داشتے
یار بکویم گذرے داشتے

جواب: اہل اللہ اور اہل اللہ کے غلاموں کی صحبت میں اللہ نے یہ اثر رکھا ہے کہ ایسے شخص کا خاتمہ خراب نہیں ہوسکتا۔ صحبت اہل اللہ ضمانت حسنِ خاتمہ ہے یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔

۱۱۰ حال: والا نامہ کا نہایت شدت سے منتظر رہتا ہوں مجھے اس کا بخوبی احساس ہے کہ یہاں کثرتِ کار و ہجوم مکتوبات سے تاخیرِ جوابات ایک ناگزیر امر ہے۔

جواب: تاخیر اگر ہو بھی جائے تو مضائقہ نہیں آپ نے اپنا کام کیا اس پر اللہ تعالیٰ فضل فرما ہی دیتے ہیں خواہ جواب آئے نہ آئے۔

۱۱۱ حال: لیکن انتظار میں کلفت برداشت کرتا ہوں اور ان شاء اللہ کرتا رہوں گا۔ خدانخواستہ شکوہ نہیں ہے، ایک اظہارِ حال ہے جس میں آپ کو راحت ہو اسی میں راضی ہوں۔

جواب: یہ بھی علامت محبت ہے ماشاء اللہ۔

....

۱۱۲ حال: حضرت اللہ تعالیٰ سے آپ کی صحت کے لیے ہر نماز کے بعد دعا کرنے کا معمول ہے۔ بعض اوقات اس دعا میں رقت بھی شامل ہو جاتی ہے اور تھوڑا سا غم بھی آتا ہے کہ میں نے زندگی کے کتنے سال کھو دیئے اور کتنی دیر بعد میرا تعلق حضرت والا سے ہوا۔

جواب: دیر آید درست آید۔ شکر کریں کہ جس وقت بھی نیک توفیق ہو جائے وہ

مبارک گھڑی ہے اور حق تعالیٰ کا احسان عظیم ہے ؎

آں دم کہ دل بعشق دہی خوش دمے بود

۱۱۳ حال: لیکن ساتھ ہی شکر بھی کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا سے ایسے ہی چلا جاتا تو نہ جانے کیا حال ہوتا۔

جواب: یہ شکر مزید ترقی کا ذریعہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۱۴ حال: حضرت ایک بات پوچھنی ہے کہ میرے والد صاحب میرے گمان کے مطابق کچھ ایسے کاموں میں مبتلا ہیں جس کی آمدنی کے بارے میں مجھے شک ہے البتہ یہ یقین ہے کہ زیادہ تر آمدنی صحیح ہے کیونکہ ہم لوگوں کی آمدنی کا زیادہ تر ذریعہ ہمارا چھوٹا سا کارخانہ ہے جس کی آمدنی ظاہر ہے کہ حلال ہے۔اب مسئلہ یہ ہے کہ میں ان چیزوں میں احتیاط کرتا ہوں جو والد صاحب براہ راست کھانے کو لاتے ہیں جیسے پھل وغیرہ۔

لیکن ہمارے گھر کا خرچہ ابو ہی چلاتے ہیں۔اور جب بھی میں احتیاط کرتا ہوں تو والدہ کو برا لگتا ہے۔اگر چہ فتویٰ اس پر یہ ہے کہ جائز ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ میرے لیے زہر ہے۔

جواب: فتویٰ پر عمل کریں اس زمانہ میں فتویٰ پر عمل ہو جانا بہت بڑا تقویٰ ہے۔

....

۱۱۵ حال: حضرت آپ نے بدگمانی کے متعلق دریافت فرمایا کہ وسوسہ آتا ہے یا یقین؟ تو حضرت والا کبھی تو یہ وسوسہ ہی ہوتا ہے اور آ کر گذر جاتا ہے مگر کبھی کبھار یقین بھی ہو جاتا ہے اور کبھی کبھار بدگمانی جو کی ہوتی ہے ویسے ہی ہوتا ہے۔

جواب: ویسے ہی ہو جانا دلیل شرعی نہیں ہے۔بدگمانی پر دلیل شرعی کا سوال ہوگا تو نفس سے کہو کہ کہاں سے دلیل لائے گا لہٰذا حسن ظن ہی میں فائدہ ہے اور دوسرے یہ سوچو کہ دراصل یہ میرا اپنا عیب ہے جو دوسروں میں نظر آ رہا ہے جیسے

کوئی بدصورت آئینہ دیکھے اور سمجھے کہ آئینہ میں خرابی ہے۔ ہر مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے پس سمجھو کہ میرا اپنا عیب ہے جو دوسرے کے آئینہ میں نظر آرہا ہے۔اور عملی علاج یہ ہے کہ لوگوں میں اس کی تعریف کرو اور سلام میں پہل کرو۔

۱۱۶ حال: حضرت نماز میں یکسوئی نہیں ہورہی ہے حضرت دعا مانگتے ہوئے بھی وہ جذبہ پیدا نہیں ہورہا حضرت والا سنا ہے اللہ تعالیٰ جس پر لعنت کریں اس کا عبادات میں دل نہیں لگتا۔

جواب: یہ کس نے کہہ دیا؟ عبادت میں دل نہ لگنے کے باوجود عبادت کرنے سے ثواب دوگنا ہوجاتا ہے۔دعا میں بھی جذبہ پیدا ہونا ضروری نہیں بہ تکلف دعا مانگنا اور رونے والوں کا سا منہ بنانا کافی ہے اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اختیاری باتوں کا حکم دیا ہے غیر اختیاری باتوں کا مکلّف نہیں کیا۔

۱۱۷ حال: حضرت والا آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ اپنا غم دے دیں اور مجھے لفظ اللہ میں مزہ عطا کردیں، آمین۔

جواب: مزہ آنا محمود ہے مطلوب نہیں اللہ کا نام بہت بڑا ہے مزہ آئے یا نہ آئے نفع سے خالی نہیں۔

۱۱۸ حال: حضرت والا جب اللہ والوں کے تذکرے سنوں کہ ان کا اللہ تعالیٰ سے ایسا مضبوط تعلق تھا تو دل میں فوراً حسرت ہوتی ہے کہ کاش میرا بھی اللہ تعالیٰ سے ایسا ہی تعلق ہوجائے مجھے بھی اللہ تعالیٰ اپنا بنالیں، آمین۔

جواب: یہ حسرت مبارک ہے، محبت کی علامت ہے۔ دعا کیا کریں کہ یا اللہ مجھے اولیاء صدیقین والا تعلق نصیب فرما۔ اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتے ہیں۔

۱۱۹ حال: میں حضرت کی خدمت میں دو مرتبہ حاضر ہوا، دوسری مرتبہ میں دوست نے کہا کہ بیعت ہوجاؤ میں ہوگیا، حضرت اللہ کے بہت بڑے ولی ہیں۔اس میں شک نہیں لیکن میرا دل کسی اور سے ملتا ہے۔اب میں ان کی مجلس

میں جاؤں یا نہیں کیا میں اصلاحی تعلق ان سے قائم کرسکتا ہوں مہربانی فرما کر جواب عنایت فرمائیں۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ اور وہ حضرت مولانا ....رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں میرا دل ان سے ملتا ہے۔

جواب: ان ہی سے بیعت ہوجائیں اورانہی سے اصلاحی تعلق قائم کریں کیونکہ نفع کا مدار مناسبت پر ہے۔ جب آپ کو یہاں مناسبت نہیں تو آپ کو یہاں نفع نہ ہوگا لہٰذا وقت ضائع نہ کریں۔ ہماری بیعت کو فسخ کرکے ان خلیفہ صاحب سے بیعت ہوجایئے۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے، آمین۔

....

۱۲۰ حال: حضرت کی اجازت کے بعد مبارک خواب دیکھ رہا ہوں اور بشارتیں مل رہی ہیں ایک رات حزب البحر اور سورۂ یٰسین دماغ میں گھومتی رہی اور یہ پیغام ملا کہ کوئی مسئلہ ہو تو یہ پڑھ لیا کرو۔

ایک رات اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، یہ درود شریف دماغ میں گھومتا رہا اور باقاعدہ پیغام ملا کہ یہی پڑھا کریں، یہ صحیح ہے۔

جواب: اچھا آپ کو پیغام بھی آنے لگے خدانخواستہ کہیں وحی نہ آنے لگے۔ شیطان آپ کو دکھا رہا ہے کہ بہت مقرب ہوگئے بہت سے صوفیوں کو اسی طرح ہلاک کردیا اور بجائے اللہ والا بننے کے مردود ہوگئے۔ معلوم ہوتا ہے دماغ میں خشکی ہوگئی ہے جو ساری ساری رات دماغ میں وظائف گھومتے رہتے ہیں۔ فی الحال تمام وظائف ملتوی کردیں صرف فرض واجب سنت مؤکدہ پڑھیں۔ آٹھ گھنٹے سوئیں۔ اپنے کو سب سے کمتر اور حقیر سمجھیں، اور پیغامات وغیرہ کو شیطانی تصرف سمجھیں۔

۱۲۱ حال: احقر کے متعلقین میں ایک ساٹھ سال کے بزرگ ہیں اصلاح لیتے ہیں انہوں نے حقیر کو خواب میں دیکھا کہ حقیر کچھ بات کرنے لگا ہے تو ان کے

والد نے ان سے کہا کہ ان کی باتیں سنو،تو حقیر کہتا ہے کہ میں صرف آپ کو شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ہی نہیں بلکہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی بھی باتیں اور ارشادات سناؤں گا۔

ایک اور بزرگ اصلاح لیتے ہیں انہوں نے حقیر کو دیکھا کہ حج کر کے واپس آئے ہیں انہوں نے مبارک دی اور پوچھا کہ خیریت سے ہوگیا حج، تو حقیر نے عرض کیا کہ اس مقام پر تو وقت ہی بہت قلیل ہو جاتا ہے۔

جواب: خواب بزرگی کا معیار نہیں بیداری کی حالت کا اعتبار ہے، خوابوں پر نہ جائیں بیداری کا عمل درست رکھیں۔ متعلقین کی اصلاح سے زیادہ اپنی اصلاح کی فکر کریں۔ وقت نکال کر خانقاہ میں کم از کم ایک چلّہ لگائیں۔ اپنے کو کامل نہ سمجھیں بالکل مبتدی سمجھیں اور سوچیں کہ مجھے اجازت بیعت میری اصلاح کی تکمیل کے لیے دی گئی ہے۔

۱۲۲ حال: حضرت والا، احوال درج ذیل ہیں، کھانا سامنے آتا ہے تو کھاتا بھی جاتا ہوں اور اعتراض بھی کرتا ہوں، حالانکہ قلبی طور پر ناگوار بھی گزرتا ہے کہ میں یہ شکوہ کر رہا ہوں۔

جواب: اس عادت کو فوراً چھوڑ دیں پسند نہ آئے تو نہ کھائیں زبان سے اعتراض نہ کریں۔

۱۲۳ حال: ایک اشکال حضرت والا یہ ہے کہ دنیا کو ہم برا بھلا کہتے ہیں لیکن ہم کھاتے بھی تو دنیا کا ہی ہیں، مہربانی رائے عالی سے نوازیں۔

جواب: جو دنیا اللہ سے غافل کردے وہ دنیا ہے جو غافل نہ کرے وہ دنیا نہیں ہے اوّل الذکر کی مذمت کی جاتی ہے۔

۱۲٤ حال: کبھی کبھی یہ خیال گذرتا ہے کہ عبادت ہو رہی ہوتی ہے یکا یک نفس میں یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ لوگ کہہ رہے ہیں واہ تری نیکی، اس مقام پر کیا کرنا چاہیے۔

جواب: اپنے عیوب کو سوچ لیا کریں اور نیکی کو اپنا کمال نہ سمجھیں اللہ کی عطا ہے عطا پر کیا اترانا کیونکہ مالک جب چاہے چھین لے اس لیے بجائے اترانے کہ ڈرنا چاہیے۔

۱۲۵ حال: متعلقین کی اصلاح میں حد کا تعین فرمادیں کیونکہ وہ اکثر اوقات اپنے ذاتی مسائل بھی پوچھتے ہیں اور گھریلو مسائل بھی رائے عالی سے نوازیں۔

جواب: ذاتی اور گھریلو مسائل میں جو باتیں اصلاح اخلاق سے متعلق ہوں بتادیں۔ فقہی مسائل میں مفتیان کرام سے رجوع کے لیے کہہ دیں۔

۱۲۶ حال: حضرت والا، ایک رشتہ برطانیہ سے احقر کے لیے آیا ہے، بڑی نوازش ہوگی وہ کہتے ہیں کہ ساتھ برطانیہ جانا ہوگا۔ مہربانی رائے گراں قدر سے نوازیں۔

جواب: برطانیہ کے قیام میں اپنے دین کا بھی اور آئندہ نسلوں کے دین کے نقصان کا قوی اندیشہ ہے۔

۱۲۷ حال: حضرت والا، آپ کی صحبت و معیت کی شدید خواہش ہے چاہتا ہوں کہ کم از کم چند دن رمضان المبارک کے آپ کی معیت عالیہ میں گذر جائیں۔

جواب: چند دن کافی نہیں ایک چلہ لگانا چاہیے۔

....

۱۲۸ حال: میرے ذمہ قضا نمازیں ہیں۔ سوچتی ہوں دو دن کی پڑھوں۔ کھڑے ہوکر پڑھ لیتی ہوں مگر تھک جاتی ہوں۔ کیا بیٹھ کر نماز قضا ادا کرلوں۔

جواب: نہیں قیام فرض ہے ہر نماز کے ساتھ ایک وقت کی قضا پڑھ لیا کریں۔

۱۲۹ حال: حضرت والا امی کی اکثر طبیعت خراب رہتی ہے شوہر غصہ والے ہیں زیادہ جانا پسند نہیں کرتے اس وجہ سے اکثر لڑائی ہوجاتی ہے جبکہ خود بھی لے کر نہیں جاتے ہم اکیلے جاتے ہیں۔ میں امی کی کوئی خدمت بھی نہیں کرسکتی ہفتے میں ایک بار جانے کی کوشش کرکے جاتی ہوں، خود اتنا دور سفر کرکے تھک جاتی

ہوں کبھی رہنے کا کہوتو کہتے ہیں میرا گھر اکیلا ہے چوری ہوجائے گا، حضرت کیا کروں میں بہت پریشان ہوں یہ فکر میری بھی صحت خراب کررہی ہے کبھی تو اتنا غصہ کرتے ہیں کہ جاؤ وہیں رہومت آنا، مجھے بھی غصہ آتا ہے کہ چھوڑ کر چلی جاؤں کبھی کہیں لے کرنہیں جاتے خود سے امی کے پاس جاؤ تو لڑائی ہے جبکہ شادی کوبیس سال ہوگئے پہلے صحت تھی امی کی مہینہ دومہینے میں آتے تھے مگر اب تو ہروقت بیمار رہتی ہیں حضرت اس کا حل نکال دیں میں بہت پریشان ہوں۔

جواب: شوہر کی اجازت کے بغیر جانا ٹھیک نہیں شوہر کو راضی کر کے جائیں۔ شوہر سے لڑائی جھگڑا کرنا جائز نہیں۔نرمی سے بات کریں۔شوہر کی اطاعت اس معاملہ میں ضروری ہے۔

....

۱۳۰ حال: حضرت والا بندی کوآپ سے بیعت ہوئے تقریباً پانچ ماہ ہوئے ہیں۔حضرت بیعت ہونے کے بعد میں نے آپ کے وعظ سننا اور پڑھنا بند کردیے تھے جس کی وجہ سے میرے اندر اخلاق رذیلہ (تکبر،حسد، بدگمانی) میں اضافہ ہوتا گیا،اور میری چھٹی حس کو بھی معلوم نہیں ہوا حضرت اب الحمدللہ آہستہ آہستہ آپ کے وعظ پڑھنا شروع کردیا ہے۔

جواب: عورتوں کے لیے وعظ سننا ہی صحبتِ اہل اللہ کا قائم مقام ہے۔ جب اس کو چھوڑ وگی تو نقصان یقیناً ہوگا، اسی طرح وعظ پڑھنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے عورتوں کے لیے یہی دو ذریعہ ہیں دین حاصل کرنے کے۔

۱۳۱ حال: حضرت آپ کی بتائی ہوئی تسبیح سبحان اللہ کی پہلے تو تین سو مرتبہ پوری پڑھا کرتی تھی اب دل نہ لگنے کے باعث اور ذہنی کمزوری کی وجہ سے کم کردی ہے۔

جواب: ذہنی کمزوری کی وجہ سے کم کرنا تو صحیح ہے لیکن دل نہ لگنے کی وجہ سے

ذکر کم کرنا یا چھوڑ دینا مناسب نہیں۔

۱۳۲ حال: حضرت آپ کے وعظ پڑھ کر مجھے شرعی پردہ کی اہمیت کا خوب اندازہ ہوا ہے لیکن حضرت پھر بھی ہمت کی کمی محسوس ہو رہی ہے حضرت والا میرے لیے ہمت اور استقامت کی دعا فرمائیں اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔ اور تھوڑی سی نصیحت سے بھی مجھ کو نواز دیجیے۔ حضرت آپ سے درخواست ہے کہ میرے والدین، بہن، بھائیوں اور میرے لیے دین و دنیا دونوں کے لیے دعا فرمائیں۔

جواب: دین کے کام ہمت سے ہوتے ہیں ہمت کرو مخلوق کی پرواہ نہ کرو کہ وہ کیا سمجھے گی۔ یہ سوچو کہ گناہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور مر کر ان ہی کے پاس جانا ہے تو اللہ کو راضی کرنے میں فائدہ ہے یا ناراض کرنے میں؟ نفس و شیطان سے مت ڈرو معاشرہ سے مت ڈرو ہمت کر کے کہہ دو کہ آج سے شرعی پردہ کروں گی۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

....

۱۳۳ حال: حضرت والا آپ نے مجھے ایسی دعوتوں میں شرکت سے منع فرمایا ہے جس میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو، میرے نہ چاہنے کے باوجود میری شادی سنت کے خلاف ہوئی دل بڑا اداس ہوا اور اب شادی کے بعد بھی ایسی دعوتوں میں جانا مجبوری ہے حضرت والا اللہ سے میرے لیے خاص طور پر استغفار فرمالیں کہ دعوتوں میں چہرے کا پردہ تو ہو جاتا ہے لیکن ساس کے مجبور کرنے پر مجھے برقعہ اتارنا پڑتا ہے میں مجبوراً برقعہ اتار کر دوپٹہ سے چہرہ ڈھانپ لیتی ہوں بہرحال اپنے کپڑوں کا پردہ نہیں ہوتا۔ حضرت والا جب سے شادی ہوئی ہے دل و دماغ پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں دنیادار ہوگئی ہوں کیونکہ شادی کے بعد غیبت میں مبتلا ہوگئی ہوں اور ایمان کا درجہ نیچے محسوس ہوتا

ہے یوں لگتا ہے کہ میں اللہ سے بہت دور ہوگئی ہوں بہت دور، میں چاہتی ہوں کہ میری ہر دھڑکن میں اللہ ہو میری ہر سانس اللہ کے لیے ہو آپ اللہ سے میرے لیے دعا فرمائیں کہ صرف باتیں نہ ہوں عمل بھی ہو، عمل کی کوشش نہ ہو تو باتیں بے کار ہیں۔

جواب: ایسی مجلس میں ہی شرکت جائز نہیں جس میں نافرمانی ہورہی ہو خواہ برقعہ پہنا ہو۔ اس معاملہ میں ساس کی بات ماننا صحیح نہیں۔ شوہر کو سمجھائیں کہ وہ اپنی والدہ کو منع کریں۔ توبہ کرکے پھر قریب ہوجائیں اللہ تعالیٰ سے قریب ہونا تو بہت آسان ہے کہ خطا پر فوراً معافی مانگ لیں اور آئندہ کو اس خطا کو نہ کرنے کا عزم کریں۔ تدبیر کریں اور دعا کریں ان شاء اللہ پھر دوبارہ عمل ہونے لگے گا۔

۱۳۴ حال: حضرت والا اب تو فجر کی نماز بھی کبھی قضا ہوجاتی ہے کبھی پڑھ لیتی ہوں میں چاہتی ہوں کہ مجھے خدا کا ایسا خوف ہو کہ میری راتوں کی نیند اڑ جائے۔ حضرت والا مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں بہت تھک گئی ہوں اندر سے بہت ٹوٹ گئی ہوں دینی ہو یا دنیاوی کوئی کام نہیں کرسکتی میرے لیے دعا فرمائیں تاکہ میں پھر سے قرآن پڑھ سکوں، تسبیحات کرسکوں اور اللہ کی نافرمانی سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو مضبوط کرسکوں۔

جواب: راتوں کی نیند اڑنا مطلوب نہیں نماز ادا کرنا مطلوب ہے رات کو سونے میں زیادہ دیر نہ کریں۔ تسبیحات و تلاوت و نوافل میں اگر کمی ہوجائے تو ہوجائے لیکن ہمت کرکے گناہوں سے بچو، گناہ اللہ سے دور کرتا ہے۔

۱۳۵ حال: ایک بات کی بے حد خوشی ہے کہ شادی کے بعد اللہ کے فضل و کرم سے میرے شوہر نے نمازیں پڑھنی شروع کردی ہیں، میوزک سننا تقریباً چھوڑ دیا ہے اور اپنی نظروں کی حفاظت کی کوشش کرتے ہیں اور سنت کے مطابق ڈاڑھی بھی رکھ لی ہے۔ اللہ پاک استقامت عطا فرمائیں، آمین۔

جواب: بہت دل خوش ہوا شوہر کو حکمت سے سمجھائیں کہ پردہ شریعت کا بہت اہم حکم ہے۔ حکمت سے وقتاً فوقتاً ان سے درخواست کریں کہ وہ شرعی پردہ کرنے میں آپ کی مدد کریں۔ جو شخص دین کے قریب ہورہا ہے دین کی بات کیوں نہیں مانے گا۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

....

۱۳۶ حال: عرض ہے کہ عمر عزیز کے ۳۹ سال بیت گئے ایک ماہ قبل تک صورت حال یہ تھی کہ نفس وشیطان کے جال میں مکمل طور پر پھنسا ہوا تھا اور ہر لمحہ غفلت کے ساتھ گذر رہا تھا اور گناہوں کے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا بالخصوص بدنگاہی میں ہر وقت مبتلا تھا اس بیچ توبہ بھی ہوتی رہتی تھی لیکن پھر ٹوٹ جایا کرتی تھی لیکن بہرحال مایوس نہیں تھا اور اس پر عمل تھا ؎

بہرحال کوشش تو عاشق نہ چھوڑے　　جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی
جو سو بار ٹوٹے تو سو بار جوڑے　　یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے
تو یوں ہاتھ پاؤں بھی ڈھیلے نہ ڈالے　　نہ چت کرسکے نفس کے پہلواں کو
کبھی یہ دبالے کبھی تو دبالے　　ارے اس سے کشتی تو ہے عمر بھر کی

اور حضرت والا کی روح کی بیماریاں اور ان کا علاج بار بار پڑھتا رہتا تھا اور اللہ سے دعا بھی کرتا تھا بفضلہٖ تعالیٰ آج کی صورت حال ماضی سے الگ ہے **ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ** اب غفلت ختم ہوچکی ہے ہر وقت فکر رہتی ہے کہ کوئی کام خلاف شریعت نہ ہوجائے بدنگاہی بھی ختم ہوچکی ہے نیکیوں کی طرف رغبت اور برائیوں سے نفرت ہونے لگی ہے، نیک کام کرکے جی خوش ہوتا ہے اور برا کام اگر ہوجاتا ہے تو طبیعت میں اضطراب اور بے چینی ہوتی ہے حضرت والا دامت برکاتہم سے درخواست ہے کہ بقاء کے لیے دعا بھی کریں اور بقاء کے لیے دوا بھی بتادیں اس لیے شیطان برابر راستہ سے ہٹانے کے لیے کوشش کرتا

رہتا ہے اوراس بیرونی دشمن کا معاون اندرونی دشمن نفس بھی ہے دونوں مل کر صراطِ مستقیم سے ہٹانے کے لیے رات دن ایک کیے ہوئے ہیں تقریباً ایک عشرہ قبل برادرخورد مفتی......صاحب کےتوسط سے حضرت والا دامت برکاتہم کا ایک کتابچہ ولی اللہ بنانے والے چار اعمال موصول ہوا ہے ان اعمال پر عمل کررہا ہوں ان اعمال پر استقامت کے لیے چار تسبیحات بھی حضرت والا دامت برکاتہم کی ہدایت کے مطابق پڑھ رہا ہوں، اور مراقبہ بھی کررہا ہوں حضرت والا دامت برکاتہم سے دعا اور دوا دونوں کی درخواست ہے۔

جواب: آپ کے حالات سے بہت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں، لیکن نفس سے کبھی مطمئن نہ ہوں، ہمیشہ ہوشیار رہیں۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

گر بگرید ور بنالد زار زار
ایں نخواہد شد مسلماں ہوش دار

نفس کی مثال اژدھے کی سی ہے جو سردی سے ٹھٹھر جاتا ہے مرتا نہیں ؎

نفس کا اژدھا دلا دیکھ ابھی مرا نہیں
غافل ادھر ہوا نہیں اس نے ادھر ڈسا نہیں

نفس بھی ذکر و طاعت وصحبت اہل اللہ سے مثل مردہ کے ہوجاتا ہے گناہ یا اسباب گناہ کے قرب سے اس میں پھر زندگی آجاتی ہے لہٰذا اس کو مفلوج رکھنے کے لیے تین باتیں ضروری ہیں۔ (۱) اسباب گناہ سے دوری، (۲) ذکر اللہ کا التزام، (۳) صحبت اہل اللہ کا اہتمام اور صحبت میسر نہ ہو تو مکاتبت سے رابطہ و اطلاع حالات و اتباع تجویزات۔ غرض ؎

اندریں رہ می تراش و می خراش
تا دمِ آخر دمِ فارغ مباش

اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار رہیں اس راہ میں ناکامی نہیں ہے، جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

....

۱۳۷ حال: بعد از سلام کے خدمتِ عالیہ میں عرض ہے کہ حق تعالیٰ سے امید ہے کہ حضرت بخیر و عافیت ہوں گے۔ دیگر عرض یہ ہے کہ حضرت والا کا مبارک وعظ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کا آخری جمعہ کو سننے کی توفیق عطا ہوسکی تھی دل میں شوق ہوا کہ اس مبارک وعظ کو دیگر متعلقین کو سنانے کا نظم کیا جائے، الحمدللہ یوم جمعہ کے بعد والی شب میں کمپیوٹر سے وعظ سنانے کا نظم کیا گیا تھا سن کر قلوب پر عجیب اثر ہوا اگرچہ اکرام کوتاہ ہوں۔ کیا عرض کروں بس دعائے شیخ سے یہ ناکارہ بن جائے کام کا، حضرت والا عرض یہ ہے کہ وعظ سننے کے بعد اگرچہ بستر پر لیٹ گیا تھا لیکن مارے محبت کے احقر کا قلب لوٹ گیا تھا، یعنی لوٹ پوٹ ہوگیا تھا، بے ساختہ زبان پر یہ آیا کہ کیسے ہوا، یعنی شیخ سے کسی طرح واصل ہوجاؤں بقول حضرت ناصر صاحب مدظلہ ؎

عبث فراق میں لیل ونہار بیت رہے ہیں
بغیر شیخ کے جینے کو زندگی نہیں کہتے

پھر یہ جملے زبان پر آئے ؎

حضرت اگرچہ آپ غیر محرم کی آواز میں جادو بتاتے ہیں
شکر ہے آپ اپنی آواز سے ہم غافلین کو مجنون بناتے ہیں

حضرت والا کیا عرض کروں تقریباً پچیس سال قبل آنجناب کی کتاب بنام معرفتِ الٰہیہ کیا پڑھی تھی احقر کو آنجناب کی معرفت عطا ہوگئی تھی احقر جھوم جھوم کر کتاب پڑھتا تھا اور مزے لیتا رہتا تھا۔ بفضلہٖ تعالیٰ ببرکت حضرت والا، حضرت والا کیا عرض کروں اللہ پاک حقیقت عطا فرمادے ؎

دل ازل سے تھا کوئی آج کا شیدائی ہے
تھی جو ایک چوٹ پرانی وہ ابھر آئی ہے

ناچیز مبتلا پر یہ کرم ہے حق تعالیٰ کا
نااہل ہوں مگر یہ فیض ہے حضرت والا کا

حضرت والا ایک روز مغرب پڑھنے کے بعد پڑھانے جاتے ہوئے آنجناب کے تصور سے قلب میں خوشیاں خوب محسوس ہوتے ہوئے یہ آیا مبتلا بھی ہے آپ کی یادوں میں مبتلا۔ مبتلا میں ہی نہیں لاکھوں ہیں آپ کے مبتلا حضرت والا کیا عرض کروں خدمت عالیہ میں حاضری کے لیے قلب بہت بے تاب ہے دعا فرمادیجیے کہ اصلاح نسبت سے بھی حاضری بہت ضروری ہے حق تعالیٰ رکاوٹیں دور فرمادے اور ذرائع اسباب بھی عطا ہو جائیں۔

جواب: آپ کا ہر لفظ آپ کی محبت کا آئینہ دار ہے بہت دل خوش ہوا فقیر بھی آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔

۱۳۸ حال: لکھنا بھی نہیں آتا آنجناب کے تصور میں کیا بتاؤں قلم بھی لرزتا ہے گویا کچھ سے کچھ لکھا جاتا ہے، حضرت والا یہ احقر کی جانب سے جو تکلیف پہنچتی رہتی ہے اس کے لیے معافی کا خواست گار ہوں امید ہے میرے شیخ و مربی مجھے معاف فرما کر احقر کی دلجوئی بھی فرمائیں گے۔

جواب: مطمئن رہیں محبت میں جو لکھا جاتا ہے اس میں محبت ہی ہوتی ہے۔ اور محبت کی بات سے کہیں تکلیف ہوتی ہے؟ آپ کی محبت سے دل بہت خوش ہے۔

....

۱۳۹ حال: احوال عرض یہ ہے کہ حضرت میں بچپن ہی سے خود لذتی جیسے قبیح فعل میں ملوث رہی اور نہ صرف یہ بلکہ تقریباً تیرہ سال کی عمر سے پہلے تک اپنی ایک سہیلی کے ساتھ کیبل پر دکھائے گئے مناظر کو دھرانے اور اسی طرح کی حرکتیں

کرنے کی عادی رہی۔ جس کے نتیجے میں دل میں اور دماغ میں خرافات بھر گئیں۔ تقریباً تیرہ سال کی عمر کے بعد سہیلی اور میں نے بوجہ خوفِ خدا وہ خاص تعلق تو چھوڑ دیا مگر خودلذتی کرتی رہی۔ کبھی یہ خیال ہی نہ آیا کہ یہ بھی گناہ ہے۔ پھر سولہ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے شرعی پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی، مگر گناہ مسلسل کرتی رہی پھر تقریباً ڈیڑھ سال قبل حضرت کا پہلا وعظ پڑھا، جس کے نتیجے میں خودلذتی چھوڑ دی اور گویا زندگی بدل کر رہ گئی۔ خودلذتی تو شاید پھر کبھی نہ کی ہو مگر حضرت اس کے تقاضے مجھے بہت پریشان کرتے ہیں اکثر شیطانی خیالات گناہ پر آمادہ کرتے ہیں اور گناہ کے بہت قریب پہنچ جاتی ہوں خصوصاً جب کسی فحش تصویر پر یا فحش لباس والے مرد یا عورت پر نظر پڑ جائے یا کسی کی شادی میرے سامنے ہو بس اس وقت حالت خراب ہونے لگتی ہے کبھی کبھی تو نیند تک اُڑ جاتی ہے، ماضی کے گناہوں کی کثرت کے خیال سے بھی پریشان ہو جاتی ہوں۔

جواب: ہمارے گناہ محدود ہیں اللہ کی رحمت غیر محدود ہے اور رحمت غیر محدود کے سامنے گناہوں کی محدود اکثریت اقلیت میں ہے، کوئی حقیقت نہیں رکھتی اس لیے توبہ سے سب گناہ بالکل معاف ہو جاتے ہیں اور بندہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں اس لیے ہرگز مایوس نہ ہوں، توفیق توبہ خود دلیل مقبولیت ہے۔ اگر معاف کرنا نہ ہوتا تو توبہ کی توفیق ہی نہ دیتے البتہ گناہوں کے تقاضے سے ہرگز پریشان نہ ہوں کیونکہ جس سے ایک مرتبہ بھی گناہ ہو گیا اس کا وسوسہ زندگی بھر آئے گا لیکن بس اس پر عمل نہ کریں تو یہی تقاضے ذریعۂ قرب ہیں۔ سمجھ لو کہ ان کی راہ میں یہ تڑپنا ان کو پسند ہے کیونکہ وہ محبوب حقیقی ہیں ؎

تمام عمر تڑپنا ہے موج مضطر کو
کہ اس کا رقص پسند آ گیا سمندر کو

گناہ کے تقاضے پیدا ہونا مضر نہیں ان تقاضوں پر عمل کرنا مضر ہے۔ نگاہ کی سختی

سے حفاظت کریں کسی عورت یا مرد یا تصویر کو نہ دیکھیں تو تقاضوں کی شدت میں کمی ہو جائے گی۔ پھر بھی اختیاری یا غیر اختیاری طور پر تقاضے پریشان کریں تو برداشت کریں۔ یہ مطلوب نہیں کہ گناہ کے تقاضے پیدا ہی نہ ہوں بلکہ مطلوب یہ ہے کہ گناہ کے تقاضے پیدا ہوں اور پھر ان پر عمل نہ کرے۔ اسی پر اللہ تعالیٰ کی دوستی اور ولایت اور قرب موقوف ہے، اس لیے گناہ سے نہ ڈریں اللہ سے ڈریں اور شیطان سے کہہ دیں کہ گناہ نہ کرنے میں جان کی بازی لگا دوں گی لیکن اگر مغلوب ہوگئی تو پھر معافی مانگ لوں گی ایک لاکھ بار اگر توبہ ٹوٹی تو ایک لاکھ بار معافی مانگوں گی ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں پر ہمارا اللہ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتا۔

مجھے اس کریم مطلق کے کرم کا آسرا ہے
ارے او گنہ کے بچّے مجھے کیا ڈرا رہا ہے

۱٤۰ حال: حضرت میں بہت پریشان ہوں ہر وقت یہی ڈر سوار رہتا ہے کہ کسی کو میرے گناہ کے متعلق معلوم ہوگیا تو شکل دکھانے کے بھی لائق نہیں رہوں گی۔ حضرت رہنمائی فرمادیں اور دعا بھی فرمادیں۔

جواب: جس اللہ نے توبہ کی توفیق دی ہے وہ ستاری بھی فرمائے گا۔ توبہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ رسوا نہیں کرتے۔

۱٤۱ حال: حضرت دوسری بات یہ عرض کرنی تھی کہ متعدد بار یہی والا خط لکھ چکی ہوں مگر یا تو آپ تک پہنچتا نہیں یا جواب نہیں آتا۔ ہر بار بہت اُمید سے خط لکھتی ہوں کہ مجھے علاج مل جائے۔ مگر خط نہ آنے سے دل ٹوٹ سا جاتا ہے۔

جواب: جواب تو ہر خط کا دیا جاتا ہے البتہ بعض اوقات دیر ہو جاتی ہے پندرہ دن کے بعد یاددہانی کا خط لکھ دیا کریں، مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔

۱٤۲ حال: اس بار تو شیطان نے بہت اُکسایا کہ گناہ کر گذرو اصلاح تو

تمہاری ہونہیں رہی، اور ڈاک پہنچ ہی نہیں رہی۔
جواب: شیطان کے چکر میں نہ آئیں اگر اصلاح نہ ہوتی تو نہ توبہ کی توفیق ہوتی نہ اصلاح کی فکر ہوتی۔
۱۴۳ حال: حضرت دل کی عجیب کیفیت ہے اس کا علاج تلقین فرمادیں کیونکہ اب تو وعظ پڑھنے کا بھی دل نہیں کرتا۔ مگر حضرت جب بھی نفس نے یہ خیال دلایا کہ تعلق توڑ دوں اور گناہوں کی طرف لوٹ جاؤں تو اس پر بہت غصہ آیا اور ہمیشہ یہ دعا دل سے نکلی کہ ؎

اپنے عاشق کا تو فرمانبردار بنا
جو کہ بندہ ہے تیرا چُنا ہوا

جواب: یہ غصہ بہت مبارک اور دلیل اخلاص ہے دل چاہنا ضروری نہیں، نہ چاہنے کے باوجود وعظ پڑھیں یا احقر کے وعظ کے کیسٹ سنیں۔

....

۱٤٤ حال: بعد سلام عرض ہے کہ بندہ نے اپنی مدرسہ کی دس دن کی چھٹیاں حضرت کی خدمت میں اور آپ کی صحبت میں گذاریں مجھے جس قدر فائدہ ہوا بتا نہیں سکتا۔ بندے نے اپنے حالات آپ سے ذکر کیے تھے تحریری طور پر جس میں میں نے یہ بتایا تھا کہ بندہ کلاس میں ایک لڑکے کی وجہ سے پریشان تھا مگر جب آپ کو خط لکھا تو ساری پریشانی دور ہوگئی اور ایک تسلی دل کو مل گئی جس کی وجہ سے بندہ پوری کوشش کرتا ہے کہ ایک لمحے کے لیے بھی اللہ کو ناراض نہ کروں میں پوری طرح سے اس لڑکے سے اپنی نظریں بچاتا ہوں اور دل میں بھی اس کے خیال نہیں آنے دیتا۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ میں تو اس کو نہیں دیکھتا مگر وہ مسلسل میری طرف اور میرے ساتھ میرا دوست بیٹھتا ہے اس کی طرف دیکھتا رہتا ہے۔ اس کو یہ بات معلوم ہے کہ ہم اس کو دیکھنا مناسب نہیں سمجھتے وہ پھر بھی دیکھتا ہے

جس کی وجہ سے دل متاثر ہوتا ہے۔آپ سے گذارش ہے کہ کوئی مفید مشورہ دیں۔

جواب: آپ کا یہ دیکھنا کہ وہ آپ کو دیکھتا ہے دلیل ہے کہ آپ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور یہ بدنظری میں شامل ہے۔آپ سمجھ رہے ہیں کہ آپ نظروں کی حفاظت کررہے ہیں حالانکہ نفس آپ کو بے وقوف بنارہا ہے اور بدنظری میں مبتلا کررہا ہے،حفاظت یہ ہے کہ گوشۂ چشم سے بھی نہ دیکھو اور آپ کو خبر بھی نہ ہو کہ وہ کہاں ہے کہاں نہیں۔

١٤٥ حال: اور دوسری بات یہ عرض کرنی تھی کہ ہم نے حضرت والا سے یہ حدیث سنی لَعَنَ اللہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ کہ اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بدنظری کرنے والے اور جو خود کو بدنظری کے لیے پیش کرے۔اب آپ سے یہ پوچھنا تھا کہ ہم جب مدرسے جاتے تو صبح تیار ہوکر جاتے ہیں، جرابیں پہن کر جاتے ہیں یعنی خوب تیار ہوکر جاتے ہیں اور میرے دل میں کبھی خیال بھی آجاتا ہے کہ ہم اچھا دکھ رہا ہوں کیا ہم بھی دکھانے والوں میں شمار ہوجائیں گے کیا پتہ وہ لڑکا میرے اس بننے سنورنے کی وجہ سے مجھے دیکھتا ہو۔آپ سے گذارش ہے کہ آپ ان دو مسئلوں پر میری رہنمائی فرمائیں۔

جواب: ایسے مواقع پر اہل اللہ نے اپنے کو بنایا سنوارا نہیں بلکہ حلیہ کو بگاڑ کر رکھا یہاں آنے والے ایک ڈاکٹری کے طالب علم کالج میں بغیر استری کی ٹوپی اور معمولی لباس میں جاتے تھے فتنہ سے بچنے کے لیے، لہٰذا بننا سنورنا چھوڑ دو، موردِ لعنت نہ بنو۔

....

١٤٦ حال: حضرت والا کے دورہ کے ہمارے ہاں نہایت ہی مفید بہتر نتائج برآمد ہوئے ہیں، **الحمد للہ و المنۃ**۔

ہمارے علما و عوام نے اب اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ حضرت والا کا

سال بہ سال دورہ کرایا جائے حضرت والا کے سلسلہ وتعلیمات کو عام کرنے کے لیے میں اپنے مدرسہ کا مضبوط ہونا ضروری خیال کرتا ہوں۔حضرت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ غیبی نصرت فرمائیں۔ذکر وشغل ناقص انداز میں ادا کررہا ہوں۔سستی بہت ہوتی ہے۔

جواب: ذکر کا انداز ناقص نہ ہو کیونکہ حیات ایمانی کا موقوف علیہ ہے اگر غذائے جسمانی میں عمدہ مرغ چاہتے ہو تو غذائے روح ناقص کیوں ہو مرغ کھانے میں سست نہ تھے اللہ کا نام لینے سے جو خالق مرغ ہے سستی کرتے ہو۔

۱٤۷ حال: آجکل دینی امور میں انتہائی کاہلی محسوس کرتا ہوں اللہ تعالیٰ میرے حال پر رحم فرمائیں۔

جواب: وہ جگہ ایسی ہے کہ اگر بایزید بسطامی اور امام غزالی وہاں رہتے تو ان کی بھی خیر نہ تھی سستی سے وہ بھی بچ نہیں سکتے تھے۔اسی لیے حدیث پاک میں ہے:

﴿مَنْ سَکَنَ الْبَادِیَةَ جَفَا﴾

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی النھی عن سب الریاح)

ماحول بنائیے اور احباب صالحین میں رہیے یہی علاج ہے سستی کا۔

....

۱٤۸ حال: حضرت کا بتایا ہوا ذکر کرتا ہوں لیکن بعض دفعہ ناغے ہوجاتے ہیں۔

جواب: جب ناغہ ذکر میں ہو کھانے میں بھی ناغہ کرو کیونکہ جسم کو غذا دو اور روح کو بھوکا رکھو یہ انصاف کے خلاف ہے۔

۱٤۹ حال: یہاں کے ماحول کے سبب پردہ کا اہتمام نہیں ہوتا۔اس لیے بسا اوقات بدنظری ہوجاتی ہے۔

جواب: یہ بہت خطرناک بیماری ہے دین کی خدمت میں برکت نہیں رہے گی یہ آنکھوں کا زنا ہے **کما ھو فی الحدیث** جب بدنگاہی ہوجائے تو آٹھ رکعت

نفل ایک نظر پر جرمانہ ادا کریں اور کچھ نقد بھی خیرات کریں۔

....

۱۵۰ حال: رمضان المبارک میں حضرت والا کو ایک عریضہ ارسال کیا پھر اس کے جواب سے بھی مشرف ہوا لیکن اس کے بعد باوجود شدید خواہش وارادہ کے آج تک حضرت والا سے بذریعہ خط شرف ملاقات حاصل نہ کرسکا یہ بھی جانتے ہوئے کہ اطلاع احوال طالب آداب شیخ میں سے ہے اس گستاخی کا عرصۂ دراز سے مرتکب ہورہا ہوں۔ گذشتہ کی معافی چاہتا ہوں اور آئندہ کے لیے بتوفیق باری تعالیٰ مصمم ارادہ وعہد کرتا ہوں کہ اس قسم کی لاپرواہی وتساہل سے اجتناب کروں گا جب حضرت کی خصوصی دعائیں بندہ سیاہ کار کے شامل حال رہیں گی تو یقیناً میری ناؤ سمندر کی متلاطم موجوں سے نکل کر ساحل مراد کو پہنچ جائیں گی۔

جواب: سب معاف ہے۔ حق تعالیٰ ہم کو آپ کو اپنی رضا کی راہ پر استقامت اور ناراضگی کی راہ سے حفاظت نصیب فرمائیں، آمین۔

۱۵۱ حال: افسوس کہ حضرت والا سے دوری نفس امارہ کی قربت کا موجب بن گئی حضرت کی باتیں ساتھ ہی کچھ ہلکی سے مسکراہٹیں جب مجھے یاد آتی ہیں تو میرے دل و دماغ میں حضرت کی حسین یادوں کا ایک طوفان اُمڈ آتا ہے۔ میرے دل میں حضرت سے عقیدت اور محبت کا جو تعلق ہے اس کو اپنے لیے سرمایۂ سعادت سمجھتا ہوں۔

جواب: بزرگوں کا ارشاد ہے کہ محبت دینی مشیر کی مفتاح سعادت ہے۔

۱۵۲ حال: یہی وجہ ہے کہ باوجود حضرت والا سے دور ہونے کے اس تعلق میں کوئی کمی نہیں محسوس کرتا البتہ معمولاتِ مجوزہ میں جو غفلت وسستی ہوئی ہے اس پر ضرور نادم ہوں۔

جواب: اب سے باہمت ہوکر کام شروع کردیں، جوانی کو جوانی عطا فرمانے

والے کی رضامیں صرف کردیں۔

۱۵۳ حال: حضرت والا سے التجاء ہے کہ بندہ کے لیے اصلاح نفس اور ساری عمر حضرت کی جوتیوں میں زندگی گذارنے کا شرف نصیب ہونے کی دعافرمائیں اوراللہ تعالیٰ مجھے علم نافع اور عمل صالح کی توفیق بخشیں۔

جواب: آمین۔دل سے دعا کرتا ہوں۔

۱۵۴ حال: کوئی قابل ذکرایسی برائی وبری عادت نہیں ہے جس کا میں خوگر نہ ہوں مثلاً بدنظری،شہوت پرستی،جھوٹ،غیبت،تکبر،مقصد سے عدم دلچسپی،محنت ومشقت سے فرار،قوت ارادی کا فقدان گویاایک طویل فہرست ہے جس کوسپرد قلم کرنے کے لیے کاغذ کا یہ پرزہ قطعاً ناکافی ہے ان جملہ امراض کا جو علاج تجویز فرمائیں ان شاءاللہ تعمیل کروں گا۔اس سال موقوف علیہ کی کتب پڑھ رہا ہوں اگلے سال دورۂ حدیث شریف ان شاءاللہ ہوگا۔

جواب: میرارسالہ دستور تزکیہ نفس بار بار معمول بنا کر چند صفحات پڑھا کریں اور۵منٹ قبر وموت ودوزخ کا مراقبہ کریں۔

....

۱۵۵ حال: بعدازسلام مسنون عرض ہے کہ حضرت والا میری عاشق مزاجی میں شدت اور تیزی پیدا ہوگئی۔تھوڑا سا حسن دیکھ کر میرے دل کو پریشانی محسوس ہوتی ہے۔اور مدرسہ میں حسین اور بے ریش لڑکے زیادہ ہیں اگر ایک طرف سے نظر ہٹالوتو دوسرے نظر لگ جاتا ہےاورالحمدللہ اکثر تو نظر بچاتا ہوں لیکن ان کاادھرادھر بیٹھنا یا گھومنا پھرنا میرے دل کو مائل کرتا ہے جس کی وجہ سے میرادل پریشان ہوتا ہےاور کبھی کبھی تو اچانک نظر پڑتے ہی دل پر چوٹ لگتی ہے۔

جواب:اسی لیےاس زمانہ میں پہلی نظر بھی احتیاط سے اٹھائیں۔وہ کہاں ہیں کدھر ہیں گوشۂ چشم سے بھی ادھر نہ دیکھیں،ان کی جھلک سے بھی بچیں ورنہ

میلان بڑھتا جائے گا۔ ان کے ادھر بیٹھنے اور گھومنے پھرنے کا احساس ہونا دلیل ہے کہ اس میں تجسس اور قصد شامل ہے اور گوشۂ چشم سے نفس صورت نہ سہی سراپا وقد وقامت کی جھلک دیکھتا ہے اس سے بھی احتیاط کریں۔ ایسے مواقع پر نظر کو اچانک کہنے میں کلام ہے جہاں حسینوں کا ہجوم ہو وہاں بہت احتیاط سے نظر اٹھائیں، ایسی جگہ بے فکری سے نظر ڈال کر نفس دھوکہ دیتا ہے کہ یہ اچانک نظر ہے جو معاف ہے اور اس طرح اندر اندر حرام لذت لے لیتا ہے۔ لہٰذا بہت احتیاط کریں۔

۱۵۶ حال: بندہ کو اکثر ہنسی آتی ہے اور حدیث میں ہے کہ ہنسنے سے دل کا نور ضایع ہوتا ہے۔ کیا ہنسی مطلق منع ہے۔

جواب: ہنسنے سے دل کا نور ضائع نہیں ہوتا غفلت کی ہنسی سے زائل ہوتا ہے۔ ہلکا سا دھیان رکھیں کہ اللہ تعالیٰ میرے ہنسنے سے خوش ہو رہے ہیں۔ جیسے ابا اپنے چھوٹے بچوں کو ہنستا ہوا دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

....

۱۵۷ حال: قرآن پاک تجوید سے پڑھنے کی تڑپ دیکھ کر بندی کو اللہ پاک نے ایک خاتون سے ملایا ان کے حوالے سے مدرسے میں جانا شروع کیا اور قواعد سیکھے۔ الحمدللہ تجوید بہتر ہوگئی۔ اور جب اللہ پاک نے تڑپ دیکھی تو پھر اللہ پاک کے کرم سے گھر میں بچیوں کو پڑھانا شروع کیا۔

جواب: یہ عنوان مناسب نہیں، اس سے یہ لازم آتا ہے کہ آپ کی تڑپ میں یہ خوبی تھی جس پر اللہ نے فضل فرمایا حالانکہ مقبولین اللہ تعالیٰ کے فضل کا سبب اپنے کسی عمل کو نہیں سمجھتے بلکہ اللہ کے فضل کا سبب اللہ کا فضل ہے ان کے کرم کا سبب ان کا کرم ہے ان کی رحمت کا سبب ان کی رحمت ہے۔

۱۵۸ حال: جن خاتون کے ذریعے مدرسہ جانا شروع کیا تھا انہیں کے

مشورے سے گھر میں تعلیم (فضائلِ اعمال اور فضائلِ صدقات) شروع کی محلے کی خواتین کو بلا کر اور شام کے وقت عشاء کے بعد نورانی قاعدہ شروع کیا بچیوں کے لیے جمعہ کے روز ۳ بجے سے خواتین کو قرآن پاک پڑھانا شروع کیا اور باقی دنوں میں بچیوں کی اس طرح مصروفیت بہت بڑھ گئی۔ صبح کالج شام کو مدرسہ اور گھر کے کام کاج۔ تو شوہر ناراض رہنے لگے۔ بڑے جھگڑے ہوئے۔

جواب: شوہر کو جو آپ نے ناراض کیا آپ نے اللہ کو ناراض کیا۔ ان سے معافی مانگیں۔ شرعاً آپ کے ذمہ کالج اور مدرسہ کی ذمہ داری فرض نہیں ہے شوہر کی خدمت اور اپنے بچوں کی تربیت فرض ہے۔ جب نفل روزہ اور نفل نماز شوہر کی اجازت کے بغیر پڑھنا جائز نہیں اگر وہ منع کرتا ہے تو نہ پڑھنا ضروری ہے تو مدرسہ کو اگر وہ منع کرتے ہیں تو آپ کو پڑھانا کیسے جائز ہوگا۔ آپ کے ذمہ شوہر کی رضا ہے مدرسہ چلانا نہیں۔

۱۵۹ حال: لوگوں کی باتوں میں آ کر تعلیم شروع کی تھی یا اللہ پاک کے حکم سے پتہ نہیں۔ بہرحال جھگڑے خوب ہوتے۔ اللہ پاک سے مدد مانگی استخارہ کیا تو اللہ پاک نے انہیں خاتون جن کے مشورے سے تعلیم شروع کی تھی اور ہماری استاد جو ہماری تجوید صحیح کرتی تھیں کو بھیج دیا انہوں نے پوچھا کیسے حالات ہیں تعلیم چل رہی ہے یا نہیں؟ قرآن پاک بچیاں پڑھ رہی ہیں یا نہیں؟ میں نے انہیں ساری تفصیل بیان کر دی کہ حالات کس حد تک خراب ہیں انہوں نے کہا کہ آپ تعلیم بند کریں اور مدرسہ بھی بند کریں گھر کو اور شوہر کو ٹائم دیں۔ میں نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کہ میں تعلیم بند کروں اور مدرسہ بھی۔ ان بچیوں کا کیا ہوگا جو قاعدہ پڑھ رہی ہیں یا ان خواتین کا کیا ہوگا جو کچھ نہیں جانتیں۔ بہرحال انہوں نے فرمایا کہ اللہ پاک کرائیں گے۔ بہرحال میں نے کہا کہ آپ نے پہلے نہیں مجھے کہنا تھا کہ تعلیم کرو۔ ان کے حکم سے تعلیم چھوڑ دی۔

جواب: غنیمت ہے کہ انہوں نے بہت صحیح مشورہ دیا ورنہ گھر برباد ہو جاتا اس لیے صرف شیخ سے مشورہ کریں اسی کے مشورہ پر عمل کریں ہر ایک کو شیخ نہ بنائیں۔ اپنی استاد کے کہنے سے جو مدرسہ شروع کر دیا یہی بنیادی غلطی تھی، پہلے اپنے شیخ سے مشورہ کرنا چاہیے تھا۔ اگر مشورہ کرتیں تو یہ خرابی ہی نہ ہوتی۔

۱۶۰ حال: اور مدرسہ کے لیے تین دن مقرر کیے شوہر کے حکم سے اور رو رو کر اللہ پاک سے فریاد کی کہ اللہ پاک آپ نے میری تجوید صحیح کرائی ہے تو کام بھی لے لیں اگلے دن جب کالج گئی تو لیکچرارز کی لائن لگی ہوئی تھی قرآن پاک صحیح کروانے کے لیے میں بڑی حیران کہ سبحان اللہ اللہ پاک نے گھر میں مدرسہ بند کروایا تو کالج میں شروع ہو گیا بہر حال کالج میں بھی نورانی قاعدہ شروع کروا دیا۔ اور گھر میں تین دن یعنی منگل جمعرات اور جمعہ مدرسہ چلنا شروع ہو گیا۔ کالج میں کسی کا ۳۰ واں پارہ چل رہا ہے کسی کا دوسرا اور اس طرح کسی کی نماز چل رہی ہے کوئی فقہ پڑھ رہا ہے۔ بہر حال وہاں ۹ سے ۱۰ بجے تک اللہ پاک کے کرم سے مدرسہ چلتا ہے۔ اپنی ڈیوٹی کے بعد یعنی جب میری اپنی کلاس کا وقت ہوتا ہے تو میں سب کام چھوڑ کر کلاس میں جاتی ہوں۔ قرآن پاک اور نماز تو سب ٹھیک کرنا چاہتی ہیں مگر باقی منکرات کو چھوڑنا ان کے لیے مشکل ہے۔

جواب: منکرات سے بچنا دین کا اہم ترین جز ہے ولایت اسی پر موقوف ہے۔ اس پر خاص توجہ دیں اور ان سے بچنے کی تلقین کریں۔

۱۶۱ حال: میں یہ کہتی ہوں کہ آپ اپنی نماز ٹھیک کرلیں اللہ پاک کا کلام صحیح کرلیں باقی کام اللہ پاک خود کرائیں گے آپ لوگوں سے۔ بہر حال وہ لوگ سب دل کی بہت اچھی ہیں دل میں منکرات سے نفرت ہے مگر دنیا کی محبت بھی بہت زیادہ ہے سب کو کتابوں کے تحفے وقتاً فوقتاً دیتی رہتی ہوں اور کبھی وہ خود بھی منگواتی ہیں۔ تو بدعت سے کچھ لیکچرارز نکل آئی ہیں۔ اب ہمارے کالج میں

میلاد تھی تو انہوں نے کہا کہ ہم کیسے یہ بدعت کریں میں نے کہا اپنی ڈیوٹی کا حصہ سمجھ کر دل میں نفرت کرو اشعار پڑھتے رہو۔

جواب: بہت غلط مشورہ دیا توبہ کریں بدعت میں شرکت کا گناہ اپنے سر لیا، علماء سے کیوں نہیں پوچھا کہ کیا کرنا چاہیے۔

۱۶۲ حال: ویسے مخالف گروپ میرے لیے یہی رائے رکھتا ہے کہ یہ وہابی ہے۔اور میلاد کے خلاف ہے لیکن جب ان لوگوں نے دیکھا کہ میری ہی شاگرد میلاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں تو جو ایک جنگ ہونے والی تھی وہ ٹھنڈی پڑ گئی۔کیا میں نے صحیح کیا۔

جواب: بالکل غلط کیا۔کسی الزام سے بچنے کے لیے بدعت میں شریک ہونا جائز نہیں۔بہتر تھا کہ اُس دن چھٹی کر لیتیں۔صحیح دین حکمت کے ساتھ پیش کرنے کی پورے سال محنت کرنی چاہیے تھی۔اپنے بڑوں کے مشورہ کے بغیر جو کام کیا جاتا ہے وہ خود بھی ڈوبتا ہے دوسروں کو بھی ڈبوتا ہے۔

احقر کا وعظ عشق رسالت کا صحیح مفہوم اور عظمت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کریں مفتی عبدالروف صاحب کا رسالہ عید میلاد النبی پر ہے وہ پڑھنے کو دیں کوئی مانے یا نہ مانے دوسروں کی خاطر کوئی گناہ کرنا جائز نہیں اور کسی منکر میں شریک ہونا جائز نہیں۔

۱۶۳ حال: میں اپنے شوہر سے ناراض ہوتی تھی کہ آپ مجھ سے کالج کی نوکری کرواتے ہیں مگر قرآن پاک پڑھانے اور تعلیم کرنے نہیں دیتے۔مگر اب میں یہ سوچتی ہوں کہ اگر نوکری نہ کرتی تو کالج میں قرآن پاک کیسے پڑھاتی۔

جواب: بہر حال مسئلہ یہ ہے کہ نوکری کرنے سے آپ انکار کرسکتی ہیں کیونکہ کمانا عورت کے ذمہ نہیں۔روٹی کپڑا اور مکان بیوی کو مہیا کرنا شوہر کے ذمہ ہے لیکن اگر شوہر کسی نفلی کام کو منع کرتا ہے خواہ وہ تعلیم تعلّم ہو تو شوہر سے جھگڑنا اور

اس کی نافرمانی کرنا جائز نہیں۔
۱٦٤ حال: اب آپ سے یہ عرض ہے کہ اب مزید کیا کا کام کروں۔
جواب: جو کچھ بتایا گیا ہے اس پر عمل کریں اور گناہ سے بچیں اور کسی مصلحت کی خاطر کسی گناہ میں شرکت نہ کریں کیونکہ ولایت گناہوں کے چھوڑنے پر موقوف ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنۡ اَوۡلِیَآءُ ہٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ﴾

(سورۃ الانفال، آیت: ۳۴)

یعنی اللہ کا کوئی ولی نہیں ہے لیکن صرف وہ بندے جو گناہ نہیں کرتے۔

....

١٦٥ حال: عرض یہ ہے کہ آپ سے تعلق جوڑے تقریباً ڈیڑھ سال ہو رہا ہے لیکن یہ میرا پہلا خط ہے۔ شروع میں میں آپ کے بتائے ہوئے وظائف پابندی سے کرتی رہی ٹی وی دیکھنا بھی چھوڑ دیا تھا لیکن ایک سال سے اس کی پابندی نہیں کر پا رہی اس کی وجہ میرا لے پالک بیٹا ہے جو اب ایک سال کا ہے۔ ہماری شادی کو آٹھ سال ہو رہے ہیں اور ہماری اپنی کوئی اولاد نہیں ہے اس لیے ہم نے یہ بچہ گود لے لیا تھا۔
جواب: یہی سب سے بڑی غلطی ہے کیونکہ گود لینے سے کوئی بیٹا نہیں ہو جاتا، نہ اس کا میراث میں کوئی حصہ ہے، بڑے ہونے کے بعد وہ نامحرم ہی رہے گا اور اس وقت اس سے نامحرموں کا سا برتاؤ کرنا تقریباً ناممکن ہے لہٰذا اپنے کو مصیبت میں ڈالنا نہ عقل کا تقاضا ہے نہ شریعت کا گو طبیعت کا تقاضا ہو لیکن اہل اللہ کا ارشاد ہے کہ طبیعت پر عقل کو غالب رکھو اور عقل پر شریعت کو غالب رکھو۔ پس شریعت نے اس کو جائز نہیں کیا لہٰذا ابھی کچھ نہیں بگڑا اس بچہ کو واپس کر دیں۔ یہ بھی تجربہ ہے کہ جن بچوں کو گود لیا گیا وہ نفسیاتی مریض ہو گئے اور اپنے ماں باپ

سے انہیں نفرت ہوگئی کہ ہم میں کیا کمی تھی کہ ماں باپ کو ہماری محبت نہیں معلوم ہوئی اور ہمیں دوسروں کو دے دیا۔

١٦٦ حال: دوسرا یہ کہ انسان کی زندگی کا مقصد اللہ کی بندگی ہے جس میں نماز، روزہ اور قرآن وغیرہ تو اس پر فرض ہیں جو کسی حالت میں نہیں چھوڑنا اس کے علاوہ انسان کو اپنی زندگی میں کیا نیک کام کرنے چاہئیں جس کا اس کو مرنے کے بعد بھی ثواب ملے اور جو اللہ کی بارگاہ میں قبول بھی ہوں۔ میں ڈھائی سال سے گھر پر بچوں کو قرآن پڑھا رہی ہوں پہلے تنہائی کی وجہ سے پڑھاتی تھی۔ میری خواہش ہے کہ میں کسی بچے کو قرآن ختم کرادوں اور اللہ اسے قبول کرلے جس کا مجھے مرنے کے بعد بھی ثواب ملے۔

جواب: سب سے زیادہ نیک کام یہ ہے کہ شریعت پر چلیں اور گناہوں سے بچیں قرآن پاک پڑھانا صدقۂ جاریہ ہے بشرطیکہ شوہر کی اجازت ہو اور حقوق واجبہ فوت نہ ہوں۔

١٦٧ حال: مگر اب بچے کی مصروفیات اور رات کی نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے کبھی پڑھایا نہیں جاتا اور آرام نہیں کرپاتی تو کیا میں بچوں کو پڑھانا چھوڑ دوں۔

جواب: بچوں کو پڑھانا نہ چھوڑیں بچہ کو اس کے والدین کو واپس کردیں کیونکہ ایک غیر ضروری مصروفیت جس کو شریعت نے آپ پر واجب نہیں کیا اس کی وجہ سے فرض نماز میں خلل واقع ہورہا ہے اور ایک ثواب کا کام تعلیم قرآن بھی چھوٹ رہا ہے۔

١٦٨ حال: میں یہ سوچ کر نہیں چھوڑتی کہ جب میں تنہا تھی تو اس وقت تو اپنی وجہ سے پڑھاتی تھی مگر اب جب اللہ نے میری گود بھر دی مجھے ہر نعمت دے دی تو میں اس کی ناشکری کروں اور بچہ کی وجہ سے یہ نیکی بھی چھوڑ دوں۔

جواب: یہ گود تو آپ نے خود بھری ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی نسبت کرنا

مناسب نہیں۔

۱۶۹ حال: دنیا کے لیے بھی تو دوسرے لوگوں کو خوش کرنے کے لیے ہم بے آرام ہوتے ہیں اور تکلیف اٹھاتے ہیں تو کیا اللہ کے لیے تکلیف نہیں اٹھا سکتی، آپ میری رہنمائی کریں کیا میں غلط کر رہی ہوں۔

جواب: دوسرے کے بچہ کو گود لینا اللہ کے لیے تکلیف اٹھانا نہیں ہے۔ قرآنِ پاک میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کا قصہ اسی بارے میں ہے جس سے معلوم ہوا کہ بیٹا بنانے سے یا گود لینے سے کوئی اپنی اولاد نہیں ہو جاتا اور جبکہ نماز کی پابندی بھی نہیں ہو رہی ہے قرآن پاک پڑھانے میں دقت ہو رہی ہے اور ٹی وی بھی دیکھنے لگی ہو لہٰذا اگر رہنمائی چاہتی ہو تو اس بچہ کو واپس کر دو۔ موجودہ اور آئندہ پریشانیوں سے نجات مل جائے گی ورنہ حدودِ شریعت پر قائم نہیں رہ سکتی۔ خود اپنے دل سے پوچھ لو کہ جب یہ بچہ جوان ہو جائے گا اس وقت اس سے پردہ کر سکو گی؟

۱۷۰ حال: میں چاہتی ہوں کہ میرا بھی اللہ سے ڈائریکٹ تعلق ہو جائے اور مجھے بھی اللہ اپنے خاص بندوں میں شامل کر لے۔ مجھے باعمل مسلمان بنا دے حالانکہ میرے اعمال ایسے نہیں۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے۔

جواب: جو مشورہ دیا ہے اس پر عمل کریں اور ہر گناہ سے بچیں کیونکہ گناہوں پر اصرار سے اللہ تعالیٰ سے قوی تعلق نہیں ہو سکتا۔

....

۱۷۱ حال: حضرت اقدس میں نے آخری خط میں اپنی ساس صاحبہ کی طبیعت کی سخت مزاجی اور اپنے اور ان کے تعلقات کا ذکر کیا تھا، یہ بھی ذکر کیا تھا کہ وہ پنجاب میں ہیں میرے دل میں ہر وقت یہ احساس رہتا ہے کہ شاید میں ان عورتوں میں شامل ہوں جو بوڑھے والدین کو بڑھاپے میں تنہا چھوڑ کر جہنم کماتے ہیں وہ سال میں ایک دفعہ دو مہینہ کے لیے آتی ہیں لیکن اس عرصے میں

گھر کی فضا بہت کشیدہ ہوتی ہے اور اب بچوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ وہ یہاں آنے کی فرمائش بھی نہیں کرتیں، میں خود ہی ان کو بلاتی ہوں۔ آپ نے کہا تھا کہ جس کام کا تحمل نہ ہو اس کو اپنے ذمہ لینا نادانی ہے اور شوہر سے مشورہ کر کے آپ کو مطلع کروں۔ آپ کے حکم کے مطابق ان سے مشورہ کیا ہے۔ ہم نے یہ نوٹ کیا ہے کہ پنجاب کے کھلے اور صاف ستھرے ماحول سے جب بھی کوئی رشتہ دار یہاں آیا ہے تو فلیٹ ہونے کی وجہ سے دس دن کے اندر اندر اکتا کر دوڑ جاتا ہے۔ یہی حال میری بوڑھی ساس صاحبہ کا ہے۔ ان کو جب دو ماہ یہاں رہنا پڑتا ہے تو وہ اکتا کر لڑائی جھگڑے پر اتر آتی ہیں ہم نے یہ سوچا ہے کہ چاہے وہ سال میں دو، تین مرتبہ آئیں لیکن پندرہ بیس دنوں کے لیے تاکہ وہ بھی خوش رہیں اور مجھے بھی سہولت ہو۔ ان کی ضرورت کی ہر چیز وہاں مہیا کی جائیں۔

جواب: صحیح۔

۱۷۲ حال: وہ اپنی وہمی طبیعت کی وجہ سے کسی ماسی کو کام کے لیے نہیں رکھتی۔ ادھر وہ اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کے ساتھ رہتی ہیں پہلے تو وہ کچھ نہیں کرتا تھا اب کچھ عرصے سے انہوں نے اس کو کاروبار بنا کر دیا ہے۔ اب دو چار ماہ میں اس کی شادی بھی ہو جائے گی، رشتہ وغیرہ ان لوگوں نے دیکھ لیا ہے۔ اب تھوڑی یہ تسلی ہے کہ کوئی اور عورت گھر میں آ جائے گی تو ساس صاحبہ کی کوئی مدد ہو جائے گی لیکن ان کی عادت یہ ہے کہ وہ سارے ہی کام بہو سے لیتی ہے ماسی رکھنا بھی پسند نہیں کرتی اور خود چارپائی پہ بیٹھ جاتی ہیں۔

جواب: بالکل غلط کرتی ہیں بہو نوکرانی نہیں ہوتی۔

۱۷۳ حال: اب ان حالات میں کل کو کیا ہوگا کیا، نئی بہو کے ساتھ سکون سے رہ سکیں گی یا نہیں کچھ علم نہیں۔

جواب: اگر بہو تنگ ہو اور ان کے ساتھ نہ رہنا چاہے تو شوہر کو اس کو الگ

مکان دیناواجب ہے۔

....

۱۷۴ حال: حضرت اقدس میرا ایک ہی بھائی ہے جو میرے والد کی وفات کے بعد پیدا ہوا میری امی نے بڑی محنت اور محبت سے ہمیں پالا ہے۔ میرا بھائی ایک باعزت نوکری کرتا ہے۔ امی اور میری نانی کے ساتھ وہ اور اس کی بیوی بڑے سلوک اور عزت و احترام کے ساتھ رہ رہے تھے۔ اب اس کو سعودی عرب میں خوب پیسوں کی نوکری مل گئی ہے وہ اپنی بیوی بچوں کے ساتھ جارہا ہے کہتا ہے کہ فی الحال ہم آتے جاتے رہیں گے امی اور نانی کو بھی ساتھ ہی لے جاؤں گا لیکن فی الحال امی کی بھی نوکری ہے اس لیے وہ مستقل نہیں جاسکتی۔ امی اور نانی بڑی خوشی سے اس کو بھجوارہی ہیں۔ ایک بیٹی ہونے کے ناطے میں ان کی تنہائی سے بہت پریشان ہوں۔ ان کی شامیں ان کی راتیں کیسے گذریں گی۔ اس کے علاوہ کوئی اور مرد بھی نہیں ان کی آنکھیں اس کے انتظار میں لگی رہیں گی۔

جواب: تعجب ہے کہ امی اور نانی تو خوشی سے اس کو بھجوارہی ہیں اور آپ کو غم ہورہا ہے، مدعی سست اور گواہ چست والا معاملہ ہے۔

۱۷۵ حال: حضرت اقدس آپ سے درخواست ہے کہ دعا کریں اس کو پیسے کی چمک کی جگہ ماں باپ کے حقوق کی عقل آئے، اللہ تعالیٰ اس کو عقل سلیم دے۔ اللہ پاک تو ایک منٹ میں لوگوں کو اپنا جذب عطا کردیتے ہیں ان کے آگے تو کچھ مشکل نہیں۔

جواب: افسوس ہے کہ ہم لوگوں کا عجب حال ہے کہ مال کمانے کے پیچھے جائز ناجائز کا سوچتے بھی نہیں حالانکہ فقہاء نے لکھا ہے کہ دنیا کے لیے سمندر پار کا سفر کرنا جائز نہیں لیکن افسوس کہ آج اس میں عام ابتلا ہے۔

۱۷۶ حال: حضرت اقدس اللہ پاک سے دعا کریں کہ امی اور نانی کو ایک مہینے

کی تنہائی کا عذاب بھی نہ ملے، آمین ثم آمین۔

جواب: آپ پر تعجب ہے کہ ماں اور نانی تو خوش ہیں اور آپ پریشان ہیں اگر یہ ان کے لیے عذاب ہوتا تو خوش کیوں ہوتیں۔

۱۷۷ حال: حضرت اقدس میں اس بات سے بھی پریشان ہوں کہ اب ان دونوں میاں بیوی سے میرا بات کرنے کا دل نہیں چاہتا۔ کہیں میرا یہ غصہ ناجائز تو نہیں کہیں یہ بدگمانی تو نہیں؟ کہیں یہ نند اور بھائی بھابھی کی روائتی جلن تو نہیں۔

جواب: بے تکلف ان سے بات کریں البتہ نرمی سے سمجھادیں کہ تمہارے جانے سے والدہ کو غم ہوگا۔

....

۱۷۸ حال: دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہونے کے بعد ہی سے بندہ بفضلہٖ تعالیٰ حضرت والا مدظلہ کی توجہات اور دعاؤں کی برکت جامعہ عربیہ میں تقریباً آٹھ سال سے خدمات انجام دے رہا ہے جہاں دورۂ حدیث شریف تک تعلیم ہوتی ہے۔امسال مؤطائین، شمائل، ترجمۂ قرآن کریم، بخاری شریف جلد ثانی بندہ کے ذمہ ہیں۔ اب دل میں ایک خوف یا ڈر سا محسوس ہو رہا ہے، کہ ہم سے پڑھائی کا حق ادا نہیں ہوسکا موت کے بعد مولیٰ (جل جلالہ) پوچھے تو بندہ کیا جواب دے گا؟ میں عصیاں کے سمندر میں غرق ہوں، بیمار آدمی ہوں ان ذمہ داری کے بارے میں ڈر ہوتا ہے رہنمائی فرمائیں۔

جواب: یہ خوف مبارک ہے جو یہاں ڈرتا ہے انہی کے لیے بشارت **لا خوف** ہے البتہ اس کی فکر کریں کہ کسی گناہ میں ابتلاء نہ ہو۔ اگر گناہوں سے بچنے کی کماحقہٗ فکر اور اہتمام نہیں تو محض درس وتدریس وعظ وتبلیغ کافی نہیں حقیقی خوفِ خدا گناہوں سے بچنا ہے جس کا اہتمام ماشاء اللہ کر ہی رہے ہیں، گناہ سے بچنا مطلوب ہے اس سے زیادہ خوف مطلوب نہیں۔

....

۱۷۹ حال: خدمت عالیہ میں مؤدبانہ ایک عریضہ لکھنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں آج کل بندہ کے دل میں گھبراہٹ رہتی ہے اور ایک تو موت کی فکر ہوتی ہے موت سے ڈرتا بھی ہوں، حالانکہ انسان کو موت سے نہیں ڈرنا چاہیے۔

جواب: موت سے ڈرنا کوئی نقص کی بات نہیں بعض کاملین کو بھی موت کا خوف ہوا ہے۔

۱۸۰ حال: رات کو تہجد کے لیے اٹھنا بھی مشکل ہوگیا ہے، آج تو پڑھ لیا ہے نیند نہ آنے کی وجہ سے رات کو اٹھتے وقت بھی گھبراہٹ رہتی ہے ایک خوف سا طاری ہوتا ہے رہنمائی فرمائیں۔

جواب: اتنا خوف مطلوب نہیں کہ آدمی بیمار پڑجائے اتنا خوف مطلوب ہے جو گناہوں سے روک دے اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ تہجد کے لیے اٹھنا آپ کے لیے اس شرط سے جائز ہے کہ نیند آٹھ گھنٹے ہو ورنہ عشاء کے بعد وتر سے پہلے چند رکعات تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کریں۔ خوب سوئیں تنہا نہ رہیں لوگوں سے ہنسیں بولیں موت کا مراقبہ وغیرہ نہ کریں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار رہیں۔ خمیرہ آبریشم حکیم ارشد والا چھ ماشہ صبح چھ ماشہ شام کھائیں۔ فی الحال رات کو تہجد میں نہ اٹھیں ورنہ اعصابی تناؤ (ڈیپریشن) کا اندیشہ ہے۔

۱۸۱ حال: خادم کے مدرسہ کے ناظم اعلیٰ، مہتمم وشیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا الحاج الحافظ مفتی ...... رحمۃ اللہ علیہ کا بدھ کو انتقال ہوا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اللہ تعالیٰ بے حساب مغفرت فرمائیں۔ حضرت کی موت سے بندہ بہت ہی متاثر ہوا ہے دعا فرمائیں کہ میں آخرت کے لیے تیاری کرسکوں، اور گناہوں کو چھوڑ سکوں میں پڑھانے کے لیے پھر مدرسہ جاتا ہوں مگر جی نہیں لگتا، پھر بھی پابندی سے جاتا ہوں۔

جواب: تاثر ہونا ہی چاہیے لیکن راضی برضا بھی رہیں اور گناہوں سے بچیں لیکن خوف حد اعتدال سے زیادہ نہ ہو اللہ کی رحمت کا استحضار رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے ارحم الراحمین ہونے کا مراقبہ کریں اور تین منٹ یہ سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آغوش رحمت میں لے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار رہیں۔ آپ کے خط سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ پر خوف کا غلبہ حد سے زیادہ ہو رہا ہے لہٰذا مذکورہ ہدایات پر عمل کریں۔

۱۸۲ حال: بندہ کی ایک کیفیت یہ ہے کہ بندہ جب مجمع میں کسی دینی مجلس میں دعا کرتا ہے تو ایسا احساس ہوتا ہے کہ بندہ کے ہاتھ کے ساتھ حضرت کا ہاتھ یا بندہ کا ہاتھ ہی بڑا ہو کر حضرت والا مدظلہ کا مبارک دست ہو جاتا ہے مگر یہ کیفیت انفرادی دعا میں نہیں ہوتی۔

جواب: کوئی مضائقہ نہیں کیفیات محمود ہیں مطلوب نہیں۔

....

۱۸۳ حال: ابا جان نے گھر میں کیبل بھی لگوائی ہوئی ہے ان کا کہنا ہے کہ اس کے بغیر بندے کو پتہ نہیں چلتا کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔

جواب: دنیا میں کیا ہو رہا ہے یہ دیکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا کیا جائز ہے؟ آپ ہرگز نہ دیکھیں اگر وہ کہیں بھی۔ اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

۱۸٤ حال: میں ان کے سامنے تو کم ہی کوئی غلط چیز دیکھتا ہوں مگر جب اکیلا ہوتا ہوں تو غلط غلط سے چینل دیکھتا رہتا ہوں اور اللہ معاف کرے کبھی کبھی تو بات مشت زنی تک بھی پہنچتی ہے۔

جواب: تعجب ہے، کیبل، ٹی وی دیکھنا خود غلط اور گناہ کبیرہ ہے، کیبل پر غلط چیز دیکھنا یا اچھی چیز دیکھنا سب غلط ہے اور گناہ کا ارتکاب ہے۔ اور آگے جس

گناہ تک نوبت پہنچی یہ سب ٹی وی اور کیبل کا وبال ہے، اگر اس کو ترک نہ کیا تو جو گناہ ہو جائے بعید نہیں۔

۱۸۵ حال: مگر گھر سے یہاں کراچی آ کر پھر جڑنا شروع کرتا ہوں اور سہ روزے لگاتا ہوں اور شب جمعہ جاتا ہوں تو پھر صحیح ہو جاتا ہوں بلکہ اوروں کو بھی T.V سے منع کرتا ہوں۔ حضرت مجھے لگتا ہے میں بہت بڑا منافق ہوں جو لوگوں کے سامنے تو بڑا نیک پرہیزگار بنا رہتا ہے اور خود جب تنہائی میں ہوتا ہوں تو اتنے بڑے بڑے گناہ کرتا ہوں۔

جواب: احساس گناہ ہونا اچھی علامت ہے اور اصلاح کا ذریعہ ہے اگر گناہ کا احساس نہ ہوتا اور ندامت نہ ہوتی تو یہ بری بات تھی۔ بس ہمت سے کام لیجیے اور ٹی وی وغیرہ دیکھنا یکدم ترک کر دیجیے شیخ کو باقاعدہ اطلاع حال کرتے رہیں اور اس کی تجاویز کی اتباع کریں یہی طریق اصلاح ہے۔ اگر اس طریقہ پر عمل نہیں کرو گے تو محض اپنی محنتوں اور مجاہدہ نوافل اذکار سہ روزوں اور چلوں سے ثواب تو ملے گا لیکن نفس کی اصلاح نہ ہو گی۔

۱۸۶ حال: حضرت اب تک جتنی دفعہ بھی ٹی وی وغیرہ پر الٹی سیدھی چیزیں دیکھی ہیں کبھی کسی کے ساتھ بیٹھ کر نہیں دیکھیں ہمیشہ تنہائی میں دیکھی ہیں اور دوست وغیرہ کو جب وہ لوگ مل کر کوئی چیز دیکھ رہے ہوتے ہیں تو منع کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

جواب: آپ دوسروں کو منع کرنے کے بجائے خود کو منع کریں یعنی ٹی وی نہ دیکھیں، اور سوچیں کہ تنہائی میں جب کوئی نہیں ہوتا اللہ اس وقت بھی ساتھ ہوتا ہے۔ مخلوق سے ڈرتے ہو اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے۔ اور آئندہ اگر خدانخواستہ ٹی وی کیبل دیکھنے کی غلطی ہو تو بیس رکعات نفل پڑھیں اور سو روپے صدقہ کریں۔

۱۸۷ حال: حضرت پتہ نہیں جب اکیلا ہوتا ہوں تو عجیب عجیب خیالات آنے

لگتے ہیں اور اگر ٹی وی کیبل یا انٹرنیٹ لگا ہوا ور میں اکیلا ہوں ورنہ خود ہی کوئی صورت اکیلے پن کی بنالیتا ہوں اور غلط غلط چیزیں دیکھنے بیٹھ جاتا ہوں۔

جواب: آپ کے لیے تنہائی سخت مضر ہے، تنہا نہ رہیں اور سوچیں کہ اس وقت جب کوئی نہیں ہوتا اللہ اس وقت بھی دیکھ رہا ہے ۔

جو کرتا ہے تو چھپ کے اہل جہاں سے
کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے
اس وقت بھی ہوتی ہے کوئی ذات ترے ساتھ
جس وقت کوئی دیکھنے والا نہیں ہوتا

روزانہ تین منٹ مراقبہ کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

۱۸۸ حال: حضرت بڑی بار رو رو کر معافی بھی اللہ سے مانگی کہ اب نہیں کروں گا مگر پھر جب گھر جاتا ہوں تو بھٹک جاتا ہوں اب ذہن میں خیال آتا ہے کہ کہیں اللہ نے ان لوگوں میں شامل تو نہیں کر دیا جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے۔

جواب: جن کے دل پر مہر لگادی گئی ان کو توفیق توبہ نہیں ہوتی۔ توبہ کی توفیق ہونا اللہ تعالیٰ کی رحمت کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ لیکن توبہ کے سہارے پر گناہ نہ کریں، یہ شرافتِ بندگی کے خلاف ہے۔

۱۸۹ حال: حضرت اسی طرح ڈاڑھی تو رکھی ہوئی ہے مگر اس میں بھی تراش خراش کرتا رہتا ہوں اور اس کا بڑی دفعہ ارادہ کیا کہ اب نہ کروں گا مگر کبھی شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ اس طرح تھوڑی بہت سیٹ کرانے سے کچھ نہیں ہوتا، ڈاڑھی اچھی بھی لگنی چاہیے مگر حضرت کا اس دن بیان سنا جس میں آپ نے کہا کہ چاول کے برابر بھی ایک مشت سے کم ہو تو صحیح نہیں اس لیے ان شاء اللہ اب

ارادہ کیا ہے کہ کبھی نہ کاٹوں گا۔

جواب: ایک مشت سے تھوڑا سا بھی کم کرنا منڈانے کے برابر ہے۔منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں لہٰذا شیطان کے کہنے سے حرام کام نہ کرو اور آئندہ ہرگز ہرگز ڈاڑھی نہ کاٹیں۔ڈاڑھی سنت کے مطابق ہی اچھی لگتی ہے۔ یہ شیطان کا دھوکہ ہے کہ کٹانے سے ڈاڑھی اچھی لگے گی، کٹی ہوئی ڈاڑھی سے شکل مکروہ معلوم ہوتی ہے۔ڈاڑھی نہ کاٹنے کے ارادہ سے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں،آمین۔

۱۹۰ حال: پہلے نظروں کی حفاظت صحیح ہوتی تھی مگر آج کل پھر بد احتیاطی ہو جاتی ہے مگر اب پھر کچھ دنوں سے کوشش کر رہا ہوں اور الحمدللہ فائدہ ہو رہا ہے۔

جواب: دوبارہ جو بد احتیاطی ہوئی یہ ٹی وی کیبل کا وبال ہے لہٰذا اس کو بالکل ترک کردیں، پرچہ حفاظت نظر خانقاہ سے لے کر روزانہ ایک بار پڑھیں اور حالات کی باقاعدہ پندرہ دن کے بعد اطلاع کریں۔

۱۹۱ حال: اور حضرت ایک اور بری عادت یہ ہے کہ جب سونے لگتا ہوں تو بڑے گندے خیالات آنے لگتے ہیں اور ان کو سوچ سوچ کر مزے لیتا رہتا ہوں۔

جواب: اس وقت دو منٹ موت کا مراقبہ کریں کہ نزع طاری ہے سانس رک رہی ہے آنکھیں پتھرا گئیں کانوں سے سنائی نہیں دے رہا اس وقت خیالوں سے مزے لے سکتے ہو؟

۱۹۲ حال: مگر وہی بات کہ جب اعمال میں صحیح طرح جڑ رہا ہوں تو پھر نہیں آتے،مگر پھر جب ڈھیلا ہوتا ہوں تو شروع ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات خود جان کر سوچنے لگتا ہوں یعنی دین پر استقامت نہیں۔

جواب: صرف اعمال میں جڑنے سے اصلاح نہیں ہوگی اصلاح شیخ کے مشوروں پر عمل سے ہوتی ہے۔دین کا ہر شعبہ الگ ہے حافظ عالم بننا ہے تو مدارس

جانا پڑے گا، امت کو دین پہنچا کے کے لیے تبلیغ ہے نفس کے تزکیہ واصلاح کے لیے اہل اللہ کی خانقاہیں ہیں۔

۱۹۳ حال: حضرت جب اس طرح کی غلط سوچیں دل میں آتی ہیں تو اس کے ساتھ ہی ایک دو لیس دار قطرے بھی آجاتے ہیں اور اس کی وجہ سے بھی اور ناپاکی کی وجہ سے بھی پریشان ہوجاتا ہوں ان تمام کاموں کی وجہ سے اب سہ روزے پر بھی نکلتا ہوں تو وہ کیفیت نہیں ہوتی جو پہلے ہوا کرتی تھی۔

جواب: اس میں کیا پریشانی کی بات ہے، قطرے آنا کوئی غیر معمولی بات ہے؟ کپڑے بدل لو یا پاک کرلو، البتہ گندے خیالات دل میں نہ لاؤ، یہ گناہ ہے جس سے بچنے کا ایک طریقہ اوپر مذکور ہے۔

۱۹۴ حال: کبھی دل میں خیال آتا ہے کہ تو باہر سے کیا بنا ہوا ہے اور اندر سے کتنا گندا ہے تو بہت بڑا منافق ہے اس لیے تجھے ہدایت نہیں مل سکتی۔

جواب: یہ شیطانی خیال ہے جو کوشش میں لگا رہتا ہے ضرور ایک دن کامیاب ہوتا ہے۔ دنیا کے کاموں میں ناکامی ہوسکتی ہے اللہ کے راستہ میں ناکامی نہیں ہے، اطمینان رکھیں۔

....

۱۹۵ حال: حضرت میں آپ سے اصلاحی تعلق قائم کرنا چاہتی ہوں۔ حضرت میری حالت بہت ابتر ہے چھ سال سخت ترین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں گذارے ہیں اس دوران حرام وحلال کا فرق بھی نہ رہا تھا۔ اب توبہ کی ہے تہجد میں اور بھی ہر وقت کی توبہ کی مگر دل کو سکون نہیں۔

جواب: مطمئن رہیں توبہ سے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہیں جیسے ہی بندہ دل میں نادم ہوا اور ابھی توبہ کا لفظ بھی زبان پر نہیں آیا اسی وقت اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کردیتے ہیں اور صرف معاف ہی نہیں فرماتے اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ بالکل مطمئن رہیں توبہ کی توفیق اللہ تعالیٰ

کے یہاں محبوبیت کی دلیل ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ﴾

(سورۃُ البقرۃ، آیت: ۲۲۲)

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔

۱۹۶ حال: ان تمام گناہوں سے تائب بھی ہوچکی ہوں لیکن لگتا ہے جیسے کسی بھی وقت نفس اور شیطان پھر بہکا دے گا۔شیطان مجھے ڈراتا ہے کہ تم پھر گناہ کروگی۔

جواب: اللہ کی مدد کے ہوتے ہوئے نفس وشیطان کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔شیطان سے کہہ دیں کہ مجھے کیا ڈراتا ہے اگر گناہ ہوبھی گیا تو توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا میں پھر معافی مانگ لوں گی۔ ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں ہمارا اللہ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتا۔

۱۹۷ حال: شیطان وسوسہ ڈالتا رہتا ہے کہ پتہ نہیں ہدایت ملی بھی ہے کہ نہیں؟

جواب: اگر ہدایت نہ ملتی تو آپ کو توبہ کی توفیق ہی نہ ہوتی شیطان کے چکر میں نہ آئیں وہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے مایوس کرنا چاہتا ہے۔

۱۹۸ حال: دنیا سے دل اٹھ گیا ہے نہ نیند ڈھنگ سے آتی ہے نہ کچھ اچھا لگتا ہے، شدید خوف کے عالم میں ہوں اگرچہ شرعی پردہ شروع کردیا ہے اور میں ڈاکٹر ہوں، حضرت اللہ کے لیے میرے دل کی بے چینی کے خاتمہ کے لیے دعا فرمائیں اور رہنمائی فرمائیں کہ کیسے دل کو یقین دلاؤں کے اللہ نے مجھے ہدایت سے سرفراز کیا ہے۔

جواب: اس کی دلیل قرآن پاک میں ہے جو اوپر لکھ دی کہ توبہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنالیتے ہیں۔خوب اطمینان سے سوئیں۔تعجب ہے کہ توبہ کے بعد جب کہ خوشی میں خوب سونا چاہیے تھا، شیطان آپ کو جگا رہا ہے۔ شیطان دشمن ہے اس کی باتوں میں نہ آئیں۔اتنا خوف مطلوب نہیں جو آدمی کو بیمار کردے،خوف صرف اتنا مطلوب ہے کہ بندہ گناہوں سے بچ جائے جس کی

توفیق اللہ تعالیٰ نے آپ کو دے دی ہے۔ شکر کریں، شکر سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ توبہ اور شرعی پردہ کی توفیق کے بعد پریشان ہونا ایسا ہے جیسے کسی کو غربت میں ایک لاکھ روپیہ مل جائے اور پھر وہ پریشان ہو کہ نہ معلوم مجھے روپیہ ملا ہے یا نہیں؟ بتایئے ایسی پریشانی نادانی ہے یا نہیں؟ اس خط کو بار بار پڑھیں اور مطمئن ہو جائیں اور خوب اطمینان سے سوئیں۔ احقر قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ کو یقین دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل ہے اور اس نے آپ کو ہدایت سے سرفراز کیا ہے۔

....

۱۹۹ حال: شہوت پرستی کا گناہ شدید ہو رہا ہے کہ ہر طرح کے گندے خیالات ہر وقت دل و دماغ پر چھائے رہتے ہیں لڑکیوں اور لڑکوں کے خیالات طرح طرح کے روپ بدل کر آتے ہیں، اس طرف کچھ توجہ نہیں کرتا نظر بھی خوب بچاتا ہوں اس قدر نازکی بڑھ چکی ہے کہ ایک جھلک ہی سے وہ سارا مزہ چوس لیتا ہوں حالانکہ انتہائی اچانک ہوتی ہے۔

جواب: گناہ کے برے سے برے وسوسے آنا انتہائی شہوت کا غلبہ ہونا گناہ نہیں ہے اس پر عمل کرنا اور خیالات پکانا گناہ ہے۔ جب نظر بچا رہے ہو جسم کو بچا رہے ہو مجاہدہ کر رہے ہو اسی کا نام تقویٰ ہے اور یہی ذریعۂ قربِ الٰہی ہے۔ محض گناہوں کا میلان ہونا مضر نہیں بس اس میلان پر عمل نہ کرے۔

۲۰۰ حال: اور نوبت یہاں تک آ گئی ہے کہ ہمشیرہ کے بارے میں بھی نعوذ باللہ ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ خاک ہو جانا آسان معلوم ہوتا ہے اور اپنے کو انتہائی ذلیل تصور کرتا ہوں...... آہ! ایسا گندا حال شاید ہی کسی مرید نے حضرت کو لکھا ہوگا، کیا کہوں کیسا کمینہ ہو گیا ہوں میں! کہتے ہوئے بہت شرم محسوس ہو رہی ہے محض اس بیماری سے خلاصی کے لیے عرض کرتا ہوں کہ والدین

اور گھر والے کہیں گئے ہوئے تھے۔ بس ایسے ایسے وسوسے آئے کہ جانور بھی شاید ایسا نہ سوچتا ہو۔ فوراً نظر بچالی اور اٹھ کر وضو کیا اور نیچے کمرے میں بھاگ آیا۔

جواب: بہت اچھا کیا۔ قیامت کا قرب ہے اس لیے اب ان رشتوں کی طرف بھی میلان ہو رہا ہے جن سے طبعاً نفرت ہوتی ہے۔ بس اس کا علاج عیناً قلباً اور قالباً دور رہنا ہے۔ ایسی ہی احتیاط کریں جیسی نامحرموں سے کرتے ہیں، نہ دیکھیں، نہ تنہائی میں ساتھ رہیں، نہ بے ضرورت بات کریں، آپ کو جلد شادی کر لینا چاہیے اس کے بعد طبیعت معتدل ہو جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۲۰۱ حال: الحمد للہ باہر خوب نظر بچاتا ہوں، برسوں سے ایک نظر بھی خراب نہیں ہونے دیتا لیکن آہ بے محل شہوانی جذبات اتنا بڑھے ہوئے ہیں۔

جواب: تقویٰ سے طبیعت میں تقاضے بڑھ جاتے ہیں اس لیے متقی کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

۲۰۲ حال: ہمشیرہ کو میں پڑھاتا بھی ہوں سبق بھی سنتا ہوں اگرچہ نظر نہیں ڈالتا، درمیان میں مناسب فاصلہ ہوتا ہے اس سلسلے میں بھی حضرت والا سے کوئی بات نہیں چھپاؤں گا کہ کئی بار اس موقع پر خبیث خیالات ذہن میں آجاتے ہیں۔

جواب: آپ ہرگز نہ پڑھائیں، نہ سبق سنیں نہ سنائیں، آپ نہ وہاں بیٹھیں۔ دوسروں کے جوتوں کی حفاظت میں اپنا دوشالہ نہیں گنوانا چاہیے۔ ایسی ہی احتیاط کریں جیسی نامحرموں سے کرتے ہیں۔

۲۰۳ حال: حضرت بس اب اس سے زیادہ کیا رہ گیا...... کتنا کمینہ ہو چکا میں ......لوگ سمجھتے ہیں بڑے نیک ہیں! خاک نیک ہوں! بالکل شیطان ہوں! اپنی خباثت پر روتا ہوں۔

جواب: خبیث سے خبیث تقاضے ہونے سے آدمی خبیث نہیں ہو جاتا ان پر عمل کرنے سے خبیث ہوتا ہے لہٰذا ان پر عمل نہ کرے تو وہ متقی ہے۔

٢٠٤ حال: میں ڈائجسٹ پڑھتی ہوں جس میں غلط قسم کے افسانے بھی ہوتے ہیں عشق مجازی کے۔ سچ تو یہ ہے کہ میں ان ڈائجسٹ سے توبہ کرنا چاہتی ہوں لیکن کرتی نہیں ہوں۔ جب آپ کے بیان میں توبہ کا مضمون سنتی ہوں تو مجھے فوراً ڈائجسٹوں کا خیال آتا ہے۔ لیکن میں اتنی گنہگار اور نالائق ہوں کہ توبہ نہیں کرتی۔ اور سوچتی ہوں کہ جب میرا ارادہ مجھے معلوم ہے تو میں کس طرح توبہ کروں۔

جواب: توبہ کرتے وقت توبہ توڑنے کا ارادہ نہ ہو تو وہ توبہ قبول ہے خواہ وسوسہ آئے کہ یہ توبہ پھر توڑ دوں گی اس وسوسہ کا اعتبار نہیں اس لیے کہ یہ ارادہ نہیں محض وسوسہ ہے۔ لہٰذا توبہ میں دیر نہ کرو خواہ بار بار ٹوٹے تو بار بار توبہ مندرجہ بالا شرط سے کرتی رہو ان شاء اللہ ایک دن توبہ ٹوٹنا بند ہو جائے گی، ہمت سے کام لیں اور ان رسالوں کو جمع کر کے آگ لگا دیں اور پھر کوئی نیا رسالہ نہ خریدیں۔

٢٠٥ حال: حضرت کی مجلس میں آنے والی عورتیں بھی بہت ہی اچھی اور نیک ہیں۔ مجھ سے بھی بہت پیار اور محبت سے پیش آتی ہیں لیکن کبھی جب مجھ سے کوئی کسی کی غیبت کرنے لگتی ہے تو میں اس کی اچھائی بتاتی ہوں۔

جواب: بہت اچھا کرتی ہیں، ایسا ہی کرنا چاہیے، حدیث پاک میں ہے کہ جس کی غیبت کی جائے تو جو اس کا دفاع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا اور جو دفاع نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں رسوا کرے گا۔

٢٠٦ حال: اور جیسے میں کسی کی بھاوج سے نند کی تعریف کرتی ہوں تو انہیں اچھا محسوس نہیں ہوتا تو وہ مجھ سے ان کی برائی بیان کرتی ہیں میرا دل چاہتا ہے کہ ان سے کہوں اچھائی دیکھو برائی نہ دیکھو لیکن ہمت نہیں ہوتی کیونکہ وہ عالمہ بھی ہیں اور خود بھی بہت اچھی خاتون ہیں۔ حضرت مجھے کیا کرنا چاہیے۔

جواب: یا تو ان کو روک دیں یا وہاں سے اٹھ جائیں۔

٢٠٧ حال: حضرت بیعت ہونے سے پہلے ایک خاتون نے کہا تھا کہ آپ کی

اصلاح کی غرض سے شیخ کو وہ بات بھی بتا سکتی ہیں جو خود سے بھی کہتے ہوئے شرم آتی ہے یا اپنی ماں کو بھی نہ بتا سکیں۔

جواب: اصلاح کی غرض سے بقدر ضرورت مختصر اطلاع کافی ہے تفصیل کی ضرورت نہیں۔

۲۰۸ حال: حضرت والا خانقاہ کی مجلس میں بیان سننے آتی ہوں تو عورتیں اتنی عزت اور اکرام کے ساتھ ملتی ہیں اور میرے بارے میں اتنا نیک گمان رکھتی ہیں کہ میں سوچتی ہوں کہ یہ بے چاریاں خود اتنی اچھی ہیں جو مجھے اچھا سمجھتی ہیں حالانکہ میرے نہ تو کوئی ایسے اعمال ہیں اور نہ ہی کیفیات۔

جواب: ایسا ہی سوچنا چاہیے اس سے عُجب پیدا نہیں ہوگا اور اللہ کا شکر کیا کریں کہ اللہ نے میرے عیوب کو چھپا لیا اور ان کے دل میں حسن ظن ڈال دیا۔

۲۰۹ حال: گناہوں سے توبہ کرتی ہوں لیکن مجھے رونا نہیں آتا نہ ہی کیفیت پیدا ہوتی ہے ہاں شرمندگی اور ندامت ہوتی ہے۔

جواب: کیفیت پیدا ہونا ضروری نہیں رونے کا منہ بنالینا کافی ہے۔

۲۱۰ حال: اور جب یہ شعر یاد آتا ہے ؎

چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز
جانتا ہے سب کو تو اے بے نیاز

تو فکر بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور میں سوچتی ہوں کہ میرے اتنے چاہنے والے شوہر ہیں اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ میرے دماغ میں کیا کھچڑی پکتی ہے تو یہ مجھ سے ایک فیصد بھی محبت نہ کریں حالانکہ مجھے خود بھی اپنے شوہر سے بہت محبت ہے پھر بھی مجھے بہت الٹے سیدھے خیالات آتے ہیں۔

جواب: جب اللہ تعالیٰ نے وساوس کو معاف کیا ہے تو ان کا آنا مضر نہیں لانا مضر ہے البتہ شوہر پر کبھی ظاہر نہ کریں۔ ڈائجسٹ پڑھنا چھوڑ دیں تو خیالات نہیں

آئیں گے۔

....

۲۱۱ حال: لمبے خط کے لیے معذرت چاہتا ہوں، حضرت میرا مسئلہ بہت عجیب سا ہے، میں آپ کے ایک خلیفہ کا مرید اور پچھلے چھ سال سے ان کے ساتھ ہوں، الحمدللہ وہ مجھے اپنے قریبی متعلقین میں سب سے زیادہ قریب رکھتے ہیں ان کی غیرموجودگی میں میرے پیر بھائیوں کو مجھ سے مشورہ کرنے کو کہا ہوا ہے اس کے علاوہ ان کے تمام بیانات کی ریکارڈنگ اور مریدین کے خطوط میرے ہی پاس ہوتے ہیں محض اللہ کے فضل سے اتنی عزت اور مریدین میں الگ مقام کے باوجود میں یہ بات جانتا ہوں کہ میری اصلاح بالکل نہیں ہوئی ہے میں دیکھنے میں تو سب گناہوں سے بچا ہوا ہوں لیکن میرا دل نہیں بنا ہوا۔

جواب: دل نہ بننے سے کیا مراد ہے؟ گناہوں سے بچنا کیا دل کا بننا نہیں ہے؟

۲۱۲ حال: مسئلہ یہ ہے پچھلے تین سال سے مسلسل مجھے یہ خیال آتا ہے کہ میں غلط جگہ بیعت ہو گیا ہوں اس کی کچھ وجوہات ہیں۔

(**الف**): میں نے یہاں بہت سے ایسے معاملات دیکھے جو حضرت والا کے مزاج کے خلاف ہیں۔

جواب: مثلاً؟

(**ب**): جہاں میں بیعت ہوں حضرت کے وہ خلیفہ بہت سی باتوں میں حضرت کی بات یہ کہہ کر نہیں مانتے کہ حضرت تقویٰ کے بہت اونچے مقام پر ہیں اور ہم تو فتویٰ پر عمل کریں گے۔

جواب: ان کا یہ قول بظاہر اعتراف عجز ہے جو خلافِ کمال تو ہوسکتا ہے لیکن قابل نکیر نہیں بشرطیکہ واقعتاً وہ فتویٰ کے مطابق ہے۔

(**ج**): عام حالات میں ان کے گھر میں اور رشتے داروں وغیرہ میں مجھے اکثر ایسا

لگا کہ غیبت ہورہی ہے اور وہ بھی اس میں شامل رہے۔
جواب: جب آپ نے گناہ کا ارتکاب نہیں دیکھا تو یہ کہنا کہ مجھے ایسا لگا بدگمانی ہے۔توبہ کریں۔ دوسرے یہ بھی سمجھ لیں کہ شیخ معصوم نہیں ہوتا اس سے کبھی گناہ بھی ہوسکتا ہے لیکن اگر وہ صاحب نسبت ہے تو عادۃً کسی گناہ میں مبتلا نہیں رہ سکتا توبہ کرے گا۔ ہاں اگر کوئی عادۃً مبتلا رہتا ہے اور توبہ نہیں کرتا تو وہ شیخ بنانے کے قابل نہیں۔
۲۱۳ حال: شیخ اور مرید کا جو تعلق ادب کا اور عظمت کا ہوتا ہے وہ وہاں بالکل نہیں بلکہ بالکل ایسا لگتا ہے کہ کوئی دو دوست بیٹھے ہیں یہاں تک کہ بعض مرید تو ان سے مذاق کرنے کے بعد تالی تک مار دیتے ہیں۔
جواب: اس میں بھی ان کی فنائیت کا دخل ہوسکتا ہے لیکن مرید سے حد سے زیادہ بے تکلف نہ ہونا چاہیے۔
۲۱٤ حال: بظاہر یہ باتیں ان کے اور مرید نہیں جانتے کہ میرا ان کے ساتھ ہر وقت کا رہتا ہے اور یہ اللہ جانتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی ان پر وقف کرنے کا عہد کیا تھا لیکن یہ سب معاملات قریب سے دیکھنے کے بعد بہت ہی پریشان ہوں میری زندگی کے چھ سال جو میں نے ان پر لگائے ایسا لگتا ہے کہ ضائع ہوگئے میں تو اللہ کو پانا چاہتا ہوں اور بس مجھے یہ سب عہدے نہیں چاہیے اس ساری صورتحال میں اب میرا مزید یہاں رہنا صحیح نہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان کی ساری ریکارڈنگ، ہزاروں روپے کا سامان جو مختلف دینی کاموں میں استعمال ہوتا ہے، سب میرے پاس ہے، میں اگر یہ کسی کو دوں گا تو حضرت کو پتہ چل جائے گا کہ میں کہیں جارہا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ انہیں کوئی غم یا تکلیف پہنچے میں خاموشی سے آہستہ آہستہ ان کی مجلس میں آنا جانا کم کررہا ہوں تاکہ انہیں تکلیف نہ ہو لیکن یہ سامان جو میرے پاس ہے یہ میں کسی کو دوں گا انہیں پتا چل

جائے گا کہ میں کہیں اور جارہاہوں میں پریشان ہوں مجھے بتائیں کہ کیا میرا یہ طریقہ صحیح ہے یا پھر میں کچھ اور کروں؟

جواب: یہ بتایئے کہ ان چھ سال میں آپ کو ان سے دین کا فائدہ ہوا یا نہیں گناہ چھوٹے یا نہیں تعلق مع اللہ میں ترقی ہوئی یا نہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر آپ خود سوچ لیں کہ ان کو کیوں چھوڑنا چاہتے ہیں، اس میں نفس کی شمولیت تو نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو مشورہ دوسرا ہوگا۔ اطلاع دیں۔

....

۲۱۵ حال: عرض ہے کہ بندہ نے حضرت مولانا ......صاحب مدظلہ کی بیعت کی ہوئی ہے تو حضرت کے دور ہونے اور بندہ کے فی الحال دارالعلوم کراچی میں زیرِ تعلیم ہونے کی وجہ سے بندہ نے باجازت حضرت......صاحب مدظلہ حضرتِ والا مدظلہٗ آپ سے اصلاحی تعلق قائم کیا ہے درج ذیل امور کے بارے میں حکم فرمایئے کہ کیا کیا جائے۔

حضرت ......صاحب نے بیعت کے وقت یہ فرمایا تھا کہ پنج وقتہ نماز باجماعت، سوتے وقت سو مرتبہ استغفار اور ہر وقت یہ خیال کرنا ہے کہ دل اللہ، اللہ، اللہ کہہ رہا ہے، کی پابندی کرنی ہے۔

جواب: نماز باجماعت تو واجب ہے بغیر عذر کے ہرگز نہ چھوڑنا چاہیے۔ البتہ ہر وقت ذکرِ قلبی اللہ، اللہ بوجہ ضعف کے اب نہیں بتایا جاتا بس ہر وقت یہ دھیان رکھو کہ کوئی سانس اللہ کی نافرمانی میں نہ گذرے اصل قلبی ذکر یہ ہے۔

....

۲۱۶ حال: الحمدللہ حضرت والا دامت برکاتہم کے ساتھ اصلاحی تعلق کے بعد جہاں بہت سی دوسری چیزوں کی اصلاح ہوگئی وہاں ایک بیماری جس کا عرصہ سے احساس رہا ہے اور حضرت والا سے پچھلے خطوط میں بھی اس کا ذکر کیا سے

نجات مل گئی، حضرت والا سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں استقامت عطا فرمائیں وہ یہ ہے کہ احقر جن درجات میں اسباق پڑھاتا ہے ان میں عموماً بڑے طلبہ ہوتے ہیں یعنی درجہ سادسہ، خامسہ اور رابعہ کے طلبہ لیکن ان میں بعض نمکین چہروں والے ہوتے ہیں، ان کی طرف میلان کا خطرہ رہتا ہے، الحمدللہ حضرت والا کی توجہ کی برکت سے اس میں کافی حد تک پریشانی ختم ہوگئی ہے اور بہت زیادہ فرق آیا ہے، الحمدللہ۔

جواب: میلان ہونا برا نہیں البتہ اس پر عمل نہ کریں سخت احتیاط کریں غیر حسین کو سامنے بیٹھائیں اور حسینوں کو دائیں بائیں بیٹھائیں غیر حسین متن بن جائیں گے اور حسین حاشیہ اور متن جلی ہوتا ہے، حاشیہ خفی ہوتا ہے اور حاشیہ پر نظر کم جاتی ہے۔

۲۱۷ حال: کوئی طالب علم اگر بات نہ مانے یا غیر اخلاقی حرکات میں مبتلا نظر آجائے یا غیر تعلیمی سرگرمیوں میں وقت ضائع کرتے ہوئے نظر آجائے تو دل میں ان کی وقعت کم ہوجاتی ہے، قدر و اکرام میں کمی آجاتی ہے، نتیجتاً ان کی طرف سے توجہ ختم ہوجاتی ہے، پھر رفتہ رفتہ ایسے طلبہ احقر سے دور ہوجاتے ہیں دوسری طرف احقر کو شدت سے احساس رہتا ہے کہ یہ میری کمزوری ہے کہ یہ طلبہ مجھ سے استفادہ نہیں کر رہے ہیں، حضرت والا سے اس حوالہ سے ارشاد فرمانے کی التماس ہے۔

جواب: بیمار پر شفقت کی جاتی ہے نفرت نہیں شفقت سے کام لیں اور اصلاح کی کوشش کریں۔ جن کے بارے میں گمان اقرب الی الیقین ہو کہ ان کے حالات درست نہیں ہوں گے جیسے بعض کا مقصد حصولِ علم ہوتا ہی نہیں تو ان پر نسبتاً توجہ کم کردیں تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔

....

۲۱۸ حال: حضرت والا سے پوچھنا ہے کہ بندہ الحمدللہ پانچ وقت کی نماز پڑھتا

ہے لیکن نماز میں دھیان اور خشوع وخضوع نہیں ہوتا، بے دھیانی اور بے توجہی سے نماز ادا کرتا ہوں۔ شروع سے اخیر تک یہی حال ہوتا ہے۔ اُمید ہے کہ حضرت والا علاج تجویز فرمائیں گے۔

جواب: بار بار دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتے رہیں، جب دل ادھر ادھر چلا جائے پھر پکڑ کر اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر کر دیں، یا ہر لفظ کو سوچ سوچ کر ادا کریں یا یہ سوچیں کہ یہ میری آخری نماز ہے، اس کے بعد مجھے دوسری نماز نہیں ملے گی یا نماز کے ہر رکن میں یہ خیال کریں کہ مجھے اب اس رکن میں رہنا ہے مثلاً قیام میں سوچیں کہ مجھے قیام ہی میں رہنا ہے رکوع میں سوچیں کہ رکوع ہی میں رہنا ہے سجدہ میں سوچیں کہ سجدہ ہی میں رہنا ہے، وعلیٰ ہذا القیاس، ان طریقوں میں جو طریقہ آپ کو پسند آئے اس پر عمل کریں۔

....

۲۱۹ حال: گذارش ہے کہ عرصہ سے ایک بات بہت پریشان کر رہی ہے، وہ یہ ہے کہ اس وقت میری عمر چالیس سال سے متجاوز ہے تقریباً ۲۲ سال سے یعنی درجہ اولیٰ کے سال سے تصوف سے وابستگی ہے (الحمدللہ) شروع میں حضرت مولانا...... سے بیعت تھا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت والا سے بیعت ہوا۔ اس کے علاوہ اکابر علماء سے باقاعدہ علمی استفادہ کا تعلق رہا ہے۔

اور الحمدللہ ثم الحمدللہ اب تک دس کتابوں کی تالیف کی سعادت حاصل کرنے کی اللہ تعالیٰ نے سعادت بخشی جو منظر عام پر آ چکی ہیں جبکہ کئی کتابیں زیر طباعت اور کئی کتابیں زیرِ تالیف ہیں۔ یہ سب کچھ صرف معاملہ فہمی کے لیے بیان کیا ہے تاکہ حضرت والا کو پریشانی نہ ہو، اب ہمیشہ یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ میں انتہائی کمزور ہوں اعمال کے اعتبار سے بھی، اخلاق کے اعتبار سے بھی، خاص کر جس میدان کو حضرت والا نے اختیار کیا ہے میں اس میں صفر ہوں

کہ میرے اساتذہ کرام اور مشائخ اس عمر میں ولی اللہ بن گئے، لوگ ان سے کس قدر فائدہ حاصل کررہے تھے اور وہ کتنے عالی مرتبہ میں پہنچ گئے اور میں کتنا پیچھے رہ گیا، مجھے اس عمر میں کیا بننا چاہیے اور کہاں رہ گیا، اپنے اندر بہت زیادہ خامیاں اور نقائص نظر آرہے ہیں اپنی طرف سے حسب استطاعت کوشش بھی کرتا ہوں کہ حضرت والا کی جمعرات کی شام کی مجلس میں اور بعض دوسرے مشائخ کی مجلس میں حاضری دوں اور معمولات کی پابندی کی حتی الامکان کوشش کرتا ہوں لیکن یہ احساس دامن گیر رہتا ہے، ایسے میں مجھے کیا کرنا چاہیے، حضرت والا سے خصوصی دعاؤں سے التماس ہے کہ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ والا بنادیں، نافع بنادیں، تقویٰ کی زندگی سے نواز دیں۔

جواب: یہ احساس کہ میں پسماندہ رہ گیا ہوں مبارک ہے بشرطیکہ کہ مایوسی نہ ہو اور طریقہ سے کام میں لگے رہیں جس کی پہلی شرط یہ ہے کہ کسی ایک مصلح کا انتخاب کریں اور اسی کے ہو جائیں اور اپنا احوال اسی سے کہیں اور اسی کے مشورہ پر عمل کریں البتہ عظمت تمام مشائخ کی ہو اس کی مثال بالکل مریض اور ڈاکٹر کی ہے کہ مریض کسی ایک ڈاکٹر سے علاج کراتا ہے البتہ جانتا ہے کہ اور بھی ڈاکٹر ہیں، جس طرح بیک وقت مختلف ڈاکٹروں سے علاج کرانا بجائے نافع ہونے کے مضر ہو جاتا ہے اسی پر روحانی معالجہ کو قیاس کرلیں۔ اسی لئے صوفیاء و مشائخ کا اجماع ہے کہ یک در گیر و محکم گیر۔ پھر جس قدر ہو سکے وقت نکال کر اس کی صحبت میں آئیں حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کم از کم ایک چلہ شیخ کی خانقاہ میں لگانا چاہیے حصول نسبت کے لیے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

....

۲۲۰ حال: میں مکتب میں پڑھانا چاہتا ہوں لیکن چھوٹے لڑکے جن کی ڈارھی

نہیں نکلی ہے، ان پر نظر ڈالنا نہیں چاہتا ہوں حضرت والا مدظلہم جیسا فرمائیں گے ویسا کروں گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جواب: ان پر نظر نہ ڈالیں بغیر نظر ڈالے پڑھا یا کریں۔

۲۲۱ حال: میں کسی آدمی سے ملنا نہیں چاہتا ہوں اور میرا جی نہیں چاہتا ہے کہ ہنسوں حضرت والا مدظلہم جو علاج بتائیں گے اس پر عمل کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

جواب: بالکل لوگوں سے نہ ملنا اور بالکل نہ ہنسنا مناسب نہیں اعتدال ہونا چاہیے نیک لوگوں سے ملنا اور خوش طبعی سے رہنا بھی عبادت ہے، زیادہ تنہا رہنا نفسیاتی بیماری کا پیش خیمہ ہے اور تکبر پیدا ہونے کا بھی ڈر ہے۔ نہ بہت زیادہ اختلاط ہو نہ بہت زیادہ اجتناب، اعتدال مطلوب ہے۔

....

۲۲۲ حال: حضرت والا میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرا دل بہت زیادہ کمزور ہے ذرا سی پریشانی آجائے یا کوئی ہلکی سے مرض/تکلیف آجائے تو میں ایسے پریشان ہوجاتا ہوں گویا کہ زندگی موت کا مسئلہ ہے، ہر منٹ ہر سیکنڈ اسی پریشانی تکلیف کی طرف دھیان رہتا ہے اور چکر کا دورہ پڑجاتا ہے، اس سے میرے سارے معمولات خراب ہوجاتے ہیں نماز، ذکر اور نیک کام میں دھیان نہیں رہتا، دماغ کی سوئی اسی پریشانی/تکلیف کی طرف اٹکی رہتی ہے۔ کبھی کبھار محسوس ہوتا ہے کہ میری طبیعت مکمل طور پر اپنی والدہ محترمہ کی طرح ہے، کیونکہ انہیں بھی کئی بار ایسے پریشان ہوتے دیکھا ہے۔ دل کو بہت رنج داور تکلیف ہوتی ہے کہ رضا بالقضاء اور صبر کے ثمرات اور توکل اور تفویض وغیرہ کا علم ہوتے ہوئے عمل نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ جب صبر کرنے کا موقع آتا ہے تو بندہ جنگ ہار جاتا ہے، اور پریشانی کا غلبہ سوار ہوجاتا ہے۔ اُمید ہے حضرت والا اس سلسلے میں رہنمائی فرمائیں گے اپنی طرف سے ان شاء اللہ پورا ارادہ اور عزم ہے کہ

حضرت والا کی ایک ایک بار پر عمل کروں گا۔ان شاء اللہ۔

جواب: پریشان ہونا صبر کے خلاف نہیں یہ تو بعض کے اندر طبعی کمزوری ہوتی ہے جس کا ہمت سے بار بار مقابلہ کر کے قابو پایا جا سکتا ہے یعنی یہ سوچیں کہ یہ جو پریشانی آئی ہے اللہ کی طرف سے ہے اور اسی میں ہمارا نفع ہے کیونکہ وہ حاکم بھی ہیں اور حکیم بھی ہیں البتہ اس کے رفع ہونے کی دعا بھی کریں کہ یا اللہ یہ غم اور پریشانی بھی نعمت ہے لیکن ہم ضعیف ہیں لہٰذا اس پریشانی کی نعمت کو راحت کی نعمت سے تبدیل فرما دیجیے۔تکلیف اور مصیبت میں پریشان ہونا یہ صبر اور توکل اور تفویض کے خلاف نہیں۔صبر کے خلاف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے شکایت یا اعتراض پیدا ہو جائے۔

۲۲۳ حال: حضرت والا میرا دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے ڈر بہت لگتا ہے اس کی وجہ سے فجر اور عشاء کی نماز بھی مسجد میں پڑھنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ یہاں انگلینڈ میں رہتے ہوئے جہاں کہیں لفنگے قسم کے گورے کھڑے ہوں ان کے پاس سے گزرتے ہوئے بھی خوف محسوس ہوتا ہے اور بعض اوقات بہت ضروری کام بھی اپنے اسی ڈر کی وجہ سے کرنے سے رہ جاتے ہیں۔

جواب: یہ بھی طبعی کمزوری ہے غنڈوں اور لفنگوں سے تو ہر ایک کو ڈر لگتا ہے ان سے بچنا ہی چاہیے البتہ اتنا زیادہ وہم بھی نہ کریں کہ محض وہم پر نماز باجماعت چھوڑ دیں اگر خطرہ نہیں ہے تو اس ڈر کو مغلوب کر کے مسجد جائیں۔

۲۲۴ حال: اور آخری بات آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ کیا کبھی کبھار میں لیسٹر والے حضرت مولانا محمد ایوب سورتی صاحب سے بھی رہنمائی لے سکتا ہوں؟ کیونکہ جب میں لیسٹر میں گیا تو انہوں نے مجھے آپ حضرت والا کی بہت سی کتابیں تحفۃً دیں اور ان کی مسجد ''دعوۃ الحق'' میں میں نے حضرت والا کی تصانیف ہر جگہ دیکھی ہیں؟

جواب: قریب کا مصلح زیادہ نافع ہوتا ہے اس لئے مولانا ایوب صاحب سے رجوع کرنا آپ کے لیے زیادہ سہل اور نافع ہوگا۔ آپ کی اہلیہ کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ کے گھر میں ٹی وی ہے اور وہ اس سے چھٹکارا چاہتی ہیں پھر آپ ٹی وی کو گھر سے کیوں نہیں نکالتے ٹی وی رکھنا سخت گناہ ہے۔

۲۲۵ حال: چونکہ یہ پہلا خط ہے لہٰذا ڈاک کے لیے ہدیہ پانچ پونڈ رکھ رہا ہوں ان شاء اللہ اگلی دفعہ سے پوری پوری کوشش ہوگی کہ ڈاک کی پاکستانی ٹکٹیں ساتھ روانہ کروں، کسی بھی کوتاہی کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

جواب: خط کے لفافہ میں روپیہ رکھ کر بھیجنا جائز نہیں۔ پانچ پونڈ تو یہاں کے پانچ سو سے بھی زیادہ ہوں گے۔ لہٰذا مطلع کریں کہ ٹکٹ لگانے کے بعد جو رقم بچے گی اس کا کیا کیا جائے۔

....

۲۲۶ حال: عرض یہ ہے کہ بعض مرتبہ بندہ کسی عبادت مثلاً نماز ذکر وغیرہ میں مشغول ہوتا ہے اور قریب میں کوئی اور شخص آ کر بیٹھ جاتا ہے تو عبادت کی کیفیت بِلا اِختیار اچھی ہوجاتی ہے مثلاً نماز پڑھ رہا ہوں اور کوئی آجاتا ہے تو نماز کے حسن اور خشوع میں اضافہ ہوجاتا ہے اسی طرح ذکر وغیرہ میں بھی یہی حالت ہوجاتی ہے لیکن یہ قصداً نہیں ہوتا بلکہ ذہن اس شخص کی طرف مشغول ہوجاتا ہے اور عبادت کی کیفیت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

جواب: مخلوق کی وجہ سے عبادت کی کیفیت کا اچھا ہوجانا اور جوارح سے حسن اور خشوع ظاہر ہونے لگنا بلا اختیار نہیں، اختیار سے ہے، جس میں نفس کی سازش اور ریا کا اندیشہ ہے لہٰذا دوران ذکر وعبادت کسی کے آنے کے بعد جوارح سے خشوع میں اضافہ کا اظہار نہ ہونے دیں یعنی ذکر وعبادت کو اس وقت زیادہ نہ سنواریں بلکہ عبادت کو اسی سطح پر رہنے دیں جو اس کے آنے سے قبل تھی۔

۲۲۷ حال: عرض یہ ہے کہ میں اپنے اندر استقلال اور استقامت نہیں پاتا کہ ایک دو تین دن تو خوب وقت اچھی طریقہ سے گذرتا ہے عبادات، نماز، ذکر تلاوت میں خوب دل لگتا ہے، اور خوب اللہ تعالیٰ کا دھیان رہتا ہے اور زیادہ سے زیادہ اعمال کرنے کا جی چاہتا ہے لیکن دو تین دن کے بعد بالکل طبیعت منعکس ہو جاتی ہے اور ایک دو دن اس طرح گذرتا ہے کہ اعمال میں دل لگتا ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ کا دھیان بھی مفقود بلکہ ایک غفلت سی حالت رہتی ہے معمولات بھی مشکل سے یوں ہی غفلت کے ساتھ ادا ہوتے ہیں بالکل اعمال کی طرف مشکل سے طبیعت جاتی ہے خصوصاً پہلے عبادت کی جو کیفیت تھی حسن اور خشوع کے اعتبار سے وہ چلی جاتی ہے اور بغیر حسن اور خشوع سے اعمال ادا ہوتے ہیں، غرض کیفیات میں بہت بڑا فرق ہو جاتا ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ کیفیات مقصود نہیں بلکہ اعمال مقصود ہونا چاہیے کیفیت ہو یا نہ ہو لیکن بندہ چاہتا ہے کہ اعمال میں حسن اور خشوع اور اللہ کے دھیان کے اعتبار سے استقامت اور استقلال حاصل ہو۔ امید ہے کہ حضرت والا ارشاد فرمائیں گے۔

جواب: بلا کیفیت بہ تکلف اعمال کرنا زیادہ موجب قرب ہے، تو اس میں کیا نقصان ہے؟ ہزار خشوع وخضوع اس پر قربان ہیں۔ اعمال میں استقامت اور استقلال اسی کا نام ہے کہ بہ تکلف وہ اعمال کئے جائیں بہ تکلف دل کو اللہ تعالیٰ سے لگایا جائے، بہ تکلف غفلت کو دور کیا جائے، بہ تکلف اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھا جائے۔ کیفیت میں استقلال ہونا محال ہے۔ لہٰذا اس کی تمنا بھی نہ کریں۔

....

ایک عالم مجاز بیعت کا خط اور جواب

۲۲۸ حال: پریشانی یہ ہے کہ ایک لڑکی جو کہ بندہ کی شاگردہ بھی ہے (کیونکہ کسی وقت بندہ ایک مدرسۃ البنات میں پڑھاتا تھا مگر اب نہیں پڑھا رہا) اور وہ

لڑکی مریدہ بھی ہوگئی تھی۔اس کے گھر والوں کی طرف سے بار بار یہ تقاضا آرہا تھا کہ کسی عالم سے ہمارا رشتہ کرادیں تو بندہ نے دوتین جگہ پر بات بھی کرائی مگر رشتہ نہ بن سکا۔البتہ اس لڑکی کے دنیادار رشتے بھی آرہے تھے مگر وہ رشتہ دینے کو تیار نہیں ہوتے تھے۔لڑکی کے دو بھائی بھی میرے مرید ہیں ایک ان میں سے شاگرد بھی ہے۔تو میں نے ان کے دینی جذبات کو سامنے رکھتے ہوئے اور لڑکی کے بظاہر اچھے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے لڑکی کے بھائی کو نکاح کا پیغام اپنے لئے بھجوایا تو انہوں نے اپنے طور پر استخارے بھی کئے تو اچھے نتائج وثمرات سامنے آئے۔میری غرض اس رشتہ سے یہ تھی کہ باصلاحیت لڑکی ہے اس کے ذریعہ مستورات میں خانقاہ کا نظام یا اگر مدرسہ کی ترتیب بنی تو یہ سنبھال لیں گی اور میں خود اس کے ذریعہ فتنۂ نساء سے اسباباً محفوظ رہ سکوں۔تو رشتے کی بات جب چلی تو میں نے اپنی پہلی گھر والی سے اجازت لی تو انہوں نے خوشی سے اجازت دے دی (بندہ کی چھوٹی سی تین بچیاں بھی ہیں) البتہ بندہ کے سسرالی قدرے ناراض ہوئے ہیں۔اب حضرت خلاصہ یہ ہے کہ جن لوگوں سے دوسرے رشتہ کی بات ہوئی ہے وہ ذہنی طور پر شدت سے تیار ہیں خاص کر وہ شاگردہ، مریدہ لڑکی ذہنی طور پر شدت سے تیار ہے اس کا بھائی بتا رہا تھا وہ وظائف بھی کر رہے ہیں اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتی ہے کہ ''اے اللہ میں آپ کو پانے کے لیے کسی کو پانا چاہتی ہوں، اگر مقدر میں نہیں تو مقدر فرمادے۔'' اور ذہنی طور پر کافی درجہ تک میں بھی رشتہ لینے کے لیے تیار ہوں پہلے اطلاع نہ کرسکا معافی چاہتا ہوں اب اگر رشتہ نہیں لیتا تو خطرہ ہے کہ ان لوگوں کو خاص کر لڑکی کو کوئی دماغی اثر نہ ہوجائے، اگر نہ لوں تو ساری صورتحال کے پیش نظر کیا کروں، اگر لوں تو کس طرح کروں، معافی چاہتا ہوں معاف فرمادیں جواب کا شدت سے منتظر ہوں تاکہ پریشانی دور ہو۔

جواب: جب بیوی موجود ہے تو کیا یہ فتنۂ نساء سے اسبابِ حفاظت میں سے نہیں ہے؟ اس زمانے میں دو بیویوں میں عدل کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ اکثر دیکھنے میں آیا کہ زندگی تلخ ہوگئی اور آخرت کے مواخذہ کا اندیشہ الگ۔ اس زمانے میں ایک ہی بیوی کا حق ادا ہوجائے تو غنیمت ہے، مستورات میں خانقاہی کام اور مدرسہ کی ترتیب بھی نفس کا بہانہ معلوم ہوتا ہے۔ تعجب ہے کہ مشورہ بھی نہیں کیا شائد اس لئے کہ مشورہ میں احتمال تھا کہ آپ کی رائے کے خلاف ہوتا۔ مشائخ کا کام دین کا کام کرنا ہے، لوگوں کو اللہ والا بنانے میں اپنے اوقات کو صرف کرنا ہے نہ کہ شادیاں کرنا۔ مشورہ تو پہلے کیا جاتا ہے، موجودہ صورت میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ ابھی کچھ نہیں بگڑا، خود کو فتنہ میں نہ ڈالیں یعنی دوسری شادی ہرگز نہ کریں۔

....

۲۲۹ حال: کئی سال پہلے ایک صاحب نے ملکی حالات پر پریشانی وتشویش کا اظہار کیا۔ حضرت والا نے مندرجہ ذیل جواب ان کو تحریر فرمایا۔

جواب: آپ کا خط ملا ہمارا آپ کا کام بندگی ہے اور خواجہ کا کام خواجگی ہے، پالنے والا نظام کائنات کو چلانے والا اپنے اسرار نظام کو جانتا ہے ہم آپ بس حق تعالیٰ کو راضی رکھیں۔ اور بس بے فکر رہیے چہ غم، بچہ ابا سے بے فکر ہم سب اپنے ربّا کے کرم کے آسرے پر بے فکر رہیں۔ دعا خوب عافیت نفسی وخاندانی وضلعی وبلدیاتی وصوبائی وملکی وبین الاقوامی کی کرتے رہیں میرے لیے بھی دعا کرتے رہیں۔

....

۲۳۰ حال: حضرت بدنظری کے حوالہ سے عرض کرنا تھا کہ اب الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت والا کی برکت سے بہت بہت نفع ہوا ہے۔ مگر ابھی بھی کچھ باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں مثلاً سڑک پہ راستہ ڈھونڈتے ہوئے جا رہا تھا

کہ مجھے اندازہ ہوگیا کہ کچھ فاصلے پر کوئی عورت کھڑی ہے۔ چونکہ میں راستہ ڈھونڈ رہا تھا لہٰذا اس طرف دیکھا تو نفس نے اسی طرف نگاہ ڈلوائی مگر مجھے دور برقعہ کے سوا کچھ نظر نہ آیا پھر نظر کچھ لمحے تاخیر سے ہٹالی۔ اسی طرح پاس ایک ڈائری آئی جس میں حرمین شریفین کی تصویریں تھیں۔ کہیں کہیں چھوٹی چھوٹی سی۔ وہاں پہ بھی ایک برقعہ والی عورت پر نفس نے نظر ڈلوائی مگر کچھ نظر نہ آیا سر سے پیر تک ستر ڈھکا ہوا تھا۔ پھر میں نے نظر اٹھالی ان سب صورتوں میں میں نے جرمانہ ادا نہ کیا یعنی نفل وغیرہ نہیں پڑھے۔

جواب: صحیح۔ لیکن چونکہ ارادہ کیا کہ دیکھ لوں پھر خواہ نظر نہ آئے اس جرأت پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں کہ میں نے ارادہ کیوں کیا۔

۲۳۱ حال: حضرت امردوں سے احتیاط کررہا ہوں اور فائدہ بھی ہورہا ہے۔ مگر کبھی دل میں کسی کے بارے میں خیال آتا ہے کہ اس میں نمک بالکل تھوڑا محسوس ہورہا ہے اور نماز برابر کھڑا ہو کر پڑھ لیتا ہوں اور اکثر آخر تک اندازہ ہوتا ہے کہ یہ Chance نہیں لینا چاہیے تھا۔ اگر اہتمام کے ساتھ برابر میں کوئی امرد نہ ہو مگر تھوڑا دور ہو تو بھی تھوڑا تھوڑا نقصان اور پریشانی محسوس ہوتی ہے۔

جواب: ایک ذرہ نمک محسوس ہو تو اس سے بھی احتیاط کریں ایسے کے برابر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھیں۔ جتنا ممکن ہو احتیاط کریں۔

۲۳۲ حال: حضرت میں اپنی نالائقی سے سمجھ نہیں سکا کہ کسی دوست سے جلن محسوس ہوتے وقت کیا کرنا چاہیے۔ اگر آپ ایک بار پھر فرمادیں تو بہت عنایت ہوگی۔

جواب: اس کو سلام میں پہل کریں اپنے دوستوں میں اس کی تعریف کریں اس کی نعمت میں اضافہ کی دعا کریں۔ کبھی کبھار اس کو ہدیہ دیں خواہ بالکل معمولی سا ہو۔

۲۳۳ حال: حضرت آج کل میرا عجیب حال ہے۔ میرے بعض دوستوں کو خلافت مل گئی ہے شروع میں کچھ عجیب محسوس ہوا کہ سب کو مل گئی اور مجھے نہیں ملی

پھر کسی وقت تھوڑی تھوڑی جلن محسوس بھی ہوئی پھر کسی سے سنا کہ شیخ سے خلافت مانگنا شیخ کی سخت بے ادبی ہے تو تھوڑا پریشان ہوا کہ یہ کیا سوچ رہا تھا یہاں تک سنا کہ خلافت من جانب اللہ ہوتی ہے تب سے احساس کمتری اور ڈپریشن بھی محسوس کررہا ہوں۔غرض یہ کہ عجیب حال ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں جیسا کہ سب بھائیوں کو ٹافی مل گئی اور مجھے نہیں ملی۔دل چھوٹا ہورہا ہے۔حالانکہ خلافت کی چاہت بھی جانتا ہوں کہ درست نہیں بہت سوچ رہا تھا کہ لکھوں نہ لکھوں یہاں تک کہ لکھ دیا اور دل کا بوجھ ہلکا محسوس کررہا ہوں حضرت اس کے بارے میں کچھ فرمادیجیے۔

جواب: خلافت کی تمنا کرنا شہوت نفس کی ایک قسم ہے، اللہ والوں نے بے نام و نشان رہنا پسند کیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ دارِ آخرت ان کے لیے ہے جو دنیا میں بڑائی اور نام ونمود نہیں چاہتے۔ جب نفس خلافت کی تمنا کرے تو سوچ لو کہ میں اس کا اہل نہیں جس کو شیخ نے خلافت دی ہے ان کو سمجھو کہ وہ اس کے اہل تھے اور احساس کمتری کی اس لئے ضرورت نہیں کہ خلافت مقاصد میں سے نہیں ہے۔اللہ کا پیار خلافت پر نہیں تقویٰ پر ہے جو جتنا زیادہ متقی ہوگا اتنا ہی اللہ کا پیارا ہوگا لہٰذا تقویٰ کا اہتمام کریں جس کو اللہ مل گیا اس کے سامنے خلافت کیا بیچتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ کی دولت علی وجہ الکمال نصیب فرمائے۔

۲۳۴ حال: حضرت آپ دعا فرمادیجیے کہ اللہ تعالیٰ میری کامل اصلاح فرمادے اور دنیا اور آخرت کی بہتری کے لیے بھی دعا کی درخواست ہے۔

جواب: دل سے دعا ہے۔

۲۳۵ حال: حضرت خط لکھے کچھ دن ہو چکے ہیں، یہ سب احساسات وقتی تھے لیکن اب بھی اکثر یہ محسوس کرتا ہوں کہ سب دوست بہت آگے نکل گئے اور میں ان کے جوڑ کا نہیں رہا۔

جواب: کون آگے ہے اور کون پیچھے یہ تو قیامت کے دن معلوم ہوگا جو زیادہ تقویٰ والا ہوگا وہ زیادہ آگے ہوگا یہ خلافت پر موقوف نہیں اس لئے تقویٰ کا اہتمام کریں۔

....

٢٣٦ حال: حضرت والا آج کل ہر طرف سے شادی کی دعوتیں آرہی ہیں جن میں میرے قریبی رشتہ داروں جیسے میرے تایا زاد کی شادی کا بلاوا بھی ہے۔ رسومات کے اس دور میں نکاح اور ولیمہ کے علاوہ نکاح سے پہلے کی دعوتوں میں شرکت کی کہاں تک گنجائش ہے۔

جواب: ولیمہ تو سنت ہے لیکن اس میں بھی شرط ہے کہ وہاں بھی کوئی نافرمانی نہ ہو ورنہ اس میں بھی شرکت جائز نہیں۔ نکاح کی دعوتیں خصوصاً لڑکی والوں کی طرف سے سب رسم ہے اور رسموں سے اجتناب مطلوب ہے۔

٢٣٧ حال: ایک یہ بھی کہ نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے کھانے کی دعوت کرتے ہیں اس دعوت میں لڑکی والوں کے لیے اور لڑکے والوں کے لیے کیا حکم ہے۔

جواب: بالکل رسم ہے، خلاف شریعت خلاف سنت ہے۔

٢٣٨ حال: حضرت دیگر اعتراضات کے علاوہ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعوتیں نہیں کیں لیکن ان سے منع کرنے کا کوئی ثبوت بھی نہیں ملتا لہٰذا یہ دعوتیں ناجائز نہیں ہیں۔

جواب: کیا یہ کہنے والے مفتی اور عالم ہیں کیا یہ خود فتویٰ دینے کے مجاز ہیں یا ان کو علماء سے پوچھ پوچھ کر عمل کرنا چاہئے؟

٢٣٩ حال: حضرت لوگ اب مجھ پر بہت باتیں بنانے لگے ہیں کہ تم بالکل کٹتی جارہی ہو اور خود مجھ کو بھی یہی احساس بڑھتا جارہا ہے اور جب کبھی میں ایسی دعوت میں نہیں جاتی تو میری طبیعت میں اداسی بہت ہوجاتی ہے۔

جواب: ان سے جڑ کر اللہ سے کٹنا کیا پسند کروگی؟ اگر ساری دنیا خلاف ہو اور

بادشاہ ساتھ ہوتو کیا اداسی ہوگی؟ تو بادشاہوں کو بادشاہت کی بھیک دینے والا ساتھ ہوتو اداسی کیسی۔

۲۴۰ حال: حضرت میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ میں اپنے رشتہ داروں خصوصاً والدین کو کیسے مطمئن کروں۔

جواب: ان کو مطمئن کرنا آپ کے ذمہ نہیں آپ کے ذمہ اللہ کے حکم پر چلنا ہے آپ دوٹوک بات کہہ دیں کہ دین کے معاملہ میں علماء دین کے ارشاد پر عمل کروں گی آپ کے قول پر عمل سے معذور ہوں۔ جب تک صاف صاف کہہ کر ان کو مایوس نہیں کروگی وہ آپ کو پریشان کرتے رہیں گے کیونکہ سمجھیں گے کہ یہ ابھی کچی ہے جس دن صاف صاف کہہ دوگی اور وہ سمجھ جائیں گے کہ یہ پکی ہوچکی ہے اس دن آپ کو کہنا چھوڑ دیں گے۔

۲۴۱ حال: جبکہ اکثر دعوتوں میں تو ویسے ہی ہم بے پردگی اور کیمرے کی وجہ سے جاتے ہی نہیں اور جو لوگ ان گناہ کی چیزوں سے اجتناب کرتے ہیں تو دعوت کے جائز یا ناجائز ہونے کا مسئلہ آجاتا ہے۔

جواب: اپنے احباب کی بھی دعوت کرنے کو کون ناجائز کہتا ہے لیکن جن موقعوں پر دعوت سے منع کیا گیا ہے وہاں کیسے جائز ہوگا یا جہاں منع تو نہیں کیا لیکن حکم بھی نہیں دیا وہاں اس کا اہتمام کرنا رسم کو ایجاد کرنا ہے اور رسم جائز نہیں۔ اگر دعوت کرنا ہے تو شادی بیاہ کے موقعوں پر ہی کیوں کرتے ہیں۔ خصوصاً لڑکی والوں کا دعوت کرنا بری رسم ہے۔

۲۴۲ حال: حضرت کبھی کبھی یہ سب کچھ بہت مشکل لگنے لگتا ہے اور میں ہمت ہارنے لگتی ہوں۔

جواب: اللہ کی رضا کو سامنے رکھو لوگوں نے تو اللہ کی راہ میں جانیں دے دیں آپ مخلوق کو اللہ کے لیے ناراض کرتے ہوئے ڈرتی ہو۔

انھی صاحبہ کا دوسرا خط

۲۴۳ حال: حضرت آپ کے خط سے غم دور ہوگیا اور ایسی ہمت پیدا ہوگئی کہ ان دعوتوں میں جانے کے خیال سے وحشت ہونے لگی اور دل میں عجیب کیف محسوس کرتی ہوں۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ یہ ہمارے بزرگوں کی کرامت ہے۔

....

برما سے ایک اجازت یافتہ کا خط

۲۴۴ حال: محترمی ومکرمی مرشدی عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اللہ تبارک تعالیٰ فضل فرماکر جلد سے جلد حضرت والا کو مکمل شفاء عطا فرمائیں۔ خدمت اقدس میں عرض ہے کہ حضرت والا کے طرف سے خلافت نعمت عظمیٰ عطا فرمانے کے خبر ہوتے ہوئے اپنے نالائقی اور نفس کی دناءت پر نظر کرتے ہوئے بہت رونا آیا اور خوف طاری ہوگئے کہ اس نعمت عطا ہونے پر کہیں اپنے آپ کو اچھا سمجھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ سے بہت ہی دعا کرتا ہوں بہت ہی شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ نعمتِ عظمیٰ صرف اور صرف حضرت والا کے شفقت وعنایت فرمانا ایک نالائق انسان پر بہت بڑا احسان فرمایا اس احسان کی زبان سے شکر کرنے کے کو عاجز ہوں صرف دربارِ الٰہی میں بہت دعا کرتا ہوں ہمارے مشفق مرشد کے لیے صحت عافیت سارا دنیا میں فیض جاری فرمادے، پھر سے بیرونِ ملک سفر فرمانے کی طاقت عطا فرمادے اس احسان کی دعا کرتا ہوں ہمارے مشفق مرشد کے لیے صحت عافیت سارا دنیا میں فیض جاری فرمادے۔

مؤدبانہ گذارش ہے مبارک مہینے میں بندہ اور اہل وعیال کے لیے نیک صالح بننے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا ہونے کے لیے نفس کی شرارت

سے محفوظ رہنے کے لیے خاص دعا فرمائیے۔

جواب: عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔آپ کی حالت سے بہت دل خوش ہوا۔نعمت ملنے پر اپنی نااہلیت کا استحضار ہونا اور اپنی حالت پر رونا شیوۂ مقبولین ہے اور عجب وناز شیوۂ مردودین وفاسقین ہے۔اپنے کو نااہل سمجھتے ہوئے نعمت پر شکر کرنا بھی تقاضائے بندگی ہے اور ترقی فی النعمۃ کا ذریعہ ہے۔دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ سے خوب کام لے مخلوق کو استفادہ کی توفیق دے اور قبول فرمائے۔

میر صاحب سے یہ معلوم ہوکر کہ آپ علم دین بھی حاصل کررہے ہیں بہت خوشی ہوئی۔صوفی عالم ہو تو نورٌ علیٰ نور ہوتا ہے۔

۲۴۵ حال: ۲ رمضان المبارک شب خواب میں حضرت شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم برما تشریف لائے بندہ کے مہمان ہوئے بندہ مہمان داری کرنے کی سعادت حاصل کی بندہ نے شاہ صاحب دامت برکاتہم سے روکر عرض کیا کہ حضرت والا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے اجازت بیعت عطا فرمایا حضرت شاہ ابرار الحق صاحب مسکرائے پھر بندہ کے جسم پر دونوں ہاتھ پھیرے۔حضرت اقدس مولانا مظہر صاحب دامت برکاتہم اور حضرت اقدس مولوی میر صاحب دامت برکاتہم سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

جواب: مبارک خواب ہے۔جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

....

۲۴۶ حال: خدمت اقدس میں عرض ہے الحمد للہ علاج الغیبت کی کتابچہ سے بہت فائدہ ہونا شروع ہوا ان شاء اللہ حضرت والا کے دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ غصہ کی مرض کو اعتدال پر رکھے زیادہ تر غصہ شریعت کے خلاف شادی منگنی کی وجہ سے شرکت دعوت دیتے تھے شرکت نہ کرنے پر بہت برا سمجھتے ہیں۔اسی پر پھر بہت

غصہ ہو جاتا ہے پھر کبھی کبھی نازیبا کلام منہ سے نکل جاتا ہے ان طعن و تشنیع کرنے والوں پر اسی طرح بہت سے معاملات میں جو شریعت کے خلاف ہوتے ہیں لوگوں سے بات کرنے سے غصہ آجاتا ہے اسی طرح ہونا بندہ کے لیے برا تو نہیں ہیں۔

جواب: خلاف شریعت کاموں میں شرکت تو ہرگز نہ کریں لیکن نازیبا کلام منہ سے نہ نکالیں ان کے طعن و تشنیع کو برداشت کریں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ آنا اور ہے لیکن خود کو برا کہنے پر غصہ آنا اور ہے اس غصہ میں نفس کی آمیزش ہو جاتی ہے۔ گناہوں پر نکیر بھی کریں مگر گنہگار کی تحقیر نہ کریں بلکہ خود کو سب سے حقیر سمجھیں۔

۲۴۷ حال: دین پر چلنے کی خاطر قریبی رشتہ داروں اور لوگوں کے طعن کی وجہ سے دل میں یہ تمنا پیدا ہوتی ہے کہ سب اہل و عیال کو لے کر مدینہ منورہ یا مکہ شریف چلے جانے کو دل چاہتا ہے اس طرح کی تمنا کرنا بہتر ہے؟

جواب: حرمین شریفین کے حقوق کی رعایت کرنا آسان نہیں اس لیے بار بار زیارت کے لیے آتے جاتے رہنا بہتر ہے اپنے ملک میں ہی دین پر چلیں اور لوگوں کی اذیتوں کو برداشت کریں۔

....

۲۴۸ حال: میرے حالات اتنے برے ہیں کہ حضرت والا کی مجلس میں حاضر ہوتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ حضرت والا کی خدمت میں خط لکھنے کی بھی ہمت نہیں ہو رہی مگر یہ سوچ کر خط لکھ رہا ہوں کہ اگر اپنی بیماریوں کا حال عرض نہیں کروں گا تو علاج کیسے ہوگا۔

جواب: یہ شرم شیطان کی چال ہے مربی سے دور کرنے کی۔ کتنا ہی برا حال ہو شیخ کے پاس آنا اور اطلاع حال کرنا نہ چھوڑو۔

۲۴۹ حال: **دینداروں سے حسد**: اپنی دینی حالت اتنی بری ہے کہ اب دوسروں کے دین پر حسد کا خیال ہی نہیں آتا بس خانقاہ میں یہی تصور کے

ساتھ حاضری ہوتی ہے کہ نیک لوگوں کے مجمع میں ایک گناہگار آ گیا ہو جو خانقاہ میں تو صوفی بنا رہتا ہے لیکن باہر اور خاص کر ہسپتال میں اپنے شیخ کی ساری تعلیمات بھلا دیتا ہے۔

جواب: اپنی حقارت کا استحضار تو مبارک حال ہے جس کی وجہ سے حسد سے نجات مل گئی، **اللّٰھم زد فزد**۔

۲۵۰ حال: **غیبت**: اس کا علاج حضرت والا نے یہ بتایا تھا کہ اگر غیبت ہوجائے تو جس کے سامنے کی اسی کے سامنے جس کی غیبت کی ہے اس کی تعریف کرو اور یہ اقرار کرو کہ میں نے غیبت کی ہے۔ اب اس علاج پر بھی باقاعدگی سے عمل نہیں ہے۔ کبھی کبھار لاپرواہی سے غیبت ہوجاتی ہے اور غیبت ہونے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ میں نے غیبت کردی۔

جواب: احساس ہونے کے بعد تلافی کریں۔

۲۵۱ حال: **تکبر اور حب جاہ**: اس کا جو علاج حضرت والا نے ارشاد فرمایا تھا وہ بھی اب شاذونادر ہی کر پاتا ہوں۔ حضرت والا نے کچھ مراقبے تعلیم فرمائے تھے۔

(۱)...... **مَآ اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَۃٍ** ......الخ

(۲)...... میں تمام مسلمانوں سے کم تر ہوں فی الحال......الخ

(۳)...... آیت: **تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃِ** ......الخ

(٤)...... حدیث: دو بھوکے بھیڑیوں کو اگر بکریوں کے ریوڑ میں......الخ

(۵)...... اپنے عیوب کا استحضار۔

جواب: مریض دوا نہ پئے تو اس کا کیا علاج۔ اگر شفاء چاہتے ہو مجوزہ علاج کی پابندی کرو جس طرح جسمانی بیماری میں دوا کی پابندی کرتے ہو۔

۲۵۲ حال: **دل کی حفاظت**: اپنی ایک بیماری کا حال حضرت والا کی

خدمت عالیہ میں عرض کرتا ہوں۔ ہسپتال میں ہمارا ہر وقت عورت ڈاکٹر نیوں اور نرسوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ میری عادت ہے کہ اپنے دوستوں سے ہر وقت خوش طبعی کی باتیں کرتا رہتا ہوں۔ اسی عادت کی وجہ سے کبھی کبھار نرسوں کو کسی بات کا حکم دیتے ہوئے یا کسی عورت ڈاکٹرنی کو کسی مریض کے بارے میں کوئی ضروری بات بتاتے ہوئے کوئی ایسی ہنسانے والی بات کہہ جاتا ہوں جس کا بعد میں مجھے احساس ہوتا ہے کہ یہ تو غیر ضروری بات تھی اور نامحرم سے بلاضرورت بات کرنا تو حرام ہے۔ دوسرے اس ہنسانے والی بات کو کہتے وقت دل میں ایک لذت سی بھی پیدا ہوتی ہے جو یقیناً نامحرموں کے سامنے اپنی اہمیت اور Value بڑھ جانے کے احساس سے پیدا ہوتی ہے۔ جب سے مجھے اپنی اس بیماری کا احساس ہوا ہے میں نے احتیاط تو شروع کردی ہے اور جب بھی کسی نامحرم سے کوئی ضروری بات کرتا ہوں تو کوشش ہوتی ہے کہ کوئی ایسی بات نہ کروں جس سے سامنے والی کو ہنسی آئے لیکن اب بھی اکثر ایسا کر بیٹھتا ہوں۔ حضرت والا اپنی مہربانی سے اس بیماری کا علاج بیان فرمادیں اور جب میں ایسی ہنسانے والی بات کسی نامحرم سے کہتا ہوں تو فوراً آس پاس جھانک کر دیکھتا ہوں کہ کسی پیر بھائی نے یا کسی دیندار شخص نے مجھے یہ کام کرتے ہوئے دیکھ تو نہیں لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ضرور میرے دل میں کوئی چور ہے۔

جواب: خوب سمجھ لو کہ یہ بیماری اتنی خطرناک ہے جو دین کا ستیاناس کردے گی اور اس کے نقصانات احاطۂ تحریر سے خارج ہیں۔ اگر اس پر قابو نہ پایا تو اللہ تعالیٰ نے دین کی قیمت پر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا فرض نہیں کیا۔ نفس کو ڈراؤ کہ شیخ نے ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم کی اجازت تقویٰ کی شرط پر دی ہے اگر اس میں کوتاہی کی تو آخرت کی تباہی اور دنیا کی رسوائی سے بچنے کے لیے شیخ اجازت منسوخ کردے گا اور تعلیم چھوڑنا پڑے گی۔ اگر آئندہ یہ حرکت کی تو ہر غلطی پر سو روپے صدقہ

کریں اور اطلاع کریں۔

۲۵۳ حال: نظر کی حفاظت: اگرچہ ہسپتال میں نظر کی حفاظت کا بہت زیادہ اہتمام رہتا ہے لیکن بعض اوقات کسی ضروری کام سے نظر اٹھاتا ہوں تو اکثر کسی نامحرم پر نظر پڑ جاتی ہے جو سامنے موجود ہوتی ہے۔ اگرچہ فوراً نظر ہٹا لیتا ہوں لیکن دل میں عارضی طور پر اس کی تصویر تو آ ہی جاتی ہے جو تھوڑے عرصے بعد دل سے نکل بھی جاتی ہے اور اس میں مشغول بھی نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں میں کیا کروں کہ اتفاقاً بھی نظر کسی نامحرم پر لمحے بھر کے لیے بھی نہ پڑے کیونکہ ہمارے ساتھ ہر وقت کوئی نہ کوئی نامحرم ڈاکٹرنی یا نرس یا مریض کی رشتے دار موجود ہی ہوتی ہیں۔

جواب: ایسے مواقع پر انتہائی احتیاط سے نظر اٹھائیں دیکھنے سے پہلے غور کریں کہ آس پاس تو کوئی نہیں ہے اگر ہے تو احتیاط سے نظر اٹھائیں کہ اس پر نہ پڑے۔ اور گھر سے نکلتے وقت یہ نیت کر کے نکلیں کہ کسی نامحرم کو نہیں دیکھنا ہے اور نظر بے محابا نہیں اٹھانی ہے۔

۲۵۴ حال: ہسپتال میں میرا نامحرموں سے اتنا زیادہ واسطہ رہتا ہے کہ ہر وقت یہ خیال رہتا ہے کہ شاید میں حضرت والا کی تعلیمات پر صحیح عمل نہیں کر رہا ہوں۔

جواب: جب یہ احساس ہے اور مبارک احساس ہے تو مایوسی کی کیا بات ہے دوبارہ سے تقویٰ کا اہتمام شروع کر دیں۔ اگر وضو ٹوٹ جائے تو کیا کوئی مایوس ہوتا ہے یا دوبارہ وضو کر کے سرگرم ہو جاتا ہے۔ تقویٰ اگر ٹوٹ جائے تو دل سے توبہ کر کے دوبارہ متقی ہو جایئے۔ اسی طرح منزل طے ہو جائے گی۔

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اٹھے اٹھ کر چلے

۲۵۵ حال: ہسپتال کی ڈیوٹی اتنی سخت ہے کہ ذکر اور حضرت والا کے ارشاد

فرمائے ہوئے علاج جو مراقبوں کی صورت میں ہیں مہینوں مہینوں گزر جاتے ہیں اور پورا نہیں کر پاتا۔ یہ احساس اب اکثر دل میں رہتا ہے کہ میں نے اپنے شیخ کی قدر نہ کی اور جو کچھ پایا تھا سب کا سب اپنی غفلت سے حضرت والا کے ارشاد فرمائے ہوئے علاج کو نہ کرنے سے اور اپنی سستی اور کاہلی سے گنوا دیا۔

جواب: ارے بھائی کم ازکم ذکر میں ناغہ نہ کرو خواہ تعداد ایک چوتھائی کر دو، جب مصروفیت زیادہ ہو۔ چلتے پھرتے ہی کچھ پڑھ لو۔

انھی ڈاکٹر صاحب کا دوسرا خط

۲۵۶ حال: مجموعی طور پر میرے حالات زیادہ اچھے نہیں ہیں کافی عرصے تو خط لکھنے میں ہی تامل ہوا کہ حضرت والا نے جو علاج بیان فرمایا تھا وہ تو اب تک دوبارہ شروع نہیں کیا اور حضرت والا کو خط لکھا تو حضرت والا کو کتنی تکلیف ہوگی کہ جب یہ شخص علاج ہی نہیں کر رہا تو اصلاح کیسے ہوگی۔

جواب: کچھ بھی حال ہو اطلاع کرنی چاہیے، اطلاع نہ کرنا اور مضر ہے۔

۲۵۷ حال: **غیبت**: اگرچہ شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ کسی کی غیبت بھولے سے ہو جاتی ہے جس پر فوراً توبہ کر لیتا ہوں مگر حضرت والا نے غیبت کرنے پر جو علاج ارشاد فرمایا تھا کہ جس کی غیبت کی ہے تو جس کے سامنے غیبت کی ہے اس کے سامنے اس بات کا اقرار کرو کہ میں نے فلانے شخص کی غیبت کی تھی اور یہ میری غلطی تھی۔ اب اپنی غفلت سے یہ علاج بھی نہیں کر رہا۔

جواب: کیوں نہیں کیا؟ کیا آخرت کے مواخذہ کے لیے تیار ہو۔

۲۵۸ حال: **دل کی حفاظت**: پچھلے خط میں حضرت والا کی خدمت میں جو دل کی بیماری عرض کی تھی کہ کسی نرس یا ڈاکٹرنی سے بات کرتے ہوئے ہنسانے والی کوئی بات کہہ جاتا ہوں اور حضرت والا نے دوبارہ ایسی غلطی کرنے پر سو روپیہ جرمانہ جمع کروانے کو فرمایا تھا پچھلے تقریباً ایک ماہ میں تین سے چار دفعہ

مجھ سے یہ غلطی ہوئی اوراس کا جرمانہ بھی میں نے مدرسے میں جمع کروادیا۔

اگرچہ اب براہِ راست کسی نرس یا ڈاکٹرنی سے کوئی ہنسانے والا جملہ نہیں کہتا لیکن جب کسی مرد ڈاکٹر سے گفتگو کررہا ہوتا ہوں اور ساتھ میں ہنسی مذاق کی بات کررہا ہوتا ہوں اورآس پاس کوئی نرس یا ڈاکٹرنی کھڑی ہوتی ہے تو دل میں یہ خیال آتا رہتا ہے کہ میرے اس ہنسی مذاق کی بات سے سامنے والی نرس یا ڈاکٹرنی بھی خوب محظوظ ہورہی ہوگی۔اوراس کے دل میں میری خوب Value بڑھ رہی ہوگی۔

جواب: اس وقت مرد ڈاکٹر سے بھی ہنسی مذاق نہ کریں یہ بھی بالواسطہ حسینوں کو خوش کرنا اورحرام لذت کشید کرنا ہے، نفس کا کید بہت خفی ہوتا ہے اوراس کا نقصان احاطۂ تحریر میں نہیں آسکتا۔سخت احتیاط کریں ورنہ دل کا ستیاناس ہوجائے گا۔ ہر وہ حرکت وسکون جس کی مراد غیراللہ ہواللہ سے دوری کا سبب ہے۔

۲۵۹ حال: نظر کی حفاظت: الحمدللہ اب بھی حضرت والا کی برکت سے نظر کی حفاظت کا خوب اہتمام رہتا ہے لیکن ہسپتال میں اکثر اوقات اتنی دفعہ نظر اٹھانی پڑتی ہے کہ ضرور بالضرور کسی نامحرم پر نظر پڑجاتی ہے۔اگرچہ فوراً اپنی نظر جھکا لیتا ہوں اوراس نامحرم کے خیال میں لمحہ بھر کے لیے بھی مشغول نہیں ہوتا لیکن دل میں جو ظلمت پیدا ہوتی ہے اس کا احساس ہوجاتا ہے۔

جواب: نظر پڑجانا اور ہے اور بے احتیاطی سے نظر اٹھانا اور ہے، بے احتیاطی میں نفس شامل ہوتا ہے کہ اس طرح غیر شعوری طور پر مزہ بھی اڑالے اورمعصوم کا معصوم بنا رہے کہ نظر پڑگئی لہٰذا اس ماحول میں دیکھ بھال کر نظر اٹھائیں۔

۲٦۰ حال: پہلے مجھ سے ذکر کی پابندی نہیں ہورہی تھی لیکن جب سے حضرت والا نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ چلتے پھرتے معمولات پورے کرلیا کروتو صبح ہسپتال جاتے ہوئے بس میں سفر کے دوران اپنے معمولات پورے کرلیتا ہوں۔گو کہ

وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی جو خلوت میں گھر میں بیٹھ کر ذکر کے وقت پیدا ہوتی ہے لیکن یہ سوچتا ہوں اگر اس طرح بس میں سفر کے دوران معمولات پورے نہ کیے اور خلوت کا انتظار کرتا رہا تو پہلے کی طرح ذکر کا ناغہ ہوتا رہے گا۔

جواب: صحیح۔

۲٦۱ حال: حضرت والا کی خدمت میں چار دن میں ایک دفعہ حاضری نصیب ہوتی ہے۔ لیکن دل چاہتا ہے زیادہ سے زیادہ حاضری ہو لیکن نوکری کے سخت نظام الاوقات اور ساتھ میں پڑھائی کا بے انتہا بوجھ اس میں مانع ہے۔

جواب: موقع نکال کر آتے رہیں یہ بھی ضروری ہے جس طرح لاکھ مصروفیت میں کھانا کھاتے ہو۔

۲٦۲ حال: الحمدللہ حضرت والا کے تصور ہی سے ایمان تازہ ہوجاتا ہے۔ حضرت والا کے سوا کسی اور کی تقریر پڑھنے یا سننے کا تصور کرنے سے بھی وحشت ہوتی ہے۔ حضرت والا کی مجلس میں حاضری کے وقت بس یہ خیال ہوتا ہے کہ حضرت والا کی ایک نظر مبارک پڑ جائے تو میرا کام بن جائے۔

جواب: دلیل مناسبت ومحبت ہے، مبارک ہو۔ شیخ سے مناسبت نفع ظاہر وباطن کی ضامن ہے۔

۲٦۳ حال: مجموعی طور پر دین کے معاملات میں غفلت اور لاپرواہی برت رہا ہوں۔ ہر وقت یہ احساس رہتا ہے کہ میں دین میں آگے بڑھنے کے بجائے تنزلی کا شکار ہوں۔

جواب: جب تک یہ احساس ہے ان شاءاللہ تنزلی نہیں ہوگی، غفلت کا احساس غفلت سے نکال دے گا ان شاءاللہ تعالیٰ۔

محبت تو اے دل بڑی چیز ہے
یہ کیا کم ہے جو اس کی حسرت ملے

جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

انھی ڈاکٹر صاحب کا تیسرا خط

٢٦٤ حال: تکبر اور حب جاہ کی بیماریاں اب بھی موجود ہیں ہر وقت مستقبل کے پروگرام بناتا رہتا ہوں کہ میں اتنا بڑا ڈاکٹر بن گیا ہوں۔ بڑے بڑے ہسپتال مجھے اپنے پاس بلانا چاہتے ہیں بڑی بڑی تنخواہیں مل رہی ہیں بڑے بڑے ڈاکٹر عزت سے پیش آرہے ہیں۔

جواب: دنیا کی فنائیت کا مراقبہ کریں کہ مثلاً ساری دنیا عزت کر رہی ہے کہ اچانک موت کا فرشتہ آدھمکا اور گردن دبادی اب وہ عزت وشہرت کس کام کی جس کی طلب میں آخرت کو تباہ کیا۔ آیت **تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ** کے معانی میں غور کریں۔

٢٦٥ حال: تکبر کے سلسلے میں ایک بات عرض کرنی تھی کہ پچھلے چند دنوں سے بار بار یہ خیال دل میں آتا ہے اور اس میں مشغول بھی ہوجاتا تھا کہ کچھ لوگ حضرت والا کے قریب تو بہت ہیں لیکن انہوں نے اپنی اصلاح صحیح طرح سے نہیں کروائی جبھی تو اپنی زبان سے سامنے والے کی سُبکی کردیتے ہیں اور اس طرح ایک مسلمان کو ایذا دے کر گناہ کبیرہ میں مشغول ہوتے رہتے ہیں کئی کئی منٹ میں ایسے لوگوں کے بارے میں سوچتا رہتا ہوں۔

جواب: یہ اغیار سے دل کا لگانا ہے حالانکہ صوفی کا مسلک یہ ہوتا ہے کہ تجھ کو پرائی کیا پڑی۔ کیا دوسروں کے بارے میں آپ سے سوال ہوگا، البتہ یہ سوال ہوسکتا ہے کہ تم نے فلاں کے بارے میں کیوں بدگمانی کی اور کیوں اس کو حقیر سمجھا یہ کیوں نہیں سوچا کہ ممکن ہے وہ ہمارا مقبول بندہ ہو۔ جتنی دیر اس میں مشغول رہے توبہ کریں۔

٢٦٦ حال: دنیا کی محبت کی بیماری کے علاج کے لیے حضرت والا نے درج

ذیل مراقبے تعلیم فرمائے تھے:

(۱)...... یہ گاڑیاں اور بنگلے فانی ہیں ایک دن ختم ہوجائیں گے۔

(۲)...... یہ گاڑیاں اور بنگلے ہمیں چھوڑ کر جانے ہیں۔

(۳)...... موت کا مراقبہ۔

(٤)...... اہل اللہ نے اپنی زندگی کس طرح گزاری کہ دنیا کو منہ نہ لگایا۔

درج بالا مراقبے کرنے میں مجھ سے بہت غفلت ہورہی ہے جس کی وجہ سے میرے دل میں دنیا کی محبت اور خاص طور پر نئی گاڑیوں کی محبت اب بھی موجود ہے۔ بیچ میں میں نے نئی نئی گاڑیوں کو دیکھنا اسی طرح سے چھوڑ دیا تھا جیسے کسی نامحرم سے نظر کی حفاظت کرتا ہوں لیکن اب اپنی غفلت اور بے ہمتی سے کبھی کبھی نئی گاڑیوں کو حاصل کرنے کا جذبہ دل میں پیدا ہوتا ہے۔

جواب: موت کا مراقبہ تین منٹ اس طرح کریں کہ مجھ پر نزع طاری ہوگیا سانس رک رہا ہے آنکھوں سے نظر نہیں آرہا کانوں سے سنائی نہیں دے رہا کپڑے قینچی سے کاٹ کر اتارے جارہے ہیں تختہ پر نہلایا جارہا ہے کفنایا جارہا ہوں وغیرہ۔

۲٦۷ حال: ہماری مسجد میں ۲۷ رمضان کو ختم قرآن کے موقع پر ایک اہل حق عالم تشریف لاتے ہیں لیکن ان کے بیان میں اصلاحی باتیں تقریباً نہ ہونے کے برابر ہوتی ہیں اسی لیے دل چاہتا ہے کہ بجائے ان عالم صاحب کے اگر میں حضرت والا کی باتیں سنا دیتا تو لوگوں کو بہت فائدہ ہوتا۔ کیا اس طرح کی بات سوچنا بری بات تو نہیں ہے کہ نفس اپنے آپ کو مصلح بھی سمجھ رہا ہے اور ایک عالم سے زیادہ باکمال بھی سمجھ رہا ہے۔

جواب: دین کی صحیح اور مفید بات لوگوں تک پہنچانے کی نیت کی وجہ سے یہ سوچنا مذموم نہیں۔

....

ایک طالب اصلاح کے دو خط

۲۶۸ حال: گذارش ہے کہ بندہ آنجناب سے اس وقت بیعت ہوا اور آنحضور کی زیارت سے مشرف ہوا تھا جب اپنے اعمالِ قبیحہ کی پاداش میں زندگی و موت کی کشمکش میں مبتلا تھا۔ پھر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے آنجناب کی خدمت میں کراچی خانقاہ پہنچا دیا۔ مگر بدقسمتی کہ جو تمنا اور امید لے کر حاضر ہوا وہ پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک دو روز گذارنے کے بعد آنجناب کے مزاج گرامی ناساز ہوگئے اور بندہ کو چند دن گذارنے کے بعد واپس ہونا پڑا۔

جواب: جب صحبت میسر نہ ہو تو اصلاحی مکاتبت کرنا چاہیے۔ مکاتبت سے بھی اصلاح ہوتی ہے۔

۲۶۹ حال: مگر الحمدللہ ثم الحمدللہ آنحضرت کی دو روز کی محبت نے بہت کام دکھایا اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اک نئی زندگی عطا فرمائی اور احسانات کی بارش کردی۔

جواب: الحمدللہ یہ کیا معمولی نفع ہے شکر کریں۔

۲۷۰ حال: واپس آکر چند خطوط لکھے مگر بعد میں سستی وغفلت کی بھی وجہ ہوئی کہ نہ لکھ سکا۔ اب الحمدللہ ایک سال سے آپ کے خلیفہ کی خدمت میں روزانہ حاضری ہوتی ہے اور ان سے مشورہ کرتا رہتا ہوں۔ مگر چونکہ بندہ کی طبیعت کا میلان آنحضرت کی طرف زیادہ ہے اور سمجھتا ہوں بلکہ یقین رکھتا ہوں کہ آنجناب کے بغیر اللہ کے فضل کے بغیر میری اصلاح نہیں ہوسکتی۔ اس لیے بندہ حضرت کے خلیفہ صاحب مدظلہ کے مشورہ سے آنجناب کو عریضہ نامہ ارسال کررہا ہوں کہ بندہ کو اصلاحی خط لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔

جواب: اجازت ہے۔

۲۷۱ حال: تاکہ میری اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بغاوت کی جو زندگی ہے وہ سو فیصد بندگی اور فرماں برداری کی بن جائے وغیرہ آمین۔ واضح رہے کہ بندہ

اپنے پہلے خطوط جن کا جواب آج تک ڈھائی تین سال کا عرصہ گذرنے کے بعد بھی نہیں ملا اپنے حالات واضح کرچکا ہے۔ باقی حضرت کے خلیفہ صاحب مدظلہٗ نے بندہ کو آگاہ فرمادیا ہے کہ آنحضور جواب خود نہیں دیتے وغیرہ وغیرہ۔

جواب: بوجہ ناسازی طبع غالباً جواب نہ دیا جاسکا ہو لیکن جن کے خطوط ڈاک لفافہ کے ساتھ ہوتے ہیں اگر کسی وجہ سے جواب نہ دیا گیا تو وہ واپس کردیئے جاتے ہیں۔ اگر خط کا جواب نہ ملے تو پندرہ دن بعد یاددہانی کا خط لکھنا چاہیے۔ لکھنے سے معذور ہوں اس لیے مضمون میرا ہوتا ہے قلم دوسرے کا۔

۲۷۲ حال: میرے پیارے مرشد و آقا میں بالکل دوزخ میں گر چکا ہوں اور گناہ میری عادت ثانیہ اور طبیعت بن چکی ہے وغیرہ......وگرنہ میں کبھی ہرگز ہرگز اپنے شیخ کو زحمت نہ دیتا۔

جواب: کون سا گناہ؟ اجمالاً لکھیں، ہر گناہ کا علاج الگ ہے۔ جواب دینے میں زحمت نہیں ہوتی۔ اصلاحی مکاتبت تو زندگی بھر کرنا ہے۔

دوسرا خط

۲۷۳ حال: پہلا اور سب سے بڑا مرض یہ کہ بچپن سے ہی فعلِ قوم لوط علیہ السلام کا چسکا لگا ہوا ہے۔ مگر اب چند سالوں سے جب سے آنجناب کی صرف دو چار روز کی صحبت اور جناب والا کے مواعظِ حسنہ کے مطالعہ کی برکت سے اصل فعل سے تو محفوظ ہوں اور الحمدللہ نظر کی بھی حفاظت ہوجاتی ہے مگر چونکہ بچپن کا مریض ہوں اس لیے تقاضے بہت پریشان کرتے ہیں۔

جواب: لڑکوں سے بالکل نہ ملیں نہ پڑھائیں نہ دیکھیں نہ بات کریں نہ قریب رہیں ان سے شرق و غرب کی دوری رکھیں۔ تقاضوں سے پریشان نہ ہوں جس نے ایک دفعہ بھی گناہ کرلیا تقاضا عمر بھر ہوگا اس کو برداشت کرنا پڑے گا اسی برداشت پر اجر ہے، ان تقاضوں کو دبانے سے ہی خدا ملتا ہے اور اسباب گناہ سے دور رہیں۔

۲۷٤ حال: اور دوسرا یہ سمجھ نہیں آتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب ہے۔

جواب: حاشا وکلّا ایسا گمان نہ کریں اگر وہ عذاب دیں تو بندہ کا کہاں ٹھکانہ ہے وہ ارحم الراحمین ہیں توبہ کرتے ہی سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

۲۷۵ حال: پہلی ہی نظر جو غیر اختیاری ہے پڑ جانے سے چاہے وہ بچہ ہو یا ڈاڑھی مونچھ والا کالا ہو یا گورا بالخصوص پکے پکے حسن والے وغیرہ تو فوراً ان کے چہرہ کے نمک سمیت پورے جسم کے نشیب وفراز دل ودماغ پر نقش ہو جاتے ہیں جبکہ دوسری نظر نہیں ڈالتا۔ مگر پھر بھی یہ کیفیت ہوتی ہے۔ اللہ کے لیے خصوصی توجہ فرمائیں۔

جواب: اس کا سبب ماضی میں گناہوں کا کثرت سے ارتکاب ہے لہٰذا اب نظر بہت احتیاط سے اٹھائیں کوشش کریں کہ پہلی نظر بھی نہ پڑے خصوصاً جہاں امکان ہو کہ یہاں ایسی شکل ہوگی۔ نظر اٹھانے سے پہلے جائزہ لیں۔ پھر بھی اگر نظر پڑ جائے اور مذکورہ کیفیت پیدا ہو تو اپنے اختیار سے مشغول نہ ہوں، کسی مباح کام میں لگ جائیں یا ایک منٹ کے لیے موت قبر اور قیامت کے منظر کو یاد کر لیں۔

۲۷٦ حال: اور گذشتہ لغزشوں کی وجہ سے ہر وقت دل ودماغ پریشان رہتے ہیں اور کوئی نیک عمل کرنے کو جی نہیں چاہتا۔

جواب: ایک بار خوب توبہ کر کے گناہوں کو بھول جائیں توبہ سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے ہم گناہ کو یاد کرنے کے لیے نہیں اللہ کو یاد کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۷۷ حال: خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور والا کے تعلق کی بناء پر ہی بچا ہوا ہوں ورنہ بقسم عرض کرتا ہوں کہ میرے ہی جیسے نالائقوں کی ایسی ایسی ذلتیں ہو چکی ہیں کہ اللہ کی پناہ۔ مگر کیا عرض کروں حضرت کہ میرے آقا ومولیٰ نے آج تک مجھے پردے میں رکھا ہوا ہے جبکہ میں اپنی سیاہ کاریاں دائرۂ تحریر میں نہیں لا سکتا۔

جواب: یہ اللہ کی ستاری ہے جو علامت ہے آپ کی ندامت پر رحمت باری کی۔ جس کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں اس کے عیبوں کی ستاری بھی فرماتے ہیں۔

۲۷۸ حال: اسی لئے ہر وقت فکر رہتی ہے کہ اگر خدانخواستہ میری شامت آ گئی تو مجھ سے برا حشر کسی کا نہیں ہوا ہوگا۔ صحت و جوانی تو برباد ہوچکی ہے مگر قوت برداشت بھی ختم ہوچکی ہے۔ بعض اوقات تو بیٹھے بیٹھے ایسا نفس و شیطان کا حملہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ فرماتے ہیں ورنہ میرا حال بیان کرنے کے قابل نہیں حضور والا آپ تو اللہ کے خاص مقرب بندے ہیں اللہ کے لیے میرے حق میں خصوصی دعا و توجہ فرما دیں کہ نصوح کی طرح اس سیاہ کار کو بھی سچی توبہ کی توفیق اور ہمت ہو جائے۔

جواب: پوری ہمت کر کے گناہوں سے بچتے رہیں لڑکوں کے قریب بھی نہ جائیں ان شاء اللہ ان کی رحمت دامن ستاری میں چھپائے رہے گی۔ تقاضے کے وقت پوری ہمت کر کے نفس کا مقابلہ کریں اور اس کے تقاضوں پر عمل نہ کریں اور ٹھان لیں کہ چاہے جان چلی جائے گناہ کی لذت نہیں اٹھاؤں گا۔ گناہوں کا تقاضا ہونا گناہ نہیں ان تقاضوں پر عمل کرنا گناہ ہے۔

۲۷۹ حال: اور دل و دماغ میں صرف اللہ ہی اللہ ہو دوسری طرف توجہ ہی نہ جائے۔

جواب: یہ مطلوب نہیں کہ گناہ کا خیال ہی نہ آئے۔ خیال آنے کے بعد گناہ سے بچنا مطلوب ہے لاکھ خیال آئے لاکھ گناہ کا تقاضا ہو جب تک گناہ نہیں کرے گا تقویٰ سلامت ہے بلکہ اس مجاہدہ سے اور زیادہ ثواب ملے گا اللہ کا قرب عطا ہوگا۔

....

۲۸۰ حال: اخبار ہو یا کسی شخص سے ایسی خبر جس میں شہوت کی کوئی بات ہو سننے کے لیے فوراً متوجہ ہو جاتا ہوں مثلاً اخبار میں اگر خبر چھپی کہ فلاں لڑکی جسم فروشی کرتی تھی یا عزت کسی لڑکی کی لوٹی گئی تو ایسی خبر پورے اخبار میں سب سے

پہلے پڑھتا ہوں۔

جواب: ایسی خبریں نہ پڑھیں اور دل کو حرام لذت کشی سے بچائیں۔ گناہ کی بات پر خوش ہونا اللہ تعالیٰ سے بے وفائی ہے۔

۲۸۱ حال: جمعہ کے دن نماز کے بعد خلوت میں دعا میں مشغول تھا کہ اچانک ایک نور محسوس ہوا جو قلب میں داخل ہوا اس کے بعد سے عجیب مست حالت رہتی ہے یعنی ایسا سکون قلب میں رہتا ہے کہ آج تک اتنا سکون پہلے کبھی نہیں ملا تھا مگر یہ خوف محسوس ہوتا ہے کہ کسی کو قال نے مارا اور کسی کو حال نے مارا......الخ۔

جواب: یہ احوال اگرچہ مطلوب نہیں لیکن محمود ہیں اس لیے شکر کریں۔ دین کے لذیذ ہونے کا ادراک نعمت ہے لیکن قال اور حال موجب قرب نہیں موجب قرب اعمال ہیں۔

۲۸۲ حال: تقریباً دس دن تک قبض کی کیفیت رہی بہ تکلف اعمال کی پابندی کرتا رہا۔

جواب: ماشاء اللہ یہی چاہیے۔

۲۸۳ حال: چلتے پھرتے شکر کرنے کی عادت ہوگئی ہے چاہے بس میں سیٹ ہی کیوں نہ مل جائے۔

جواب: مبارک حال ہے شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲۸۴ حال: مزاج میں شفقت کا غلبہ نہیں ہے۔

جواب: بہ تکلف محبت وشفقت کا معاملہ کریں، یہ تکلف پھر عادت بن جائے گا۔

....

۲۸۵ حال: حضرت والا معلوم ہے کہ ہر چیز کو فنا ہے کچھ بھی باقی نہیں رہنے والا مگر پھر بھی بعض رشتوں کے بغیر اپنی زندگی محال نظر آتی ہے دل میں آتا ہے کہ ان سے پہلے اللہ میاں مجھے اٹھالیں کہ ان کی جدائی پر صبر مجھ سے نہ ہو سکے گا

حضرت والا پتا نہیں یہ جذبہ تابع شریعت ہے یا نہیں؟ اصلاح کی محتاج ہوں۔

جواب: اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں البتہ دنیا کی مصیبت سے تنگ آ کر موت کی تمنا کرنا یا مصیبت پر بے صبر ہو کر شکایت کرنے لگنا منع ہے۔

۲۸۶ حال: حضرت والا نیکیوں میں بہت سستی معلوم ہوتی ہے نوافل تو دور فرض نماز بھی ڈھنگ سے نہیں پڑھی جا رہی۔ لوگوں سے سنا کہ پون گھنٹہ عشاء کی نماز میں لگ جاتا ہے اور میں ۱۵/۲۰ منٹ میں فارغ ہو جاتی ہوں اور اس میں بھی نہ کیف ہے اور نہ سرور خیالات ہی خیالات اور غضب یہ کہ احساس نہیں ہوتا۔ حضرت والا ذکر کا بھی یہی حال ہے کبھی ہے جو توجہ نصیب ہو جائے بس یونہی چاروں تسبیحات پڑھیں اور ختم۔ حضرت والا پہلے تہجد کے لیے دعا کیا کرتی تھی کہ اللہ میاں آنکھ کھل جائے مگر اب ایسی سستی ہے کہ آنکھ کھل جاتی ہے مگر تہجد نصیب نہیں ہوتی کبھی نیند کا غلبہ ہوتا کہ دوبارا سو جاتی ہوں کبھی ویسے ہی سستی ہوتی ہے صبح اٹھ کر ندامت بھی ہوتی ہے مگر پھر وہی حال ہے۔ حضرت والا دعاؤں کی درخواست ہے۔

جواب: یہ بے ڈھنگی عبادت بھی نعمت ہے شکر کریں شکر سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ دل نہ لگنے کے باوجود بہ تکلف عبادت کرنا زیادہ موجب قرب ہے۔ جس کو ہم معمولی سمجھ رہے ہیں ممکن ہے مجاہدہ کی برکت سے وہی اللہ کو پسند ہو بس دعا کر لیا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ٹوٹی پھوٹی عبادات کو قبول فرما لیں کہ اے اللہ ہم ناقص ہیں ہماری عبادت بھی ناقص ہے لیکن آپ اس کو قبول اپنی شان رحمت کے مطابق فرما لیں۔ نماز میں پون گھنٹہ یا ایک گھنٹہ لگنا مطلوب نہیں خشوع مطلوب ہے، دل لگنا مطلوب نہیں دل لگانا مطلوب ہے۔ بہ تکلف عبادت کرنا خشوع میں داخل ہے۔ وتر سے پہلے چند نوافل تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کریں یہ آسان تہجد ہے، تہجد گذاروں میں ان شاء اللہ تعالیٰ شمار ہو گا۔

۲۸۷ حال: حضرت والا ایک بیماری اپنے اندر محسوس ہوتی ہے کہ جب کہیں جانا ہوتو فوراً کپڑوں کا خیال آتا ہے کہ کون سا پہنوں؟ حضرت والا پھر اگر ایک بار وہاں پہن کر جا چکی ہوتی ہوں تو عموماً دوبارہ وہاں پہن کر نہیں جاتی۔ حضرت والا اصلاح کی درخواست ہے۔

جواب: اسی کو دوبارہ پہن کر جایا کریں۔

۲۸۸ حال: حضرت والا یہ کیفیت تو کافی عرصے سے ہے مگر اب توجہ ہوئی کہ میں اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا کہیں دیکھتی ہوں تو مجھے فوراً آپ والا کا خیال آتا ہے حضرت والا اس طرح نہیں کہ نعوذ باللہ بالکل اللہ جیسا آتا ہو بلکہ فوراً بس دھیان جاتا ہے اور اسی طرح برعکس جب آپ والا کا نام لکھا ہوتو فوراً اللہ رب العزت لاشریک لہٗ کا دھیان ہوتا ہے اس خیال نے مجھے پریشان سا کر دیا ہے جب آتا ہے تو فوراً ہٹانے کا کرتی ہوں۔

جواب: دونوں باتوں میں کوئی مضائقہ نہیں جس سے اللہ ملتا ہے اس کا خیال آنا اللہ تعالیٰ ہی کی محبت کی وجہ سے ہے۔

۲۸۹ حال: حضرت والا میرا ہر عمل اور خیال اصلاح کا محتاج ہے حضرت والا کبھی کبھار دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ ایسا ہو جائے کہ میرے تمام حالات حضرت والا پر انکشاف ہو جائیں اور آپ والا اصلاح فرماتے جائیں، نصیحت فرماتے جائیں میں عمل کرتی جاؤں۔

جواب: اس کی تمنا بھی نہ کریں اطلاع حالات اہل اللہ کا طریقہ ہے اسی پر عمل کرنا چاہیے۔

۲۹۰ حال: حضرت والا میرے اخلاق بہت برے ہیں اپنی بات پر جمے رہنے کی عادت ہے (حضرت والا اکثر ٹھیک ہوتی ہے) مگر دوسرے کو تو برا لگتا ہے۔

جواب: حق بات پر جمی رہو اور ناحق ہو تو فوراً رجوع کرو، حق کو قبول نہ کرنا کبر ہے۔

۲۹۱ حال: حضرت والا کچھ دنوں سے بہت غمزدہ ہوں وجہ یہ ہے کہ ابو نے پیر کے بیان میں جانے سے منع کر دیا ہے حضرت والا کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ بھائی کے ساتھ رکشہ میں آتی تھی کبھی امی بھی ساتھ ہوتی تھیں مگر اب ابو نے منع کر دیا ہے ابو کو پہلے بھی اچھا نہیں لگتا تھا جانا مگر اب تو صاف طور پر منع کر دیا ہے حضرت والا دل میں بہت شکوے شکایتیں آ رہی ہیں کہ میں نے کبھی کہیں جانے کی ضد نہیں کی، حضرت والا آپ والا نے جب سے منع فرمایا ہے بازار جانے کو تب سے تقریباً سال ہوا ہے کہ کبھی بازار نہیں گئی الحمدللہ حضرت والا پھر بھی ابو نے منع کر دیا ہے۔

جواب: بغیر اجازت نہ آئیں کچھ عرصہ بعد خود یا امی کے ذریعہ پھر اجازت حاصل کریں۔

۲۹۲ حال: حضرت والا میں سارے کام مثلاً کھانا وغیرہ پکا کر آتی ہوں شام تک تمام کام نمٹا دیتی ہوں تا کہ فراغت ہو جائے۔ حضرت والا پورا ہفتہ پیر کے دن کا انتظار کرتی ہوں حضرت والا گھر میں ہوتے ہوئے بیان کم ہی سنا جاتا ہے ایک تو گھر کے کاموں میں فرصت کم ملتی ہے اور اگر کاموں کے دوران کیسٹ لگاؤں تو اگر ابو موجود ہوں یا آ جائیں تو بھی برا مناتے ہیں۔ دوپہر میں جب فرصت ہوتی ہے تو اکثر میری یہی کوشش ہوتی ہے کوئی بیان سن لوں یا کوئی کتاب پڑھ لوں۔

جواب: دین سیکھنا بھی فرض ہے جس کا طریقہ پردہ سے مجلس میں شیخ کا وعظ سننا اور یہ میسر نہ ہو تو شیخ کی کتابیں پڑھنا یا کیسٹ سننا۔ حسبِ موقع اس پر عمل کریں۔

۲۹۳ حال: حضرت والا میری زندگی اولیاء اللہ کی زندگی سے بہت بہت دور ہے حضرت والا دل چاہتا ہے کہ ہر وقت ایک دینی فضا ہو ہمہ وقت جائز و ناجائز کا خیال ہو سنتوں کی اتباع ہو مگر حضرت ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا حضرت والا آپ

خاص دعا فرمادیں کہ مجھے اور میرے گھر والوں کو اولیاءِ صدیقین کی آخری سرحد پر پہنچائے، آمین ثم آمین۔

جواب: دینی فضا ہو یا نہ ہو آپ دین پر عمل کریں جائز و ناجائز کا خود خیال رکھیں، سنتوں پر چلیں گناہوں سے بچیں تو یہی آپ کی دینی فضا ہے۔ تقویٰ کی برکت سے اولیاء اللہ میں شمار ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

۲۹۴ حال: حضرت والا کبھی کبھی دل میں بہت بے چینی ہوتی ہے کہ پتا نہیں اللہ رب العزت میرے دل میں بھی آئیں گے کہ نہیں؟ پھر خود ہی دل کو کہتی ہوں کہ مجھ میں تو ابھی بہت سارے گناہ ہیں دل میں، جاہ کے مال کی محبت کے، کپڑوں کی محبت کے، زیور کی محبت کے، اور جانے کتنے غیر اللہ کے پہاڑ ہیں اور پھر نیکیوں میں اس قدر کمی ہے ایسے میں اللہ رب العزت کیسے آئیں گے۔

جواب: اگر نہ آنا ہوتا یعنی اپنا تعلق خاص نہ دینا ہوتا تو آپ کو یہ احساس ہی نہ ہوتا اور دل میں یہ طلب ہی نہ ہوتی۔ یہ طلب علامت سعادت ہے ؎

انہی کو وہ ملتے ہیں جن کو طلب ہے
وہی ڈھونڈتے ہیں جو ہیں پانے والے

۲۹۵ حال: حضرت والا اگر میری زندگی انہی گناہوں میں گذر گئی اور میری کاہلی اور سستی سے میری اصلاح نہ ہوسکی تو کیا میں اللہ رب العزت کے قربِ خاص سے محروم اس دنیا سے جاؤں گی۔ حضرت والا آپ خاص خاص دعا فرمادیں اللہ میاں سے میرے لیے دعا کردیں کہ صرف ایک بار اللہ رب العزت مجھے اپنا قرب عطا فرمادیں ایک بار وہ مزہ تو مل جائے جس پر لوگ اپنے سر تک کٹا دیتے ہیں بغیر دیکھے ایسے جان دیتے ہیں کہ جیسے دیکھتے ہوں حضرتِ والا میرا وجود اللہ رب العزت کے بغیر بے کار ہے۔

جواب: ہمارے سلسلہ کی برکت ہے کہ یہاں کوئی محروم نہیں رہتا حضرت حکیم الامت تھانوی فرماتے ہیں کہ جولوگ اہل اللہ سے تعلق رکھتے ہیں وہ محروم نہیں رہتے آخر میں اللہ تعالیٰ ان کے قلب میں اپنی محبت کو غالب کر کے اور تمام تعلقات ماسوی اللہ کو مغلوب کر کے اپنے پاس بلاتے ہیں۔اس راہ میں ناکامی نہیں ہے۔مطمئن رہیں۔

....

۲۹۶ حال: دیور دبئی سے آنے والے ہیں اور عید پاکستان میں کریں گے۔ اس سلسلے میں شرعی پردے کے حوالے سے باتیں پوچھنی ہیں۔گھر میں کیسے شرعی پردہ کیا جائے کیونکہ گھر کے کام وغیرہ بھی کرنے ہوتے ہیں۔

جواب: جسم کو چادر سے چھپا کر اور چہرہ کو گھونگھٹ سے ڈھانپ کر کہ چہرہ بالکل دکھائی نہ دے گھر کا کام کرسکتی ہیں۔

۲۹۷ حال: کھانا وغیرہ چونکہ ایک ساتھ کھاتے ہیں تو دیور کے آنے کے بعد اس کی کیا صورت ہوگی؟ رمضان میں سحری اور افطاری میں کس طرح میں شرعی پردے کا خیال رکھوں، کیوں کہ سحری اور افطاری ساتھ ہوتی ہے۔ایک بات ضروری بتانی ہے کہ گھر میں میرے شوہر میری ساس اور میں ہوتی ہوں اس لئے اس قسم کی کوئی مشکل پہلے پیش نہیں آئی۔اس لیے حضرت رمضان میں سحری اور افطاری کے سلسلے میں رہنمائی۔

جواب: ایک دسترخوان پر جس پر نامحرم بھی ہوں کھانا جائز نہیں اس لیے عورتیں ایک جگہ کھائیں اور مرد دوسری جگہ الگ کھائیں یا آپ اپنے شوہر کے ساتھ کھائیں اور ساس دیور کے ساتھ کھالیں۔اگر شوہر اپنے بھائی کے ساتھ کھانا چاہیں تو آپ الگ کھائیں۔

۲۹۸ حال: گھر کے کام چونکہ میرے ذمے ہیں اس لیے دیور کے ہوتے

ہوئے گھر کی صفائی وغیرہ کرنا اور خصوصاً کھانا وغیرہ دستر خوان پر رکھنا اس سلسلے میں حضرت ارشاد فرمائیں۔

جواب: دیور کی موجودگی میں جبکہ شوہر یا ساس وغیرہ ہوں جسم اور چہرہ چھپا کر صفائی بھی کرسکتی ہیں اور کھانا دستر خوان پر رکھ سکتی ہیں مگر چہرہ اچھی طرح چھپائیں کہ دکھائی نہ دے۔

۲۹۹ حال: حضرت اس سلسلے میں پہلے میری ساس بہت ناراض ہوگئی تھیں کہ جب ان کو علم ہوا تھا ہوا تھا کہ گھر میں دیور کی موجودگی میں میں پردہ کروں گی اور خصوصاً ایک دستر خوان پر کھانا نہیں کھاؤں گی۔اب بھی امید ہے کہ ضرور ناراض ہوں گی۔حضرت ان کو کیسے سمجھاؤں؟ شوہر کے بارے میں تو امید ہے کہ وہ کچھ نہیں بولیں گے اور دیور بھی الحمدللہ دینی ذہن رکھتے ہیں اور تبلیغی جماعت میں وقت لگاتے ہیں، شاید برا نہ منائیں لیکن میری ساس کی ناراضگی کو وہ شاید برداشت نہ کرسکیں ان کو میں اپنی بات کیسے سمجھاؤں؟

جواب: ساس کی ناراضگی کی پرواہ نہ کریں۔شوہر کو سمجھا دیں۔دین کے معاملہ میں لوگوں کی یا ساس کی باتیں خاموشی سے سن لیں لیکن کریں وہی جو اللہ کا حکم ہے۔سننے سے نہ گھبرائیں۔

۳۰۰ حال: حضرت اگر دیور سے بات چیت ضروری کرنی پڑ جائے تو کیا کرسکتے ہیں۔

جواب: آواز کو سخت کر کے کہہ سکتی ہیں۔

۳۰۱ حال: حضرت اگر ساس یہ کہیں (اور کہہ بھی چکی ہیں) کہ میں نے ایک ضروری مشورہ کرنا ہے تم تینوں ایک کمرے میں آجاؤ تو میں اس صورت میں سر پر چادر ڈال کر اور گھونگھٹ نکال کر دیور سے دور ہو کر ایک کمرے میں بیٹھ سکتی ہوں؟

جواب: بیٹھ سکتی ہیں جبکہ محرم ساتھ ہو۔

۳۰۲ حال: حضرت میں کیا اسی طرح ایک دسترخوان پر بڑی سی چادر لے کر گھونگھٹ نکال کر کھانا نہیں کھا سکتی جبکہ دیور دور بیٹھے ہوں؟

جواب: نہیں! ایک ساتھ کھانا ضرورت میں داخل نہیں اس لیے اس کی اجازت نہیں۔

۳۰۳ حال: اور اسی طرح اگر ساس صاحبہ دیور کے سامنے کسی کام سے بلائیں تو کیا میں گھونگھٹ نکال کر جاؤں یا چہرہ بھی چھپاؤں؟

جواب: چہرہ کو گھونگھٹ سے اور جسم کو چادر سے چھپا کر جا سکتی ہیں جبکہ ساس موجود ہو۔

۳۰۴ حال: اگر حضرت دیور سلام کریں تو میں جواب کیسے دوں؟

جواب: جواب دے سکتی ہیں آواز میں نرمی نہ ہو۔

۳۰۵ حال: حضرت تمام احتیاط کے باوجود میری ان پر یا ان کی مجھ پر نظر پڑ جائے تو میں گناہ گار تو نہیں ہوں گی۔ اور یہ بدنظری میں تو شمار نہ ہوگا؟

جواب: نظر فوراً ہٹا لیں ایک لمحہ کو بھی نہ ٹھہرائیں۔

....

۳۰۶ حال: تواضع اور احساس کمتری میں کیا فرق ہے حقیقت بتلا کر ممنون فرمائیں تاکہ اس پر عمل کیا جائے اور ان دونوں یعنی تواضع اور احساس کمتری کی علامات کیا ہے۔

جواب: تواضع کے معنی ہیں کہ خود کو سب سے کمتر اور سب کو خود سے بہتر سمجھنا اور طلب گار رحمت رہنا اور کمتر سمجھتے ہوئے مایوس ہو جانا احساس کمتری ہے جو پسندیدہ نہیں۔

۳۰۷ حال: بزرگانِ دین کے ہاں یہ اصطلاح ہے کہ شیخ جس پر توجہ فرماتے ہیں اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ترقی مل جاتی ہے اس توجہ کی کیا حقیقت ہے مہربانی

فرما کر اصلاح فرما دیجئے۔

جواب: جو بزرگوں کو خوش رکھتا ہے عادت اللہ ہے کہ اس پر فضل ہو ہی جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو محروم نہیں رکھتے۔ توجہ کی اس سے زیادہ حقیقت نہیں کہ اہل اللہ کی خوشی سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں ان کی توجہ دراصل اللہ تعالیٰ کے فضل کا ذریعہ ہے ورنہ کسی بندہ میں یہ قدرت نہیں کہ اپنی توجہ سے کسی کو ترقی دے دے۔

....

۳۰۸ حال: بعد از سلام عرض ہے کہ کبھی کبھار بدگمانی ہو جاتی ہے اور دل میں بڑائی بھی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی کبھار نفس بہانے بنا کر نظر اول کے بد نگاہی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ مہربانی فرما کر بندہ کو ان میں تین مرضوں کی علاج تجویز فرمائیں۔

جواب: نفس سے کہو کہ یہ تیرا اپنا عیب ہے جو دوسرے کے آئینہ میں نظر آرہا ہے اللہ سے معافی مانگو اور جس کے بارے میں بدگمانی آئی ہے احباب سے اس کی تعریف کرو۔ اور سوچو کہ بدگمانی پر قیامت کے دن دلیل شرعی کا مطالبہ ہوگا تو دلیل کہاں سے لاؤ گے۔ پرچہ عُجب و کبر کا علاج روزانہ پڑھیں۔ ہر بد نگاہی پر دس رکعات پڑھیں۔

۳۰۹ حال: اسی طرح بعض اوقات نماز کے اندر وساوس آجاتے ہیں اور تصور کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہوں لیکن یہ قائم نہیں رہتا چند سیکنڈ ہوتا ہے اس کے بعد دوسرے خیالات آتے ہیں۔ اور کبھی کبھار نماز میں یہ وسوسہ آتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا تو کبھی دوبارہ وضو کرتا ہوں اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ وضو نہیں ٹوٹا تو وضو نہیں کرتا ہوں۔

جواب: وساوس سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ جب دوسرے خیالات آجائیں ان کو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف لے جائیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ سامنے ہیں بار بار یہی عمل دہراتے رہیں۔ وسوسے سے وضو نہیں ٹوٹتا لہٰذا ہرگز دوبارہ وضو نہ کریں

ورنہ شیطان نماز ہی چھڑا دے گا۔ اگر قسم کھا سکیں کہ وضوٹوٹ گیا تب وضو نہیں ہے لیکن اگر قسم نہ کھا سکیں تو وضو باقی ہے۔

۳۱۰ حال: اگر بندہ بیمار ہو جائے تو کسی کو شکایت کرنا کہ مجھے یہ تکلیف ہے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تکلیف کا اظہار کرنا اپنا حال بتانا جائز ہے شکایت جائز نہیں۔

۳۱۱ حال: کبھی کبھار برا خواب دیکھتا ہوں جس سے جی بہت ڈر جاتا ہے کہ معلوم نہیں کیا حادثہ ہونے والا ہے۔

جواب: تعجب ہے کہ خوابوں کو اتنی اہمیت دیتے ہو۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

۳۱۲ حال: کہ میں ایک دینی طالبِ علم ہوں کوئی غیر عالم مجھ سے کوئی کام کرانا چاہتا ہے تو غیر عالم کی اتباع مجھ پر بہت شاق گزرتا ہے اس لیے کہ علماء کو اللہ تعالیٰ نے متبوع کے درجہ پر رکھا ہے اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ اس صورت علم کی ناقدری اور توہین ہوتی ہے اور یہی معاملہ مجھے اپنے پیر بھائیوں کے ساتھ پیش آتا ہے جو مجھ سے چھوٹے بھی ہوتے ہیں اور غیر عالم بھی ہوتے ہیں۔ اصلاح فرما دیجئے۔

جواب: کوئی مالدار دنیا دار کام کے لیے کہے تو غیرت دینی اور غیرتِ علم کے خلاف ہے اس سے انکار کر دیں۔ باقی اپنے ساتھیوں میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اپنے کو متبوع اور مخدوم نہ سمجھیں سب کا خادم اور سب سے کمتر سمجھیں۔ اور یوں سوچیں کہ ہم تو عالم کہلانے کے بھی مستحق نہیں۔ البتہ عمر میں چھوٹوں کو خود چاہیے کہ بڑوں سے کام نہ لیں۔ یہ ادب ان کو سکھائیں۔

۳۱۳ حال: نفلی عبادت بعض اوقات دل پر بہت شاق گزرتا ہے تو اس وقت چھوڑنا چاہیئے یا کرنا چاہیے۔

جواب: جب دل نہ چاہے اس وقت معمول پورا کرنا زیادہ موجب قرب ہے۔ بہرحال اگر عذر ہے یا تھکن ہے تو نفلی عبادت فرض تھوڑی ہے جس کا چھوڑنا گناہ ہو۔

....

۳۱۴ حال: اُمید ہے حضرت کی صحت پہلے سے بہتر ہوگی۔ سب سے پہلے تو حضرت کی تہہ دل سے شکر گذار ہوں کہ حضرت کی برکت سے زندگی تبدیل ہوتی چلی گئی۔ یونیورسٹی چھوڑنے سے لے کر شادی کے بعد تک اور ابھی بھی ہر ہر لمحہ حضرت سے مشورے کی ضرورت ہے۔ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے بلا استحقاق ایسا مسیحا عطا کیا۔ بہت بہت جزاک اللہ، حضرت واقعی میں اگر آپ پر اپنی جان، مال سب فدا کردوں تو بھی حق ادا نہیں ہوسکتا۔

جواب: یونیورسٹی چھوڑنے کے عمل سے بہت مسرت ہے اور آپ کے اس عمل کو میں خواتین کی ہدایت کے لیے لوگوں کو بتاتا رہتا ہوں تاکہ وہ اس کی تقلید کریں۔

۳۱۵ حال: حضرت سے عقیدت اس قدر بڑھتی جارہی ہے کہ دل میں خیال آتا ہے کہ اگر لڑکا ہوتی تو اپنی زندگی کو حضرت کی خدمت میں اپنی اصلاح کی نیت سے وقف کردیتی۔

جواب: شیخ سے عقیدت تمام ترقیات کی کنجی ہے۔ آپ کی نیت کی وجہ سے آپ کو وہی نفع ہوگا جو مردوں کو ہوتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں عورتوں اور مردوں کی تخصیص نہیں بہت سی عورتیں ایسی ہوئی ہیں جو ولایت میں مردوں سے آگے بڑھ گئیں۔

۳۱۶ حال: حضرت اگر اللہ تعالیٰ آپ کی نسبت کی برکت سے جنت میں داخلہ فرمائیں تو کیا وہاں آپ کا دیدار اور صحبت میسر ہوسکے گی؟

جواب: وہاں اللہ اپنے فضل سے پہنچادیں تب وہاں کے معاملات خود ظاہر ہوجائیں گے۔

۳۱۷ حال: حضرت والا کی محبت کے اشعار، شیخ کے احسانات وغیرہ کے اشعار سننے میں عجیب کیفیت ہوتی ہے مزہ آتا ہے البتہ ایسی حالت حمد و نعت سننے سے نہیں ہوتی۔ یہ حال کیسا ہے؟

جواب: کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اس کی وجہ بھی اللہ و رسول کی محبت ہے جیسے کسی کے گمشدہ بچے کو ماں باپ سے کوئی ملا دے تو اس ملانے والے سے محبت زیادہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر یہ نہ ہوتا تو مجھے میرے ماں باپ نہ ملتے اس واسطے اس کی محبت معلوم ہوتی ہے لیکن وہ محبت دراصل ماں باپ ہی کی وجہ سے ہے اسی طرح چونکہ شیخ اللہ و رسول سے محبت کا واسطہ ہے اس لیے اللہ و رسول کی محبت کی وجہ سے ہی اس کی محبت معلوم ہوتی ہے۔

....

۳۱۸ حال: یہ میرا چوتھا اصلاحی خط ہے۔ حضرت میں بہت سخت ڈپریشن میں جا رہی ہوں۔ مجھ سے نہ اذکار کیے جا رہے ہیں، نہ گھر کا کام کاج کیونکہ میں ڈاکٹر ہوں اور پچھلے ۵ ماہ سے جاب نہیں کر رہی، فارغ رہنے کی عادت نہیں، پچھلے تین ماہ سے کیونکہ تائب ہونے کے بعد شیطان اور نفس اور معاشرے کے خوف میں مبتلا ہوں، میں نے یہ اصلاحی و دینی سفر دو تین ماہ میں طے کیا ہے ٹی وی چھوڑنا، پردہ کرنا، اذکار، قضا روزے اور قضا نمازیں، اتباعِ سنت اور رجوع الٰہی، اس لیے یہ سمجھ لیجئے کہ طبیعت جیسے زیادہ کھانا ایک ساتھ کھانے پر خراب لگتی ہے، وہی کیفیت ہے، گھر میں مخالفت پر بہت پریشانی ہے، نیند تقریباً نہ آنے کے برابر ہے، ذہن مستقل تین چار ماہ میں سوچ و افکار سے گھرا رہا، لہٰذا بہت سخت اضطراب ہے، دین کی مجالس میں جا کر سکون مل جاتا ہے، پر اب لگتا ہے کہ سب ہاتھ سے چھوٹ جائے گا خدانخواستہ میں بہت دعا کرتی ہوں کہ اللہ آپ اپنی دستگیری کو شیطان و نفس پر غالب کر دیجئے، میرے خوف کو امان بخش دیجئے،

عافیت کاملہ عطا فرمائیے اور اپنی رحمت سے میرا ہاتھ تھام لیجئے۔ عافیت کاملہ عطا فرمائیے اور اپنی رحمت سے میرا ہاتھ تھام لیجئے۔ اس وقت طبیعت اتنی خراب ہے کہ خط لکھنا بھی گراں گزر رہا ہے۔ پچھلے تین چار ماہ سے نیند نہیں آتی ہے، اب دو ہفتے سے علاج شروع کرایا ہے Homeopathic کا، پھر مجھے کیونکہ Depression ہو جاتا ہے، لہٰذا Alopathic دوائی کا بھی استعمال کر رہی ہوں، وزن بہت گر گیا ہے، لوگوں کو فیس (Face) کرنا اور خاص کر بدنظری کے ڈر سے باہر نکلنے میں ڈر لگتا ہے۔ اتنا خوف ہے اپنی گذشتہ زندگی کا کہ منہ سے استغفار نہیں رکتا، جہاں چار آدمی (مرد) دیکھے بھاگنے کا دل کرتا ہے۔ بدنظری سے بچنا، شیطان اور نفس یہ تین چیزیں ایسی دماغ پر سوار ہیں کہ ڈرتی ہوں کہ پاگل نہ ہو جاؤں (اگرچہ بدنظری میں افاقے کا یہ حال ہے کہ اب ڈرائیو کرتے ہوئے اور باہر جاتے ہوئے الحمدللہ نگاہیں نہیں اٹھتی، پر جہاں زیادہ مرد نظر آئیں ڈر لگنے لگتا ہے، اگر اب باہر نظر غلطی سے پڑ جاتی ہے تو استغفار کر لیتی ہوں) اب ہمت بہت ٹوٹ رہی ہے، اگرچہ یہ تو ٹھان ہی لی ہے کہ مر جاؤں گی پر اس فسق و فجور سے بھری معاصی کی زندگی میں نہیں جاؤں گی ان شاءاللہ۔ طبیعت میں جلد بازی اور بےاعتدالی بھی رہی ہے ہمیشہ سے، اس کے لیے حضرت والا خصوصی دعا فرمائیے گا۔ مرد حضرات تو ہر دن شیخ کے پاس خانقاہ چلے جاتے ہیں پر ہم کیا کریں؟ مجھے شیطان و نفس اتنا تنگ کر رہا ہے کہ اتنے بےہودہ خیالات آتے ہیں کہ بھائی (میرا معذور ہے) اس کا کام کرتے ہوئے اگرچہ حفاظت نظر سے کرتی ہوں پر...... عورت کا نفس تو اتنا نازک ہوتا ہے؟ میں لاحول پڑھ کر فوراً اوروں کے ساتھ بیٹھ جاتی ہوں مجھے خواتین کو بے دوپٹہ دیکھ کر بھی فحش خیال آتا ہے۔ فوراً نظر جھکا لیتی ہوں۔ شیطان سے لڑتے لڑتے مایوس نہ ہو جاؤں! مجھ سے دینی کتابیں بھی نہیں پڑھی جا رہی اب

دماغ سن ہورہا ہے، حافظہ کمزور ہوگیا ہے، ہر چیز سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔ اگر چہ اللہ کی رحمت سے ایک طرف بہت امید بھی ہوجاتی ہے کہ میں کیا تھی اور اس مہربان رب نے کہاں پہنچا دیا، ذکر سے دل روتا ہے۔ میرے گھر میں ایسا ماحول نہیں ہے والدہ حیات نہیں (۵ سال کی تھی) والد نماز کے پابند نہیں (دعا فرمایئے گا) بھائی معذور ہے پھر میں جانتی ہوں کہ اللہ جب ایک کافر کو بھی ہدایت دیتا ہے تو اسے بھی اکیلا نہیں چھوڑتا آپ میرے قوی تعلق مع اللہ کے لیے خصوصی دعا فرمایئے گا کہ بندوں پر سے نظر ہٹ کر معبود پر نظر جم جائے اور اس کی وسعت رحمت پر توکل اور شکر آجائے، آمین۔

جواب: توبہ کا کیا یہ مطلب ہے کہ آدمی نفس اور معاشرہ سے ڈرنے لگے اور دماغی توازن کھودے؟ معاشرہ سے کیوں ڈرتی ہو معاشرہ کیا بگاڑ سکتا ہے؟ اگر ساری مخلوق آپ کو حقیر سمجھے اور آپ کے پاس ایک کروڑ کا خزانہ چھپا ہو تو کیا حقیر سمجھنے والوں سے ڈروگی اگر اللہ راضی ہے تو مخلوق کیا بیچتی ہے ؎

ساری دنیا کی نگاہوں سے گرا ہے مجذوب
تب کہیں جا کے تیرے دل میں جگہ پائی

لوگوں کی نگاہوں میں عزت نہ چاہو کہ وہ مجھے اچھا سمجھیں بس اللہ تعالیٰ کی رضا پر نظر رکھو ایک وقت آئے گا یہ حقیر سمجھنے والے ہی آپ سے دعا کرائیں گے؟ امتحان تھوڑے عرصہ کا ہوتا ہے شکر کرو کہ اللہ تعالیٰ نے گمراہی سے نکال کر صحیح راستہ پر ڈال دیا اور ہمیشہ کی تکلیف سے بچالیا۔ اسی طرح نفس سے نہیں ڈرنا چاہیے نفس ہمارا خدا تھوڑی ہے۔ اللہ سے ڈرو، نفس سے نہیں۔ گناہ سے بچنے میں جان لڑادو لیکن ہر وقت یہ ڈرنا کہ کہیں مجھ سے گناہ نہ ہوجائے یہ شیطان پریشان کرتا ہے۔ نفس وشیطان سے کہہ دو کہ اگر گناہ ہوگیا تو کیا ہوگا؟ میں پھر توبہ کر کے اللہ کو منالوں گی ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں ہمارا اللہ

ہمیں معاف کرتے کرتے نہیں تھک سکتا وہ ارحم الراحمین ہے ان کا اعلان ہے کہ توبہ کرنے والوں کو میں محبوب رکھتا ہوں، فرماتے ہیں لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ اے میرے گنہگار بندوں! میری رحمت سے مایوس نہ ہو۔ ایسے کریم مالک کے ہوتے ہوئے مایوس ہونا اور گھبرانا نادانی ہے۔ شیطان سے کہہ دو ؎

مجھے اس کریم مطلق کے کرم کا آسرا ہے

ابے او گنہ کے بچے مجھے کیا ڈرا رہا ہے

نیند بہت ضروری ہے ورنہ نفسیاتی مریض ہوجائیں گی۔ کسی نفسیاتی ڈاکٹر کے مشورہ سے نیند کی دوا استعمال کریں اگر جاب کی عادت ہے اور اگر پردہ میں کرسکتی ہو تو طبیعت کو معتدل کرنے کے لیے فی الحال جاب کرسکتی ہو طبیعت میں جب اعتدال پیدا ہوجائے تو چھوڑ دینا۔ برے سے برے فحش سے فحش خیالات آنا بالکل برا نہیں ان پر عمل کرنا برا ہے ان خیالات سے ہرگز نہ گھبراؤ بس ان پر عمل نہ کرو جس کی اللہ نے آپ کو توفیق دی ہوئی ہے۔ برے خیالات بڑے سے بڑے ولی کو بھی آسکتے ہیں ان سے اس قدر ڈرنا کہ اپنا سکون تباہ کرلو نادانی اور شیطان کا حربہ ہے اس طرح وہ آپ کو دماغی طور پر معذور کرنا چاہتا ہے اور مایوس کرکے اللہ سے دور کرنا چاہتا ہے۔

۳۱۹ حال: ذہن کے انتشار اور سوچ و افکار اور نیند نہ آنے اور بے سکونی، Depression اور فحش خیالات کے لیے روحانی علاج اور آپ کی دعا کی بہت اشد ضرورت ہے۔

جواب: اس کا یہی علاج اوپر لکھا ہے اس خط کو روزانہ ایک بار پڑھیں خیالات سے مطلق پریشان نہ ہوں خوب خوش رہیں خوب سوئیں۔ فی الحال اذکار ملتوی کردیں قضا نمازیں اور روزے اعتدال کے ساتھ رفتہ رفتہ ادا کریں اتنی کثرت نہ کریں کہ نفس گھبرا کر سب چھوڑ بیٹھے۔

۳۲۰ حال: میں ہمت کر چکی، اللہ سے دعا بھی کر رہی ہوں کہ آپ اپنی قوت سے میرا ضعف اور کمزوری ایمانِ کامل میں تبدیل کر دیجئے، آمین۔

جواب: یہ حالات ضعف ایمان کے نہیں ہیں اللہ نے آپ کو قوی ایمان عطا فرمایا ہے۔شکر کریں۔

۳۲۱ حال: پر اپنے مصلح اور شیخ کی انگلی پکڑے بغیر ایک قدم چلنا بہت کٹھن لگ رہا ہے۔

جواب: چلتی رہو یعنی ہدایات پر عمل کرتی رہو سب آسان ہو جائے گا۔

....

۳۲۲ حال: استمناء بالید سے بچنے کا کیا طریقہ ہے۔

جواب: گناہ سے بچنے کا طریقہ بجز استعمال ہمت کے اور کچھ نہیں۔ ہمت استعمال نہ کرنے سے گناہ ہوتا ہے۔جس وقت تقاضا ہو اس کا ایسے مقابلہ کریں جیسے کوئی قتل کرنے آجائے تو جس ہمت کے ساتھ اس سے بچو گے، اتنی ہمت استعمال کرو اور ٹھان لو کہ چاہے جان چلی جائے گناہ کی تھوڑی دیر کی لذت نہیں لوں گا۔اور اس گناہ کی سزا کو سوچا کریں کہ قیامت کے دن ہاتھ میں حمل ہو گا اور تمام مخلوق میں ذلت ہو گی۔اور تھوڑی دیر دوزخ کا مراقبہ (دو منٹ) کریں۔

....

۳۲۳ حال: بخدمت جناب تاج الصلحاء رأس الاتقیاء زبدۃ الاصفیاء مخدوم العلماء شان الاولیا بقیۃ السلف حجۃ الخلف شیخ العارفین سراج السالکین سیدی و مرشدی و مرجعی شیخ المشائخ حضرت عارف باللہ دامت برکاتہم العالیہ و فیوضہم العالیہ و عمرہم العالیہ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

باری تعالیٰ میرے شیخ و مربی کو عمر نوح صحت و عافیت کے ساتھ عطا فرمائے۔اور حضرت والا مدظلہم کے فیض کو عام و تام فرمائے، حضرت والا مدظلہم!

بندہ محتاج دعا واصلاح حضرت والا سے لاہور کے سفر کے موقع پر بیعت ہوا۔ بندہ فقیر ایک مسجد میں کافی عرصہ امام وخطیب رہا اور قریب ایک مدرسہ میں تدریس تھی جو کہ بحمداللہ درجہ سابعہ تک رہی اور خدمت اقدس حضرت مفتی...... نور اللہ مرقدہٗ کے ہاں تخصص فی الافتاء کی سعادت بھی ملی، بیعت کے بعد معمولات میں خاص پابندی نہ آسکی بس اللہ کریم کی خاص مہربانی اور حضرت اقدس کی توجہ ودعا سے خانقاہ اختریہ میں تین یوم قیام کی سعادت میسر آگئی بس یہ تین دن کیا تھے ان کی ایسی برکت ایسی برکت ہوئی کہ میرے دل کی دنیا ہی بدل گئی دوسرے روز بعد عشاء حضرت کے غرفۂ مخصوص بقعۂ نور میں جانا نصیب ہوا حضرت والا نے ایسی پر تصرف نظر کرم ڈالی کہ بس کایا ہی پلٹ گئی۔ حضرت کی صحبت کو جتنا زود اثر پایا شاید ہی کوئی شیخ ایسا اثر رکھتا ہوگا۔ اللہ اکبر جو طبیعت باوجود کوشش کے معمولات کو مکمل کرنے کے لیے ہمت نہ کرتی تھی آج الحمدللہ بفیض شیخ مہذب ہوگئی ہے۔ معمولات برائے سالکین۔ معمولات صبح وشام۔ بعد عشاء صلوٰۃ اللیل کی نیت سے نوافل، اور اشراق واوابین کی پابندی جاری ہے۔ مزید درود وسلام کا مجموعہ ''زادالسعید'' معمول ہوگیا ہے۔ اعمال مکمل کئے بغیر طبیعت بے چین رہتی ہے۔ یوم الجمعہ سورۃ الکہف، ہر روز سورۃ یٰسین شریف، بعد عشاء سورۃ الٓمٓ سجدہ سورۃ الدخان، سورۃ الملک، بعد مغرب سورۃ الواقعہ، عام چلتے پھرتے درود شریف استغفار تیسرا کلمہ وغیرہ زبان پر جاری رہنے لگے ہیں۔ بعض دفعہ بفیض شیخ دوران ذکر تلاوت ودعا آنسوؤں سے ڈاڑھی تر ہوجاتی ہے۔ نہایت مزہ آتا ہے دل میں اللہ کریم کی محبت محسوس ہوتی ہے۔ نام عز اسمہٗ کو محبت سے چوم لیتا ہوں یہ سب میرے شیخ حضرت والا مدظلہم کا فیض ہے ورنہ میں تو ایسا نہ تھا۔

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے جملہ حالات سے مسرت

ہوئی، اللّٰھم زد فزد۔

۳۲۴حال: ۹/مارچ بروز جمعۃ المبارک صبح معمولات مکمل کرنے کے بعد لیٹ گیا خواب میں سیدنا حبیبنا ومولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام الف الف مرۃ زیارت شریفہ عطا ہوئی عمر مبارک کے لحاظ سے تین حالتیں دکھائی دیں۔ (۱) بالکل نوعمری تقریباً ۲۰/۲۱ سال، (۲) ۳۰/۳۵ سال، اس حالت میں تلاوت یا کچھ اور پڑھ رہے تھے میں کچھ دور تھا جب قریب آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت ہے؟ مجھ پر رعب وادب طاری تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے اطلاع دی تھی اس حالت میں مصافحہ نصیب ہوا مصافحہ کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۵۰/ ۵۵ سال نظر آئی۔ ابھی اس رعب سوار ہونے کی حالت میں تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ بدن میں ابھی بالکل حرکت نہ ہوئی تھی بس آنکھ کھلی اور غور کرنے لگا کہ یہ کیا دیکھا تو فوری قوت سے خیال آیا بلکہ ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی کہہ رہا ہو بائیں طرف سے کہ درود شریف اللہ کا حکم اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ سمجھ کر پڑھا کرو، زیارت کی نیت سے نہ پڑھا کرو۔ پریشان نہ ہو۔ اتفاق سے دو چار روز زیارت کا خیال آتا رہا بلکہ دو روز قبل دعا بھی زیارت کی کرلی تھی اس کے بعد میں کچھ پریشانی میں رہا کہ آپ نے جو فرمایا اس کا کیا مطلب ہے آپ نے ایسا کیوں فرمایا میں کہیں نعوذ باللہ مردود تو نہیں تو پھر آئندہ ۹ دن بعد بروز ہفتہ تقریباً اسی وقت دوبارہ زیارت شریفہ عطا ہوئی اس کی تفصیل دوسرے خط میں عرض کروں گا حضرت اس خواب میں میری یہی اصلاح مقصود تھی جو ذکر ہوئی یا کوئی اور؟ میری رہنمائی فرمادیں اللہ کریم اور حبیب نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں۔

جواب: زیارت شریفہ خود مردودیت سے حفاظت کی بشارت ہے۔ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور قیامت کے دن آپ کو صرف مومن ہی دیکھے گا۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس میں حسن خاتمہ کی بشارت ہے۔

۳۲۵ حال: الحمدللہ بفیض شیخ بدنظری سے بچنا اکثر نصیب ہوجاتا ہے لیکن اس میں بعض دفعہ بڑی مشکل بھی پیش آتی ہے زیادہ پریشانی مجھے اس پر ہے کہ بعض دفعہ پہلی معاف نظر پڑنے پر بھی دل میلا ہوتا محسوس ہوتا ہے اس کا علاج حضرت والا سے لینا چاہتا ہوں۔

جواب: بعض وقت پہلی نظر بھی پہلی نظر نہیں ہوتی مثلاً جن مواقع پر بدنظری ہوجانے کا اندیشہ ہو وہاں بے محابا نظر اٹھا دینا نفس کا فریب ہوتا ہے کہ پہلی نظر تھی۔ ایسے مواقع پر پہلی نظر کو بھی احتیاط سے اٹھانا ضروری ہے۔ ورنہ وہ پہلی نظر نہ ہوگی کیونکہ لاشعور میں دیکھنے کا قصد ہوگا اگرچہ محسوس نہ ہو۔ اس لیے عدم قصد نظر کافی نہیں قصد عدم نظر ضروری ہے۔ نظر کو اکثر نیچا کرلینا کافی نہیں سو فیصد بچانا ضروری ہے۔ ہر کوتاہی پر بیس رکعات پڑھیں۔

۳۲۶ حال: گذارش یہ کہ شام کے معمولات بعض دفعہ بعد نماز مغرب مصروفیات کی وجہ سے پورے کرنے میں مشکل پیش آتی ہے ان کو بعد نماز عشاء یا سوتے وقت کرلوں تو اس میں مجھے آسانی اور یکسوئی ہے تو کیا ایسا کرسکتا ہوں اور کیا ذکر کی مقدار بڑھا سکتا ہوں۔

جواب: نہیں ہمارے یہاں ذکر زیادہ نہیں بتایا جاتا حقیقی ذکر تقویٰ ہے جو بنیادِ ولایت ہے۔ ولایت کثرت ذکر سے نہیں تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے سے ملتی ہے۔ ذکر کے اوقات بدلنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

....

۳۲۷ حال: میرے بیٹے کی پیدائش کے بعد بہت مصروف ہوگئی ہوں تلاوت

اور مناجات مقبول بھی آہستہ آہستہ کم ہونی شروع ہوئیں اور اب یہ حالت ہے کہ ناغہ ہے۔ جس کی وجہ سے دل سے پریشان ہوں دل چاہتا ہے کہ یہ سب کروں لیکن کچھ مصروفیات بچے کی وجہ سے اور کچھ اپنی سستی حضرت والا اس کا علاج فرمادیں اور دل سے دعا کی بھی درخواست ہے۔

جواب: بچہ کی دیکھ بھال اور پرورش بھی دین ہے ضروری عبادت تو ضرور کریں باقی معمولات مختصر کردیں ناغہ نہ کریں زیادہ مصروفیت ہو تو چلتے پھرتے ہی تھوڑے سے ادا کرلیں۔

۳۲۸ حال: حضرت والا کے حکم پر تین سو بار سبحان اللہ کی تسبیح پڑھتی تھی پھر کچھ طبیعت اور مصروفیت کی وجہ سے حضرت والا کے فرمانے پر مختصر کردی اب یہ حالت ہوگئی ہے کہ کئی کئی ناغہ ہوجاتا ہے۔ تسبیح لے کر بیٹھتی ہوں تو کوئی کام آجاتا ہے یا کسی اور کام کی طرف لگ جاتی ہوں جس کی وجہ سے گناہوں میں بھی مبتلا ہونے لگی ہوں میں یہ سمجھتی ہوں کہ ذکر کے ناغے کی وجہ سے ایسا ہورہا ہے لیکن بہت مشکل لگ رہا ہے۔ نماز الحمدللہ پانچ وقت کی پڑھتی ہوں البتہ فجر میں کبھی کبھی سستی کی وجہ سے قضا ہوجاتی ہے۔ تسبیح کے ناغے کی وجہ سے دل بے چین رہتا ہے دل چاہتا ہے کہ یہ کروں۔

جواب: تسبیح کے ناغہ سے تو دل پریشان اور نماز کے قضا ہونے پر کوئی خاص غم نہیں! تسبیح فرض نہیں ہے جس کو نہ پڑھنے سے گناہ نہیں ہوتا اور ایک وقت کی نماز فرض قضاء کرنے پر کتنی سخت وعید ہے، جس کی کوئی خاص فکر نہیں سخت تعجب ہے، ہمارے یہاں جاہلانہ تصوف نہیں ہے کہ نفلوں کا اہتمام اور فرض سے غفلت۔ نمازوں کی ادائیگی کا خاص اہتمام اور انتہائی فکر کریں۔ تسبیح مفید اور اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے لیکن فرض نہیں لہٰذا تسبیح پڑھیں یا نہ پڑھیں آئندہ نماز قضا نہ ہو۔

۳۲۹حال: آخر میں حضرت بچے کی تربیت کے سلسلے میں پوچھنا ہے ابھی میرا بیٹا ماشاءاللہ چار مہینے کا ہے۔ مجھے اور اس کے والد کو بھی تربیت کی بہت فکر ہے۔ یہ یاد رہے کہ میرے شوہر بریلوی فکر کی طرف مائل اور متاثر ہیں اس لیے وہ اس کی طرح کی تعلیم دلوانا چاہتے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ میرا بیٹا صحیح اور خوش عقیدہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر ہو اس سلسلے میں رہنمائی درکار ہے۔

جواب: تربیت ماں ہی کرتی ہے جب ذرا بڑا ہو جائے صحیح عقائد سکھائیں، اپنے بزرگوں کی باتیں سنائیں اپنے بزرگوں کے طریقہ پر چلائیں۔

....

۳۳۰حال: میرا حال یہ ہے کہ آپ کی صحبت میں مجھے بہت سکون ملتا ہے کوئی غم اور فکر نہیں ہر وقت دل خوش رہتا ہے اور آپ کی برکت سے دل میں اچھے اچھے خیالات آتے ہیں لیکن بعض وقت عجیب سی کیفیت ہو جاتی ہے کہ کسی چیز میں دل نہیں لگتا نہ پڑھنے میں نہ کچھ کام کرنے میں جس کی وجہ سے طبیعت پریشان ہو جاتی ہے۔

جواب: قلب کے معنیٰ ہی بدلنے کے ہیں اس لیے اس سے پریشان نہ ہوں جب دل نہ لگے تو بہ تکلف اعمال میں لگانا مطلوب ہے۔

۳۳۱حال: بعض دفعہ کسی چیز کی استعمال کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً کتاب، قلم، تکیہ وغیرہ (ہلکے اشیاء) بغیر اجازت اٹھا کر استعمال کر کے پھر اپنی جگہ پر واپس رکھ دینا جائز ہے جبکہ مالک کو ضرورت نہ ہو؟ اور میری عادت ہے کہ کسی چیز کو بغیر اجازت استعمال نہیں کرتا سوائے ہلکے اشیاء کے جس کے بارے میں پوچھا گیا۔

جواب: جس کے متعلق گمان غالب ہو کہ اس کا استعمال مالک کو ناگوار نہ ہوگا اس کو استعمال کر سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

۳۳۲حال: میں جتنا حسینوں سے دور رہتا ہوں اتنا عبادت میں مزہ اور قرب

ملتا ہے۔

جواب: حسینوں میں اور قرب حق میں نسبت تباین کی ہے حسینوں سے دوری اللہ سے حضوری اور حسینوں سے حضوری اللہ سے دوری ہے۔

....

۳۳۳ حال: حضرت والا کی صحبت کی برکت سے مجھے اپنے ربا کی معرفت حاصل ہو رہی ہے لیکن راستہ میں یا مدرسہ میں جب بھی کوئی حسین شکل پر اچانک نظر پڑتی ہے تو بہت جلد نظر پھیر لیتا ہوں لیکن حسن سے بہت متاثر ہوتا ہوں۔

جواب: متاثر ہونا برا نہیں لیکن تاثر سے مغلوب ہو کر اس کے مقتضا پر عمل کرنا برا ہے لہٰذا ایسی حساس طبیعت والے کو احتیاط نہ کرنا سخت مضر ہے۔ مدرسے یا راستے میں جہاں حسین شکلوں کا سامنا ہونے کا امکان ہو پہلی نظر بھی احتیاط سے اٹھائیں بے محابا ادھر ادھر نہ دیکھیں ورنہ اچانک نظر کے بہانے نفس حرام لذت کی چینک کی چینک پی جاتا ہے۔

....

۳۳۴ حال: بے ریش لڑکوں اور لڑکیوں سے مکمل اجتناب کی توفیق ہو رہی ہے تاہم اتفاقیہ نظر پڑتے ہوئے نفس کو ایک مزہ آجاتا ہے نظر تو فوراً ہٹا دیتا ہوں لیکن اس لذت سے پریشانی ہوجاتی ہے۔ جس لڑکے کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے وہ مدرسہ کا طالب علم ہے۔ میرا شاگرد نہیں ہے ایک ماہ سے ان سے بات چیت نہیں ہے تاہم ان سے گالی گلوچ بھی نہیں کی۔ اور جب یاد آتا ہے تو نفس کو ایک قسم کی لذت اور خفیف طمع یا لالچ ہوتی ہے، فوراً توبہ کرتا ہوں اور نفس کو ملامت کرتا ہوں کہ آپ کبھی بھی سیر نہیں ہوں گے آپ کو تو مولیٰ کو ہی راضی کرنا ہے۔ لیکن ہمیشہ توبہ شکستگی کا خوف دامن گیر ہوتا ہے۔ اللہ حفاظت میں رکھے۔

جواب: آپ کا اس مدرسہ میں رہنا جائز نہیں یا تو وہ شاگرد مدرسہ سے چلا

جائے یا آپ اس مدرسہ کو چھوڑ دیں ورنہ کسی وقت بھی پھر گناہ میں ملوث ہوجائیں گے۔ علاج عشق مجازی میں پہلا نمبر یہی ہے کہ اس سے شرق وغرب کی دوری اختیار کی جائے بلکہ جو اس گناہ میں ایک بار بھی مبتلا ہوگیا اس کے لیے درس وتدریس جائز نہیں بلکہ کوئی دوسرا پیشہ اختیار کرے کسی مسجد میں امامت و خطابت کرلیں لیکن لڑکوں کو پڑھانا ترک کردیں ورنہ اس گناہ سے بچ نہیں سکتے۔ اگر امامت وخطابت نہ ملے تو سبزی کا ٹھیلہ لگالو یا کوئی چھوٹی سی دوکان کرلو۔

انھی صاحب کا دوسرا خط

۳۳۵حال: شرمندہ ونادم ہوں کہ تاحال آپ کے مشورے پر عمل نہ کرسکا اور اب بھی حسبِ سابق پڑھا رہا ہوں تاہم سابقہ خط سے اس مرض کی شدت کا اتنا احساس ہوا کہ اتنا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ خیال آتے ہی وحشت ہوجاتی ہے حضرت والا کی برکت سے وقتاً فوقتاً اس گناہ سے نفرت بڑھتی ہے اور مکمل اجتناب کی توفیق ہورہی ہے۔

جواب: یہ نا کافی ہے نہ معتبر۔ محفوظ رہنے کے لیے اسباب گناہ سے مکمل دوری ضروری ہے۔

۳۳۶حال: سر دست مدرسہ چھوڑنے میں کئی رکاوٹیں ہیں۔ بیوی بچے بھی ساتھ ہیں جنکے رہائش وخورد ونوش کا انتظام مدرسہ کی جانب سے ہے نیز درمیان سال مدرسہ چھوڑنا معاہدہ کی بھی خلاف ورزی ہے۔ تاہم دل میں یہ بھی آتا ہے کہ یہ میرے نفس کے حیلے ہوں گے، لہٰذا آنجناب کی خدمت میں عرض کیا، جیسے ارشاد ہو تعمیل کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جواب: شیخ کا کام علاج بتانا ہے اس پر عمل کرنا اور عمل کی راہ ہموار کرنا طالب کا کام ہے۔ اگر ایسی صورت پیش آجاتی کہ مدرسہ میں رہنے سے ہر وقت جان کا خطرہ ہوتا تو اس وقت کیا یہ رکاوٹیں اور معاہدہ اس کے ترک میں حائل ہوتے؟

صدقِ دل سے دوسرے معاش کی کوشش کریں اور دعا کریں اور اِس مدرسہ میں پڑھانا اپنی ہلاکت سمجھیں۔

....

۳۳۷ حال: یہ گناہ شدید ہورہا ہے کہ ہر طرح کے گندے خیالات ہر وقت دل و دماغ پر چھائے رہتے ہیں لڑکیوں اور لڑکوں کے خیالات طرح طرح کے روپ بدل کر آتے ہیں، اکثر اوقات لڑکوں کے خیالات چھائے رہتے ہیں اس طرف توجہ نہیں کرتا نظر بھی خوب بچاتا ہوں ایک نظر بھی خراب نہیں کرتا لیکن اس قدر نازکی بڑھ چکی ہے کہ ایک جھلک ہی سے وہ سارا مزہ چوس لیتا ہوں حالانکہ یہ انتہائی اچانک ہوتی ہے۔

جواب: جب تقویٰ بڑھ جاتا ہے تو طبیعت لطیف ہوجاتی ہے اس لئے تاثر زیادہ ہوتا ہے۔ اچانک نظر پر غیر اختیاری مزہ پر تو مواخذہ نہیں ہے لیکن اپنے اختیار سے مزہ نہ لیں اور اس میں قلب کو مشغول نہ کریں گندے خیالات آنا گناہ نہیں ہے ان پر عمل کرنا گناہ ہے۔ اس وقت کسی مباح کام میں لگ جائیں یا نیک دوستوں میں بیٹھ جائیں۔

۳۳۸ حال: اور نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ ہمشیرہ کے بارے میں بھی نعوذ باللہ ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ خاک ہوجانا آسان معلوم ہوتا ہے اور اپنے کو انتہائی ذلیل تصور کرتا ہوں آہ! ایسا گندہ حال شاید ہی کسی مرید نے حضرت کو لکھا ہوگا۔ کیا کہوں کیسا کمینہ ہوگیا میں! حضرت ایسی خراب بات ہے یہ کہ مرجانا آسان ہے کہتے ہوئے بہت شرم محسوس ہورہی ہے محض اس بیماری سے خلاصی کے لیے عرض کرتا ہوں کہ والدین اور گھر والے کہیں گئے ہوئے تھے ہمشیرہ گھر پر تھی بس ایسے ایسے وسوسے آئے کہ جانور بھی شاید ایسا نہ سوچتا ہو فوراً نظر بچائی اور اٹھ کر وضو کیا اور نیچے کمرے میں بھاگ آیا۔

جواب: بہت اچھا کیا، کبھی تنہائی میں ساتھ نہ رہیں نظروں کی سختی سے حفاظت کریں۔ قیامت کا قرب ہے اس لئے اب ان رشتوں سے بھی مجاہدہ ہورہا ہے جن سے طبعاً نفرت ہوتی ہے۔ بس اس کا علاج قلب ونظر اور جسم سے دور رہنا ہے۔ ایسی ہی احتیاط کریں جیسی نامحرموں سے کرتے ہیں۔

۳۳۹ حال: الحمدللہ باہر خوب نظر بچاتا ہوں لیکن چونکہ شادی ابھی ہوئی نہیں اس لیے تقاضے اتنے شدید شہوانی جذبات اتنا بڑھے ہوئے کہ بات بات پر بھڑک جاتے ہیں آہ! باہر تو حد درجہ احتیاط لیکن گھر میں اگرچہ قصداً نہیں دیکھتا لیکن اگر نظر پڑ جاتی ہے تو اس مقدس رشتہ کو پامال کر کے نفس مزہ لیتا ہے اور خبیث تقاضے پیدا ہوتے ہیں جس سے دل روتا ہے حضرت سب کچھ بتادیا ساری گندگی انڈیل دی۔ انتہائی کمینہ ہوں لوگ سمجھتے ہیں بڑا نیک ہوں حالانکہ خاک نیک ہوں بالکل شیطان ہوں۔ حضرت للہ مجھے اس دلدل سے نکالئے۔ ان خبیث تقاضوں سے خبیث ہو چکا ہوں۔

جواب: آپ کو جلد از جلد شادی کر لینا چاہیے نکاح آپ کے لیے فرض کے درجہ میں ہے اس کے بعد حالت معتدل ہو جائے گی۔ موجودہ حالت میں سخت احتیاط کریں نہ دیکھیں نہ تنہائی میں ساتھ رہیں، نہ بے ضرورت گفتگو کریں اللہ تعالیٰ سے اعتدال سلامتی طبع اور حفاظت کی دعا بھی خوب گڑگڑا کر کریں۔ خصوصاً تنہائی میں ہرگز ساتھ نہ رہیں۔ خبیث سے خبیث تقاضوں سے آدمی خبیث نہیں ہوجاتا ان پر عمل کرنے سے خبیث ہوتا ہے۔ بس تقاضوں کو کچل دیں اور سخت احتیاط کریں۔

....

۳۴۰ حال: بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ الحمدللہ آپ کی محبت مزید بڑھتی جارہی ہے. جی چاہتا ہے کہ رات آجاؤں لیکن پڑھائی کی وجہ سے فرصت نہیں ملتی۔

جواب: شیخ کی محبت مبارک ہو اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ محبت شیخ تمام مقامات کی مفتاح ہے۔

۳٤۱حال: حضرت آپ کا بتایا ہوا ذکر میں سے صرف ۱۵مرتبہ لاَ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ صبح کے وقت پڑھتا ہوں اور عشاء کے بعد صرف ۱۰مرتبہ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ الخ اور ۱۰مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔حضرت تلاوت کی معمول بتادیجئے فی الحال کوئی معمول نہیں۔

جواب: جتنا آسانی سے پڑھ سکیں پڑھ لولیکن ناغہ مت کرو۔

۳٤۲حال: حضرت والا فرماتے ہیں کہ حسینوں سے نظر بچانے سے دل ٹوٹ جاتا ہے لیکن ابھی تک میرا دل نہیں ٹوٹا تو مجھے اشکال ہے کہ کیا وجہ ہے۔

جواب: ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں دل ٹوٹے یا نہ ٹوٹے ہم تو اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کہ اپنی نظر بچائیں گے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ۔

۳٤۳حال: حضرت تمنا ہے کہ ہر حسین لڑکے سے میرا تعلق ہو لیکن کسی کو نہیں دیکھتا ہوں۔

جواب: وسوسہ آنے سے کچھ نہیں ہوتا بس ان وساوس پر عمل مت کرو۔

۳٤٤حال: حضرت دعا کی گذارش ہے کہ اللہ تعالیٰ علم نافع عطا فرمائیں اور قلب کے ذرے ذرے میں عشق و محبت داخل فرما کر دیگر سب بیماریوں سے حفاظت میں رکھے۔

جواب: دل سے جان سے دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی اور آپ کو بھی اپنی محبت عطا فرمادے کہ ایک لمحۂ حیات اپنے مالک کو ناراض نہ کریں اور علم نافع عطا فرمائے۔

....

۳٤۵حال: حضرت اقدس تسبیحات میں الحمدللہ پابندی ہے مگر کبھی کبھار سستی معلوم ہوتی ہے اور کبھی تھکن اور نیند کے غلبہ کی وجہ سے مقدار کم کرنی پڑتی ہے (چونکہ معمول رات کو سب کاموں سے فارغ ہو کر پڑھنے کا ہے) حضرت والا چار تسبیحات یعنی اللہ اللہ، کلمہ پاک، استغفار اور درود پاک ایک ساتھ پڑھتی

ہوں دریافت یہ کرنا تھا کہ میں ہر نماز کے ساتھ ایک تسبیح پڑھ لوں۔
جواب: اللہ اللہ کی تسبیح مردوں کے لیے ہے اس کے بجائے سبحان اللہ پڑھیں۔ ہر نماز کے ساتھ ایک تسبیح پڑھنا بھی صحیح ہے۔

۳۴۶ حال: حضرت والا قرآن پاک کی تلاوت میں بھی سستی معلوم ہوتی ہے، پڑھنے لگوں تو دل چاہتا ہے کہ پڑھتی رہوں، مگر ابتداء کرنے میں سستی ہوتی ہے نفس کہتا ہے پہلے یہ کام کرلو، وہ کام کرلو پھر پڑھ لیں گے۔
جواب: نفس کی نہ مانیں فوراً شروع کردیا کریں۔

۳۴۷ حال: حضرت والا مناجاتِ مقبول میں بھی کوتاہی ہوتی ہے ناغہ تو نہیں ہوتا الحمد للہ، بستر پر لیٹ بھی جاؤں تو یاد آئے تو جتنی دعائیں یاد ہوتی ہیں پڑھ لیتی ہوں۔ مگر حضرت والا دل میں مستقل ایک غم رہتا ہے کہ طلب گار تو ہوں کہ اللہ رب العزت اپنی محبت خاصہ سے نواز دیں مگر اعمال کا حال ایسا ہے کہ نعوذ باللہ جیسے مجبوری ہے۔ اللہ رب العزت میرے حال پر رحم فرمائیں، آمین۔
جواب: لشتم پشتم حسب مقدور کرتی رہیں یہ بھی نفع سے خالی نہیں۔ ناغہ نہ کریں۔

۳۴۸ حال: حضرت والا آپ نے پچھلے خط میں ناکارہ کے عمل پر فرمایا تھا کہ ''دل خوش ہوا'' حضرت اقدس پڑھ کر دل کی حالت ایسی تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ سارے عالم سے بڑھ کر کوئی دولت ہاتھ آ گئی ہو۔
جواب: مبارک ہو یہ شیخ کی عظمت کی دلیل ہے جو کنجی ہے تمام ترقیات کی۔

۳۴۹ حال: حضرت اقدس الحمد للہ نظر کی حفاظت ہو رہی ہے مگر دو چیزیں مسئلہ کر رہی ہیں، ایک اخبار، الحمد للہ حضرت والا میں اخبار پڑھتی نہیں ہوں مگر ادھر ادھر رکھنے میں یا جب دوسرے افراد پڑھ رہے ہوں تو نظر پڑ جاتی ہے قلب کا حال ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اُجڑ گیا۔ دوسری چیز حضرت والا نوٹ ہیں کوشش کے باوجود نظر پڑ جاتی ہے۔

جواب: اخبار پر نظر پڑ جائے تو تصویر پر نظر جمائیں نہیں، نوٹ پر نظر پڑنے میں مضائقہ نہیں کہ مجبوری ہے اور نوٹ کی تصویر کو کون دیکھتا ہے ویسے بھی نوٹ چھپا کر رکھتے ہیں۔

۳۵۰ حال: حضرت والا قلب کی حفاظت میں بھی مشکل ہورہی ہے عدمِ التفات علاج فرمایا تھا مگر حضرت والا مجھے فوراً معلوم نہیں ہوتا کہ نامحرم کا خیال ہے جب معلوم ہوتا ہے فوراً دھیان ہٹانے کی کوشش کرتی ہوں۔ پھر تھوڑی دیر بعد کسی دوسرے خیال میں قلب مشغول ہوجاتا ہے جب احساس ہوتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ کافی دیر قلب سے میں بے خبر رہی کہ کیا خیال آرہا ہے۔ حضرت والا آپ خصوصی توجہ فرمادیں اور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ حفاظتِ قلب کی توفیق عطا فرمادے اور مجھے بھی اپنے عاشقوں میں رقم فرمالے۔

جواب: احساس ہونے پر استغفار کریں۔ اگر بار بار ایسا ہو تو جرمانہ ادا کریں یعنی نوافل یا صدقہ یا ایک وقت کا فاقہ۔ دعا کرتا ہوں۔

۳۵۱ حال: حضرت والا میرا حال بہت برا ہے مجھے لگتا ہے مجھے اپنے گناہوں کا احساس ہی نہیں ہوتا، جب احساس نہیں ہوتا تو علاج کیسے ہوگا۔

جواب: حدیث میں ہے کہ گناہ کی خاصیت ہے کہ وہ دل میں کھٹک جاتا ہے۔ بے فکری سے کام نہ لیں تو احساس ہوجائے گا۔

۳۵۲ حال: حضرت والا مجھے ایسا لگتا ہے جیسے صرف اصلاحی خط میں اچھا حال تحریر کردیتی ہوں۔ حضرت والا اپنے گناہوں کی وجہ سے اپنا آپ سب سے پیچھے لگتا ہے راہ سلوک میں بعد میں شامل ہونے والے بھی اپنے سے کئی گنا آگے نظر آتے ہیں۔ اپنا آپ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس مصرع کی طرح لگتا ہے ؎

رہِ طلب میں سوار سب ہیں پیادہ مثلِ غبار میں ہوں

جواب: شکر کریں یہ حالت اچھی ہے کہ اپنی حالت بری معلوم ہوتی ہے۔ اس

دن سے پناہ مانگو کہ اپنا حال خدانخواستہ اچھا معلوم ہونے لگے البتہ گناہوں کی عادت کا علاج کرائیں۔

۳۵۳ حال: حضرت والا ایک مسئلہ مجھ کو تقریباً ایک ماہ سے پریشان کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ گھر میں جب کوئی بات مجھے ناگوار ہوتی ہے (لازم نہیں کہ اس بات کا تعلق مجھ ہی سے ہو) تو جس کی طرف سے ناگواری پہنچی ہو مجھے لگتا ہے جیسے میں غیر محسوس طریقے سے اس کو اذیت دیتی ہوں۔ (حالانکہ گھر میں سب سے چھوٹی ہوں) مثلاً برتن زور سے رکھوں گی یا کسی اور انداز سے کہ اس کو معلوم ہو جائے۔ اور دل میں یہ سوچتی ہوں کہ اگر کسی نے پوچھا کہ ایسا کیوں کرتی ہو تو یہ یہ...... جواب دے دوں گی (مگر الحمدللہ جواب نہیں دیتی)۔ حضرت والا یہ احساسات اور جذبات مجھے بہت تکلیف دیتے ہیں دل چاہتا ہے کہ ہر ایک کے لیے راحت کا سبب بنوں حضرت والا دعا کی درخواست ہے۔

جواب: مسلمان کو اذیت دینا سخت گناہ ہے خواہ تھوڑی ہی سہی جبکہ نیت بھی ایذا کی ہو تو اور سخت بات ہے۔ اس لیے ایسا عمل نہ کرو۔ یہ سوچا کرو کہ اللہ کے خاص بندے تو دشمنوں کو بھی تکلیف نہیں دیتے پھر اپنوں کو ستانا کون سی بزرگی ہے۔

۳۵۴ حال: حضرت والا دل میں دنیا کی محبت رچی بسی لگتی ہے۔ حضرت والا کے فرمانِ عالی پر دل میں خیال لاتی ہوں اور زبان سے بھی کہتی ہوں کہ فانی چیزوں سے کیا دل لگانا مگر اعمال تو ویسے ہی ہیں دنیا کی محبت والے، صرف زبان ہی سے ادا کرتی ہوں اعمال پر کوئی اثر نہیں ہے۔ حضرت والا دعا فرمادیں کہ دل دنیا سے مستغنی ہو جائے، آمین۔

جواب: دنیا کی چیزوں کی محبت ہونا بھی منع نہیں ہے دنیا کی محبت کا اللہ کی محبت پر غالب ہونا منع ہے جس کی علامت یہ ہے کہ دنیا کی محبت میں اللہ کے حکم کو نظر انداز کر دے یعنی جب دونوں میں مقابلہ ہو تو دنیا کو ترجیح دے۔

۳۵۵ حال: حضرت والا میں یہ لکھ کر کہ کوئی غلطی یا بے ادبی ہوگئی ہوتو فرما دیجئے گا مجھے تسلی ہو جاتی ہے اس لیے ہر خط میں لکھ دیتی ہوں کہ حضرت والا بے ادبی اور غلطی معاف فرما دیجئے گا۔

جواب: یہ لکھنے کی ضرورت نہیں اگر کوئی بات قابلِ اصلاح ہوتو تنبیہ نہ کرنا خیانت ہے غلطی کی نشاندہی کرنا مصلح کے ذمہ ہے ورنہ وہ گنہگار ہوگا۔

اسی طالبہ کا دوسرا خط

۳۵۶ حال: حضرت والا بس رمضان میں سب سے پہلے دل وزبان سے یہی دعا نکلتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنا بنالیں، اپنی شدید محبت عطا فرما دیں مگر حضرت والا مجھے لگتا ہے کہ اس کے مطابق میرا بالکل عمل نہیں، حضرت والا جس کو طلب صادق ہو اس کو تو ہر وقت اسی کی جستجو رہتی ہے۔، اس کی طلب سے محسوس ہوتا ہے کہ سچی ہے، اس کے اخلاق سے اس کے اعمال سے نظر آتا ہے کہ یہ طالب ہے، حضرت والا میرا تو دل بالکل ویران ہے، بے سکون ہے، نہ ظاہر اچھا ہے، نہ باطن اچھا ہے، حضرت والا مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے میں مکار ہوں، دھوکے باز ہوں میرے الفاظ سے جو لکھوں یا بولوں تو لگتا ہے بہت تڑپ ہے بہت طلب ہے مگر حضرت اقدس نہ تو مجھ میں تڑپ سچی نہ ہی طلب، حضرت والا یہ جو میں نے کہا کہ نہ ظاہر اچھا اور نہ باطن تو حضرت والا یہ بھی بس الفاظ ہیں، میرے عمل سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ میں اپنے بارے میں یہ گمان رکھتی ہوں، بس آپ والا کے سامنے کھل کر بتانے کی کوشش کرتی ہوں تاکہ اصلاح ہو جائے اور میری بدحالی دیکھ کر آپ دعا کر دیں۔

جواب: اپنے حال کو اچھا نہ سمجھنا مبارک حال ہے، عنداللہ پسندیدہ ہے تکمیل اصلاح کا ذریعہ ہے۔ اس دن سے پناہ مانگو جس دن خدانخواستہ یہ گمان پیدا ہو جائے کہ حال اچھا ہو گیا ہے۔ اپنی نظر میں حقیر رہنا مطلوب ہے، خود کو حقیر

سمجھو لیکن مایوس نہ ہو شیطان مایوس کرنا چاہتا ہے شیطان کے چکر میں نہ آئیں۔ اہل اللہ یا ان کے غلاموں سے تعلق، حال کی اطلاع و اتباع ہی طریقِ اصلاح ہے۔ دل سے دعا ہے۔

۳۵۷ حال: حضرت والا آپ والا نے گذشتہ خط میں دریافت فرمایا تھا کہ ''ایک طرف دنیاوی مال واسباب ہو اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ ہو اور کوئی کہے کہ یا یہ لے لو یا وہ تو دل سے فیصلہ لے لو کس طرف جائے گا'' حضرت والا بظاہر تو دل میں یہی آیا کہ اگر ساری دنیا کے مال واسباب ہوں، اور اس سے بھی بڑھ کر بہت کچھ ہو اور کئی گنا ہو اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک ہو، اور یقین ہو کہ دوسری سب چیزوں کو چھوڑوں گی تو اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو پالوں گی تو حضرت والا ان شاء اللہ آپ کی دعاؤں کی برکت سے ایک سیکنڈ بھی دیر کرنا گوارا نہ ہوگی۔ مگر حضرت والا یہ سب بھی مجھ کو صرف اپنی لفاظی لگتی ہے۔ لگتا ہے کہ حقیقت شاید اس سے مختلف ہو۔

جواب: جب دل سے آواز آرہی ہے تو لفاظی کیسی۔ حالت رفیعہ ہے شکر کریں وہم میں نہ پڑیں۔

۳۵۸ حال: حضرت والا کچھ دن سے دل میں بار بار یہ خواہش ہو رہی ہے کہ سب کچھ چھوڑ کر، دنیا کے مسئلے مسائل سے ہٹ کر چند روز اللہ والوں میں رہوں، تاکہ میں بھی کچھ بدلوں، کچھ بنوں، حالانکہ حضرت والا آپ والا نے ارشاد فرمایا تھا کہ عورتوں کے لیے وعظ سننا اور کتابیں پڑھنا بمنزل صحبت کے ہے۔ مگر حضرت والا وعظ سننا اور کتابیں پڑھنا یہ تو کچھ وقت کے لیے ہوتا ہے اور کبھی گھر کے کاموں میں اتنی مصروفیت ہو جاتی ہے کہ نہ وعظ سنا جاتا ہے اور نہ کتاب اٹھانے کا موقع ملتا ہے۔

جواب: انجکشن ایک سیکنڈ میں لگتا ہے اور کھانا کچھ وقت میں کھا لیا جاتا ہے لیکن

اس کا اثر اور طاقت گھنٹوں رہتا ہے یہی حال روحانی غذا کا ہے۔

۳۵۹ حال: اسی پر حضرت والا پھر دل چاہتا ہے کہ خانقاہ میں کہیں ایسا حجرہ ہو کونہ ہو جہاں میں ہوں اور حضرت والا کی مجالس کا نور ہو، جہاں میرے ہر ہر زاویئے کی اصلاح ہو۔ حضرت والا مجھے معلوم ہے کہ ایسا ناممکن ہے مگر حضرت والا میرا دل یہی چاہتا ہے کہ ایسا ہو، حضرت والا کوئی بے ادبی ہوگئی تو معاف فرما دیں، میں بالکل ادب سے خالی ہوں، صرف سچ سچ بتا دیا جو دل چاہتا ہے۔

جواب: یہ ذوق تو اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت ہے لیکن عورتوں کا بغیر محرم کے خانقاہ میں رہنا جائز نہیں۔ یہ تو جعلی پیروں کا شیوہ ہے جہاں سنت و شریعت کا اہتمام نہیں۔ پردہ سے نبی کا وعظ سننے سے عورتیں صحابیات بن گئیں اسی طرح ولیہ بنی ہیں لہٰذا عورتوں کی اصلاح کا یہی طریقہ ہے یعنی پردہ سے وعظ سننا، شیخ کی کتابیں پڑھنا اور اصلاحی مکاتبت۔ مطمئن رہیں اس عمل سے نفع میں مردوں سے پیچھے نہیں رہیں گی۔

۳۶۰ حال: حضرت والا پتا نہیں کچھ عرصہ سے ایسا ہونے لگا ہے کہ مجھے اپنی بے ہنری کا شدت سے احساس ہونے لگا ہے۔ حضرت والا مجھے لگتا ہے کہ مجھے نہ تو دنیا کا کچھ آتا ہے اور نہ دین کا میری بہنیں آتی ہیں تو وہ بھی کہتی ہیں کہ امی اس کو کوئی کورس وغیرہ کروا دیں۔ آج کل لڑکیوں کو اتنا کچھ آتا ہے، ہر طرح کے کھانے بنا لیتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ حضرت والا مجھے بھی آتا ہے بنانا مگر جو عام طور پر ہمارے گھر پر کھانے پکتے ہیں وہ آتے ہیں، حضرت والا میں نے کبھی بھی اس کو اتنا سنجیدہ نہیں لیا تھا مگر کچھ عرصے سے ان باتوں سے دل بہت متاثر ہونے لگا ہے۔ ہر وقت یہی دھیان ہونے لگا ہے۔ حضرت والا مجھے یہ سب بہت زیادہ دنیا میں مشغولیت لگتی ہے۔ حضرت والا دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بس اپنا بنا لیں پھر کوئی غم، غم ہی نہ رہے گا۔

جواب: دنیا کا غم نہ کھاؤ کہ بیہودہ غم ہے۔ضرورت پوری کرنے کو دنیا کا کام کریں لیکن دل اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو ۔

دست بہ کار دل بہ یار

جس طرح بیت الخلاء میں ضرورت پوری کرنے کو جاتے ہیں اس سے دل نہیں لگاتے ۔ دنیا سے دل اچاٹ ہونا ہی زہد ہے۔

۳۶۱ حال: حضرت والا مجھے مال اور کپڑوں سے محبت محسوس ہوتی ہے میں چاہتی ہوں کہ ان سب چیزوں کی محبت دل سے نکل جائے ،آمین ۔حضرت والا اس کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: دنیا کی فنائیت کو سوچا کریں کہ یہ سب چیزیں چھوٹنے والی ہیں ضرورت سے زیادہ مال اور کپڑے نہ رکھیں۔

....

۳۶۲ حال: میرے اندر فضول گوئی اور حد سے زیادہ مزاح کرنے کا مرض ہے۔

جواب: کم بولنے اور کم مزاح کرنے کی عادت ڈالیں۔ پہلے سوچیں پھر بولیں یعنی بولنے سے پہلے سوچ لیں کہ کیا بولنا ہے، گناہ کی بات ہو تو بالکل نہ بولیں، مباح بات ہو تو تھوڑی سی کر کے خاموش ہو جائیں اسی طرح مزاح بھی تھوڑا کریں۔

....

ایک طالبہ کا خط

۳۶۳ حال: واللہ حضرت میں آپ کے احسانات بیان نہیں کرسکتی، آپ کو اللہ نے وہ تاثیر عطا کی ہے کہ آپ مجھے ایک دفعہ کہیں تو بس وہ کام اللہ میرے لیے آسان فرمادیتے ہیں۔ حضرت ایک احسانِ عظیم اور فرمادیجئے کہ مجھے بیعت کرلیجئے حضرت بیعت فرمالیجئے میرا دل آپ کی کسی بات پر تنگی محسوس نہیں کرتا۔

براہِ مہربانی درخواست قبول فرمالیجیے۔

جواب: اس خط کے ذریعہ بیعت کرلیا۔

٣٦٤ حال: حضرت ایک مسئلہ اور ہے کہ میرے بڑے ماموں بینک میں نوکری کرتے ہیں۔ان کے ساتھ کیسا معاملہ رکھا جائے نیز یہ کہ وہ میرے سب سے بڑے ماموں ہیں اور میری شادی پر وہی سب سے زیادہ حصہ لیں گے۔ حضرت تو بتادیجئے کہ یا تو ان کے پیسے ہی استعمال نہ کروں یا تحفہ استعمال کرلوں کیونکہ میں انہیں منہ پر تو منع نہیں کرسکتی کہ آپ کی کمائی سودی ہے لہٰذا بس بغیر بتائے کیا ہوسکتا ہے۔اگر انہیں بتانا ضروری ہے تو وہ بھی بتادیں۔

جواب: ان کا پیسہ استعمال کرنا حرام ہے نہ ان کا کھانا کھائیں، نہ تحفہ استعمال کریں، اپنے دین کی حفاظت کے لیے ان سے کہہ دیں کہ چونکہ آپ کی کمائی سودی ہے اس لیے میں مجبور ہوں، خود نہ کہہ سکیں تو کسی اور سے کہلا دیں یا خط لکھ دیں۔غرض مقصد یہ ہے کہ ان کا مال کسی صورت سے استعمال کرنا جائز نہیں خواہ بتائیں یا نہ بتائیں لیکن بغیر بتائے بچنا تقریباً ناممکن ہے۔سود کا گناہ بہت بڑا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سود کھانے والوں کے لیے اعلان جنگ فرمایا ہے۔علماء نے لکھا ہے اعلان جنگ کا مطلب یہ ہے کہ اس گناہ میں سوءِ خاتمہ کا ڈر ہے یعنی یہ خوف ہے کہ خاتمہ ہی خراب ہوجائے لہٰذا دنیا کے ہر قسم کے لعن طعن برداشت کرلو لیکن آخرت کی دائمی تباہی مول نہ لو۔لوگ آپ کو زیادہ سے زیادہ برا کہیں گے لیکن لوگوں کے برا کہنے سے کوئی برا نہیں ہوتا، برا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں برا ہے۔

اسی طالبہ کا دوسرا خط

٣٦٥ حال: حضرت والا مجھے اپنی زندگی بالکل بے کار لگتی ہے، بے مقصد محسوس ہوتی ہے ہر ایک لگتا ہے کہ وہ اپنے مقصد کے حصول میں سرگرداں ہے، اور

میرے نزدیک جو مقصد ہے (یعنی اللہ میاں کو دل میں پانا) میں اس کے لیے بالکل کوشش نہیں کرتی۔

جواب: گناہوں سے بچنے کی فکر کرنا اصلاحی مکاتبت کرنا اخلاق کو سنوارنے کی تدابیر کرنا کوشش نہیں تو اور کیا ہے۔ جب شیخ مرید کی حالت سے مطمئن ہے پھر بھی مرید مطمئن نہ ہو تو یہ بڑی نادانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کی حسرت ہونا بھی نعمت ہے اور تکمیلِ محبت کا ذریعہ ہے ؎

محبت تو اے دل بڑی چیز ہے
یہ کیا کم ہے جو اس کی حسرت ملے

۳۶۶ حال: حضرت اقدس آپ والا ہی کی کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ دل میں آتے ہیں تو پتا چل جاتا ہے، جیسے خشک دریا میں جب پانی آتا ہے تو اس کو پتا چل جاتا ہے کہ مجھ میں پانی آ گیا، دل میں آنے کے کیا معنی ہیں۔

جواب: بندے کو اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ کو بندے سے خاص تعلق ہونے کو نسبت مع اللہ کہتے ہیں۔ اسی کو دل میں آنے سے تعبیر کرتے ہیں۔

۳۶۷ حال: حضرت والا بے ادبی کی بہت بہت معذرت مگر حضرت والا میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ دل میں آتے ہیں تو کیا محسوس ہوتا ہے۔ ان کے آنے کی کیا نشانی ہے۔

جواب: ان کے آنے کی نشانی یہ ہے کہ ان کو چھوڑ نہ سکو مثلاً اگر کوئی کہے کہ ایک لاکھ روپے لے لو اور ایک وقت کی نماز قضا کر دو اگر نہ کر سکو تو سمجھ لو کہ وہ دل میں آ گئے ؎

نسبت اسی کا نام ہے نسبت اسی کا نام
ان کی گلی سے آپ نکلنے نہ پایئے

۳۶۸ حال: حضرت والا مجھے اپنے اندر ایک بیماری نمایاں نظر آنے کی محسوس ہوتی ہے۔ حضرت والا جب سے میں آپ والا کا یہ شعر سنا ہے تب سے اس کی

زیادہ فکر ہوگئی ہے ۔

کیسے سمجھ لوں پا گیا وہ جام معرفت
رکھتا ہے جو بھی خود کو نمایاں کیے ہوئے

حضرت والا میں اپنی یہ بیماری ختم کرنا چاہتی ہوں کیسے ہوگی؟

جواب: اس آیت کو یاد کرو کہ آخرت کا گھر ہم نے ان کے لیے بنایا ہے جو دنیا میں بڑائی نہیں چاہتے اور عملی علاج یہ ہے کہ دنیا کی فنائیت کو سوچا کرو کہ یہاں اگر عزت مل بھی گئی تو کیا حاصل، موت کے وقت سب چھوٹ جائے گی اور پھر اللہ تعالیٰ سے ہی پالا پڑے گا۔

۳۶۹ حال: حضرت والا آپ سے پچھلے خط میں دریافت کیا تھا کہ مال اور لباس کی محبت ختم ہوجائے۔ آپ والا نے ارشاد فرمایا تھا کہ دونوں چیزیں بقدر ضرورت رکھو یعنی ضرورت سے زیادہ نہ رکھو۔ حضرت والا کپڑوں اور مال کی کتنی ضرورت ہوتی ہے یعنی اس کی حد کیا ہے۔ حضرت والا ہمارا حال تو یہ ہے جتنی خواہش بڑھالو وہی ضرورت بن جاتی ہے۔ حضرت والا خاص دعا فرما دیں۔

جواب: چار جوڑے بھی کافی ہیں اور مال اتنا ہو جس سے ضروریات پوری ہوں اور آرام سے گذر ہو اور ہر خواہش ضرورت نہیں، ضرورت وہ ہے جس کے نہ ہونے سے ضرر ہو۔

۳۷۰ حال: تیسری بات یہ ہے کہ حضرت والا مجھ پر رویے بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں جیسے کسی نے خوش گوار انداز سے بات کی تو حضرت والا قلب پر اچھا تأثر پڑتا ہے ایک انشراح کی سی کیفیت ہوتی ہے، اسی طرح اگر کسی نے روکھے پن سے بات کی تو دل تنگ سا ہونے لگتا ہے حضرت والا پھر یہ کیفیت کافی وقت تک رہتی ہے۔ حضرت والا میرا دل چاہتا ہے کہ میں مخلوق سے آگے نکل جاؤں ان کے رویئے مجھے تکلیف نہ دیں میں مخلوق سے نظر ہٹا کر خالق کی طرف نظر

رکھوں، آمین۔

جواب: لوگوں کے اچھے اخلاق سے انشراح اور بداخلاقی سے تکلیف ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مخلوق کے رویے سے تکلیف محسوس ہونا برا نہیں ہے البتہ بدلہ لینے کی فکر میں اس سے دل پر بوجھ رکھنا اور قصداً اس کی بدخواہی چاہنا برا ہے۔

۳۷۱ حال: حضرت والا میرا عبادات میں جی نہیں لگتا۔ عبادات کی طرف دل مائل نہیں ہوتا۔

جواب: دل نہ لگنے کے باوجود عبادت کرنا زیادہ موجب قرب ہے۔

اسی طالبہ کا تیسرا خط

۳۷۲ حال: حضرت والا گذشتہ خط میں لباس کے متعلق آپ والا نے ارشاد فرمایا تھا کہ دوبارہ وہاں وہی لباس پہن کر جاؤں۔ حضرت والا اتنے عرصے میں ایک دن مدرسے گئی، اس دن الوداعی دن تھا مدرسے میں، سب طالبات اور باجیاں اچھے اچھے کپڑے پہن کر آتی ہیں اور تیار ہو کر آتی ہیں۔ میں نے جواب آنے سے پہلے سوچا تھا کہ اس دن کے لیے نیا سوٹ سلوالوں گی مگر پھر نہیں سلوایا۔ حضرت والا میں نے پہلے پرانا سوٹ نکالا تو امی نے منع کر دیا کہ یہ نہ پہنوں پھر میں نے وہ سوٹ نکالا جو پہلے پہن کر نہیں گئی تھی، مگر میں نے سوچا کہ عبایا نہیں اتاروں گی، وہاں جا کر باجیوں نے اور دوستوں نے بہت کہا کہ عبایا اتارلو، مگر میں نے نہیں اتارا، حضرت والا اب دل میں بار بار آرہا ہے کہ پتا نہیں دل میں اصلی نیت کیا تھی کبھی آتا ہے کہ اس لیے نہیں اتارا کہ میں کپڑے نہیں دکھانا چاہتی تھی اور کبھی آتا ہے کہ شاید اس لیے نہیں اتارا کہ سب سوچیں گی کہ کپڑوں کا اسٹائل اچھا نہیں تھا وغیرہ وغیرہ یا نمایاں بننے کا شوق تھا وغیرہ، حضرت والا اصلاح کی محتاج ہوں میرے ہر عمل میں غلطی ہوتی ہے لگتا ہے کہ نفس شامل ہوتا ہے۔ بظاہر لگتا ہے کہ اچھا کام کیا مگر اس میں نفس کی شرارت

ہوتی ہے۔حضرت والا چاہتی ہوں کہ دل سے ہر چیز کی محبت نکل جائے،صرف اورصرف اللہ رب العزت بس جائیں،اٰمین ثم اٰمین۔

جواب: عمل سے پہلے جو نیت تھی یعنی نہ دکھانے کی اُسی کا اعتبار ہے باقی وساوس ہیں جن کا کوئی اعتبار نہیں البتہ استغفار میں تو فائدہ ہی فائدہ ہے ہر عمل کے بعد یہ دعا کرلیں کہ یا اللہ اگر اس میں میرے نفس کی آمیزش ہوگئی ہو تو اسے معاف فرمادیجئے۔

۳۷۳ حال: حضرت اقدس آپ والا کے فرمانِ عالی شان کے مطابق جب کبھی مدرسے باجیوں سے ملنے گئی تو کبھی بھی استاد صاحب سے بات نہیں کی،مگر اس دن الوداعی کے دن جب گئی تو ہماری ایک ساتھی ہیں انہوں نے استاد صاحب سے بات کی،تو استاد صاحب نے ہمیں (میں اور میری اپنی دوست کو) بھی بلوایا اللہ رب العزت نے ہمت سے نوازا میں نے منع کر دیا اور اس ساتھی کو کہہ دیا کہ آئندہ کبھی ایسے ہو تو بے شک سچ بات کہہ دینا کہ ان کے شیخ نے منع کیا ہے نامحرم سے بات کرنے کو،(وہ استاذ بھی حضرت والا سے بیعت ہیں) حضرت والا میں نے اپنی ایک باجی معلّمہ سے بھی بات کی تو انہوں نے بھی اس بات کی تائید کی، حضرت والا یہ بات تقریباً سارے مدرسے میں پھیل گئی ہے کہ میں نے اور میری دوست نے استاد صاحب سے بات نہیں کی،حضرت والا دل میں بار بار آتا ہے کہ جیسے میں نے بڑا تیر مار لیا ہے کہ تقویٰ پر عمل کیا ہے۔سب سوچیں گی کہ کیسی متقی ہے وغیرہ وغیرہ۔

جواب: خیال آنے سے کچھ نہیں ہوتا،نیک عمل کی توفیق پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں،شکر اور عُجب و کبر جمع نہیں ہوسکتے کیونکہ شکر پر نظر اللہ تعالیٰ کی عطا پر ہوتی ہے اپنے اوپر نہیں رہتی اور یہ سوچیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے یہاں میرا یہ عمل قبول ہے تو کامیابی ہے ورنہ ساری مخلوق بھی اگر تعریف کرے تو کیا فائدہ۔اس لیے

قبولیت کی دعا کریں۔

۳۷۴ حال: حضرت والا الحمدللہ نظروں کی حفاظت بہت حد تک ہورہی ہے، باہر تو تقریباً بدنظری ہوتی ہی نہیں کیونکہ ایک تو گھر سے نکلنا کم ہی ہوتا ہے دوسرا بندی محتاط رہتی ہے کہ نظر کی حفاظت کرنی ہے الحمدللہ مگر حضرت والا کبھی خواب میں بھی کوئی نامحرم نظر آجائے مثلاً بہنوئی، کزن وغیرہ تو دل پریشان ہوجاتا ہے۔ حضرت والا دل چاہتا ہے کہ پردے سے پہلے جن نامحرموں کو دیکھا سب کی شکلوں کو بھول جاؤں کبھی بھی ذہن میں نہ آئیں، حضرت والا خواب سے اٹھنے کے بعد رونا آتا ہے حضرت والا دعا کرتی ہوں کہ نہ میرے خواب میں اور نہ میرے ذہن میں کبھی کسی نامحرم کا خیال آئے اور نہ کسی کے خواب اور ذہن میں میرا خیال آئے، آمین۔ حضرت والا آپ دعا فرمادیں کہ اللہ رب العزت مجھے باحیا بنادے مجھے بالکل پردے میں چھپادے اور حقیقی معنوں میں پردے کا حق ادا کرنے والی بنادے، آمین۔

جواب: خواب میں دیکھنا کوئی گناہ نہیں۔ خواب یا خیال آنے کو گناہ سمجھنا یا یہ تمنا کرنا کہ خیال ہی نہ آئے نادانی ہے جو بات غیر اختیاری ہے اس کا شریعت نے مکلّف نہیں کیا۔ بس اپنے اختیار سے کسی کا تصور نہ کریں۔ اگر خیال آئے تو اس میں مشغول نہ ہوں۔

۳۷۵ حال: حضرت والا ذکر کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ میں نے تو بس تسبیح اٹھائی اور پڑھنا شروع کردیا، ایسے پڑھتی ہوں کبھی کوئی خیال آتا ہے اور کبھی کوئی، بس جیسے ڈیوٹی ہوتی ہے ویسے پڑھ کر فارغ ہوجاتی ہوں حضرت والا گو مزہ مطلوب نہیں مگر دل چاہتا ہے کہ ایسے ذکر کروں کہ مزہ آئے حضرت والا کوئی طریقہ بتادیں۔

جواب: بس ہلکا سا دھیان کرلیا کریں کہ اللہ تعالیٰ سامنے ہیں اور میرا ذکر سن رہے ہیں۔

٣٧٦حال: حضرت والا بس آ گے رمضان آ رہے ہیں حضرت والا رمضان کے لیے کوئی خاص نصیحت فرما دیں اور دعا فرما دیں کہ اس رمضان میں اللہ رب العزت کی ایسی قربت کی دولت ملے اور پھر وہ بڑھتی ہی جائے، آمین ثم آمین۔

جواب: کلمہ اور استغفار کی کثرت اور جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ رمضان المبارک کے یہ چار اعمال حدیث سے ثابت ہیں۔ جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

....

٣٧٧حال: کافی دنوں سے میرے بیٹے زور دے رہے تھے کہ اپنا مسئلہ آپ کو بتا کر دعا اور رہنمائی حاصل کروں مگر آداب سے واقف نہ ہونے کی بناء پر ہمت نہ پاتی تھی۔ اُمید ہے کہ حضرت درگذر فرمائیں گے۔ میں حال ہی میں آپ سے بیعت ہوئی ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے گھر میں تین کمرے ہیں۔ ایک میرا، میرے شوہر اور بیٹی کا، شوہر بغرض ملازمت کراچی سے باہر رہتے ہیں۔ جب آتے ہیں تو بیٹی اکثر ڈرائنگ روم میں سوتی ہے۔ دوسرا کمرہ بڑے بیٹے اور بہو کا ہے اور تیسرا چھوٹا سا کمرہ چھوٹے بیٹے کا۔ اوپر میرے دیور رہتے ہیں۔ وہاں ایک علیحدہ باتھ روم اور ٹیرس میری ساس کا ہے۔ امی دل کی مریضہ ہیں۔ جب بیمار ہوتی ہیں تو ہسپتال سے نیچے ہمارے گھر آتی ہیں۔ علیحدہ کمرہ نہ ہونے کی وجہ سے میں ان کو اپنے کمرے میں رکھتی ہوں۔ ان کا سارا کام کرتی ہوں وہ یہاں خوش رہتی ہیں اور جب صحت مند ہو جاتی ہیں تو بھی واپس اپنے کمرے میں جانا نہیں چاہتیں کیونکہ اوپر ان کی نہیں بنتی۔ کئی سالوں سے اس طرح ہو رہا ہے۔ مجھے ان کی خدمت میں کوئی عار نہیں اور ماں کی طرح میں ان کا خیال رکھتی ہوں مگر علیحدہ کمرہ نہ ہونے کی وجہ سے کئی مسائل ہو جاتے ہیں۔ وہ کافی عرصہ رہ کے جاتی تو ہیں مگر پھر نیچے آنا پڑتا ہے۔ میرا کمرہ گھر کے بیچوں بیچ ہے گھر میں

کوئی پردہ نہیں کرتا۔ نامحرموں کا آنا جانا رہتا ہے۔لوگ امی کے پاس آ کر بیٹھ جاتے ہیں تو سونے جاگنے کے اوقات کا بھی خیال نہیں رکھتے نہ ہم اپنی مرضی سے سو سکتے ہیں نہ اٹھ سکتے ہیں۔ جب میرے شوہر کراچی اتنے دنوں کے بعد آتے ہیں تو اکثر ہم میں بات بھی نہیں ہو پاتی کیونکہ دن تو کاموں میں گذر جاتا ہے اور رات کو علیحدہ کمرہ نہیں ہوتا۔شدید کڑھن ہوتی ہے۔ مجھے آدھے سر کا درد اکثر ہوتا ہے اور اس میں مکمل اندھیرا اور خاموشی چاہیے ہوتا ہے۔ جو نہیں مل پاتا۔ ہماری پرائیویسی بالکل ختم ہو جاتی ہے۔اس دفعہ امی جب صحت مند ہو گئیں اپنے کام سب کرنے لگیں تو میں نے ہمت کر کے اپنی نند سے بات کی اور حل مانگا۔انہوں نے کئی دن سوچ کے جواب دیا کہ تمہارا جواب ایمان مفصل میں موجود ہے یعنی یہ تمہاری تقدیر ہے اللہ کی طرف سے سمجھ کر صبر کرو۔ حضرت رہنمائی فرمایئے کہ کیا یہ تقدیر ہے جب کہ امی کے اختیار میں ہے کہ میری تکلیف کا خیال کر کے اپنے کمرے میں چلی جائیں۔ وہ جب ارادہ بھی کرتی ہیں تو میری نندیں ان کو روک دیتی ہیں۔

جواب: کیا خوب! یہ اچھی تقدیر ہے کہ دوسرے کو تکلیف پہنچائیں۔اپنی امی کو وہ اپنے پاس کیوں نہیں رکھتیں اور صبر کریں تکلیف پر۔ان پر والدہ کا زیادہ حق ہے۔والدہ کو اپنے کمرہ میں چلا جانا چاہیے۔

۳۷۸ حال: کیا اس بات کی اجازت ہے کہ وہ بیٹے اور بہو کے کمرے میں سوئیں۔

جواب: مناسب نہیں جبکہ الگ کمرہ موجود ہے۔ان کو اپنے کمرہ میں سونا چاہیے۔

۳۷۹ حال: اگر میں بڑوں کا لحاظ کرتی ہوں زبان درازی نہیں کرتی صبر کرتی ہوں تو کیا ان کا فرض نہیں کہ میرا بھی خیال کریں۔

جواب: یقیناً کرنا چاہیے۔دوسرے کو تکلیف میں مبتلا کرنا گناہ ہے۔

۳۸۰ حال: کیا میرا مطالبہ امی کی حق تلفی اور بدتمیزی ہے۔

جواب: یہ آپ کا حق ہے۔ بدتمیزی اور کسی کی حق تلفی نہیں ہے۔

۳۸۱ حال: ہر وقت سوچ سوچ کے صحت بھی خراب ہو رہی ہے حضرت والا آپ سے دعا اور رہنمائی کی طالب ہوں کہ میرا کیا طرزِ عمل ہو۔

جواب: ان سے ادب کے ساتھ اپنی تکلیف کا اظہار کر دیں تا کہ وہ اپنے کمرے میں چلی جائیں۔

انھی صاحبہ کا دوسرا خط

۳۸۲ حال: حوالے کے لیے پچھلا خط منسلک ہے۔ آپ کے فرمانے کے مطابق میں نے امی سے اپنی تکلیف عرض کی انہوں نے میرے دیور سے اوپر جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے منع کر دیا کہ میری بیوی ملازمت کی وجہ سے آپ کا خیال نہیں رکھ سکتی۔ میں پہلے ہی کہہ چکی تھی کہ آپ کے لیے ملازمہ رکھ دوں گی ہر وقت ساتھ رہے گی اور گھنٹی کمرے میں رکھ دوں گی بجا کے جب چاہے بلا لیں مگر انہوں نے جانے کا جو ارادہ کیا تھا دیور کے جواب سے ملتوی کر دیا۔ تین ہفتے پہلے میری بیٹی نے کسی کام سے چند منٹ کے لیے کمرہ بند کیا تو میری نند نے بہت بری طرح سے دروازہ پیٹا اور بہت غصہ کیا۔ سب جمع ہو گئے سب ہی بولے میں نے اور بیٹی نے نند سے ہی بات کی مگر سب باتیں امی کے سامنے ہوئیں۔ ایک بات بھی حق کے خلاف نہیں کی ان سے کہا کہ آپ اتنا غصہ نہ کرتیں تو بات نہ بڑھتی۔ دوبارہ سے اس بات کا ذکر ہوا کہ ہمیں کیا کیا مشکل پیش آتی ہیں میری بیٹی بھی تیزی میں آ گئی۔ امی اس وقت سخت غصے میں چلی گئیں ہم نے ان کو روکا بھی کہ اس طرح ناراض ہو کر نہ جائیں۔ اس کے بعد آپ کے حکم کے مطابق ایک دفعہ ناشتہ ایک دفعہ کھانا ایک دفعہ افطاری بھیجی انہوں نے سخت غصے میں واپس کر دیا اور کہا کہ کسی کو بھی نہیں چاہیے۔ دیورانی کو بھیجا تو بھی امی نے واپس کرا دیا۔ اس کے بعد نہیں بھیجا کیونکہ بہت طیش میں

تھیں کئی دفعہ ملنے بھی جا چکی ہوں اوپر۔

جواب: آپ نے صلہ رحمی کا حق ادا کیا، آپ کو ثواب ملے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۳۸۳ حال: آپ نے فرمایا تھا کہ میرا بیٹا ان کے لیے ملازمہ رکھ دے لیکن وہ اتنی ناراض ہیں کہ ہرگز نہیں مانیں گی۔

جواب: ابھی رہنے دیں جب ناراضگی دور ہو پھر دیکھی جائے گی۔

۳۸٤ حال: سارے خاندان میں کہہ دیا کہ ان لوگوں نے مجھے نکال دیا۔ خاندان میں جو لوگ انصاف پسند ہیں انہوں نے سمجھانے کی کوشش کی تو ان سے بھی ناراض ہوگئیں۔ باقی لوگ بھی ناراض ہیں یعنی دیورنندیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ سے معاملہ صحیح رکھیں پھر اگر مخلوق ناحق ناراض ہو تو کچھ فرق نہیں پڑتا۔

۳۸۵ حال: مگر اس کے باوجود یہی کہے جا رہی ہیں کہ میرے لیے کسی بھی طرح نیچے رہنے کا ٹھکانہ بناؤ۔ جبکہ حال یہ ہے کہ گھر ہمارے لیے بھی چھوٹا ہے۔ ہم جانا چاہیں تو جانے بھی نہیں دیتیں علیحدہ گھر میں کہ وہ اور دونوں بیٹے ان کے ساتھ رہیں۔

جواب: آپ اپنی راحت کے لیے علیحدہ گھر لے سکتی ہیں اس میں ان کی اجازت ضروری نہیں۔

۳۸٦ حال: مجھے افسوس ہے کہ میری تیس سالہ خدمت پہ انہوں نے پانی پھیر دیا۔ مسئلے کو کسی نے سمجھنے کی کوشش نہیں کی شاید اس لیے کہ میں نے اس سے پہلے کبھی اپنا کوئی حق نہیں مانگا۔ حضرت ان باتوں کی وجہ سے کیا جو بھی میں نے ان کا خیال کیا اس کا ثواب بھی جاتا رہے گا۔

جواب: کیوں جاتا رہے گا جب آپ نے ظلم و زیادتی نہیں کی۔

۳۸۷ حال: دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے باہمی تعلقات کی اصلاح فرمائیں

دلوں کو جوڑ دیں۔ دل صاف کر دیں۔ ہمیں لوگوں کی زبانوں کے شر سے زیادتی اور دبا لینے سے پناہ میں رکھیں۔ ان حالات کی وجہ سے رمضان میں غیبت بھی ہو جاتی ہے اور روزوں کا لطف جاتا رہتا ہے۔

جواب: جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے غیبت نہ کریں البتہ اگر کوئی ظلم کرے تو اپنے کسی ہمدرد سے دل ہلکا کرنے کے لیے اس کے ظلم کا تذکرہ کر دینا غیبت نہیں ہے۔

....

۳۸۸ حال: الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے نظر بچانے کی توفیق دی۔ لیکن کلاس میں کمرہ میں حسین اور بے ریش لڑکے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو نظر جھکانے کی توفیق دی ہے لیکن کبھی کبھی اچانک نظر پڑتی ہے۔ تو جلد ہی نیچے دیکھتا ہوں۔

جواب: کوشش کریں کہ جہاں ایسے لڑکے ہوں وہاں اچانک نظر بھی نہ پڑے۔ کلاس میں نظر بے محابا نہ اٹھائیں۔ دیکھ بھال کر اٹھائیں۔

۳۸۹ حال: جب خوبصورت لڑکوں سے نظر ہٹاتا ہوں تو دل میں ایک درد محسوس کرتا ہوں۔

جواب: یہ درد مبارک ہے۔ حصول نسبت مع اللہ کا ذریعہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۳۹۰ حال: جب یہ حسین لڑکے سامنے سے آتے ہیں تو اس وقت سلام کرنا چاہیے یا نہیں۔

جواب: نہیں۔

۳۹۱ حال: یا اگر وہ سلام کریں تو سلام کا جواب دینا چاہیے یا نہیں؟

جواب: نگاہ بچا کر بھاری آواز میں بے رخی سے جواب دے دیں۔

۳۹۲ حال: بعض لوگ بعض مرتبہ خواہ مخواہ برا بھلا کہتے ہیں جس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ مال خرچ کرتا ہوں لیکن بعض وقت خرچ

کرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔

جواب: تکلیف ہونے میں مضائقہ نہیں باوجود تکلیف کے نیک عمل کرنے سے زیادہ ثواب زیادہ قرب نصیب ہوتا ہے۔

....

۳۹۳ حال: بعد از سلام حضرت والا کی خیریت جاننے کی متمنی ہوں اور خیریت کے لیے دعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے، آمین ثم آمین۔ جس گناہ سے اتنے عرصے سے پریشان ہوں۔ حضرت والا اس گناہ کو چھوڑ دیا۔ الحمدللہ۔

جواب: بہت دل خوش ہوا اللہ تعالیٰ استقامت اور اس پر شکر کی توفیق عطا فرمائیں تاکہ نعمت میں اضافہ ہو۔

۳۹۴ حال: لیکن حضرت والا دل پہ اس گناہ کا بہت بوجھ ہے دل بہت پریشان ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟

جواب: یہ نہ سوچو کہ ایسا کیوں ہوا۔ خطائیں ہمارے نفس کی وجہ سے ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَآ اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ﴾

(سورۃ النسآء، آیت: ۷۹)

جو برائی تم سے ہوجائے وہ تمہارے نفس کی شرارت ہے۔ لیکن پھر احساس ندامت اور توبہ کی توفیق عطا فرما کر اللہ تعالیٰ بندے کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں یہاں تک کہ اس ندامت سے انسان فرشتوں سے بڑھ جاتا ہے۔ پھر پریشان ہونا نادانی ہے، مقام شکر ہے ؎

کبھی طاعتوں کا سرور ہے کبھی اعتراف قصور ہے
ہے ملک کو جس کی نہیں خبر وہ حضور میرا حضور ہے

٣٩٥ حال: حضرت والا اس کی ابتداء میں میں نے اللہ تعالیٰ سے بہت دعا کی تھی مگر میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ کیوں نہیں قبول ہوئی اگر اس وقت ہی قبول ہوجاتی تو اتنا کچھ تباہ نہ ہوتا میرا بہت نقصان ہوا دین کے اعتبار سے۔

جواب: مومن کی ہر دعا قبول ہوتی ہے، قبولیت کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں اور کبھی قبولیت کا ظہور دیر سے ہوتا ہے جو نقصان ہوا اسے اپنی نفس کی خطا سمجھو، دعا کی عدم قبولیت کو اس کا سبب نہ سمجھو کہ بے ادبی ہے۔ خطا پر ندامت سے سب خطا معاف ہوجاتی ہے اور بندہ اللہ کا محبوب ہوجاتا ہے۔ لہٰذا خطاؤں کو اتنی اہمیت نہ دو کہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہوجاؤ، مایوس کرنا شیطان کا کام ہے۔ توبہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ بڑے سے بڑے نقصان کی تلافی اپنے کرم کے شایان شان فرمادیتے ہیں مطمئن رہیں۔

٣٩٦ حال: حضرت والا آپ سے استدعا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ جل شانہٗ مجھے معاف کردیں۔ اوراب کوئی مزید گناہ مجھ سے صادر نہ ہو۔ کیا اللہ تعالیٰ مجھے معاف کردیں گے؟

جواب: یقیناً معاف کردیں گے اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کردیا ان کے وعدے سچے ہیں۔ **اِنَّ اللّٰہَ لاَ یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ** اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتے۔

٣٩٧ حال: حضرت والا اطمینان قلب نہیں ہے۔ ایسا لگ رہا ہے کہ دنیا بھی خراب ہوگئی دین بھی نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔

جواب: یہ شیطانی وسوسہ ہے دین تو بن ہی گیا دنیا بھی خراب نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنی آرزو کا خون کرنے میں تکلیف ہوتی ہے وہ خرابی نہیں دین و دنیا کی تعمیر کا ذریعہ ہے۔ میرا شعر ہے ؎

ترے ہاتھ سے زیرِ تعمیر ہوں میں
مبارک مجھے میری ویرانیاں ہیں

۳۹۸ حال: میں بہت گناہ گار ہوں بہت زیادہ۔ حضرت والا آپ کی دعاؤں کی بہت محتاج ہوں۔ ڈر اس بات کا بھی ہے کہ شیطان دوبارہ حملہ نہ کردے۔ میرا نفس کمزور ہے اس معاملے میں اگرچہ میں نے پکا عزم کیا ہے مگر پھر بھی اپنے آپ سے خوف آتا ہے۔

جواب: یہ خوف مبارک ہے اپنے ضعف کا اقرار اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا طلب گار ہے۔ شیطان سے کہہ دو کہ ایک گناہ کیا اگر ایک لاکھ گناہ ہوجائیں تو ایک لاکھ بار توبہ کروں گی میرا اللہ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتا ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں۔ کیسا ہی بڑے سے بڑا گناہ ہوجائے توبہ سے سب معاف ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ﴾
(سورۃُ البقرۃ، آیت: ۲۲۲)

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو صرف معاف ہی نہیں کرتے اپنا محبوب بنالیتے ہیں یعنی اپنا ولی بنالیتے ہیں۔

۳۹۹ حال: میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ ایسا سخت ناپسندیدہ گناہ مجھ سے صادر ہوگا حضرت والا اللہ تعالیٰ کو میرا یہ عمل پسند آئے گا نا؟ توبہ کا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ جب نکاح نہیں ہوسکا تو میں نے اس تعلق کو ترک کیا یہ خود غرضی تو نہیں اس بات کا بھی ڈر لگ رہا ہے۔ اس پر اجر ملے گا؟ اللہ تعالیٰ کو یہ عمل پسند آئے گا یا نہیں۔

جواب: گناہ سے بچنا خود فضلِ عظیم کی نشانی ہے خواہ ناکامی سے بچ جائے خواہ مخلوق کے خوف سے بچ جائے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور قبولیت کی علامت ہے، پھر اجر کیوں نہ ملے گا ان کے پاس اجر کی کمی نہیں ہے۔

اسی طالبہ کا دوسرا خط

۴۰۰ حال: حضرت والا گناہ چھوڑنے کے بعد بھی دل بہت بے چین رہتا ہے۔ دل کبھی کبھار بہت چاہتا ہے کہ یہ گناہ (عشق مجازی) ہو اور بس۔ اس کے نہ ہونے سے دل میں بہت پریشانی رہتی ہے عجیب اداسی سی دل میں محسوس ہوتی ہے۔

جواب: گناہ نہ کرنے کی بے چینی گناہ کرنے کے سکون سے بہتر ہے دونوں میں کوئی نسبت نہیں کیونکہ یہ بے چینی اللہ کی رضا اور قرب کا ذریعہ ہے اور وہ سکون اللہ کے غضب اور دوری کا سبب ہے۔ غیر اللہ سے دل بہلانے کے ذوق سے اللہ کی پناہ مانگو اور رو رو کر دعا کرو کہ نافرمانی سے دل بہلانے کے خیال ہی سے دل کو بے چین کردے۔

۴۰۱ حال: پتہ نہیں اس کی وجہ کیا ہے مجھے ایسا لگتا ہے ہمارے گھر کا ماحول اس کی وجہ ہے سب لوگ ایک دوسرے سے اتنے بے زار ہیں کہ اگر سوچنے بیٹھوں تو ایسا لگتا ہے کہ دماغ پھٹنے لگے گا۔

جواب: غیر اختیاری چیزوں کے درپے ہونے سے پریشانی آتی ہے جہاں اختیار نہ ہو وہاں صرف دعا کرکے مطمئن ہوجاؤ۔ دوسروں کو بدلنا آپ کے اختیار میں نہیں اس لئے دعا کرو۔

۴۰۲ حال: اور ایک وجہ شاید یہ بھی ہے کہ میری عمر ۲۸ رسال ہے مگر رشتہ نہیں ہوا کوئی رشتہ آئے بھی تو وہ لوگ واپس نہیں آتے۔ اس وجہ سے بھی بہت احساس کمتری ہے حضرت والا کبھی کبھی اللہ تعالیٰ سے شکایت ہونے لگتی ہے زبان تک تو شکوہ نہیں آتا مگر دل بہت شاکی ہونے لگتا ہے کہ نہ اللہ نے صورت دی نہ مالی طور پر اچھا بنایا ایسا لگتا ہے کسی گھر میں جو باتیں ہونی چاہیے اس کو بگاڑنے کے لیے وہ سب ہم لوگوں میں ہیں۔ امی ہر وقت اکیلے بیٹھ کر بولتی رہتی ہیں جادوان کے دماغ پر حاوی ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ سے بالکل دور ہیں ابو کو کسی کی پرواہ نہیں۔

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ دنیا کے معاملہ میں اپنے سے بہتر کی طرف دیکھتی ہیں جبکہ دنیا کے معاملہ میں اپنے سے کمتر کی طرف اور دین کے معاملے میں اپنے سے بہتر کی طرف دیکھنے کا حکم ہے تا کہ دین میں ترقی کا شوق ہو اور دنیا میں اپنے سے کمتر کو دیکھنے سے شکر پیدا ہوگا۔ دو چار کمیوں کو تو آپ نے دیکھا اور یہ نہیں سوچا کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کتنے انعامات ہیں، بہت سے لوگ ہیں جو کینسر کی تکلیف سے تڑپ رہے ہیں بہت سوں کو فاقہ ہو رہا ہے، بہت سے ایسے ہیں جن کو ذلیل اور بے عزت کیا جا رہا ہے مراقبۂ انعامات الٰہیہ روزانہ ۵/منٹ کیا کریں اس سے دل میں شکر پیدا ہوگا۔ رسالہ عشق مجازی کی تباہ کاریاں میں یہ مراقبہ لکھا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی سوچیں کہ ہماری بعض جائز آرزوئیں اگر پوری بھی نہیں ہو رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہیں، وہ حاکم بھی ہیں اور حکیم بھی ہیں۔ بعض اہل مصیبت جن کی دنیا میں آرزوئیں پوری نہیں ہوئیں جنت میں اللہ تعالیٰ ان کو جب انعام دیں گے تو وہ تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں ہماری کھال قینچیوں سے کاٹی جاتی۔ لہٰذا اللہ کی مرضی پر راضی رہو اس سے دل پرسکون اور مست رہے گا۔

کیفِ تسلیم و رضا سے ہے بہار بے خزاں
صدمہ و غم میں بھی اخترؔ روح رنجیدہ نہیں

۴۰۳ حال: کبھی کبھی دل چاہتا ہے کہ خودکشی کرلوں۔

جواب: اس شیطانی خیال سے توبہ کریں حرام موت مر کے کیا چین مل جائے گا۔ دائمی غم اور دائمی حسرت اور دائمی بے چینی خودکشی کرنے کا ثمرہ ہے **العیاذ باللہ**۔ دنیا کی پریشانی عارضی ہے عارضی پریشانی کے بجائے دائمی بے چینی لینا چاہتی ہو؟ جب عارضی پریشانی برداشت نہیں ہوتی تو دائمی بے چینی کیسے برداشت ہوگی۔ اس خیال سے توبہ کرو اور پناہ مانگو۔ حرام موت مر کر عذاب نہ

خریدو، گناہ نہ کرنے کی گھٹن برداشت کر کے شہید ہوجاؤ۔ حدیث پاک میں ہے:

﴿مَنْ عَشِقَ وَ كَتَمَ وَعَفَّ ثُمَّ مَاتَ فَهُوَ شَهِيْدٌ﴾

(مرقاةُ المفاتيح، كتابُ الجنائز، باب عيادة المريض)

جس کو کسی سے عشق ہو گیا اور اس نے اس کو چھپایا اور پاکدامن رہا اور اس گھٹن میں مر گیا اس کو شہادت کا درجہ ملے گا۔

۴۰۴ حال: اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا نہ کیا ہوتا کم از کم ایک گناہ گار کی تو کمی ہو جاتی اور میں اتنی تکلیف میں تو نہیں ہوتی۔

جواب: ایک گنہگار کی کمی سے کیا نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کا کوئی فائدہ ہو جاتا۔ اگر ساری دنیا نافرمان ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی عظمت میں کوئی کمی نہیں آتی اور ساری دنیا فرماں بردار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی عظمت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ گناہوں سے توبہ کی توفیق دے کر اللہ تعالیٰ بندے کو اپنا ولی بنا لیتے ہیں تو اگر پیدا نہ ہوئی ہوتیں تو ولیہ کیسے بنتیں۔

۴۰۵ حال: اللہ تعالیٰ تو شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں پھر میرے دکھوں کو کیوں نہیں دیکھتے ان کو پتہ ہے نا کہ اب مجھ سے یہ دکھ برداشت نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا میرے ساتھ کیوں نہیں ہے کیا میں اللہ کی بندی نہیں ہوں۔ اپنے حالات کی وجہ سے میرے اندر احساس کمتری پیدا ہوگئی ہے ہر وہ شخص اچھا لگتا ہے جو خوش ہو مجھے خوشیوں کے لیے حسرت ہونے لگ گئی ہے حضرت والا یقین کریں میرے دل اور دماغ کی حالت بہت عجیب ہے میں رات کو سونے لیٹتی ہوں تو مجھے نیند نہیں آتی۔ بلڈ پریشر بڑھنا شروع ہو گیا ہے کیا میں یونہی ترستی رہوں گی۔ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ تو اللہ تعالیٰ میرے لیے کیوں کافی نہیں ہوئے۔

جواب: اللہ تعالیٰ آپ کے لیے کافی ہیں گذشتہ زندگی کو سوچیں کہ کیسے حالات

سے نکالا۔ اگر اس عشق مجازی میں اور آگے بڑھ جاتیں اور کبیرہ گناہ میں مبتلا ہو جاتیں تو اس رسوائی کا کوئی مداوا بھی نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات کو سوچو تو ناشکری کی یہ کیفیت جاتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کے تحمل سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جو تکلیف دیتے ہیں وہ بھی حکمت سے خالی نہیں، مومن کو اگر کانٹا بھی لگ جائے تو اس میں بھی اجر اور اللہ تعالیٰ کا پیار ہے۔ عافیت کی اور غموں کے دور ہونے کی اور چین کی زندگی کی دعا کریں لیکن جب تک جس حال میں رکھیں راضی برضا رہیں اللہ کی حکمتوں کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ قیامت کے روز بہت سے مصیبت زدہ تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں ہماری کھالوں کو قینچیوں سے کاٹا جاتا تا کہ اور بڑا انعام ملتا۔

۴۰۶ حال: میں نے اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کی بہت کوشش کی ہے مگر نہیں! اللہ تعالیٰ کو میری محبت اچھی نہیں لگتی۔

جواب: یہ سوچنا اور حماقت ہے اللہ تعالیٰ تو خود بندوں سے محبت فرماتے ہیں بھلا وہ محبت کو ناپسند کریں گے۔

۴۰۷ حال: اسی لئے مجھے ہمیشہ میرا نفس گناہوں کی طرف دھکیلتا ہے میرا نصیب کتنا کھوٹا ہے نا کہ نہ ادھر کی رہی نہ ادھر کی۔

جواب: نفس کا کام ہی گناہوں کی طرف دھکیلنا ہے اس کے تقاضوں کو دبانا اولیاء اللہ کا شیوہ ہے۔

۴۰۸ حال: کیوں حضرت والا میں اتنی بدقسمت ہوں؟

جواب: بدقسمت مومن نہیں ہوتا اگر بدقسمت ہوتیں تو اللہ ایمان نہ دیتا۔ توبہ کریں اور اپنی قسمت پر شکر کریں۔

۴۰۹ حال: گھر میں کسی سے بھی محبت نہیں ملی اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مجھے ذرا بھی جھوٹی محبت کا بہلاوا دیتا ہے تو میں اس کی طرف بھاگ کر جاتی

ہوں۔ مجھے اپنے نفس پر قابو نہیں رہا۔ مجھے پتہ ہوگا کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے مگر دل کہے گا نہیں چلو تھوڑا اور اس کے ساتھ ہی رہو شاید سچا ہو۔

جواب: ہوشیار ہو جاؤ آپ کا نفس جھوٹی محبت کے فریب میں پھنسانے کے لیے گھر والوں کے غیر ہمدردانہ رویہ کو بہانہ بنا رہا ہے اور عشق مجازی کا جواز تلاش کر رہا ہے حالانکہ پرانی مثل ہے کہ غرض مند دوست سے بے غرض دشمن اچھا۔

۴۱۰ حال: میرے اعصاب ختم ہوتے جا رہے ہیں مجھے ایسا لگتا ہے کہ خوشیاں میری کمزوری بن گئی ہیں اگر مجھے نہ ملیں تو مجھے کچھ ہو جائے گا۔ خوشی نہ ہونے سے دل ٹوٹ جاتا ہے۔

جواب: ان عارضی خوشیوں کے دھوکہ میں نہ آؤ کہ یہ دائمی رنج کا پیش خیمہ ہیں۔ اللہ کو پانے کے لیے اپنی آرزوؤں کا خون کرنا پڑتا ہے اور اولیاء اللہ اس دریائے خون سے گذر کر اولیاء بنے ہیں۔ ایک اللہ والے بزرگ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ سے خطاب کر کے ؎

آ کہ نذرِ دردِ الفت ہر خوشی کرتے ہیں ہم
آ کہ خونِ آخری ارمان بھی کرتے ہیں ہم
آرزو یہ ہے کہ کوئی آرزو پوری نہ ہو
آرزو بھی کس قدر حسرت بھری کرتے ہیں ہم

حرام آرزوؤں کے ویرانے ہی میں حق تعالیٰ کے قرب کا لازوال چمن پوشیدہ ہے لہٰذا دل ٹوٹنے سے ہرگز نہ گھبراؤ ؎

نہ گھبرا کوئی دل میں گھر کر رہا ہے
مبارک کسی کی دل آزاریاں ہیں

جو جتنا زیادہ غم اللہ کے راستہ میں اٹھاتا ہے اس کو اتنی ہی زیادہ خوشیاں عطا فرماتے ہیں۔

۴۱۱ حال: آپ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں کہ وہ میرے دل کو دنیا سے بے نیاز کردیں اور میرا سہارا بن جائیں میرے اندر بالکل ہمت نہیں رہی کہ میں اپنے قدموں کو اللہ کی طرف موڑ دوں۔

جواب: یہ نہ کہو کہ ہمت نہ رہی اللہ تعالیٰ نے آخری سانس تک ہمت عطا فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم کو ہمت کو استعمال کرنے کی ہمت عطا فرمادیں۔

۴۱۲ حال: اللہ تعالیٰ جذب بھی تو فرماتے ہیں بس میری طرف سے اللہ تعالیٰ سے عرض کردیں کہ وہ میری کیوں نہیں سنتے۔

جواب: توبہ کریں وہ تو دشمنوں کی بھی سنتے ہیں دوستوں کی کیوں نہ سنیں گے۔ دل سے دعا ہے۔

....

۴۱۳ حال: بعد تسلیم بصد تعظیم کے گذارش خدمت سراپا خیر و برکت میں یہ ہے کہ بدنگاہی کی عادت نہیں نکل رہی لڑکیوں کی خواہش جو بچپن سے دل میں گھر کیئے ہوئے ہے نہیں نکل رہی اس معاملے میں پچھلے خطوط میں عرض کرچکا ہوں میں کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوجاتا ہوں جس لڑکی کے بارے میں پچھلے خطوط میں عرض کیا تھا اس سے تو جان چھوٹ گئی ہے لیکن اب دوسری لڑکیوں کی طرف نفس کھینچ رہا ہے۔کبھی کبھی توبہ بھی کرتا ہوں مگر دیر تک قائم نہیں رہتی عجیب اتفاق ہے کہ جب توبہ کرتا ہوں جلد ہی ایسی کوئی لڑکی آجاتی ہے جس سے فوراً توبہ ٹوٹ جاتی ہے اور اگر توبہ نہ کروں تو ایسی کسی لڑکی سے سامنا نہیں ہوتا اس لیے سمجھتا ہوں شاید یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہے جس میں فیل یعنی ناپاس ہوجاتا ہوں اور یہ بھی سمجھتا ہوں یہ سب اختیاری ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو ہمت بھی عطا کر رکھی ہے مگر اس وقت اختیار اور ہمت کو استعمال کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔اور اس پر جو جرمانہ فرمایا گیا ہے وہ جرمانہ ادا کرتا ہوں اس پر بجائے نفس

ٹھیک ہواور بدنگاہی میں مبتلا کردیتا ہے۔

جواب: نفس کا کھنچنا برا نہیں لیکن کھنچ جانا برا ہے یعنی گناہ کا تقاضا ہونا برا نہیں تقاضے سے مغلوب ہوجانا برا ہے۔ یہ بتاؤ کہ کس حد تک گناہ ہورہا ہے؟ کیا کبیرہ کا ارتکاب پھر ہوا؟ بدنظری بدفعلی کی جڑ ہے جب تک ہمت نہیں کروگے یہ عادت نہیں چھوٹے گی اور جب تک یہ عادت نہیں چھوٹے گی بدفعلی بھی نہیں چھوٹے گی۔ اور یہ جو لکھا ہے کہ ہمت کو استعمال کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تو بات یہ ہے کہ آپ ہمت کرتے ہی نہیں، یہ ہمت نہیں بلکہ محض ہمت کا خیال اور جذبہ ہے بس جان پر کھیل جاؤ اور ٹھان لو کہ گناہ نہیں کروں گا تو پھر دیکھتا ہوں کیسے گناہ ہوتا ہے۔ شیطان جب دیکھتا ہے کہ یہ توبہ کرکے پاک صاف ہوگیا تو پھر کسی لڑکی کو بھیج دیتا ہے لہٰذا جب کوئی لڑکی آئے تو سمجھ لو کہ شیطان نے بھیجا ہے اور اسے بہت بدتمیزی سے جھڑک کر بھگادو۔ دراصل آپ خود نرم ہوجاتے ہیں جو اصل سبب ہے گناہ نہ چھوٹنے کا۔ ایک غلطی پر ایک دن کی آمدنی صدقہ کرو تاکہ نفس ڈرے آئندہ گناہ کرنے سے۔

٤١٤ حال: اور جب خانقاہ حاضری ہوتی ہے حضرت کی مجلس میں تو خوب جوش پیدا ہوتا ہے کہ اب کبھی گناہ نہیں کروں گا مگر گاؤں پہنچنے کے بعد زیادہ دن تک یہ حالت نہیں رہتی میں پھر بدنگاہی میں مبتلا ہوجاتا ہوں۔

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ صحیح معنوں میں ہمت نہیں کرتے اور ہمت کرنا یہ ہے کہ جیسے کوئی دشمن جان سے مارنے آجائے جس طرح اس کا مقابلہ کروگے گناہ کے تقاضے کے وقت نفس سے اسی طرح مقابلہ کرو۔

٤١٥ حال: میرے لیے خصوصی دعا فرمائیں کہ اس مرض سے نجات جلد ہو۔

جواب: آپ ہمت کریں میں دعا کرتا ہوں۔

انہی صاحب کا دوسرا خط

٤١٦ حال: گذارش خدمت بابرکت میں یہ ہے کہ بدنگاہی کی عادت نہیں نکل رہی نفس لڑکیوں کی طرف شدت سے کھینچ جاتا ہے میرا نفس بہت ہی شریر ہے کسی طرح قابو میں نہیں آرہا جس لڑکی سے کبیرہ ہوجاتا تھا اس سے تو حضرت کی برکت سے جان چھوٹ گئی وہ تو اب نہیں آتی مگر کوئی لڑکی قریب آتی ہے تو میں بہت نرم ہوجاتا ہوں اس سے پہلے چاہے توبہ کرچکا ہوتا ہوں لیکن لڑکی کے قریب آجانے کے بعد توبہ یاد نہیں رہتی پہلے کبھی کبھی سوچتا بھی ہوں کہ نگاہ نہیں اٹھاؤں گا مگر نفس مجھ پر غالب آجاتا ہے اور نگاہ اٹھ جاتی ہے۔

جواب: نفس غالب نہیں ہوتا غالب کرتے ہو نگاہ اٹھتی نہیں اٹھاتے ہو۔ نفس دشمن سے کیوں نرم پڑتے ہو جان کا دشمن اگر آجائے تو کیا نرم پڑو گے جان سے جتنی محبت کرتے ہو ایمان سے اتنی محبت کرو تب بچو گے۔

٤١٧ حال: آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ایک غلطی پر ایک دن کی آمدنی صدقہ کرو تاکہ نفس ڈرے آئندہ گناہ کرنے سے لیکن میرا نفس اتنا زیادہ برا ہے کہ مفلس ہوجانے پر بھی نہیں مانتا حقیقت تو یہ ہے کہ مجھ پر اچھی خاصی تنگی آگئی ہے جس سے بہت پریشان بھی ہوں اور یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ سب میرے گناہوں کا نتیجہ ہے مگر پھر بھی نفس مجھے گناہوں کی طرف کھینچ لیتا ہے اور میں آسانی سے بدنگاہی کے گناہ میں مبتلا ہوجاتا ہوں۔

جواب: جب غلطی ہو تو ایک وقت کا فاقہ کریں مراقبہ موت مراقبہ دوزخ اور مراقبہ حشر ونشر جو رسالہ بدنگاہی اور عشق مجازی کی تباہ کاریاں میں لکھا ہوا ہے تین تین منٹ روزانہ کریں۔

٤١٨ حال: صرف بدنگاہی تک ہی محدود نہیں بلکہ اگر موقع مل جائے اور کوئی لڑکی راضی ہوجائے تو کبیرہ میں دوبارہ مبتلا ہوجاؤں۔

جواب: اس کے بعد ہوا تو نہیں یہ بھی افاقہ کی علامت ہے۔

۴۱۹ حال: اگر کبیرہ گناہ کا موقع نہیں ملتا تو نفس اس کے لیے تڑپتا رہتا ہے حالانکہ عمر بھی ۴۳/ سال تقریباً ہوچکی ہے شہوت کا بھی زور نہیں لیکن کوئی قریب سے بھی گذر جائے تو اس کے لیے بہت دیر تک دل تڑپتا رہتا ہے اور بہت برے برے خیالات ستاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ نماز میں بھی یہ برے خیالات نہیں چھوڑتے بلکہ اور زور پکڑتے ہیں۔

جواب: نفس کا تڑپنا اور کبیرہ گناہ کا تقاضا ہونا برا نہیں اس پر عمل کرنا برا ہے بس عمل نہ کریں تو کوئی مضائقہ نہیں نماز میں بار بار دل کو اللہ کے حضور میں حاضر کرتے رہیں۔

۴۲۰ حال: بار بار اسی مرض کے بارے میں بتاتے ہوئے شرم بھی آتی ہے مگر کیا کروں میری اصلاح کیسے ہو۔

جواب: ہرگز نہ شرمائیں بتانے ہی سے علاج ہوگا اور فائدہ بھی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

انھی صاحب کا تیسرا خط

۴۲۱ حال: بعد تسلیم بصد تعظیم کے گذارش خدمت سراپا خیر و برکت میں یہ ہے کہ بدنگاہی سے کئی کئی روز تک بچ بھی جاتا ہوں حضرت والا کی برکت سے لیکن میرے نفس کی خباثت اور شرارت کی وجہ سے پھر بدنگاہی ہوجاتی ہے۔

جواب: جو تلافی بتائی گئی ہے اسی پر عمل کریں۔

۴۲۲ حال: اور برے برے خیالات آکر تنگ کرتے ہیں برے برے خیالات سے بھی کئی کئی روز تک بچ جاتا ہوں لیکن پھر نفس کی شرارت سے غلطی ہوجاتی ہے مکمل طور پر ان خبیث عادتوں سے جان چھوٹے وہ نہیں ہورہا آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ ان خبیث اور بری عادتوں سے میری جان چھوٹے۔

جواب: خیالات اور وساوس اور گناہ کے تقاضے پیدا نہ ہوں یہ ناممکن ہے بس

ان پر عمل نہ کریں ان میں مشغول نہ ہوں کسی مباح کام میں لگ جائیں یا کسی سے جائز گفتگو کرنے لگیں یا ذکر یا کوئی مراقبہ شروع کر دیں مثلاً مراقبۂ موت وحشر ونشر۔

۴۲۳ حال: یہ بری چیزیں نکل کر اللہ تعالیٰ کی محبت میرے دل میں آ جائے اس کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

جواب: نکلنا مطلوب نہیں ان پر عمل نہ کرنا اور یہ مجاہدہ برداشت کرنا مطلوب ہے۔ تقاضے ہوتے ہوئے گناہ نہ کرنا دلیل محبت ہے گناہ کے تقاضے ہونا محبت کے منافی نہیں ان پر عمل کرنا برا ہے۔

....

۴۲۴ حال: احقر کے ذمہ درس بخاری شریف کی خدمت ہے۔اس کے علاوہ مسجد میں وعظ وخطابت کی ذمہ داری بھی ہے۔ بعد عشاء قرآن مجید کا درس دیتا ہوں۔ روز کا یہی معمول ہے۔ حضرت والا یہ نالائق و ناہنجار ہر وقت باطنی خطرات میں مبتلا رہتا ہے یہ خطرات تشویش اور پریشانی کا باعث بنے ہوئے ہیں چنانچہ کبھی دل میں خطرہ پیدا ہوتا ہے کہ تو بڑا متکبر ہے، تیری تواضع وانکساری محض مصنوعی ہے۔ کبھی یہ خیال آتا ہے کہ تیری ظاہری وضع قطع اور خدمتِ دین کے معمولات لوگوں کے لیے درحقیقت بڑا دھوکہ ہیں وہ تجھے کیا کچھ سمجھتے ہیں جبکہ حقیقت میں تو معاصی اور گناہوں میں لتھڑا ہوا ہے اور تیرا باطن نہایت ناپاک اور سیاہ ہے! اس سے بڑی منافقت اور کیا ہوسکتی ہے کہ تو ظاہر میں کچھ ہے اور باطن میں کچھ اور ہے۔ اور کبھی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تمام منفی خیالات وخطرات محض شیطانی وساوس ہیں اور تجھے اصل کام سے روکنے کے لیے ہیں لہٰذا اِلتفات کرنے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بس اپنے کام میں لگا رہے۔ حضرت والا ان خطرات ومتضاد خیالات کی حقیقت اور ان کی منشاء یہ نالائق سمجھنے سے عاجز ہے اور رہنمائی کی درخواست کرتا ہے اور یہ کہ ان سے نجات کی تدبیر

بھی ارشاد فرمائی جائے۔

جواب: اپنے کو حقیر سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار رہیں جو خدمت ہو رہی ہے اس پر ندامت کے ساتھ شکر کریں اور قبولیت کی دعا کرتے رہیں۔ خوب شکر کریں کیونکہ شکر اور کبر جمع نہیں ہو سکتے تشکر اور تکبر میں تضاد ہے اور اجتماع ضدین محال ہے۔

....

۴۲۵ حال: حضرت میرے اندر لوگوں میں نمایاں ہونے کی خواہش ہے اور اس کے لیے تدبیر بھی کرتا ہوں اور جب لوگ واہ واہ کرتے ہیں تو خوب خوشی بھی محسوس ہوتی ہے جبکہ آپ نے مجلس میں فرمایا تھا کہ اللہ کے لیے اپنے کو مٹاؤ۔ طالب کو چاہیے کہ فنا ہونا سیکھے۔ حضرت مجھ کو تقریباً ایک ہفتہ تک مسلسل خلافت کا وسوسہ آتا رہا جبکہ میری نیت کبھی بھی ایسی نہیں رہی اب ڈرتا ہوں کہ کہیں نیت میں فتور تو نہیں آ گیا۔

جواب: لوگوں میں نمایاں ہونے کی خواہش اور کوشش لوگوں میں بڑا بننے کی طلب ہے اس لیے سوچا کریں کہ جن کی نظر میں میں بڑا بننا چاہتا ہوں یا جو لوگ میری تعریف یا عزت کر رہے ہیں نہ یہ رہیں گے نہ میں رہوں گا لہٰذا ایسی خیالی اور فانی چیز پر خوش ہونا اور اس کی تمنا کرنا حماقت ہے۔ اپنے عیوب کو سوچیں اور نفس سے کہیں کہ اگر لوگوں کو ان کی اطلاع ہوگئی تو کتنا حقیر سمجھیں گے مثلاً اسی وسوسۂ خلافت کی اطلاع ہو جائے تو ان کے دل میں کتنی حقارت آئے گی لہٰذا یہی اللہ کا کرم ہے کہ ان عیوب کو لوگوں سے چھپا دیا جس سے وہ تحقیر نہیں کرتے یہی غنیمت ہے نہ کہ تعریف کی تمنا کرنا اور عملی علاج یہ ہے کہ تعریف کرنے والے کو سختی سے تعریف کرنے سے روک دیا جائے۔

۴۲۶ حال: جب آپ ایک ہفتہ کے لیے سفر پر تشریف لے گئے تھے تو میرا

قلب بالکل بجھ گیا شدید ظلمت محسوس ہوتی تھی بعض دفعہ تو ایسا لگتا تھا کہ گویا کافر ہو گیا ہوں کہیں دل نہیں لگتا تھا میرے لیے جینا دوبھر ہوتا جارہا تھا یہ دنیا بالکل تاریک محسوس ہوتی تھی نماز، ذکر پہاڑ محسوس ہوتے تھے لیکن جب آپ واپس آگئے تو صرف ایک نظر آپ کو دیکھ لینے سے سب کچھ صحیح ہو گیا۔

جواب: اس کی وجہ محبت ہے لیکن ایسے وقت بہ تکلف معمولات پورے کرنا چاہیے۔ شیخ سے محبت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اس لیے شیخ سے قرب ہو یا دوری اللہ کے احکام کو پورا کرنا ضروری ہے۔

۴۲۷ حال: حضرت آپ نے فرمایا تھا کہ اپنے آپ کو سب سے حقیر سمجھو اور دل میں یہ کہا کروں کہ میں تمام عالم کے مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل لیکن یہ سب سمجھنا درجۂ تصور میں ہی ہوتا ہے کیونکہ دل میں یہ خیال آتا ہے کہ اللہ والوں کے پاس اللہ کے فضل سے آجارہا ہوں جس سے اخلاق حمیدہ پیدا ہو رہے ہیں لیکن چونکہ حکم ہے کہ اپنے کو کمتر سمجھے اور کسی کو حقیر نہ جانے اس لیے اپنے کو سب سے کمتر سمجھتا ہوں۔

جواب: یہ تو درجۂ تصور میں بھی ہے کمتر سمجھنا نہیں ہے بلکہ برتر سمجھنا ہے کم تر سمجھنا یہ ہے کہ اپنی حقارت دل میں ہو جس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے یقینی عیبوں کو سوچا کریں اور نفس سے کہیں کہ ان عیوب کے ہوتے ہوئے تو کیسے کمتر نہیں اور قیامت کے دن کا حال کیا تجھ کو معلوم ہے کہ اس دن کیا معاملہ ہو گا۔ عیوب کے ہوتے ہوئے خود کو بے عیب سمجھنا ایسا ہے جیسے کسی کو کوڑھ ہو اور خود کو تندرست سمجھے۔

۴۲۸ حال: کچھ دن پہلے تک خواہش تھی کہ اچھی گاڑی ہو اور خوب پیسہ وغیرہ ہو لیکن اب تو سوائے اللہ کی محبت مل جائے اور کوئی خواہش بھی نہیں اور مجھے یاد بھی نہیں پڑتا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے آخری دفعہ دنیا کب مانگی ہے بس ایک ہی رٹ ہے کہ مجھ کو اپنی محبت عطا فرما دے۔

جواب: ماشاءاللہ بہت مبارک حال ہے، **اللّٰھم زد فزد**۔

۴۲۹ حال: بعض دفعہ خوب ذکر وتلاوت، نماز، اشکباری کی توفیق ہوتی ہے اور بہت لذت محسوس ہوتی ہے خلوت تلاش کرنے کا دل چاہتا ہے کہ اللہ سے رو روکر مناجات کروں اور بعض دفعہ بالکل اس کے برعکس معلوم ہوتا ہے یہاں تک کہ دعا مانگنے کا بھی دل نہیں چاہتا۔

جواب: کیفیات بدلتی رہتی ہیں اس لیے مطلوب نہیں اعمال مطلوب ہیں لہٰذا جب دل نہ چاہے تو بھی بہ تکلف معمولات کریں۔

حکیم الامت کے ایک خلیفہ کے صاحبزادے کا عریضہ

۴۳۰ حال: گذشتہ دنوں میں نے بغیر کسی خیال وگمان کے حضرت کے مرشد اوّل حضرت شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کو اور اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ (حضرت مولانا......خلیفہ حضرت حکیم الامت تھانوی) کو ساتھ دیکھا اس سے پہلے کبھی بھی حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں نہیں دیکھا۔ ان کی حیات میں تو کئی بار زیارت ہوئی مگر خواب میں پہلی بار زیارت ہوئی۔ وہی گریباں چاک حلیہ مبارک ہلکی سی مسکراہٹ۔ دیکھا کہ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ دونوں ساتھ ہی بیٹھے ہیں اور بڑی بشاشت کے ساتھ دونوں بزرگ مجھ سے کئی بار دہرا کر کہتے رہے تم نے بہت اچھا کیا تم نے بہت اچھا کیا۔ بیداری کے بعد ذہن میں تعبیر آئی کہ غالباً یہ اشارہ میری بیعت حضرت والا کے دستِ مبارک کے بارے میں ہے اور اس تعلق کی تصویب ہے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کو تو اکثر خواب میں دیکھتا ہوں مگر حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کو پہلی بار خواب میں دیکھا اور اس خواب سے مجھے بہت مسرت و شادمانی ہوئی، **فالحمدللہ** اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ حضرت کا سایہ عاطفت ہم طالبین کے سروں پر تا دیر قائم رکھے۔

جواب: مبارک خواب ہے جانبین کے لیے۔تعبیر کا معاً ذہن میں آنا بشارت منامیہ ہی کا جز ہے۔

٤٣١ حال: گذشتہ چند ہفتوں سے ایک عجیب الجھن میں مبتلا ہوں اس سلسلہ میں الجھن کی دوری اور اس کے علاج کی درخواست ہے۔الحمدللہ مساجد میں جمعہ کے اور دوسرے مواقع پر بیان کا موقعہ ملتا رہتا ہے یا کبھی مالی چندہ دینے کا موقع آتا ہے تو دل میں وسوسہ آتا ہے کہ بڑی اچھی تقریر ہے یا میں جو بات کہنے جارہا ہوں بہت خوب ہے اور لوگ پسند کریں گے یا مالی اعانت پر خیال آتا ہے کہ لوگ کہیں گے کہ بڑی رقم دی ہے اور تعریف کریں گے،اس گمان پر خیال آتا ہے کہ رقم نہ دی جائے یا بیان سے انکار کردیا جائے۔مگر پھر یہ خیال کر کے کہ جو نیک کام کرنے جارہا ہوں اس کے بارے میں اللہ سے رجوع کر کے وہ کام کرلیا جائے جب بھی یہ خیالات یا خیالی موانع پیش آتے ہیں تو میں حضرت والا کے بتائے ہوئے نسخہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں یعنی قرآن پاک کی آیت کریمہ مَآ اَصَابَکَ مِنۡ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللهِ وَمَآ اَصَابَکَ مِنۡ سَيِّئَةٍ فَمِنۡ نَّفۡسِکَ کا ورد کرلیتا ہوں اور لاحول پڑھ کر وہ کام کرلیتا ہوں۔دوران بیان پھر یہ خیال نہیں ستاتا اور نہ اس کے بعد اس کی طرف کوئی توجہ ہوتی ہے۔حضرت والا سے عاجزانہ درخواست ہے کہ علاج تجویز فرمائیں کہ اس قسم کے فخر ومباہات کے خیالات گو عارضی ہی سہی اس خاکسار کو پیش نہ آئیں اور اس سے چھٹکارا نصیب ہو۔یہ خیال مجھے ہمیشہ پیش نہیں آتے مگر اکثر اس کا سامنا ہوتا ہے۔

جواب: مخلوق کی وجہ سے یعنی خوفِ ریاء سے کسی نیک کام کو ترک کرنا بھی ریا ہے۔خیال آنے سے ریاء نہیں ہوتی ارادہ سے ہوتی ہے۔ریاء کی تعریف ہے اَلۡمُرَاءَ اۃُ فِی الۡعِبَادَاتِ لِغَرَضٍ دُنۡيَوِيٍّ اور یہ تمنا بھی نہ کریں کہ فخر ومباہات کے خیالات ہی نہ آئیں کہ خیالات کا آنا غیر اختیاری ہے لیکن اس کی طلب

بالجزم مضر ہے جس کی علامت یہ ہے کہ بالفرض لوگ اگر مدح و پذیرائی نہ کریں تو گرانی ہو۔ پس احتیاطاً مَآ اَصَابَکَ کا جو مراقبہ آپ کرتے ہیں بہترین علاج ہے۔ دوسرا علاج دنیا کی فنائیت کا استحضار ہے کہ نہ تعریف کرنے والے رہیں گے نہ ہم رہیں گے تو ایسی موہوم و فانی چیز اگر حاصل بھی ہوگئی تو کیا فائدہ۔

۴۳۲ حال: ملک کے دینی و سیاسی حالات سن کر بڑی کوفت ہے۔ گمان ہوتا ہے کہ بزرگوں کے وجود کے باوجود اور بزرگوں کی دعاؤں کے باوجود نصرت الٰہی سے ہم کیوں محروم ہیں۔ مستقبل میں غیب سے کیا ظاہر ہوگا اس کا علم تو اللہ کو ہے لیکن قلب میں عجلت کا مطالبہ رہتا ہے۔

جواب: نصرتِ الٰہی سے محرومی کی وجہ ہماری شامت عمل ہے۔ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ کوئی لڑکا نالائق ہو اور باپ کو ناراض کر رکھا ہو جس کی وجہ سے باپ کی عنایات سے محروم ہو اب اگر باپ کے جگری دوست اس کی لاکھ سفارش کریں کہ بیٹے کو معاف کر دیجیے لیکن بیٹا باپ سے معافی نہیں مانگتا تو بتایئے باپ اپنے دوستوں کی سفارش مانے گا؟ اسی طرح اہل اللہ تو ہمارے لیے دن رات دعا کر رہے ہیں لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے اس لیے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے محروم ہیں۔ بس دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ رحم و کرم کا معاملہ فرمائیں۔

....

۴۳۳ حال: حضرت میں تبلیغ میں جانے کا ارادہ رکھتا تھا، پچھلے سال اللہ نے توفیق دی چالیس دن کے لیے جانا ہوا واپسی کے کچھ عرصے کے بعد وہ ساری کیفیت ہی بدل گئی اور میں بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو گیا۔ میں نے خیال کیا کہ اس دفعہ چار ماہ کے لیے جاؤں اس سال جانا ہوا واپسی کے پندرہ یوم بعد دوبارہ گناہوں میں مبتلا ہو گیا حضرت گناہ پہ گناہ ایسے ہو رہے ہیں کہ بالکل اللہ

کا خیال بھی تصور میں نہیں آتا۔ حضرت والا سے درخواست ہے کہ کچھ ایسا علاج بتا دیجئے کہ ہر وقت اللہ کا دھیان ایسا رہے کہ گناہوں پر جرأت ہی نہ ہو سکے۔ مجھے تعجب ہے کہ تبلیغ میں چلہ لگانے سے بھی میری اصلاح نہیں ہوئی اس کی کیا وجہ ہے۔

جواب: دین کے مختلف شعبے ہیں ایک شعبہ تبلیغ کا ہے ایک شعبہ درس و تدریس کا ہے ایک شعبہ تزکیۂ نفس کا ہے وغیرہ۔ اب اگر کوئی چاہے کہ تدریس کر کے تبلیغ کے فوائد حاصل کر لے یا تبلیغ کر کے تزکیۂ نفس کر لے یا خانقاہوں سے علوم اصطلاحی حاصل کر لے تو نہیں ہو سکتا۔ اگر تدریس کرنا چاہے تو علم حاصل کرنا پڑے گا مدرسوں سے، تبلیغ کا کام کرنا ہے تو تبلیغ کے شعبہ میں جانا پڑے گا لہٰذا تبلیغ کے چلوں سے نفس کا تزکیہ نہیں ہوگا اس کے لیے کسی شیخ سے اصلاحی تعلق قائم کریں، اس کو اپنے حالات کی اطلاع کریں اس کی تجویزات کی اتباع کریں اور ایک معتد بہ مدت اس کی صحبت میں رہیں تو گناہوں کی عادت چھوٹ جائے گی۔ حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں ہے کہ میں نے یہ جماعت اس لیے قائم کی ہے کہ لوگ اللہ والوں سے جڑ جائیں اور دین میں کامل ہو جائیں۔

....

۴۳٤ حال: حضرت صاحب دنیا سے دل بہت اچاٹ ہو گیا ہے ہر طرف پریشانیاں ہی پریشانیاں ہیں گھر میں بے سکونی دل میں بے سکونی کیا کروں؟ ہر معاملے میں رکاوٹ نے احساسِ کمتری میں مبتلا کر دیا ہے جو کام دو دن میں ہونے والا ہوتا ہے وہ دو سال پر مشتمل ہو جاتا ہے، مالی پریشانیاں، گھر والوں میں آپس میں کھنچاؤ کی کیفیت، ہر چیز بہت بے زاری پیدا کرتی ہے۔

جواب: سمجھو کہ یہ پریشانیاں ہمارے فائدے کے لیے ہیں اور وہ فائدہ یہی ہے کہ دنیا سے دل اچاٹ ہو جائے تا کہ دل میں اللہ ہی اللہ ہو۔ جس گھر میں شاہ

آنے والا ہواس کو محل بنانے کے لیے توڑ پھوڑ کی جاتی ہے اوراس کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ بڑی نعمت کے لیے چھوٹی نعمت کوخوشی خوشی چھوڑ دیتے ہیں اس میں احساس کمتری ہونا نادانی ہے۔

٤٣٥ حال: حضرت صاحب جن کے گھرانے اچھے ہوں مالی لحاظ سے مستحکم ہوں وہی لوگ کیوں اچھے سمجھے جاتے ہیں۔ دنیا دارتو ایک طرف دین داروں میں بھی یہی رجحان ہے جب ایسا ہے تو اللہ رب العزت نے سب لوگوں کوایک جیسا کیوں نہیں بنایاورنہ سب کی نظروں میں ان چیزوں کوکیوں اونچا کر دیا۔

جواب: جوایسا رجحان رکھتے ہیں وہ صحیح معنوں میں دیندارنہیں ورنہ اللہ والے صرف دین کوترجیح دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کا کون احاطہ کرسکتا ہے۔ پانچوں انگلیاں ایک جیسی نہیں تو کیا یہ تمنا کرتی ہو کہ سب ایک جیسی ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو مال وغیرہ کواونچانہیں کیا،تقویٰ کوعزت دی ہے اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقَاکُمۡ لیکن ہم نے اپنے کمینہ پن سے جھوٹے معیار بنا کران چیزوں کواونچا کیااورنعوذ باللہ الزام حق تعالیٰ پر۔اس جملہ سےتوبہ کرو۔

٤٣٦ حال: حضرت صاحب مدرسہ میں بھی عجیب حال ہے ہرایک دوسرے کی کھودکرید(تجسس) میں لگا ہوا ہے کہ بس کوئی بات مل جائے دل اتنا بےسکون ہوتا ہے کہ حدنہیں۔ حضرت صاحب پہلے مدرسے میں مجھے سب بہت چاہتے تھے، مجھے پتہ نہیں کہ اس چیز نے مجھ میں تکبر پیدا کیا یا مجھے اپنی تعریف سننے کی عادت ہوگئی مگر حضرت صاحب ایک دفعہ آپ کا ایک وعظ پڑھا کہ یہ لوگ جو سب مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل ہےبس اس پر بھی شکرادا کرتا ہوں حضرت صاحب اتنا اچھا لگا مجھے کہ دل کے قریب محسوس ہوئی یہ بات کہ مجھے بھی ایسا لگا کہ ان سب لوگوں کی بےتحاشا محبت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے میں بھی آپ کی نقل میں یہی کہتی کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔اوراس میں شکر بھی ادا کرتی

ہوں اس سال سے حضرت والا مجھے مدرسہ میں مختلف لوگوں سے بہت تکلیفیں پہنچی حضرت والا میں تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتی ہوں کہ کہیں کوئی بڑا بول میرے منہ سے نہ نکل جائے مجھے زوالِ نعمت سے بہت ڈر لگتا ہے مگر مجھے کچھ طالبات کچھ معلمات کی طرف سے حضرت والا بہت تکالیف پہنچی میرا دل بہت اداس ہوتا ہے میں کیا کروں میری راہ نمائی فرمائیں۔ میں کیا سوچ کر اپنے دل کو پرسکون کروں حضرت والا؟

جواب: کبھی عُجب و کبر توڑنے کے لیے مخلوق سے تکویناً ایذا پہنچا دیتے ہیں حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض لوگ مجھے گالی تک لکھ دیتے ہیں جس سے دل ٹوٹ جاتا ہے لیکن یہ کونین (کڑوی دوا) دولتِ کونین کا ذریعہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کو بھی ستایا گیا ہے تو ہم کیا چیز ہیں۔ لہٰذا مخلوق کی ایذاؤں پر صبر کرو اور سمجھو کہ ایک سنت غیر اختیاری نصیب ہو رہی ہے اور اس کو اپنے باطن کے لیے مفید سمجھو البتہ عافیت کی دعا مانگنے میں مضائقہ نہیں۔

۴۳۷ حال: اور حضرت صاحب مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جب میں کسی کو خوش دیکھتی ہوں تو مجھے احساس محرومی کا بہت احساس ہونے لگا ہے ایسا شاید نہیں ہے کہ میں یوں چاہوں کہ یہ نعمت اس کے پاس نہ رہے مگر میرے دل میں بہت ملال اٹھتا ہے کہ آخر مجھے یہ نعمت کیوں نہیں ملی میرا دل بہت اداس ہو جاتا ہے اس وقت۔ حضرت صاحب دل میں تلخی بہت پیدا ہو گئی ہے مگر میں ظاہر اتنا نہیں کرتی دل میں رکھ رکھ کر کبھی کبھی بہت سختی سے بات کرنے لگتی ہوں حالانکہ لوگ میرے اخلاق کی مثالیں دیتے ہیں مگر میں جانتی ہوں کہ میں خود کیسی ہوں۔

جواب: تکلیف کا سبب تجویز ہے رضا و تسلیم اس کا علاج ہے یہ اعتقاد رکھنا فرض ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ معاملہ فرما رہے ہیں وہ ہمارے مولیٰ ہیں اس لیے خیر ہی فرما رہے ہیں۔

۴۳۸ حال: میں بہت گناہ گار ہوں اس وجہ سے ہی میرے ساتھ ایسا ہوتا ہے مگر حضرت صاحب بہت معافی مانگتی ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے بہت محبت ہے مگر کیوں پھر مجھے معافی نہیں ملتی اگر مل گئی تو حالات میں اس قدر الجھاؤ کیوں ہے؟ میری دعائیں کیوں بے اثر ہیں؟ مجھے سکون چاہیے حضرت صاحب بتائیے کہاں سے لاؤں؟

جواب: توبہ کے بعد بندہ ایسا ہوجاتا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں معافی بھی نص قطعی سے یقینی مل گئی اور نہ دعائیں بے اثر ہیں بعض کا ظہور دیر سے ہوتا ہے بعض دفعہ اس دعا کے بدلہ میں کوئی بہت بڑی بلا ٹال دیتے ہیں اور یا آخرت میں اس دعا کے بدلہ میں ایسا غیر فانی انعام ملے گا کہ بندہ کہے گا کہ کاش دنیا میں میری کوئی دعا نہ قبول ہوئی ہوتی ۔

کیف تسلیم و رضا سے ہے بہار بے خزاں
صدمہ و غم میں بھی اختر روح رنجیدہ نہیں

۴۳۹ حال: میں چاہتی ہوں کہ حالات بہتر ہوجائیں مگر میری دعائیں کیوں بے اثر ہیں؟ کیا میں اللہ تعالیٰ کی بندی نہیں؟ میرے بھی اتنے ہی اللہ تعالیٰ ہیں جتنے سب کے ہیں پھر میرا دل ایسا کیوں ہوتا جارہا ہے۔

جواب: دعا کی قبولیت کی صورتیں مختلف ہیں جو اوپر لکھ دی گئی ہیں۔

۴۴۰ حال: حضرت صاحب طبیعت بہت حساس ہوگئی ہے۔ حضرت صاحب اکیس سال کی ہوں مگر ابھی تک کوئی رشتہ نہیں ہوا آتے ہیں رشتہ مگر یا تو ہمیں پسند نہیں آتا یا پھر وہ لوگ کوئی جواب ہی نہیں دیتے حضرت صاحب میں اس بارے میں اتنی فکر مند نہیں تھی مگر اب سب لوگوں کی نظر میں سوال بہت تکلیف دہ لگتے ہیں۔ اب سے تقریباً سوا سال پہلے یوں ہوا کہ میری ایک شاگرد نے اپنے خاندان میں میرے لیے چاہا وہ لوگ بھی بہت خوشی سے راضی ہوگئے سب مجھ

سے بہت محبت بھی کرتے ہیں صرف میری عادتوں اور پردے کی وجہ سے پسند کیا انہوں نے۔ ان سب لوگوں نے مجھے اتنی اپنائیت دی ان سب لوگوں نے کہ میرے دل میں بھی ہوا کہ یہاں رشتہ ہوجائے مگر حضرت صاحب آج تک کوئی رکاوٹ پیدا ہوئے جارہی ہے پہلے ان کے گھر میں کچھ مسئلہ تھا وہ کچھ بہتر ہوا تو ان کی امی بہت شدید بیمار ہوگئی پھر کبھی کچھ کبھی کچھ میں نے اس دوران میں استخارہ بھی کیا تھا میرا دل بہت مطمئن ہوا تھا۔ اس کے بعد سے میرے دل میں یہ بہت آنے لگا کہ اس گھرانے میں رشتہ ہومگر ان رکاوٹوں کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوگئی ہوں بتائیے مجھے کیا کرنا چاہیے حضرت صاحب میرے دل میں بہت اضطراب ہے بہت رورو کر دعا کرتی ہوں مگر ایسا لگتا ہے کہ ہر طرف سناٹا سا ہے۔

جواب: پریشان نہ ہوں، سمجھیں اسی میں خیر ہے، اسی لیے یہ کام نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید رکھیں۔ (۱) یا جامع پڑھیں ۱۱۱ مرتبہ روزانہ اوّل آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار۔ (۲) سورۂ مریم روزانہ ایک بار۔ دل وجان سے دعا ہے۔

اسی طالبہ کا دوسرا خط

۴۴۱ حال: حضرت صاحب کے جواب کو اپنی زندگی میں اتارنے کی کوشش کررہی ہوں حضرت صاحب دعا کیجئے گا کہ اللہ تعالیٰ رضا بالقضاء نصیب فرمائیں حضرت صاحب پچھلے عریضے میں ذکر کیا تھا کہ اہل مدرسہ کے کچھ افراد کی طرف سے مسلسل تکلیفیں پہنچ رہی ہیں۔ اس وجہ سے جو دل میں تنگی پیدا ہورہی تھی حضرت والا کی دعاؤں کی برکت سے بالکل ختم ہوگئی یہاں تک کہ حضرت صاحب جو باعث تکلیف تھیں انہوں نے ایک دن بہت بدتمیزی کی مگر دل اُس وقت بہت زیادہ پرسکون تھا ذرا سا غصہ دل میں نہ آیا۔

جواب: ماشاء اللہ بہت مبارک حال ہے رسوخ نسبت کی علامت ہے، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

٤٤٢حال: حضرت صاحب پچھلے خط میں جس رشتہ کے بارے میں لکھا تھا اب وہاں سے مکمل خاموشی ہوگئی ہے حضرت صاحب میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ان سب لوگوں نے مجھے پسند کیا تھا یہاں تک کہ ان کی والدہ اور نانی تک مجھ سے بہت محبت کرتی تھیں مجھے بھی یہ سب بہت اچھا لگتا تھا مگر اب یہ خاموشی یہی بتارہی ہے کہ شاید کہ ان کا کوئی ارادہ نہیں ہے حضرت صاحب اس بات کا جب احساس ہوا تو مجھے بہت تکلیف ہوئی میں نے تو ان کو نہیں کہا تھا کہ مجھے پسند کریں پھر اتنی محبت دی اب اتنی خاموشی حضرت صاحب یہ بات تقریباً ملنے جلنے والوں کو بھی معلوم ہے سب کو ٹال ٹال کے بھی تھک گئے حضرت صاحب کیا کروں میں؟

جواب: بس خواجہ صاحب کے اس شعر پر عمل کرو ؎

جو ہوا اچھا ہوا بہتر ہوا
وہ جو حسبِ مرضی دلبر ہوا

٤٤٣حال: حضرت صاحب خود کو سمجھاتی ہوں کہ ابھی اللہ رب العزت کا حکم نہیں ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ نہیں تو میرے ارادہ سے کچھ نہیں ہوسکتا مجھے وہی کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں۔

جواب: اسی کا نام تفویض ہے مبارک حال ہے۔

٤٤٤حال: مگر کبھی اتنی تکلیف ہوتی ہے کہ بہت رونا آتا ہے۔ پھر دل میں آتا ہے کیوں کیا ان لوگوں نے میرے ساتھ ایسا؟

جواب: غم ہونا برا نہیں بس اعتراض نہ ہو۔ ایک ہی رشتہ تھوڑی ہے اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو اور مل جائے گا۔

٤٤٥حال: حضرت صاحب یہ پے در پے ناکامیاں؟ اللہ تعالیٰ کا کیا امر ہے میرے لیے؟ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر اس دنیا میں کچھ بھی نہیں ہوتا، یہ سب کچھ

بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا، ان تمام ناکامیوں میں میرے لیے کیا سبق پوشیدہ ہے؟ اللہ تعالیٰ کی رضاء، اللہ تعالیٰ کی چاہت کیا ہے مجھ سے؟ مجھے سمجھا دیجئے میں ویسا کرنے کی اپنی سی کوشش کروں گی۔

جواب: ؂

ان کی مراد ہیں اگر میری یہ نامرادیاں
ان کی رضا ہی چاہئے دوسرا نہیں مدعا

رضا بالقضا اخلاص سے بھی اونچا مقام ہے بس راضی رہو پھر اس کے انعامات دیکھو گی۔

٤٤٦ حال: جب دعا مانگتی ہوں تو بہت رونا آنا لگتا ہے بہت زیادہ یوں کہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسا کردیں پلیز ایسا کردیں بہت زیادہ روتی بھی ہوں نیز بہت زیادہ مانگتی ہوں اصرار کے ساتھ کیا یہ بے صبری میں داخل ہے؟ کیا میں اگر صبر کرنے کا ارادہ کروں تو میں اللہ تعالیٰ سے اپنی مشکلات کے دور ہوجانے اور اپنی حاجات کے پورا ہونے کی بھی دعا کرلیا کروں یا یہ صبر کے منافی ہے؟

جواب: نہیں یہ تو عین عبادت ہے مانگنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے نہ مانگنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں:

﴿مَنْ لَّمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ﴾

(سننُ الترمذی، کتابُ الدعوات)

دعا کا قبول نہ ہونا بھی علامت محبوبیت ہے جس بندہ کو وہ محبوب رکھتے ہیں بعض دفعہ اس کی دعا کی قبولیت میں تاخیر کرتے ہیں تاکہ وہ ان سے مانگتا رہے اس کا یہ مانگنا اور اس کی آواز اللہ تعالیٰ کو اچھی لگتی ہے مولانا رومی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرماتے ہیں ؂

خوش ہمی آید مرا آواز او
واں خدایا گفتن و آں راز او

یعنی مجھے اس کی آواز اچھی معلوم ہوتی ہے اور بار بار یا خدا یا خدا کہنا مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے کوا کائیں کائیں کرتا ہے تو اس کو ٹکڑا دے کر بھگا دیتے ہیں اور کوئل کی آواز کو سننا پسند کرتے ہیں اور اسے قید کر کے رکھتے ہیں دعا میں دیر ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت ہے۔

۴۴۷ حال: حضرت صاحب میرا دماغ بہت منتشر ہو گیا ہے۔ ایک لمحے میں اگر میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرتی ہوں اور مجھے سکون ملتا ہے تو تھوڑی دیر میں اس قدر پریشان ہو جاتی ہوں کے لگتا ہے کہ کوئی روشنی نہیں جیسے دنیا سے چلی جاؤں۔ مجھے ایسے نصائح ارشاد فرمادیں کہ ان پہ سختی سے عمل کروں اور اس انتشار سے نجات حاصل کروں۔

جواب: اوپر کی عبارت کو بار بار پڑھا کریں۔

۴۴۸ حال: حضرت صاحب ایک کتاب ہے ''البرکات المکیۃ فی الصلوات النبویۃ صلی اللہ علیہ وسلم'' اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ۸۰۵ اسماء گرامی ہیں مصنف اس کے مولانا محمد موسیٰ الروحانی البازی ہیں اس طرز پر یہ اسماء تحریر ہیں: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا رَاکِبِ الْبُرَاقِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ'' ۸۰۵ درود شریف اسی طرز پہ ہیں روز کی ایک منزل پر منقسم ہے۔ حضرت صاحب میں نے اسے پڑھنا شروع کر دیا تھا پھر چھوڑ دیا کہ آپ کی اجازت سے پڑھوں گی کیا میں یہ پڑھ سکتی ہوں؟

جواب: کوئی وظیفہ تحمل سے زیادہ نہ پڑھیں آج کل کی صحتیں زیادہ وظائف کی متحمل نہیں۔ ولایت کثرت وظائف پر نہیں تقویٰ پر موقوف ہے۔

....

۴۴۹ حال: حضرت اقدس دامت برکاتہم کیسٹ میں جب آپ کا بیان سنتی ہوں تو حضرت اس میں بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور اس

وقت دل کی حالت یہ ہوتی ہے کہ جو کچھ میرے پاس اور جو کچھ میں دے سکتی ہوں وہ دے کر اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک قطرہ ہی مل جائے۔

جواب: ان شاء اللہ ضرور ملے گا ان کا قطرہ بھی دریاؤں سے بڑھ کر ہے کہ غیر محدود ہے۔ حالت مذکورہ مبارک ہے شکر کریں۔

۴۵۰ حال: حضرت والا آج کل ایک بات سے دل پریشان ہے وہ یہ کہ حضرت اقدس آپ نے فرمایا تھا کہ اگر نظر کسی نامحرم پر پڑ جائے تو آٹھ رکعات نفل پڑھیں (جہاں علم ہو کہ نامحرم ہے) تو حضرت والا میں نے تقریباً ایک مہینے میں صرف آٹھ رکعات نوافل پڑھے ہیں۔ آج کل پریشانی یہ ہو رہی ہے کہ نظر تو میری کافی مرتبہ غلطی سے پڑ گئی تھی اور میں اس کو لاعلمی میں نظر پڑنا ہی سمجھ رہی تھی تو حضرت اقدس یہ نفس کی کوئی سازش تو نہیں ہے کہ علم تھا اور لاعلمی محسوس ہو رہی ہو۔

جواب: زیادہ وہم میں نہ پڑیں۔

۴۵۱ حال: حضرت والا چند باتیں اور ہیں جن کی بناء پر دل ہر وقت لگتا ہے جیسے مجرم ہو۔ (۱) حضرت والا ایک تو یہ مجھے لگتا ہے جیسے میرا اخلاق اچھے نہیں، لہجے میں تلخی آ جاتی ہے مجھے خود بھی احساس نہیں ہوتا۔

جواب: کیا کوئی متنبہ کرتا ہے کہ لہجہ تلخ تھا؟ یا خود دل اندر سے کہتا ہے۔ بہرحال کوئی کہے یا دل گواہی دے تو اس کی تلافی کریں اور معافی مانگیں۔

۴۵۲ حال: حضرت والا مدرسے میں چونکہ معلمات کے علاوہ اساتذہ بھی پڑھاتے ہیں گو پردے میں ہوتے ہیں مگر پھر آواز کا پردہ تو نہ ہوا اس کا بہت احساس رہتا ہے مگر چونکہ حضرت والا کالج کی پڑھائی چھوڑی تھی تو میں مدرسے میں پڑھنا چاہتی تھی اور داخلہ لیا بھی بہت مشکل سے تھا اب چھوڑنے کی ہمت نہیں ہو رہی حضرت والا آپ سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ (حضرت والا ہمارے گھر کے قریب بھی کوئی ایسا مدرسہ نہیں جس میں سب

معلمات ہی پڑھائیں) حضرت والا آپ ہی مہربانی فرما کر کوئی تدبیر بتادیں کہ کیا کروں آواز کو تلخ کیا کروں یا پھر منہ پر ہاتھ یا کپڑا وغیرہ رکھ کر بات کیا کروں۔

جواب: مردوں سے پردہ کے ساتھ پڑھنا بھی اہل اللہ نے پسند نہیں کیا، فتنہ سے خالی نہیں، آواز کی نرمی کو ذرا سختی سے بدل کر بات کریں وہ بھی جب کوئی اور چارہ نہ ہو ورنہ کوشش کریں کہ بات نہ ہو۔ اساتذہ جن گھنٹوں میں پڑھاتے ہیں ان میں ان سے پڑھنے کے بجائے بعد میں کسی طالبہ سے پڑھ لیں کسی طالبہ سے معاہدہ کرلیں کہ وہ پڑھادے۔ اس طرح مرد اساتذہ کے گھنٹوں میں شریک ہونے سے بچ سکتی ہیں۔

۴۵۳ حال: حضرت والا ایک بات اور یہ دریافت کرنی تھی کہ حضرت والا مجھ سے بیعت کا اظہار ہوجاتا ہے کہ میں حضرت والا سے بیعت ہوں خاص طور پر مدرسے میں۔ حضرت والا ہماری کلاس میں طالبات کی تعداد کم ہے اس لیے آپس میں باتیں بھی ہوتی رہتی ہیں تو حضرت والا مجھ سے غیر اختیاری طور پر حضرت کے فرمان ہی نکلتے ہیں کہ حضرت نے بیان میں یہ فرمایا، حضرت کی کتاب میں یہ لکھا تھا۔ یہ بیان کرنے میں کوئی حرج تو نہیں، کہیں اس میں اپنی بڑائی تو چھپی ہوئی نہیں؟

جواب: آدمی جس کو اپنا بڑا سمجھتا ہے اس کی بات بیان کرتا ہے اس میں کیا حرج ہے بلکہ لوگوں کو اعتماد ہوتا ہے کہ جو بات بیان کی جارہی ہے مستند ہے۔

....

۴۵۴ حال: بخدمت جناب حضرت والا دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عرض یہ ہے کہ آپ کی دعاؤں سے ایک سال پہلے میں آپ سے بیعت ہوئی تھی اس سے پہلے میں اہلِ حدیث فرقہ سے تھی ہر اتوار کو آپ کی مجلس میں آتی ہوں الحمد للہ بہت فائدہ ہوتا ہے اور گھر پر بھی اب صرف آپ کے بیان

کی کیسٹ ہی سنتی ہوں لیکن جب یہاں دعا میں وسیلہ اور واسطہ کا استعمال ہوتا ہے یا روضۂ مبارک پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوکر کہا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کردیں تو دل میں بے چینی ہوتی ہے کہ یہ صحیح ہے یا نہیں تو عرض یہ ہے کہ کوئی حدیث ایسی بتادیں یا صحابہ کے دور کا کوئی واقعہ تاکہ دل کی تسلی ہوجائے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور ۱۳۰؍سال کی عمر صحت وتندرستی کے ساتھ، طاقت و ہمت کے ساتھ، حواسِ خمسہ کی سلامتی کے ساتھ، شرفِ قبولیت کے ساتھ اور تمام اعضاء کی سلامتی کے ساتھ عطا فرمادے۔

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ سنن ابنِ ماجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسد کو کھا سکے پس خدا کے پیغمبر زندہ ہوتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے لیکن اس حیات سے یہ نہ سمجھا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ سے پکارنا جائز ہے کیونکہ مشکوٰۃ کی روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ سلام کا جواب دیتا ہوں اور جو شخص دور سے درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچایا جاتا ہے یعنی بذریعہ فرشتوں کے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرنا جائز اور مستحسن ہے بشرطیکہ حدودِ شرعیہ کو محفوظ رکھے۔ ابن ماجہ باب صلوٰۃ الحاجۃ میں روایت ہے کہ ایک شخص جو نابینا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو عافیت دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت پڑھے اور یہ دعا کرے کہ اے اللہ! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں بوسیلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نبی رحمت کے، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تا کہ وہ پوری ہوا ے اللہ آپ کی شفاعت میرے حق میں قبول کیجئے۔ اس حدیث سے آپ کا وسیلہ پکڑنا صراحۃً ثابت ہوگیا اور یہ واقعہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں تھا اور طبرانی میں ہے کہ آپ کی وفات کے بعد حضرت عثمان بن حنیف نے ایک شخص سے فرمایا کہ وضو کر کے مسجد نبوی میں جا اور وہی اوپر والی دعا سکھا کر کہا کہ یہ پڑھو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور اس دعا میں یہ الفاظ ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں تا کہ وہ پوری ہو۔ اس سے بعد وفات روضۂ مبارک پر آپ کو خطاب کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا ثابت ہوا۔

اور مواہب میں بسند امام ابوالمنصو رصباع ابن النجار اور ابن عسا کر اور ابن الجوزی نے محمد بن حرب ہلال سے روایت کیا ہے کہ میں قبر مبارک کی زیارت کر کے سامنے بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور زیارت کر کے عرض کیا کہ یا خیر الرسل اللہ تعالیٰ نے آپ پر ایک سچی کتاب نازل فرمائی جس میں ارشاد فرمایا ہے **وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا** اور میں آپ کے پاس اپنے گناہوں سے استغفار کرتا ہوا اور اپنے رب کے حضور آپ کے وسیلہ سے شفاعت چاہتا ہوا آیا ہوں اور راوی محمد بن حرب کی وفات ۲۳۸ھ میں ہوئی یعنی خیر القرون کا زمانہ تھا اور اعرابی کے اس فعل پر کسی نے نکیر نہیں کی لہٰذا روضۂ مبارک پر آپ کو خطاب کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا شرعاً ثابت ہوگیا۔

....

٤٥٥ حال: نہایت عقیدت و احترم کے ساتھ آپ سے ایک بات کی وضاحت

درکار تھی اس پختہ امید کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے سے میری درست رہنمائی فرمائے گا۔ میرا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے ہے جہاں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی شعور کی بیداری تربیت کا ایک اہم جز رہی ہے۔ میں Msc (Economics) ہوں۔ مزید پڑھائی کا سلسلہ جاری تھا کہ نومبر ۲۰۰۸؁ء میں شادی ہوگئی۔ میں بہت باعمل مسلمان تو نہیں لیکن ۱۷/سال کی عمر سے اب تک جب کبھی میرے اوپر کوئی پریشانی، مشکل یا بیماری آئی وہ مجھے اللہ سے قریب تر کرتی چلی گئی۔ نماز، قرآن کا مطالعہ مشہور ہستیوں کی تفاسیر سے، صبر وشکر، تسبیحات اور رضائے الٰہی کی جستجو میری زندگی کی اولین ترجیح میں شامل ہوگئی۔ تقریباً دو سال پہلے جب میری ایمان کی کیفیات بہت بڑھ جایا کرتی نماز اور ذکر میں مجھ پر نہایت رقت طاری ہونے لگتی تو اٹھتے بیٹھتے کبھی یا اکثر میری آنکھوں کے سامنے روشنی آکر گزر جایا کرتی تھی جیسے کوئی ستارا چمکا پھر نظروں سے اوجھل ہوگیا ہو پہلے پہل تو میں اپنی نظروں کا دھوکا سمجھی پھر اب یہ معمول بن چکا ہے لیکن کبھی اس چیز سے مجھے خوف محسوس نہیں ہوا بلکہ میرے ایمان میں اضافے کا باعث رہی ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ اللہ کی رضا ہے جو میرے ساتھ ہے۔ بحیثیت مسلمان میں اپنی حقیقت جانتی ہوں بے شک نماز میری زندگی موت کا مسئلہ رہی ہے پر قضا بھی ہوا کرتی ہے اگر کوئی بہت مجبوری کی حالت ہو خاص کر فجر کی نماز، اسی طرح باقی فرائض کی ادائیگی میں کوشش کے باوجود بھی کوتاہی ہوجایا کرتی ہے۔ اللہ دلوں کے حال سے خوب واقف ہے اور وہ یقیناً میرے خلوص سے واقف ہے لیکن اگر میں کسی غلطی پر ہوں تو مہربانی فرما کر میری رہنمائی فرمایئے۔ سوال کرنے کی نوعیت اس لیے آئی کہ کچھ عرصے پہلے میرے ساتھ سچے خوابوں کا سلسلہ شروع ہوا تو اس طرح کی تڑپ اور جستجو میں نے اپنے اندر محسوس کی کہ جیسے اللہ میری رہنمائی فرمارہا ہے اور میں ضروران

با مقصد خوابوں کی تعبیر معلوم کروں اور ہوا بھی کچھ یوں ہی اور وہ خواب میرے ایمان کو بڑھانے کا سبب بنے اور آج تک بنتے چلے آرہے ہیں۔ اس مختصر تعارف کے بعد میں آپ سے اپنی آنکھوں کے سامنے آنے والی روشنی کے متعلق وضاحت چاہوں گی۔

جواب: روشنی کا نظر آنا یا نہ آنا اس کا اللہ تعالیٰ کے قرب یا بُعد سے کوئی تعلق نہیں، اللہ تعالیٰ کے قرب کا مدار اتباع سنت وشریعت اور گناہوں سے اجتناب پر ہے۔ روشنی تو زیادہ وظائف پڑھنے سے دماغ میں خشکی ہونے سے بھی نظر آسکتی ہے جتنا زیادہ تقویٰ ہوگا اتنا ہی وہ اللہ کے قریب ہوگا لہٰذا فجر کی نماز کے قضاء ہونے کو معمولی بات نہ سمجھیں اور جملہ فرائض میں بھی حتی الامکان کوتاہی نہ ہونے دیں اور صحیح العقائد علماء کی کتابیں اور تفسیریں وغیرہ پڑھیں کسی گمراہ شخص خواہ کتنا ہی مشہور ہو اس کا لٹریچر ہرگز نہ پڑھیں کیونکہ وہ بجائے جنت کے دوزخ میں جانے کا سامان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سائل العلماء علماء سے پوچھ کر عمل کرو علماء حق جن کی تائید نہ کرتے ہوں ان کے لٹریچر سے دور رہیں۔

....

٤٥٦ حال: حضرت والا اب عجیب مزاج ہوگیا ہے کہ خود بھی حیرت ہوتی ہے حضرت والا آپ سے اور آپ کے متعلقین سے قربت کا احساس ہوتا ہے جیسے کوئی پرانی اور گہری رشتے داری ہو تو ان کی خوشی سے دل خوش ہوتا ہے اور ان کی تکلیف اور غم سے دل غمگین ہو جاتا ہے، حضرت اقدس بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ دل بہت خوش تھا مگر آپ والا اور آپ کے متعلقین کے بارے میں کوئی تکلیف یا پریشانی کی خبر سے فوراً دل کی کیفیت بدل گئی اس کے برعکس جب دل پریشان تھا، تب اللہ والوں کے متعلق کوئی خوشی کی خبر سے دل خوش ہوگیا۔

جواب: سب حالات مبارک ہیں، شیخ سے عقیدت اس راہ میں کامیابی کی کنجی ہے۔

۴۵۷ حال: حضرت والا الحمدللہ ثم الحمدللہ غیر شرعی شادی میں شرکت سے بچ گئی مگر حضرت والا دل بہت زیادہ غمگین اور پریشان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کے لیے ان کی نافرمانی کا سہارا لیا اور جھوٹ جیسا کبیرہ گناہ کرنا پڑا، حضرت والا اگر جھوٹ نہ بولتی اور بیماری کی Acting نہ کرتی تو لازماً اس وقت گناہوں میں شریک ہورہی ہوتی، حضرت والا مجھے بے چینی ہے کہ میں گناہوں سے تو بچی ہوں مگر غلط طریقے سے اللہ رب العزت مجھے معاف کرے، آمین۔ مسلسل پشیمانی سی محسوس ہورہی ہے۔

جواب: پریشان نہ ہوں۔ اللہ کی رحمت سے معافی کی امید ہے کہ مقصود بڑی نافرمانی سے بچنا تھا، موت سے بچنے کے لیے کبھی بخار قبول کرنا پڑتا ہے۔ پھر بھی بس استغفار کرلیں جس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔

۴۵۸ حال: حضرت والا میں نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں پڑھا ہے کہ سالک کو چاہیے کہ اپنے تمام گناہوں کو ایک پرچے پر لکھ لے اور باری باری ان کی اصلاح کرواتا رہے، جس کی اصلاح ہوجائے اس گناہ کو کاٹ دے، (ایک طویل ملفوظ تھا اس کا مفہوم ہے) حضرت والا میں نے بھی ایسا ہی کیا، جو جو گناہ مجھے اپنے اندر سمجھ میں آیا میں نے لکھ لیا، حضرت والا میرے گناہوں کی فہرست تو بہت زیادہ طویل ہوگئی، حضرت والا مجھے خود احساس نہیں تھا کہ اتنے سارے گناہ مجھ میں ہیں، حضرت والا مجھے اپنی ذات سے گھن آنے لگی ہے حضرت والا دل میں امید ہے اور عزم ہے کہ سارے گناہ چھوڑ دوں گی ان شاء اللہ تعالیٰ، مگر ساتھ ہی یہ وہم بھی ہوتا ہے کہ جب تک ایک گناہ بھی باقی رہتا ہے، اللہ تعالیٰ کا قُرب، اللہ تعالیٰ کی ذات، اللہ تعالیٰ کا پیار نہیں ملتا، تو حضرت والا شیطان مایوسی ڈالنے لگتا ہے۔

جواب: جس نے گناہوں سے توبہ کرلی اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کرلیا وہ

ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں اور اسی لمحہ وہ اللہ کا پیارا ہوجاتا ہے۔ شیطان تو مسلمان کو مایوس کرنا چاہتا ہے اس کے چکر میں نہ آئیں۔

۴۵۹ حال: حضرت والا اب میں اپنے تین گناہ تحریر کررہی ہوں تاکہ آپ والا اصلاح فرمادیں۔ حضرت والا اب میں جان کی بازی لگادوں گی مگر انشاء اللہ تعالیٰ ایک گناہ بھی نہیں کروں گی۔

(۱) **جھوٹ بولنا**: حضرت والا میں نے محسوس کیا ہے کہ میں اس گناہ کو بہت ہلکا لیتی ہوں معمولی معمولی باتوں پر جھوٹ نکل جاتا ہے، بعض مرتبہ کسی دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے لیے جھوٹ بولنا پڑتا ہے، یا پھر کسی کام یا بات کے بارے میں پتا ہوتا ہے اور کہہ دیتی ہوں نہیں معلوم، یا وہ کام خود کیا ہوتا ہے اور کہہ دیتی ہوں مجھے نہیں پتا کس نے کیا ہے۔ حضرت والا اس طرح بہت ساری چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن میں جھوٹ بول دیتی ہوں حضرت والا اصلاح کی محتاج ہوں۔

جواب: بولنے سے پہلے سوچیں پھر بولیں اگر خلاف واقعہ بات منہ سے نکل گئی تو فوراً ہی اس کی تصحیح کردیں کہ وہ بات یوں نہیں تھی بلکہ صاف کہہ دیں کہ یہ بات میں نے جھوٹ کہی۔

۴۶۰ حال:(۲) **تجسس کرنا**: حضرت والا یہ مرض بھی مجھ میں بہت زیادہ ہے جو چیز میرے متعلق ہو نہ ہو مجھے تجسس رہتا ہے، حضرت دوسروں پر یہی ظاہر کرتی ہوں کہ مجھے ان چیزوں سے کوئی پروا نہیں مگر مجھے تجسس رہتا ہے۔ دو افراد بات کررہے ہوں مجھے فکر ہوگی کہ پتا چلے کہ کیا بات ہے، دوسرا یہ کہ بغیر پوچھے تحریر بھی پڑھ لیتی ہوں اور SMS بھی، حضرت والا دل اپنے آپ کو ملامت کرتا رہتا ہے کہ غلط کررہی ہوں بعض مرتبہ رک جاتی ہوں اور بعض مرتبہ ڈھیٹ بنے پڑھتی رہتی ہوں۔

جواب: دوسروں کی باتوں کی ٹوہ میں لگنا برا ہے، ایسی جگہ سے فوراً ہٹ جائیں خصوصاً جبکہ کہ دو افراد اس گفتگو میں شریک نہ کرنا چاہتے ہوں اس وقت سننا سخت گناہ ہے اس پر سخت وعید آئی ہے اس کو یاد کرلیا کریں۔ کسی کا خط یا ایس ایم ایس اگر بغیر اجازت پڑھ لیں تو اس کو اطلاع کر دیں کہ میں نے ایسا کیا ہے اور کہیں کہ دعا کریں میری یہ عادت چھوٹ جائے۔

٤٦١ حال: (۳) **بحث کرنا اور زبان سے دوسروں کو اذیت دینا**:
حضرت والا چھوٹی چھوٹی فضول باتوں میں بحث ہو جاتی ہے۔ حضرت والا بعض دفعہ خود کوشش کرتی ہوں کہ بچوں مگر دوسرے بلا وجہ ایسی باتیں کر دیتے ہیں کہ جواب دینا پڑ جاتا ہے۔ کسی طرح یہ بھی احساس ہوتا ہے کہ میرے لہجے اور الفاظ سے دوسروں کو تکلیف ہو رہی ہے، حضرت والا خود جان بوجھ کر ایسے نہیں بولتی، مجھے بعد میں احساس ہوتا ہے میں نے ایسا بولا تھا یا طنز کیا تھا، اس کو دکھ ہوا ہوگا، تکلیف ہوئی ہوگی وغیرہ۔

جواب: ہرگز بحث نہ کریں بحث سے وقت ضائع ہوتا ہے دل میں ظلمت پیدا ہوتی ہے پھر حد سے تجاوز ہو کر گناہ تک نوبت پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

﴿وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا﴾

(سورۃ الفرقان، آیت: ۶۳)

جب کوئی ہمارے خاص بندوں سے الجھتا ہے وہ خوش اسلوبی سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا جب کوئی بحث کرنے لگے تو اس سے الجھیں نہیں اور جس کو تکلیف پہنچ جائے اس سے معافی مانگیں۔

اسی طالبہ کا دوسرا خط

٤٦٢ حال: حضرت والا کبھی کبھار اپنے دل کی ویرانگی کا شدت سے احساس ہوتا ہے بس لگتا ہے دنیا ہے اور دنیا داری خاص کر جب کچھ زیادہ مصروفیت ہوتی

ہے (جیسے آج کل چونکہ بہن کا بیٹا ہوا ہے تو بہن یہیں ہیں) حضرت والا سارے معمولات بے ترتیب ہوگئے ہیں الحمدللہ کوشش تو یہی رہی کہ نماز صحیح وقت پر پڑھ لوں ایک دوبار غلطی ہوئی کہ تھوڑا سا وقت باقی تھا تب ادا کی مگر الحمدللہ قضا نہیں ہوئی مگر دل میں ظلمت ہی ظلمت ہے، حضرت والا پچھلے دنوں مصروفیت اتنی تھی کہ مجھے لگا جیسے میرا رابطہ ہی (معاذ اللہ) اللہ سے ٹوٹ گیا۔

جواب: اگر رابطہ ٹوٹتا تو یہ غم نہ ہوتا یہ غم علامت ہے کہ دل کا اللہ تعالیٰ سے رابطہ ہے یہ نہ ظلمت ہے نہ دل کی ویرانی۔ظلمت گناہ سے ہوتی ہے۔معمولات میں کوتاہی کی تلافی استغفار سے کریں۔

۴۶۳ حال: حضرت والا ہر پیر کو میرا دل تڑپتا تھا کہ بیان میں شرکت ہوجائے مگر کبھی شہر کے حالات تو کبھی گھر کی مصروفیت،تقریباً دوماہ میں ایک بار شرکت ہوسکی۔

جواب: مجبوری میں شرکت نہ ہونے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ گھر بیٹھے فیض پہنچادیتے ہیں۔

۴۶۴ حال: حضرت والا گذشتہ خط میں تین گناہوں کا علاج آپ والا نے ارشادفرمایا تھا:

(۱) **جھوٹ بولنا**: حضرت والا جانتے بوجھتے ایک بار غلطی ہوئی، میں بات بتانا نہیں چاہتی تھی اور سامنے والا بضد تھا کہ بات بتائی جائے اس میں جھوٹ بول دیا، دل پشیمان ہے مگر اس وقت کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا،اب جیسا حضرت والا کا حکم ہو۔

جواب: اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں،اورآئندہ نہ کرنے کا عزم کریں۔اگر دوبارہ یہ غلطی کریں تو اس سے کہہ دیں کہ یہ بات میں نے جھوٹ کہی ہے۔

۴۶۵ حال: (۲) **تجسس** : الحمدللہ نہ تو SMS کوئی پڑھی نہ ہی خطوط وغیرہ اور نہ ہی دوافراد کی گفتگو اپنے اختیار سے سنی،حضرت والا ایک دوبار ایسا

بھی ہوا کہ آواز آرہی تھی اور میں وہاں سے اٹھ بھی نہیں سکتی تھی کام میں مصروف تھی تو میں نے کوئی دعائیں یا نظمیں جو یاد تھیں وہی پڑھنا شروع کردیں تاکہ دھیان نہ جائے۔ حضرت والا بس ایک مسئلہ یہ تھا کہ باتوں کی طرف دھیان بہت جاتا ہے، بار بار ذہن دوسری طرف متوجہ کرتی ہوں مگر بار بار ذہن میں آتا ہے کہ کیا بات کررہے ہیں۔ حضرت والا اس کا کیا علاج ہے؟

جواب: دھیان جانا برا نہیں لیکن اس پر عمل کرنا برا ہے ایسی جگہ سے اٹھ جائیں۔

٤٦٦حال: (**۳**)**زبان سے تکلیف دینا**: دوسرا زبان سے تکلیف دینے سے بچنے میں تو میں بالکل صفر ہوں حضرت والا پہلے اس قدر احساس نہیں ہوتا تھا مگر اب احساس ہونے لگا ہے لیکن پھر بھی مجھ سے تکلیف پہنچ جاتی ہے۔

جواب: خیال رکھیں کہ کسی کو زبان سے تکلیف نہ پہنچے۔ پہلے سوچیں پھر بولیں۔ جس کو تکلیف پہنچ جائے گھر میں سب کے سامنے اس سے معافی مانگیں۔

٤٦٧حال: **بحث کرنا**: بحث تو الحمدللہ کم کی، مکمل پرہیز تو نہ ہوئی مگر پہلے سے بہت کم کی، صرف ایک دوبار ہوئی ہوگی وہ بھی الحمدللہ طویل نہ ہوئی جلد ہی ختم ہوگئی، حضرت والا جب کوئی بحث کرنے کے موڈ میں ہو تو آپ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں اچھے طریقے سے علیحدہ ہوجاؤ، حضرت والا مجھے یہ نہیں آتا حضرت والا بحث سے علیحدہ ہوجاؤں تو کچھ دیر دونوں طرف دِلوں میں دوری رہتی ہے۔

جواب: بحث کرنے سے یہ بہتر ہے کہ طبعی دوری ایک آدھ روز کے لیے ہوجائے۔

....

٤٦٨حال: حضرت اس کمینے سے بہت بڑی غلطی ہوگئی ایسی کم فہمی کا مظاہرہ کیا ایسی بات لکھ دی ہائے حضرت میں آپ کے سامنے آؤں گا آپ مجھے جو سزا دینی ہو دیں مجھے جوتے ماریں جو کچھ بھی کریں لیکن حضرت بندہ آپ کا غلام ہے

حضرت یہ سراسر میری کوتاہی ہے میرا قصور ہے میری سمجھ کی کمی ہے پچھلے خط لکھتے وقت مجھ پر ایک کیفیت تھی میں بالکل پاگل ہوگیا تھا۔ حضرت ایک ہی سہارا تھا میں نے تمام باتیں حضرت کو لکھ ڈالیں۔ مجھ کمینے کو اس کا احساس نہیں رہا کہ میں نے بے ادبی کردی۔ حضرت للہ مجھے اپنے سے دور نہ کریں ورنہ میں برباد ہوجاؤں گا...... کہاں جاؤں گا...... آپ کے بغیر تو میری دنیا اندھیری ہے۔ حضرت آپ کا مشورہ مجھے اندھیروں میں راہ دکھلاتا ہے حضرت میں نے اپنے سے بھی بڑھ کر آپ پر اعتماد کیا ہے۔ حضرت میری کم فہمی اور ناسمجھی کی وجہ میرے حضرت مجھ سے ناراض ہوگئے۔ واللہ حضرت کے مشوروں کو میں دل سے جان سے قبول کرتا ہوں آپ ہی کی مشورے سے میں دلدل سے گندے مقاموں سے نکل آیا شیخ! میں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں مجھے معاف کردیں دوبارہ تعلق کی اجازت دیں۔ گناہ سے بچنے میں جس کا دل ٹوٹ جائے میں کسی کی پرواہ نہیں کروں گا چاہے یہ جان چلی جائے۔ حضرت دل میں بہت درد ہے اور نہایت غم کی کیفیت ہے، دل چاہتا ہے کہ میں اس زمین کے اوپر نہ ہوتا کہ میں نے شیخ کا دل دکھادیا ہے ہائے مجھ سے بڑھ کر کمینہ، گندا کون ہوگا۔ ہائے، مجھے میری والدہ نے جنا ہی نہ ہوتا کہ یہ دن آتا کہ میری وجہ سے آپ کو تکلیف ہو۔ حضرت احقر بہت بہت بہت شرمندہ ہے، معافی کا طلب گار ہے، دوبارہ تعلق کی اجازت دے دیں! اور احقر کو دوبارہ زندگی بخش دیں۔

جواب: آپ کی ندامت سے دل کی گرانی بالکل دور ہوگئی، اب دل آپ سے بہت خوش ہے بالکل اطمینان رکھیں۔ غلطی تو انسان ہی سے ہوتی ہے سب معاف ہے۔ اب ناراضگی کا وسوسہ بھی نہ لائیں ؎

اب کہیں پہنچے نہ تجھ سے ان کو غم
اے مرے اشکِ ندامت اب تو تھم

انھی صاحب کا دوسرا خط

۴۶۹ حال: جب حضرت والا کو ایک نظر دیکھ لیتا ہوں تو بے سکون دل کو قرار سا آجاتا ہے زندگی یوں لگتی ہے جیسے مرکز پر آگئی اکثر اوقات حضرت والا کا خیال رہتا ہے عجیب سکون کی کیفیت چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے۔الحمدللہ!

جواب: شیخ سے یہ کمال محبت ومناسبت مبارک ہو جو نفع باطنی کی ضامن ہے ان شاءاللہ تعالیٰ۔

۴۷۰ حال: لیکن حضرت اس کے ساتھ ساتھ نفس اور شیطان کے حملے بھی تیز تر ہو چکے ہیں۔حضرت والا کے مشوروں سے میں نے آفس میں انٹرنیٹ پر تصاویر ڈھونڈنا بالکل چھوڑ دیا ہے۔جس کی وجہ سے الحمدللہ بہت فائدہ ہوا دل کی بے سکونی سے نجات ملی! ساتھ ہی ساتھ صرف اور صرف میری کوتاہی کی وجہ سے ایک طرف تو اتنی احتیاط کہ جاندار تصاویر دیکھنا بھی گوارا نہیں تو دوسری طرف بار ہا مغلوب ہوکر آفس میں تنہائی پا کر انٹرنیٹ پر ننگی فلمیں دیکھ چکا ہوں اور بار بار توبہ کرتا ہوں لیکن پھر وہی پھر وہی......نفس جیسے بہت دن کا بھوکا ہو تو ایک دم گرا کر سینہ پر سوار ہوکر ہر وہ کام کرواتا ہے جس کا تصور بھی دُشوار ہے، ایک طرف آفس والوں کے سامنے اتنی احتیاط اور دوسری طرف یہ بدمعاشی۔حضرت میں اب اپنے آپ کو حقیقت میں دنیا کا سب سے کمینہ انسان سمجھتا ہوں پہلے تو زبانی کلامی تھا اب یہ حقیقت دل میں اتر گئی ہے کہ ارے میں کیا مقدس بنتا ہوں میں تو روپے میں دس پیسے بھی نہیں حضرت عجیب سی کیفیت کا شکار ہوں پوری زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایسی گندی حالت مجھ پر ہے (اور اصل بات یہ ہے کہ میں اپنے آپ کو بہت نیک سمجھتا تھا) لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ کیا ہیں مجھے پتہ ہے کہ میں کیا خبیث ہوں......للہ! حضرت احقر کے لیے دعا کردیں اس کیفیت سے نجات ہو جائے میں کوشش کرتا ہوں لیکن پھر پھسل جاتا ہوں دل اتنا روتا ہے اتنا

روتا ہے اب تو لگتا ہے کہ میرا پورا دل ہی سیاہ ہوگیا ہے! شاید ہی ایسی گندگی کی حالت حضرت کو کسی نے لکھی ہو۔ حضرت پہلے میں سمجھتا تھا اور خیال آتا تھا ایسے گناہ کا تو دل کانپ جاتا تھا، اور اب تو سراپا گندا ہوگیا ہے، آہ!

جواب: جب تنہائی ہو ہرگز ہرگز انٹرنیٹ کے سامنے نہ بیٹھیں نفس کو جہاں موقع ملتا ہے وہ برائی سے باز نہیں آتا اس لیے نفس کو بدمعاشی کا موقع نہ دیں اور ایسے موقع پر کسی شخص کو اپنے پاس بلالیں یا اس وقت کمرہ سے باہر چلے جائیں۔

٤٧١ حال: دوسری طرف حضرت شدید قسم کی قبض کی حالت طاری ہے۔ ہمہ وقت وساوس خیالات، باطل خیالات، ایسے ایسے کہ زبان سے ادا کرنا دشوار، کوئی اشکال پھر اس کا جواب پھر کوئی اشکال اس کا جواب یہ چکر تقریباً چلتا رہتا ہے۔ حضرت اس طرف توجہ نہیں کرتا لیکن حضرت بہت دکھ ہوتا ہے دل چاہتا ہے ایسے خیالات نہ آئیں وہی پہلی والی دین کی لگن ہو تڑپ ہو، وہی آہ و نالے ہوں۔

جواب: وساوس کا علاج اشکالات کا جواب دینا نہیں ہے بلکہ عدم التفات ہے جیسے کتا بھونکتا ہے تو آپ اس کا جواب نہیں دیتے نہ یہ تمنا کرتے ہیں کہ یہ نہ بھونکے وساوس آئیں تو کسی کام میں لگ جائیں یا کسی مباح گفتگو میں لگ جائیں۔ یہ تمنا کرنا کہ یہ خیالات ہی نہ آئیں نادانی ہے وساوس تو آئیں گے بس ان میں مشغول نہ ہوں نہ ان کو بھگانے کی کوشش کریں۔ وساوس کی مثال بجلی کے تار کی سی ہے کہ اگر چھوؤ گے تو بھی کرنٹ مارے گا اور ہٹاؤ گے تو بھی کرنٹ مارے گا۔ بس علاج یہ ہے کہ ان کی طرف التفات ہی نہ کرو۔

٤٧٢ حال: ان سوالات جوابات کی بظاہر وجہ یہ مجھے معلوم ہوتی ہے کہ میں نے اپنی عقل سے بڑی بڑی قسم قسم کی کتابیں پہلے پڑھی ہیں اور ہر طرح کے اشکالات اور ان کا جواب پڑھنے کا شوق رہا ہے۔ اس وقت تو مطالعے کا شوق تھا اب اس کی خامی سمجھ میں آتی ہے کہ ہر وقت دماغ میں صحیح غلط اشکال جواب کی بحث رہتی

ہے۔ اور مصیبت اس سے بڑھ کر یہ کہ کتابوں کی باتوں کو شخصیات پر اطلاق کر کے فیصلہ نکالتا ہوں کہ فلاں بزرگ کا طریقہ تو یہ تھا یہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ مجھے یہ بہت برا لگتا ہے کوشش کرتا ہوں کہ ایسا نہ کروں لیکن وسوسے کے درجے میں بات ذہن میں آہی جاتی ہے۔ دل اس حرکت سے بہت پریشان رہتا ہے۔ دل چاہتا ہے کہ یکسو ہو کر اپنے کام میں لگوں دوسروں کی طرف توجہ ہی نہ ہو۔ حضرت والا فرمائیں میں کن کن کی کتابوں کا مطالعہ کروں۔

جواب: اپنے شیخ کی یا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی۔ زیادہ مصنفین کی کتابیں پڑھنے سے کام نہیں بنتا بلکہ اشکالات پیدا ہوتے ہیں۔ یک در گیر و محکم گیر۔

۴۷۳ حال: حضرت ایک قابلِ اصلاح بات یہ ہے کہ مجھے حضرت والا کے مواعظ سے زیادہ بیانات سننے میں مزہ آتا ہے۔ الحمدللہ مواعظ اور کتب تقریباً روز ہی پڑھتا ہوں لیکن جو مزہ حضرت کی آواز میں ہے، جو چاشنی حضرت کے لہجے میں ہے وہ مواعظ میں ویسی نہیں پاتا۔ دل چاہتا ہے کہ حضرت کے بیانات سنتا ہی چلا جاؤں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آفس میں بھی گھر میں بھی، رات کو سوتے وقت صبح کے وقت حضرت کے بیانات سنتا رہتا ہوں، حضرت یہ میری کوئی محبت کی کمی تو نہیں کہ میں مواعظ میں ویسا مزہ نہیں پاتا جیسا بیانات میں ملتا ہے۔

جواب: اس میں کیا حرج ہے۔

۴۷۴ حال: اور دوسری بات یہ ہے کہ مجدد ملت حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ اور ملفوظات پڑھنے کا رجحان زیادہ ہے بہ نسبت حضرت والا کے مواعظ کے، کیا یہ خامی ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں۔

....

۴۷۵ حال: پچھلے ایک مہینہ سے بدنظری میں بری طرح مبتلا ہو گیا ہوں۔ اور

اسی مہینہ حضرت کے پاس بھی بہت کم حاضر ہوا ہوں۔اور بدنظری کے نتیجے میں جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اس کا بھی شکار رہا ہوں۔ذکر وتلاوت اور نمازوں کی پابندی کا تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ذہن میں گندے گندے خیالات آتے ہیں اور کبھی کبھی مزہ بھی لیتا ہوں۔ دل ویران ہو چکا ہے۔قلب اور ذہن پریشانیوں کی آماجگاہ بنتے جارہے ہیں۔کیا بتاؤں حضرت سے تعلق سے پہلے میں تو مندرجہ بالا برائیوں کی چوٹی میں زندگی گذار رہا تھا۔سال بھر پہلے لڑکیوں کو ٹیوشن پڑھانا اور بات چیت کرنا تو ایسا تھا جیسے کسی انسان کا پیاس میں پانی پینا اور بھوک میں کھانا کھانا۔اب دوبارہ سے بدنظری، بے حیائی اور کمینگی والے کاموں میں بڑی تیزی کے ساتھ لگتا جارہا ہوں آپ کی توجہ اور دعاؤں کی شدید ضرورت ہے۔

جواب: گناہ سے بچنے کا علاج بجز ہمت کے اور کچھ نہیں ہے جب ہمت کو ڈھیلا چھوڑیں گے تو گناہ ہونے لگے گا۔ٹھان لو کہ جان دے دوں گا لیکن گناہ نہیں کروں گا پھر دیکھیں کیسے بدنظری ہوتی ہے۔جب بدنظری کا تقاضا ہو تو اس طرح مقابلہ کریں جس طرح کوئی جان لینے آجائے تو اس وقت جس طرح سے مقابلہ کرو گے اتنی ہمت استعمال کرو۔شیخ کی مجلس میں کم آنا روحانی بیماریوں کے حملہ کا باعث ہوتا ہے۔

۴۷۶ حال: حضرت والا دامت برکاتہم کی ہی برکت وفیض بوجہ فضل اللہ تعالیٰ میں نے شرعی ڈاڑھی رکھی، مونچھیں صاف کیں، شرعی کپڑے سلوائے اور پہنے الحمدللہ سود سے بچنے کے لیے تمام بینک اکاؤنٹس ختم کردیئے۔نظروں کی بھی سخت حفاظت کی کوشش کرتا رہا لیکن اب بہت کمزور ہوگیا ہوں میں کیا کروں دوبارہ گندگیوں سے بچنا چاہتا ہوں لیکن ہمت اور عملی طاقت نہیں ہوتی۔آپ سے گذارش ہے کہ کچھ عنایت کیجئے۔ پہلے بھی سخت روحانی بیماریوں سے آپ

کے فیض اور صحبت وشفقت نے مجھے گندگیوں سے نکالا تھا اور آج بھی آپ ہی کی دعاؤں اور ہدایتوں کا طالب ہوں۔ حضرت میری جانب بھی توجہ فرما کر مجھے بالغ منزل کر دیجئے۔ حضرت دعا کر دیجئے۔

جواب: دل و جان سے دعا ہے بس ہمت سے کام لیں ہمت اور عملی طاقت موجود ہے اس کو استعمال کریں مایوس نہ ہوں اس راستہ میں یہ نشیب و فراز آتے رہتے ہیں ۔

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اٹھے اٹھ کر چلے

۴۷۷ حال: الحمدللہ پچھلے خطوط میں سگریٹ سے بچنے کے لیے دعا کی گذارش کی تھی اور دو مہینے پہلے میں نے تین دن بھی خانقاہ میں لگائے۔ اب دو مہینوں سے ایک سگریٹ بھی نہیں پی جبکہ میں روزآنہ ۱۵؍سگریٹ پیتا تھا۔ یہ سب حضرت کی دعاؤں اور صحبت کا صدقہ ہے مجھے خود بھی بڑی حیرانگی ہو رہی ہے کہ یہ سگریٹ جیسی گند چھوڑنے کی میں نے کئی کوششیں کیں لیکن بری طرح ناکام رہا۔ اب نہ صرف چھوٹ گئی ہے بلکہ اب تو کوئی خواہش بھی دل میں نہیں اٹھتی۔ الحمدللہ وجزاک اللہ۔

جواب: ماشاءاللہ، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے مبارک ہو۔

۴۷۸ حال: حضرت آج کل ایک اور نئے مسئلہ سے دوچار ہوں۔ مختصراً یہ ہے کہ بیس سال سے میری دوستی میرے ہم عمر لڑکے سے ہے۔ کچھ پڑھائی بھی ہم نے ساتھ کی ہے۔ اور ویسے بھی ایک دوسرے کے گھروں میں قیام بھی بہت کیا ہے۔ دونوں طرف کے گھر والے بھی اس گہری دوستی کو جانتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے دکھ درد اور خوشی وغیرہ میں سو فیصد مدد کرتے ہیں۔ اور ہم نے کوئی نہ تو گندا کام ساتھ کیا ہے اور نہ ہی ہم نے کوئی خاص گندی باتیں بھی نہیں کی

ہیں۔ ان ۲۰؍سالوں میں ہم دونوں ساتھ ہی حضرت سے بیعت ہوئے۔ میرے دوست کراچی ہی میں دور علاقے میں رہتے ہیں۔ اور وہ شادی شدہ بھی ہیں ان کے دو بچے بھی ہیں ان مصروفیات کی وجہ سے وہ ذرا کم حاضر ہوتے ہیں اور چونکہ میں فارغ شادی ہوں اور قریب ہی رہتا ہوں اس لیے زیادہ تر مجلس میں حاضر ہوتا ہوں۔ بفضل اللہ تعالیٰ میرا یہ دوست دینی خدمات اور دینی کام خوب کرتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب یہ صاحب مجلس میں نہیں آتے یا میری ان سے ملاقات نہیں ہوتی تو میں پریشان ہوجاتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ وہ کیوں نہیں آرہا ہے۔ ان کے فون کا بھی بہت انتظار رہتا ہے۔ پچھلے چند مہینوں سے میں باقاعدہ ذہن میں ان کے آنے اور غائب رہنے کے دنوں کو یاد رکھتا ہوں کب فون کیا تھا یہ بھی یاد رہتا ہے۔ اس ذہنی پریشانی کی وجہ سے میرے معمولات، عبادات وغیرہ کمزور ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ آج کل وہ صاحب مہینہ میں دو یا تین دفعہ آتے ہیں جس کی وجہ سے میں مہینہ میں ایک ہفتہ تمام معمولات اور مجالس میں شرکت وغیرہ بہت آرام اور خوشی کے ساتھ کرتا ہوں۔ لیکن جب ان صاحب کے آئے تین دن گذر جاتے ہیں تو پھر سے ان کا انتظار شروع ہوجاتا ہے۔ اور پھر مجلس میں اس خیال سے آتا ہوں کہ شاید آج وہ صاحب آئے ہوں گے۔ پچھلے تین سالوں میں اب تک انسانی ہمدردی کی بنیاد پر اور دوستی کی خاطر تقریباً چالیس ہزار روپے قرضۂ حسنہ کے طور پر مختلف مواقع پر دے چکا ہوں یہ میں نے خود دیئے ہیں انہوں نے نہیں مانگے تھے۔ مزید ان کے لیے آج کل کپڑے سلوانے کا بھی سوچ رہا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ صاحب بہت شریف اور صاف ستھرے ذہن کے ہیں۔ مجھے ان صاحب کا صاف گو ہونا صاف دل و دماغ اور صاف معاملات بہت پسند ہے۔ یہ صاحب بھی میرے بہت کام آتے ہیں۔ حضرت یہ کیسا تعلق ہے ان صاحب سے میرا۔

یہ آتے ہیں تو میں بہت خوش ہوجاتا ہوں اور معمولات اور مجالس میں شرکت باقاعدہ ہوجاتی ہیں اور وہ جب نہیں آتے تو سارا کا سارا سلوک کا سفر مجھے عجیب وغریب سا معلوم ہوتا ہے۔ میں آتا تو ہوں لیکن اداس اداس رہتا ہوں۔ میں بہت تھک چکا ہوں۔ میں تو روحانی بیماریوں کی آماجگاہ ہوں دعا کردیجئے۔ اور جیسا حضرت والا آپ اپنے مریدین کو دیکھنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ویسا ہی مجھے بنادے۔

جواب: ایسا تعلق غیر اللہ میں انہماک کا باعث ہوسکتا ہے اور اس میں نفس کی آمیزش ہوسکتی ہے۔ اپنا شیخ ہو جس سے آدمی دین سیکھتا ہے اس سے ایسا تعلق ہوتا تو اللہ کے لیے ہوتا اس لیے دل کو ان کے خیالوں سے فارغ رکھئے۔

....

۴۷۹ حال: شیخ صاحب میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری مدرسہ کی ایک باجی (استانی) مجھے بہت اچھی لگتی تھیں میں ان کا بہت احترام کرتی تھی پھر آہستہ آہستہ ہماری دوستی ہوگئی ان کا اور میرا ایک دوسرے سے بہت گہرا تعلق ہوگیا یہاں تک کہ وہ میرے اور میں ان کے گھر آنے جانے لگی اس دوستی سے پہلے میرے اعمال بہت اچھے تھے یہاں تک کے میرے بابا (ابو) مجھے فرشتہ کہا کرتے تھے پھر آہستہ آہستہ میرے اعمال میں بھی کمی ہونے لگی جس سال میری دوستی ہوئی تھی اس سال میں پہلے درجہ یعنی متوسطہ میں بھی سہ ماہی اور ششماہی کے رزلٹ میں میری اوّل پوزیشن آئی لیکن دوستی کے بعد میرا پڑھائی سے بھی دل اچاٹ ہونے لگا مدرسہ سے جانے کے بعد جو میں دو گھنٹے سوتی تھی وہ دو گھنٹے اب میں اس کے ساتھ باتیں کرتی وہ میرے ساتھ مدرسہ سے گھر جاتی تھی اب میرا عامہ کا سال شروع ہوگیا تو میرا پڑھائی میں بالکل دل نہیں لگتا تھا ہر وقت اسی کے بارے میں سوچنا کہ اس نے کھانا کھایا ہوگا یا نہیں وہ سورہی ہوگی یا جاگ رہی ہوگی وغیرہ وغیرہ اور مغرب کے بعد سے لے کر جو میں متوسطہ کے سال میں عشاء تک

پڑھتی تھی اب ان کو SMS کرنے دو گھنٹے فون پر باتیں کرنے میں لگا دیتی میرے اعمال کم سے کم ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ میں اپنے فرائض سے بھی غافل ہونے لگی اور اگر وہ مدرسہ نہ آتی تو میں پورا دن اضطراب میں رو رو کر گذارتی میں اس کے بغیر ایک لمحہ نہیں رہ پاتی اگر جس دن ہماری ملاقات نہ ہوتو ایسا محسوس ہوتا کہ میں بس مر جاؤں گی پھر ایک دن مدرسہ میں یہ بات سب کو پتہ چل گئی کہ ہماری دوستی ہے تو میں نے تو خود ہی مدرسہ چھوڑ دیا اور وہ تو معلّمہ تھی اس لیے مہتمم صاحب نے ان کو اس شرط پر پڑھانے کی اجازت دی کہ وہ مجھ سے بالکل بھی تعلق نہ رکھے اس نے ایسا ہی کیا لیکن میں نہیں رہ پاتی کبھی کبھی اس سے اس کے گھر ملنے چلی جاتی مجھ سے بالکل بھی صبر نہیں ہوتا میں اس سے چار پانچ مہینوں میں چھ سات بار ملنے گئی لیکن میں جب آخری بار اس سے ملنے گئی تو وہ ستمبر کا مہینہ تھا میں نے قسم کھائی کہ تم سے کبھی نہیں ملنے آؤں گی اور اس کے تحفے بھی لے گئی لیکن مجھ سے صبر نہ ہوتا ہفتے میں ایک بار بات ضرور کر لیتی تھی لیکن جب مجھے مارچ میں پتہ چلا کہ وہ پنجاب جا رہی ہے تو مجھ سے رہا نہیں گیا بہت روئی یہاں تک کہ بہت دعائیں بھی مانگی کہ وہ آجائے لیکن اب ایک مہینے سے میں بہت دعائیں کر رہی ہوں کہ اللہ بس مجھے اپنا بنا لے لیکن میرا پچھلا سال عامہ کا ضائع ہو گیا تھا میں نے پھر سے دوسرے مدرسہ میں داخلہ لے لیا ہے۔

جواب: آپ کی یہ دوستی نفس کے لیے تھی اور یہ غیر اللہ کا دل میں بٹھانا ہے۔ دل اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اس میں کسی غیر کو شریک کرنا صحیح نہیں۔ جس دل میں غیر ہو اس میں اللہ تعالیٰ نہیں آتے۔ آپ سوچیں اس دوستی کی وجہ سے آپ کا کتنا نقصان ہوا۔ اعمال چھوٹ گئے۔ پڑھائی چھوٹ گئی، چین سکون، راحت سب ختم ہو گیا، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ سے دوری ہوگئی، دل لگانے کے قابل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ خیر جو ہو گیا سو ہو گیا اب سچی توبہ

کریں۔اور اپنی پرانی زندگی کو بھول کر نئی زندگی کا آغاز کردیں کام میں لگیں اور پڑھائی پر توجہ دیں۔اس خاتون سے کسی بھی قسم کا رابطہ کرنے کی کوشش ہرگز نہ کریں۔اس کے تمام ہدایا وتحائف ضائع کردیں۔اور دل کو اس کے خیالات سے بالکل پاک کرلیں۔جب اس کا خیال آئے کسی جائز کام یا بات چیت میں مصروف ہوجائیں۔

۴۸۰ حال: شیخ صاحب میں آپ کو نہیں بتاسکتی کہ دنیا میں مجھے اپنے بابا کے بعد اور امی کے بعد کوئی اچھا لگا ہے تو وہ مجھے میری یہ دوست بہت اچھی لگی ہے مجھے اس سے بہت محبت ہے میں اس کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتی جس جس طرح میں سانس لیتی ہوں مجھے یہ میری دھڑکنوں میں سنائی دیتی ہے۔ (معذرت کے ساتھ) یہ الفاظ مناسب نہیں لگتے لیکن اس لیے ایسے الفاظ لکھے کہ آپ میری کیفیت کو محسوس کرسکیں میں اس کے بغیر جینا نہیں چاہتی مجھے یہ ہر جگہ محسوس ہوتی ہے اور جب یہ مجھے یاد نہیں ہے تو مجھے بہت سخت تکلیف ہوتی ہے جو میں لفظوں میں بیان نہیں کرسکتی آج بھی میں اس کو اتنا ہی چاہتی ہوں لیکن شیخ صاحب میں جتنا بکھر چکی ہوں اور اپنے اللہ رب العزت سے دور ہوچکی ہوں تو مجھے مہربانی فرما کر اس مصیبت سے نکلنے کا راستہ بتادیجئے میں اعمال کے اعتبار سے بہت کمزور ہوچکی ہوں مجھے اس سانحے سے نکلنا ہے میری مشکل آسان فرمائیں اللہ پاک آپ کے درجات بلند فرمائیں، آمین ثم آمین۔

جواب: سب سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ یہ محبت حرام ہے اور حرام عشق عذابِ الٰہی ہے، اور حرام میں مبتلا ہوکر کوئی اللہ کو نہیں پاسکتا۔صدقِ دل سے توبہ کریں۔دل کی دھڑکن میں صرف وہ ذات موجود ہے جس نے دل بنایا ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا دل میں آنہیں سکتا، خالق دل کو چھوڑ کر غیر کو دل میں بسانا ظلم ہے۔ خود سوچو کہ کیا یہ ممکن ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا دل کی دھڑکن میں سنائی

دے اور ہر جگہ محسوس ہو، یہ کتنا بڑا شیطانی فریب، نفس کا دھوکہ اور پاگل پن ہے۔ابھی اگر سانس بند ہوجائے تو دل میں کیا وہ استانی تمہاری دلداری کرنے آئے گی۔ارے اللہ کے علاوہ کوئی کام آنے والا محبت کرنے والا نہیں ہے ہر سانس ہر دھڑکن کو اللہ تعالیٰ پر فدا کریں۔زندگی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے اس کو غیر پر ضائع کرنے کے بجائے اس ذات پر فدا کرو جو ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے اور مرکر جس کے پاس جانا ہے۔نعمت کی ناقدری کرکے خود کو محروم نہ کرو۔

عشق مجازی سے نجات کا نسخہ: (۱)...... اس حرام عشق سے نکلنے کا راستہ صرف یہ ہے کہ اس سے تعلق قطعاً ترک کردیں نہ اس سے بات کریں نہ ٹیلیفون کریں نہ SMS کریں نہ خط لکھیں نہ اس کو دیکھیں نہ اس کے پاس آئیں جائیں حتّٰی کہ اگر کوئی دوسرا بھی اس کا تذکرہ کرے تو اسے روک دیں غرض مکمل علیحدگی اختیار کریں۔

(۲)...... ایک وقت مقرر کرکے بہتر ہے کہ غسل کرکے ورنہ باوضو ہوکر صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر تنہائی میں قبلہ رو ہوکر توبہ کریں اور خوب روئیں اور رونا نہ آئے تو رونے والوں کا سا منہ بنا کر اس حرام عشق کی مصیبت سے نجات کی دعا کریں اور تین سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر اس طرح کریں کہ لا الٰہ پر یہ خیال کریں کہ غیر اللہ دل سے نکل گیا اور الا اللہ پر یہ خیال کریں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں داخل ہوگئی۔

(۳)...... کوئی حدیث کی کتاب یا کوئی اور کتاب جس میں نافرمانوں پر غضب الٰہی اور دوزخ کے عذاب کا ذکر ہو اس کا وقتاً فوقتاً بار بار مطالعہ کریں۔احقر کی کتاب روح کی بیماریاں اور ان کا علاج اور رسالہ بدنظری و عشق مجازی کی تباہ کاریاں اور ان کا علاج میں مراقبۂ عذاب دوزخ لکھا ہوا ہے روزانہ دو منٹ یہ مراقبہ کریں۔

(٤)...... اپنے شیخ کا یا جس بزرگ سے عقیدت ہو اس کا تصور کریں کہ میرے دل میں بیٹھے ہیں اور دل سے تمام گندگی کو نکال کر پھینک رہے ہیں اور دل کو بالکل پاک صاف کر کے چاندی کے روشن پانی سے میرے دل پر اللہ لکھ دیا۔

(٥)...... ایک وقت مقرر کر کے روزانہ یہ مراقبہ کریں کہ میدانِ قیامت میں حق تعالیٰ کے سامنے پیشی ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ او بے حیا تجھ کو شرم نہیں آئی کہ ہم کو چھوڑ کر تو ایک مرنے گلنے سڑنے والی لاش پر مائل ہوا۔ کیا ہم نے تجھ کو اسی لیے پیدا کیا تھا، کیا تجھ پر ہمارا یہی حق تھا کہ ہم کو چھوڑ کر ایک مردار پر فدا ہو۔ اے بے حیا ہمارے دیئے ہوئے اعضاء کو آنکھوں کو دل کو تو نے ہماری نافرمانی میں استعمال کیا اور تجھے شرم نہ آئی۔ غرض دیر تک اس مراقبہ میں مشغول رہیں اور مندرجہ بالا نسخہ کو روزانہ ہمت کر کے پابندی سے استعمال کریں خواہ نفس کو تکلیف ہو مگر تکلیف کو برداشت کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ نصیب ہوگی۔

....

٤٨١ حال: کچھ کتابیں ایسی ہوتی ہیں جن کے بارے میں مجھے پتہ ہوتا ہے کہ ان میں ایسی ویسی چیزیں ہوں گی جس سے نفس کو مزہ آئے گا یہ جاننے کے باوجود ان کو کبھی کبھی پڑھتا ہوں ایسے موقع پر دل بہت تنگ کرتا ہے پھر جب تک اس کو چھوڑتا نہیں چین نہیں آتا۔ اصلاح فرمائیں۔

جواب: غسل خانے میں جا کر چہرہ پر آہستہ سے چپت لگائیں اور نفس سے کہیں کہ نالائق حرام مزہ لے کر اللہ کو ناراض کرتا ہے شرم نہیں آتی۔

٤٨٢ حال: جب کبھی کوئی نیک کام مثلاً کسی سنت کا دھیان رہتا ہے اور عمل ہو جاتا ہے تو نفس چڑھاتا ہے کہ کیا بات ہے! کیسی کیسی باتوں کا جناب کو خیال رہتا ہے دوسروں کو کہاں ایسا دھیان رہتا ہوگا۔ اصلاح فرمائیں۔

جواب: نفس سے کہہ دیں کہ مجھے بے وقوف مت بنا میں تجھے خوب جانتا ہوں

فلاں وقت جو جناب سے فلاں گناہ ہوا تھا اس وقت آپ کا تقدس کہاں گیا تھا، اور اگر کوئی نیکی ہو بھی جاتی ہے تو وہ میرا کمال نہیں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ توفیق نہ دیں تو کچھ نہیں کرسکتا۔

٤٨٣ حال: کبھی کبھی باتوں میں بعض قوموں پر مذاق ہو جاتا ہے اور سن بھی لیتا ہوں کیا ایسا کہنا اور سننا صحیح ہے۔ اصلاح فرمائیں۔

جواب: برائے خوش طبعی حرج نہیں بشرطیکہ دل میں ان کی تحقیر نہ ہو اور کسی کو ناگوار نہ ہو۔

٤٨٤ حال: نمازوں میں بالکل دل نہیں لگتا اک حیرت کی کیفیت رہتی ہے کبھی کچھ سوچنے لگ جاتا ہوں کبھی بس خاموش رہتا ہوں اب ڈر بھی ہے کہ کہیں میری نماز میرے منہ پر ہی نہ ماردی جائے۔ حضرت والا اس کی تدبیر بتائیں کہ میری نماز میں احسان کی کیفیت پیدا ہو جائے۔

جواب: نماز میں دل لگنا ضروری نہیں بہ تکلف دل لگا کر پڑھنے میں اور زیادہ اجر کا وعدہ ہے۔ پھر منہ پر کیوں ماری جائے گی نعوذ باللہ۔ جب نیت باندھنے لگیں تو دل کو حاضر کریں کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں اور مجھے یوں ہی کھڑا رہنا ہے جب رکوع میں جائیں تو سوچیں کہ میں اللہ کے سامنے جھکا ہوں اور مجھے یوں ہی جھکا رہنا ہے اور سجدہ میں جائیں تو سوچیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے قدموں میں پڑا ہوں اور مجھے یوں ہی پڑا رہنا ہے۔ غرض ہر رکن میں یہ خیال کریں کہ مجھے اسی رکن میں رہنا ہے۔

٤٨٥ حال: اخبارات جن میں تصویریں ہوتی ہیں نہیں پڑھتا لیکن کبھی کبھی دفتر میں سرسری نگاہ ڈال لیتا ہوں اس میں بھی نفس مزہ لے لیتا ہے اگرچہ اخبار دیکھنے کی نیت تو صرف یہ ہوتی ہے کہ کسی نئے کورس یا موٹی موٹی خبریں ہی پڑھوں گا لیکن نظر ہو جاتی ہے۔ ارادہ کر کے کچھ دن تک تو چھوڑ دیتا ہوں پھر

آہستہ آہستہ پھر کبھی دیکھ لیتا ہوں۔اصلاح فرمائیں۔

جواب: یہ بھی بدنظری ہے۔ ہر کوتاہی پر جرمانہ ادا کریں دس رکعات نفل یا بیس روپے صدقہ۔

۴۸۶ حال: بازاروں میں آج کل بہت بے پردگی ہے کوئی شریف آدمی وہاں جائے تو نظر کی حفاظت تو شاید ہو جائے لیکن جسم کیسے بچائے؟ لہٰذا اب یہ رواج ہو چلا ہے کہ خواتین ہی بازار جاتی ہیں اگر مکمل باپردہ ہوں تو کیا وہ بازار جب کہ وہ قریب ہی ہو بغیر محرم کے جاسکتی ہیں؟ دوسری بات یہ کہ اگر والدہ مجھے ساتھ چلنے کا کہیں تو میں منع کر دیتا ہوں کیونکہ وہاں بے پردہ خواتین کا ایسا ہجوم ہوتا ہے کہ بازو اور جسم لگ رہے ہوتے ہیں اور بازار میں زیادہ تر مصنوعات اور کپڑے خواتین ہی کے ہوتے ہیں اور میرا بازار جانا والدہ اور بہنوں کے ساتھ جانا ایک عذاب مسلسل سے کم نہیں ہوتا اور باطنی طور پر قلب بالکل خالی ہو جاتا ہے اور صاف اندھیرا محسوس ہوتا ہے۔

جواب: بازار میں جب مردوں کا جانا اچھا نہیں کہ سب سے بری جگہ بازار ہے تو عورتوں کا تنہا جانا کیسے صحیح ہوگا۔ضرورتاً اگر جانا پڑے تو محرم کے ساتھ جائے اور براہ راست دکاندار سے بات نہ کرے بلکہ محرم کے ذریعہ بات کرائے۔ والدہ سے کہہ دیں کہ ایسی جگہ جہاں عورتوں کا اس قدر ہجوم ہو کہ جسم عورتوں سے لگتا ہو میں نہیں جاسکتا۔

۴۸۷ حال: حضرت محرم کے مہینے میں کچھ سنی حضرات بھی حلیم یا بریانی وغیرہ پکاتے ہیں اور دوسروں کو اس کی دعوت بھی دیتے ہیں اور لوگوں کے گھروں میں بھی بھجواتے ہیں اور بلاتے بھی ہیں اس سلسلے میں کیا طرزِ عمل رکھا جائے! کیوں کہ وہ آگے سے کہہ دیتے ہیں بھئی ایسے ہی پکایا ہے، ہم تو اس نیت سے نہیں پکاتے وغیرہ وغیرہ۔اصلاح فرمائیں۔

جواب: نہ وہاں جائیں نہ کھائیں بلکہ کسی مسکین کو دے دیں۔

٤٨٨ حال: جیسا کہ حضرت والا نے فرمایا تھا اس کے مطابق سونے کا معمول رات ۱۲؍ بجے سے ایک منٹ بھی اوپر نہ ہو، لیکن حضرت جیسے ہی بستر پر آتا ہوں، خیالات کا طوفان شروع ہوجاتا ہے۔ ایسے میں کیا کروں سونے کی کوشش کرتا ہوں تو نیند نہیں آتی اگر کچھ پڑھنے لگوں تو معمول متاثر ہوتا ہے۔

جواب: موت یا قبر کا دو منٹ مراقبہ کرلیا کریں۔

٤٨٩ حال: اب نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ ایک دو بار نفس مجھے چت بھی کر چکا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہوا کہ میں جلد ہی سنبھل گیا، لیکن اس کا افسوس بہت ہے۔ انتہائی حقیر اپنے کو سمجھتا ہوں یہ سوچنے لگتا ہوں کہ شکل دیکھو اور اپنے کام دیکھ! لِلّٰہ حضرت مدد فرمایئے! جو قربانی مانگیں گے ان شاء اللہ بندہ دینے کے لیے تیار ہے۔

جواب: جرمانہ ادا کریں نفل یا نقد اگر خدانخواستہ پھر ابتلا ہو تو مختصر وضاحت کے ساتھ مطلع کریں۔

٤٩٠ حال: بعض اوقات اہل بدعت سے نفرت نہیں محسوس ہوتی، بلکہ دل میں خیال آتا ہے کہ ان لوگوں سے تو اچھے ہیں جو نماز روزہ وغیرہ دوسرے فرائض کے تارک اور گناہ گار زندگی گذار رہے ہوتے ہیں۔

جواب: بدعت سے نفرت کرو کہ گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے اہل بدعت کا اکرام نہ کرو۔ حدیث پاک میں ہے کہ جس نے اہلِ بدعت کا اکرام کیا اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد کی۔ جن کا عقیدہ صحیح ہے لیکن عمل میں کوتاہی ہے وہ ان سے بہتر ہیں جن کا عقیدہ خراب ہے خواہ عمل صحیح ہو کیونکہ صحیح عقیدہ والا ایک دن نجات پا جائے گا خواہ کچھ سزا کے بعد یا بغیر سزا کے لیکن غلط عقیدہ کے ساتھ کوئی عمل قبول نہیں۔

۴۹۱ حال: میں یہ بھی سوچتا ہوں کہ ہر جماعت میں ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا، ممکن ہے یہ آدمی صحیح عقیدہ رکھتا ہو۔ یہ اس لیے کہ ان میں صالحین کی وضع قطع والے دیکھتا ہوں تو اس لیے کوئی برا گمان دل میں نہیں لاتا۔ لیکن ساتھ ہی یہ خیال آتا ہے گناہ سے تو نفرت کرنی ہے لیکن گناہ گار سے نفرت تو صحیح نہیں۔ جب سے یہ ذہن میں یہ بات تھی تب سے طبیعت پریشان تھی کچھ دفتر کی مصروفیات اور کام کے دباؤ کا بھی اس میں حصہ تھا، دل میں عجیب بے چینی تھی ہر کام الٹا سیدھا ہو رہا تھا، مغرب کی نماز میں نے مسجد اشرف میں پڑھی۔ دل میں یہ خیال تھا یا اللہ یہ پریشانی کیسی ہے کیوں ہے؟ بس دل میں اچانک خیال آیا کہ اہل بدعت والے خیال کی وجہ سے ہے کیونکہ مجھے اس بات پر کچھ بے یقینی تھی تو فوراً توبہ کی یقین جانئے فوراً دل میں سکون آیا اور محسوس ہوا کہ اس بات ہی کی وجہ سے حجاب تھا۔

جواب: گناہ گار کو حقیر سمجھنا حرام ہے۔ لیکن اس کے فعل سے بغض رکھنا واجب ہے۔

۴۹۲ حال: میں خانقاہ میں التزام کے ساتھ جمعہ اور پیر کو آتا ہوں اور جب کبھی ان دنوں کے علاوہ جانے کا گھر میں کہتا ہوں تو والدہ اختلاف کرتی ہیں اور ناراض ہو جاتی ہیں اب میں پھنس جاتا ہوں کہ ادھر میرا محبوب ادھر میری ماں، کیا کروں؟

جواب: دین سیکھنے کے لیے والدین کی اجازت ضروری نہیں۔ البتہ ماں باپ کے ادب کا لحاظ رکھیں اور حکمت سے کام لیں مثلاً توریہ کر کے آجائیں کہ میں اپنے دوست کے پاس جا رہا ہوں اور یہ جھوٹ نہیں کیونکہ شیخ سے بڑھ کر کون دوست ہوگا۔

۴۹۳ حال: ایک بات ذہن میں ہے کہ عصر میں دفتر کی چھٹی کے بعد حاضر ہو جایا کروں یعنی گھر والوں کو بتائے بغیر براہ راست دفتر سے خانقاہ آجایا کروں؟

جواب: صحیح۔

٤٩٤ حال: بہن کی شادی کے سلسلے میں خاندان والوں کی آمد ۲۰/ مارچ سے شروع ہوجائے گی آنے والے حضرات میں سے دو تین افراد سے بہنوں کا پردہ فرض ہے باقی ماموں اور چاچو اور دیگر نابالغ بچے وغیرہ ہوں گے۔ بہنوں کے لیے تو خاص احتیاط کا مسئلہ نہیں وہ تو الحمدللہ حضرت والا کی تربیت یافتہ ہیں لیکن اس نالائق کو شدید مجاہدہ سے گزرنا پڑے گا کیونکہ خاندان بھر میں شرعی پردے کا رواج بالکل نہیں حضرت دعا فرمادیں اس مجاہدے کی توفیق ہو۔

جواب: آپ ہمت سے کام لیں اور رواج کے خلاف کریں شرعی پردہ کا اعلان کردیں تاکہ لوگوں پر واضح ہوجائے کہ یہ اب کسی کی پرواہ نہیں کرے گا آپ ہمت کریں بندہ دعا کرتا ہے۔

٤٩٥ حال: والدین سے کہہ دیا ہے کہ شادی میں فوٹو مووی مخلوط اجتماع نہیں ہوگا۔ والدین الحمدللہ اس بات پر راضی ہیں لیکن تجربہ ہے کہ جب رشتہ دار سامنے ہوتے ہیں اور وہ فوٹو بنانے لگیں تو ڈھیلے ہوجاتے ہیں اور موقع پر ان کو منع نہیں کرسکتے۔

جواب: آپ ڈھیلے نہ ہوں کوئی کام شریعت کے خلاف ہو تو فوراً اس مجلس کو چھوڑ کر چلے جائیں اور گھر والوں سے کہہ دیں کہ اگر کوئی کام ایسا ہوا تو میں یہی کروں گا۔

٤٩٦ حال: اور پہلے سے اطلاع دینے پر والدہ ناراض ہوتی ہیں کہ تم تینوں یعنی میں اور بڑی دو بہنیں فوٹو نہ کھنچوانا لیکن دوسروں کو منع بھی نہ کرنا، رشتہ دار ناراض ہوجائیں گے۔ ایسے میں اگر عین وقت پر فوٹو شروع ہوگئے تو میں کیا کروں؟

جواب: فوراً مجلس کو چھوڑ دیں۔ والدہ صاحبہ سے عرض کردیں کہ اگر آپ منع کرتی ہیں تو پہلے سے اطلاع نہیں کروں گا لیکن اگر کسی نے فوٹو یا مووی بنانا شروع کیا تو فوراً اس مجلس کو چھوڑ دوں گا۔ والدہ سے کہیں کہ اگر زبانی کہنا

مشکل ہے تو حفظ ماتقدم کے طور پر مجلس میں کتبہ لکھ کر لگا دیں کہ فوٹو کشی کوئی صاحب نہ کریں ورنہ کیمرہ ضبط کرلیا جائے گا۔

....

۴۹۷ حال: حضرت والا کبھی کبھار اتنی مایوسی ہوتی ہے کہ دل بالکل بجھ جاتا ہے اور ایسا لگتا ہے جیسے یہ سب میں کھیل کھیل رہی ہوں صرف ظاہری چیزیں ہیں دل میں کچھ بھی نہیں مگر پھر خیال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اتنی گناہوں والی زندگی سے نکال کر یہاں تک لائے ہیں کیا اب وہ تنہا چھوڑ دیں گے؟ اس پر حضرت اقدس دل کو تسلی ہوتی ہے کہ یقیناً اگر دوبارہ گناہوں والی ظلمت میں لوٹانا ہوتا تو رب کریم وہاں سے نکالتا ہی نہ۔

جواب: مایوسی دور کرنے کے لیے یہ بہترین مراقبہ ہے لیکن اتنا خوف جو کہ مایوسی کی حدیں چھونے لگے، مطلوب نہیں، ہمارے بڑوں کا سایہ اور ان کی دعائیں سلامت رہیں ان شاء اللہ بیڑا پار ہوگا ہمیں تو اپنے بزرگوں کے برکات کی وجہ سے کبھی مایوسی نہیں ہوئی۔ جب مایوسی ہونے لگے سمجھ لو شیطان آ گیا اعوذ باللہ پڑھ لیا کریں اور کسی کام میں لگ جائیں۔

۴۹۸ حال: حضرت والا مجھے اپنے کسی کام میں اخلاص نہیں لگتا اگر کبھی مدد کروں کسی کی تو بھی دل میں یہ ہوتا ہے کہ یہ بندہ خوش ہو جائے گا۔

جواب: بندہ کی مدد سے مقصود اللہ کی رضا ہوتی ہے، بندہ کا خوش کرنا ضمنی ہوتا ہے اور مومن کو خوش کرنا بھی مطلوب اور تمام عبادتوں سے افضل ہے۔

۴۹۹ حال: اور حضرت والا ایک بات یہ بھی دریافت کرنی تھی کہ کیا یہ بھی رِیا ہے کہ میں سبق یاد کر کے باجی کو سناتی ہوں تو بہت اچھا یاد کروں کہ باجی نے سننا ہے اسی طرح امتحان دینے میں جو پرچوں کی تیاری ہوتی ہے اس میں تو نیت ہی ہوتی ہے کہ پرچے اچھے ہو جائیں تو کیا یہ بھی دکھاوا ہے اور رِیا ہے اخلاص کی کمی ہے؟

جواب: نہیں۔ استانی علم دین سکھاتی ہے اس کو خوش کرنا بھی مطلوب ہے اور اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ ریا وہ ہے جس کی غرض صرف دنیا ہو یعنی دنیوی غرض مثلاً عزت وجاہ کے لیے کوئی عمل کرے۔

۵۰۰ حال: حضرت والا آپ کے حکم کے مطابق اپنی ٹیچر جو اہلِ تشیع تھیں ان کی تحریریں سب جلا دی ہیں۔ حضرت والا اس بارے میں دو طرح کے خیالات بہت زیادہ آتے ہیں (۱) کہ دل کہتا ہے تم نے نیکی کا راستہ ان کو دیکھ کر ہی تو پسند کیا تھا مثلاً وہ ٹی وی وغیرہ نہیں دیکھتی تھیں وغیرہ وغیرہ۔

جواب: آپ کو ان سے نیکی کا راستہ مل گیا یہ اللہ کا فضل ہے لیکن ان سے ملتے رہنے سے خوف ہے کہ آپ کا عقیدہ خراب ہو جائے کیونکہ صحبت کا اثر ہوتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔

۵۰۱ حال: دوسرا یہ کہ جب ان سے اس قدر محبت نہیں رہی تو قطع تعلق کر لیا جب محبت تھی تب قطع کرتی تو کمال تھا۔ اس طرح کے خیال حضرت والا بہت آتے ہیں۔

جواب: نیک کام کی جب بھی توفیق ہو جائے بہتر ہے۔

۵۰۲ حال: حضرت والا کیا میں ان کو فون نہ کیا کروں۔ ویسے جب سے آپ نے فرمایا ہے میں نے ایک بار بھی الحمدللہ فون نہیں کیا۔

جواب: اگر ان کا فون آئے تو اس نیت سے کہ شاید ان کو ہدایت ہو جائے ظاہری خوش اخلاقی سے جواب دے دیں لیکن محبت اور میل جول نہ رکھیں نہ فون کریں۔

۵۰۳ حال: حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ آپ نے پچھلے خط میں فرمایا تھا مرد استادوں سے پڑھنے کے بارے میں۔ حضرت والا میں محض اپنی نالائقی کے سبب اس پر مکمل طور پر عمل نہیں کر سکی ہاں یہ ضرور ہوا ہے کہ بات کرنا بہت کم کر دیا ہے اب اگر پوچھنا ہوتا ہے تو کسی طالبہ کو لکھ دیتی ہوں وہ پوچھ دیتی ہے

خود حتی الامکان بچتی ہوں (اس وجہ سے حضرت والا سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۳۲ اور ۷۰ لکھ کر اپنے پاس رکھی ہے استاذوں کے گھٹنوں میں اپنے سامنے رکھتی ہوں تاکہ زبان قابو میں رہے۔ایک تو حضرت والا حاضری کے وقت لازمی طور پر لبیک کہنا پڑتا ہے پھر اگر کسی نے سوال کیا تو اس کا جواب دینا پڑتا ہے۔(اگر کوئی اور دے سکتا ہو تو اس کو کہہ دیتی ہوں کہ دے دو پر خود نہیں دیتی) تیسرا یہ کہ اگر کوئی تلاوتِ قرآن پاک نہ کر سکے تو مجبوراً مجھے کرنی پڑتی ہے۔(اور اگر کوئی اور کر سکے تو پھر میں بالکل نہیں کرتی۔)

جواب: نامحرموں کا تلاوت سننا کہاں جائز ہے مردوں کا پڑھانا لڑکیوں کا جواب دینا پھر نامحرموں کا تلاوت سننا ایسے علم حاصل کرنے سے جاہل رہنا بہتر ہے۔

اسی طالبہ کا دوسرا خط

۵۰۴ حال: حضرت اقدس اپنی حالت بالکل ویسی معلوم ہوتی ہے کہ اللہ کے راستے میں بڑے جذبے اور جوش کے ساتھ عزم کر کے چلے تھے مگر راستے میں نفس کے ظالم ہاتھوں میں گرفتار ہو گئے۔

جواب: اگر گرفتار ہو بھی گئے تو کیا ہوا؟ توبہ کر کے پھر آزاد ہو جاؤ۔

۵۰۵ حال: حضرت والا پہلے تو دل میں دھیان رہنے لگا تھا کہ میری اس بات سے میرا ربا خوش ہے یا ناخوش، حضرت اقدس اب تو ایسا لگتا ہے جیسے اس بات کی تو پرواہ ہی نہیں رہی۔

جواب: اس میں تشویش کی کیا بات ہے یہ تو آپ کے اختیار میں ہے۔غفلت ہو گئی تو پھر سے دھیان رکھنا شروع کر دو۔

۵۰۶ حال: حضرت والا مجھے لگتا ہے جیسے مجھے خودنمائی کا شوق ہے ہر جگہ نمایاں نظر آنا شاید مجھے اچھا لگتا ہے۔

جواب: دنیا کی فنائیت کو سوچ لیا کریں کہ خودنمائی سے کیا فائدہ۔ نہ دیکھنے

والے رہیں گے، نہ میں رہوں گی۔

۵۰۷ حال: حضرت والا ایسا لگتا ہے جیسے خواہش تو اللہ تعالیٰ کو دل میں بسانے کی تھی اور حضرت والا واللہ ایسا لگتا بھی تھا جیسے اب دل خالی ہونے لگا غیر اللہ سے اور ریا کی موجودگی محسوس ہونے لگی۔ مگر حضرت والا جانے کیا ہوا کہ اب لگتا ہے جیسے سب کھیل تھا وہ ختم ہوگیا۔

جواب: لگنے سے کچھ نہیں ہوتا جب گناہوں سے بچنے کی توفیق ہو رہی ہے تو وہموں میں نہ پڑو۔ زوال صرف گناہوں سے ہوتا ہے کیفیات بدلنے سے نہیں اور کیفیات بدل جانا زوال کی علامت نہیں۔ ترقی یا زوال اعمال سے ہوتا ہے کیفیات سے نہیں۔

۵۰۸ حال: حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ مجھے ایک بات بڑی پریشان کرتی ہے کہ میں حضرت والا باتیں تو بہت کرتی ہوں مگر عمل لگتا ہے کچھ بھی نہیں۔

جواب: یہ لگنا تو اچھا ہے اور اصلاح و ترقی کا ذریعہ ہے لیکن مایوس ہونا نادانی ہے۔

۵۰۹ حال: حضرت والا مدرسے میں بھی طالبات سے باتیں ہوں تو حضرت غیر اختیاری آپ ہی کی باتیں ہوتی ہیں کہ ہمارے حضرت نے یہ فرمایا اور ان کی کتاب میں یہ پڑھا۔

جواب: اچھی بات ہے اپنے شیخ سے ایسا ہی تعلق ہوتا ہے۔

۵۱۰ حال: جس پر باجیاں اور طالبات یہ حسنِ ظن رکھتی ہیں کہ تمہاری نسبت بڑی قوی ہے، اس پر اس وقت حضرت اتنی ندامت ہوتی ہے کہ باتیں سنا دینا کیا کمال اصل تو اتباع ہے اگر وہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

جواب: ندامت مبارک حال ہے۔ شکر کریں اور دعا کرلیا کریں کہ یا اللہ ان کے حسنِ ظن کے مطابق میرے ساتھ معاملہ فرماویں۔

۵۱۱ حال: حضرت نوافل میں مزہ تو دور اور سستی تو ہوتی ہے مگر فرائض میں بھی

ایسا ہونے لگا ہے۔ اللہ والوں سے تعلق کا دعویٰ بھی ہے اور اپنی نالائقی کی وجہ سے یہ حالت۔

جواب: مزہ مطلوب نہیں، عبادت میں مزہ نہ آنا کوئی بری حالت نہیں۔ مزہ آئے یا نہ آئے عبادت کئے جائیں۔

۵۱۲ حال: حضرت والا میری بہن کی شادی ہونے والی ہے تو لازمی بات ہے کہ مہمان گھر پر بھی ٹھہریں گے اور ان میں نامحرم بھی بعض ہوں گے تو حضرت والا ایسی صورت میں پردے کے سلسلے میں کیا عمل رکھوں۔ چونکہ خاندان والوں کا ماحول اس طرف ہرگز نہیں ہے۔ بڑی چادر سے گھونگٹ نکال لوں یا نقاب کا بھی استعمال کروں۔ اور اگر اس پر والدہ یا کوئی اور کچھ کہے تو؟

جواب: اس پر کسی کے کہنے کی پرواہ نہ کریں سختی سے پردہ کریں چہرہ بالکل نظر نہ آئے خواہ گھونگٹ ہو یا نقاب اور بدن پر چادر ڈال لیں۔

....

۵۱۳ حال: ایک مسئلہ پیش کرنا ہے کہ دادا ابو کے انتقال سے دو روز پہلے سے عجیب سی طبیعت ہونے لگی تھی دل میں بار بار خیال آ رہا تھا کہ دادا ابو تھوڑے دن ہیں صبر کرلیں جب وہ حیات تھے تو بہت روتی تھی کہ بعد میں کیا ہوگا۔ مگر ان کے انتقال کے وقت بالکل رونا نہیں آیا اس کے بعد بھی عجیب دل میں سختی سی محسوس ہوتی ہے۔

جواب: یہ سختی نہیں ہے تسلیم و رضا کا حال غالب ہوگیا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ پہلے بیمار کرتے ہیں جس سے صحت کی امید کم ہونے سے پھر صدمہ کم محسوس ہوتا ہے اور اچانک موت سے سخت صدمہ ہوتا ہے جس سے حدیث پاک میں پناہ مانگی گئی ہے۔

۵۱۴ حال: رمضان میں بھی پچھلے رمضان کے مقابلہ میں عبادت کم ہوئی۔

تلاوت تو الحمدللہ رہی معمول میں میرا یہ حال تھا کہ استغفار یا پھر اللہ سے باتیں کرتی رہتی تھی مگر ادھر جہاں کچھ شروع کرتی ہوں ایک دم اکتا جاتی ہوں۔

جواب: عبادت میں کمی یا زیادتی مطلوب نہیں جو عبادت ضروری ہے وہ تو کرنا ضروری ہے باقی سب سے بڑی عبادت گناہوں سے بچنا ہے اس کا اہتمام ہونا چاہیے۔

۵۱۵ حال: اثر کی وجہ سے زیادہ پڑھنے کو گھر میں سب لوگ منع فرماتے ہیں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اس سے میرے ایمان میں کمزوری نہ آجائے۔

جواب: کم پڑھنے سے ایمان کمزور نہیں ہوتا گناہوں سے کمزور ہوتا ہے۔

۵۱٦ حال: شرعی پردہ کی گذارش کی تھی مگر فلیٹ میں رہنے کی وجہ سے اور رکاوٹوں کی وجہ سے قدم اٹھانا مشکل لگ رہا ہے۔ دعا فرمائیں میرے والدین میرا ساتھ دیں اور اس راستہ کو اختیار کرنے میں اللہ تعالیٰ غیب سے مدد فرمائیں۔

جواب: آپ ہمت کریں اور دینی معاملہ میں کسی کی پرواہ نہ کریں۔ ہمت کرو تو کچھ مشکل نہیں۔ دعا کرتا ہوں۔

....

۵۱۷ حال: گذارش یہ ہے کہ آپ کی یہ خادمہ حج کے لیے گئی تھی حج کے دوران اور آنے کے بعد عجیب سی کیفیت ہے جس کی بہت تشویش ہے۔ ایک تو یہ کہ جب جانے کا ہوا تو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ میں وہاں کے آداب سے واقف بھی ہوں یا نہیں دوسرے جب خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑی تو رونے کے کوئی آثار نہیں پیش آئے صرف جو حمد کتابوں میں لکھی تھی وہی پڑھی گئی اور جیسے سکون سا معلوم ہوا اور پورا سفر ایسا لگا جیسے خواب دیکھ رہی ہوں جو کیفیت یہاں پر جانے کے لیے پیدا ہوتی تھی وہاں مختلف معاملہ رہا۔ جیسے حسرت تھی وہاں جا کر بس سن ہوگئی۔

جواب: اس میں تشویش کی کیا بات ہے۔ ماں سے دوری میں بچہ روتا ہے ماں

کی گود میں بچہ کو رونا آتا ہے؟ قُرب میں سکون ہوتا ہی ہے یہ خوشی کی بات ہے نہ کہ تشویش کی۔

۵۱۸ حال: دوسری بات زیادہ تر لوگوں میں عبادت کا رجحان زیادہ ہوجاتا ہے لیکن مجھ سے صرف نماز کی ادائیگی ہی رہی۔ زیادہ نفل ادا نہیں کیے۔

جواب: کوئی مضائقہ نہیں۔

۵۱۹ حال: آیا کہ کیا اتنی بوڑھی ہوگئی یا طاقت ہی جسم میں نہیں رہی۔ کوئی کام کرنے کا سوچتی تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی روک رہا ہے۔

جواب: جب ایک باپ کمزور بچہ سے زیادہ کام نہیں لیتا تو اللہ کی رحمت کو کیا سمجھتی ہیں، آپ کی طاقت سے زیادہ اللہ تعالیٰ نے کام نہیں لیا مطمئن رہیں۔

۵۲۰ حال: اسی طرح سے مجھے دورانِ سفر اور حج سے واپسی پر عجیب قسم کے خواب آئے جس میں سے ایک سے میں بہت گھبرا گئی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا چھوٹا بھائی معلوم نہیں کہاں ہے اس کے لیے فکرمند ہیں کہ ایک لفافہ آتا ہے جو دادا ابو (مرحوم) کی طرف سے ہے اور اس کے آخر میں نام کے ساتھ عالم ارواح کا پتہ لکھا ہے۔ جس کو پڑھ کر مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا پھر جب میں نے دوسری طرف دیکھا تو میرا بھائی لیٹا ہوا نظر آیا جس کے پاس ہی کافی گھنے کالے کالے بال سے کوئی چیز چھپی ہوئی ہے۔ اس خواب کی وجہ سے بہت فکر ہے۔

جواب: تعجب ہے کہ خوابوں سے پریشان ہوتی ہیں ایسے خوابوں کی کوئی اہمیت نہیں نہ ان خوابوں سے کوئی نقصان ہوتا ہے بخاری شریف کی حدیث میں صراحت ہے۔

۵۲۱ حال: حج سے آنے کے بعد میری طبیعت میں واضح تبدیلی محسوس نہیں ہوتی لیکن سکون سا آ گیا ہے۔

جواب: علامتِ قبولیت ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۵۲۲ حال: دنیا کی چیزوں کی رغبت بہت کم محسوس ہورہی ہے زندگی بہت مشکل لگنے لگی ہے حج پر آنے کے بعد مجھے چار روز سے رونا آنا شروع ہوا ہے۔ مجھے نماز میں خشوع بھی کبھی معلوم ہی نہیں ہوتا کبھی ہو بھی جاتا ہے۔ خوشی خوشی نہیں لگتی۔

جواب: آپ خوش رہیں شکر کریں کہ اللہ نے حج کی توفیق دی۔ اعصابی دباؤ کی وجہ سے آپ کے لیے زیادہ رونا اچھا نہیں ہنسنا اور خوش رہنا آپ کے لیے عبادت ہے۔

....

۵۲۳ حال: میں پہلے آپ کو خط لکھ چکی ہوں لیکن میں اپنے گھر کے کچھ حالات آپ کو بیان کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے گھر میں دینی ماحول نہیں ہے میرے والد صاحب بالکل بھی دینی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے نماز تو صرف عید بقر عید کی پڑھتے ہیں گھر میں کیبل لگوایا ہوا ہے جو کہ منع کرنے کے باوجود نہیں نکلواتے جس میں ہر وقت واہیات چیزیں آتی رہتی ہیں بھائی بھی ہر وقت اسی میں مشغول رہتے ہیں بیماری کی وجہ سے کوئی نوکری نہیں کرتے جس کی وجہ سے فضولیات میں ٹائم لگا دیتے ہیں ہم تین بہنوں نے فاضلہ قاریہ کا کورس کیا ہوا ہے اور دو بہنیں اور دو بھائی حافظ قرآن بھی ہیں لیکن دونوں بھائی بھی والد صاحب کی وجہ سے ٹی وی کا بہت شغف رکھتے ہیں قرآن کی فکر نہیں کرتے والدہ صاحبہ والد صاحب کو کافی سمجھاتی ہیں لیکن والدہ کو ڈانٹ کر چپ کروا دیتے ہیں کہ میرے لیے میرے اعمال ہیں ہم اس صورتحال سے بہت پریشان ہیں اور میں بذاتِ خود اپنے معمولات میں ہر زاویئے سے آپ کی اصلاح کی ضرورت مند ہوں۔ مہربانی فرما کر میرے معاملے میں میری اصلاح کیجئے میں نے تقریباً ۴؍جمعوں سے آپ کی مسجد میں بیان سننا شروع کیا ہے آپ سے درخواست ہے کہ میری اصلاح کیجئے کہ ایک مسلمان کے معمولات جیسے ہونے چاہیے میرے بھی اس طرح ہو جائیں۔

جواب: ان حالات میں آپ زبان سے تبلیغ نہ کریں اپنے عمل سے تبلیغ کیجئے یعنی خود ٹی وی نہ دیکھیں نہ اس کمرہ میں جائیں جس وقت ٹی وی چل رہا ہو۔ اسی طرح خود گناہ کے کسی کام میں شریک نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی اور گھر والوں کی اصلاح کے لیے دعا کریں۔ یہ عملی تبلیغ بہت مؤثر ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ والد صاحب کو زبان سے کچھ نہ کہیں خوب خدمت کریں بس خود کسی گناہ کے کام میں شریک نہ ہوں۔

....

۵۲۴ حال: حضرت والا میں پچھلے شعبان کی ۱۵؍تاریخ کو آپ سے بیعت ہوئی تھی یہ میرا پہلا اصلاحی خط ہے۔ شاید میرا یہ خط کچھ طویل ہوجائے اور آپ کی طبیعت پر گراں گذرے تو مجھے معاف فرمادیجئے گا۔ حضرت والا جب میری شروع میں شادی ہوئی تو میری طبیعت میرے شوہر سے بالکل نہیں ملتی تھی۔ ہمارے درمیان جھگڑے ہی ہوتے تھے لیکن یہ جھگڑے کسی خطرناک صورتحال تک نہیں پہنچتے ان جھگڑوں کی وجہ ہمارا غصہ تھا جو بہت جلد آجاتا تھا۔ میری طبیعت میں پہلے تو بہت زیادہ غصہ تھا۔ اب غصہ تو کم ہوگیا ہے پہلے شوہر کی باتیں برداشت نہیں ہوتی تھیں برداشت کی بھی کمی تھی۔ شادی کے ۱۹؍سال گذرنے ک بعد غصے میں بھی کمی ہوگئی ہے لیکن طبیعت میں غصہ بالکل ختم ہوگیا ہے ایسی بات نہیں ہے ابھی بھی کسی وقت بہت زیادہ غصہ آجاتا ہے لیکن جلد ہی ختم بھی ہوجاتا ہے۔ حضرت والا میں آپ سے بیعت ہوئی تو اس سے پہلے میں ....صاحب سے بیعت ہوئی تھی ان کا انتقال ہوچکا ہے۔ میرے اندر پہلے کے مقابلے میں کافی تبدیلی آچکی ہے۔ میں حضرت...... سے اصلاحی فائدہ نہیں اٹھاسکی۔ ان کے انتقال کے ۳؍سال بعد میں آپ سے بیعت ہوئی تو اس وقت میں شرعی پردہ کرتی تھی۔ اور میرا شرعی پردہ شروع کئے ہوئے ۳؍مہینے ہوئے

تھے۔ میں نے شرعی پردہ اپنے شوہر کی اجازت سے شروع کیا تھا۔ میرے شوہر نے مجھے خوشی سے اجازت دی تھی لیکن پھر ایک دن میرے شوہر نے مجھ سے کوئی بات کی جو مجھے ٹھیک سے یاد نہیں ہے کہ کیا بات تھی بہرحال میں نے اس بات کا جواب کچھ الجھ کے دے دیا۔ جو میرے شوہر کو ناگوار گذرا انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم میرا ادب اور احترام تو کرتی نہیں ہو اللہ نے پہلے شوہر کا احترام اور ادب کا حکم دیا ہے پہلے تم وہ کرو شرعی پردہ تم بعد میں کرنا یہ کہہ کر انہوں نے میرا پردہ ختم کرادیا پہلے میں صرف گھر سے نکلتے وقت چہرہ کا پردہ کرتی تھی لیکن پھر میں نے گھر کے اندر آنے والے تمام نامحرموں سے پردہ شروع کیا تھا۔ جس کی وجہ سے ہمارے خاندان کے کے مردوں نے ہمارے ہاں آنا کم کردیا تھا میرے شوہر کو یہ بھی محسوس ہوتا تھا۔ لیکن پردہ ختم کرانے کی اصل وجہ شوہر کا ادب نہ کرنا ہے۔ حضرت والا حالانکہ میں نے اپنے شوہر سے بہت معافی بھی مانگی ان کی منتیں بھی کیں کہ آپ میرا پردہ ختم نہ کرائیں لیکن وہ کسی طرح نہیں مانے پھر میں نے مجبور ہو کر اپنا پردہ ختم کردیا جس کا مجھے ابھی تک ملال ہے۔

جواب: آپ نے غلطی کی آپ کو پردہ ہرگز ختم نہیں کرنا چاہیے تھا، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں، شوہر کا ادب ضروری ہے، ادب کریں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر بے ادبی کا گناہ ہورہا ہے تو اس کی وجہ سے دوسرے گناہ بھی شروع کردو۔ پردہ پھر سے شروع کردیں۔

۵۲۵ حال: اب میں نے کوشش شروع کی ہے کہ میں اپنے شوہر سے ادب سے پیش آؤں اور دھیمے انداز میں ان سے بات کروں۔

جواب: بہشتی زیور کا چوتھا حصہ میاں سے نباہ کرنے کا طریقہ مطالعہ میں رکھیں شوہر سے ہرگز غصہ سے بات نہیں کرنی چاہیے۔ پرچہ اکسیر الغضب روزانہ ایک بار پڑھیں۔

٥٢٦حال: اللہ کی رضا کے لیے خواہش ہے کہ میں پھر سے شرعی پردہ شروع کردوں لیکن شوہر سے اجازت کا ڈر اور شروع ہونے کے بعد پردہ ختم ہونے کا ڈر دل میں بیٹھ گیا ہے۔ساتھ میں یہ بھی خیال آتا ہے کہ ہم نے دین کو کھیل بنالیا ہے۔میرا جب پردہ ختم ہوا تو خاندان والوں نے بھی کہا کہ پردہ کیا ہی کیوں تھا جب ختم کرنا تھا۔حضرت والا آپ مجھے کوئی ایسا علاج بتائیں جس کو کرکے میں اپنے شوہر کا دل جیت لوں اور شرعی پردہ شروع کرکے اللہ کو بھی راضی کرلوں۔اور یہ بھی بتائیں کہ میں اپنے دل سے یہ ڈر کیسے نکالوں کہ میرے شوہر مجھ سے خوش ہوکر پردے کی اجازت دے دیتے ہیں تو پھر کبھی ناراض ہوکر پردہ پھر ختم نہ کرادیں۔اب شرعی پردہ پھر سے شروع کرتے ہوئے پردے کے ختم ہونے کا ڈر ہوگیا ہے۔

جواب: یہ ڈر صحیح نہیں،فوراً شرعی پردہ شروع کردیں۔یہ دین کو کھیل بنانا نہیں ہے۔آدمی اگر پھسل جاتا ہے تو پھر اٹھ جاتا ہے یا پڑا ہی رہتا ہے؟ اسی طرح دین میں پھسل کر گر پڑیں تو پھر اٹھ کر چلنے لگو۔شوہر سے خوب محبت سے پیش آئیں خوب خدمت کریں۔اور ادب سے عرض کردیں کہ میں اب پردہ شروع کررہی ہوں اللہ تعالیٰ کو اب مزید ناراض نہیں کرسکتی قبر میں کوئی ساتھ نہیں جائے گا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔نرمی سے یہ بات کرو لیکن دین پر سختی سے جمی رہو اور پردہ دوبارہ ختم ہونے کا ڈر شیطانی ہے۔شیطان اس طرح آپ کو بے پردہ رکھنا چاہتا ہے۔ماضی کو استغفار کرکے بھول جاؤ حال کو درست رکھو اور مستقبل کو اللہ پر چھوڑ دو۔حال کو درست کرلو اور پردہ کرو جو اپنا حال درست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مستقبل کی حفاظت فرماتے ہیں۔

....

۵۲۷ حال: سلام مسنون کے بعد عرض یہ ہے کہ بندہ غریب کے دل میں چند اشکالات ہیں۔آپ سے قرآن وحدیث کی روشنی میں حل کرنا چاہتا ہوں۔امید ہے رحم فرمائیں گے۔آپ کی تھوڑی سی توجہ پر ایک بندے کا ایمان بچ سکتا ہے وہ اشکالات یہ ہیں:

جب میں نے **لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰہِ** کے تقدیری معنی دیکھے تو میرے دل میں اشکال پیدا ہوا کہ جب برائی سے روکنے کی توفیق اللہ دیتا ہے اور نیک عمل کرنے کی توفیق بھی اللہ دیتا ہے تو اس میں میں انسان کا کوئی بس نہیں۔ تو پھر برائی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جہنم میں کیوں ڈالتا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے روکنے کی توفیق نہ دی اور نیک عمل کرنے والے کی کیا حیثیت ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ توفیق نہ دیتے تو وہ بھی برائی کرتے۔

کافر کو بھی اللہ نے پیدا کیا ہے اور مسلمان کو بھی۔اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو کافر کو مسلمان بنا سکتے اور مسلمان کو کافر۔کوئی اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہوا ہے۔اگر کسی کو عقل دی ہے تو بھی اللہ تعالیٰ نے اگر کسی کو کم عقل بنایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اور آپ کہتے ہیں کہ انسان کو اختیار دیا ہے کیا انسان اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرسکتا ہے؟ نہیں۔تو پھر کافر یا گناہ گار جہنم کے حقدار کیسے ہوسکتے ہیں اگر کوئی یہ کہے کہ جہنم ہے لیکن اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دیتا کیونکہ سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں تو اس کا عقیدہ کیسا ہے؟ کیا یہ کافر ہے؟ اور اس کو کیسے سمجھایا جائے، جبکہ وہ بالا باتیں کرتا ہو۔

جواب: عزیزم! بہت سے امور تعبدی ہیں یعنی وہ بندگی کا امتحان ہیں کہ بندہ عقل کی بندگی کرتا ہے یا اللہ کی۔ چونکہ وہ امور عقل کے دائرہ میں نہیں آسکتے وہاں صرف وحی پر ایمان لانا ضروری ہے، ان امور میں مسئلہ تقدیر بھی ہے۔ ایک بار صحابہ کرام مسئلہ تقدیر پر غور وخوض کر رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا اور فرمایا کہ اسی وجہ سے بہت سی پچھلی امتوں پر عذاب آ گیا بس تقدیر پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ ظالم نہیں کہ کسی کو عمل کا اختیار نہ ہو اور اس کو دوزخ میں ڈال دے اس لیے اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ انسان نہ قادر مطلق ہے نہ مجبور محض ہے یعنی نہ ایسی قدرت دی ہوئی ہے کہ ہر کام کر سکے اور نہ ایسا مجبور ہے جیسے مٹی کا ڈھیلہ مثلاً نہ ایسا قادر ہے کہ خود کو انسان سے جن یا جانور وغیرہ بنا دے اور نہ بالکل مجبور ہے کہ کچھ کر ہی نہ سکے بس عمل کا اختیار ہے کہ خیر بھی کر سکتا ہے اور شر بھی اور اسی اختیار پر قیامت کو جزا اور سزا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ انسان قادر ہے یا مجبور؟ فرمایا کہ اپنی ایک ٹانگ زمین سے اٹھا اس نے اٹھالی تو فرمایا کہ اسی کے ساتھ دوسری بھی اٹھالے۔ عرض کیا کہ نہیں اٹھا سکتا فرمایا کہ بس سمجھ لے کہ انسان اتنا قادر اور اتنا مجبور ہے یعنی نہ قادر مطلق ہے نہ مجبور محض ہے۔

اللہ نے کسی کو کافر پیدا نہیں کیا۔ حدیث پاک میں ہے کہ ہر انسان دینِ فطرت پر پیدا کیا گیا ہے لیکن اس کے ماں باپ فطرت کے خلاف اس کو کافر بنا دیتے ہیں یعنی اپنے اختیار سے کافر ہوتا ہے ورنہ فطرتاً وہ مسلمان پیدا کیا جاتا ہے۔ اور مسلمان کے گھر میں پیدا کیا جانا یا نیکی کرنا اور بدی سے بچنے کی توفیق یہ فضل ہے اور فضل عدل کے خلاف نہیں ہوتا مثلاً آپ نے دو مزدور رکھے اور طے کیا کہ دونوں کو پانچ پانچ سو مزدوری دی جائے گی اور شام کو دونوں مزدوروں کو پانچ پانچ سو ادا کر دیئے لیکن ایک مزدور سے آپ زیادہ خوش ہو گئے اور آپ نے اس کو ایک سٹینزن کی گھڑی بھی دے دی کہ یہ انعام ہے تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ انعام عدل کے خلاف ہے۔ یہ فضل ہے، مہربانی ہے جو عدل و انصاف کے خلاف نہیں۔ عدل کے خلاف یہ ہوتا کہ پانچ سو کی جو مزدوری طے تھی آپ وہ کسی مزدور کو نہ دیتے۔ اسی طرح اللہ نے ہر انسان کو اتنی عقل دے کر

پیدا کیا ہے کہ بالغ ہونے کے بعد وہ زمین و آسمان چاند اور سورج اور دیگر نشانیوں کو دیکھ کر اللہ کے وجود پر ایمان لے آئے۔ بالغ ہوتے ہی ہر انسان کی عقل اس مقام پر پہنچ جاتی ہے کہ اللہ کو پہچان سکے اللہ کے وجود پر ایمان لا سکے چنانچہ کافر کے گھر پیدا ہونے والا بچہ اگر بالغ ہونے سے پہلے مر گیا تو وہ جہنم میں نہیں ڈالا جائے گا کیونکہ ابھی اس کی عقل اس قابل نہیں ہوئی تھی کہ اللہ کو پہچان سکے لہٰذا کافر کے گھر میں پیدا ہونا عدل ہے اور مسلمان کے گھر پیدا ہونا فضل ہے اور فضل عدل کے خلاف نہیں بس یہ کافی وافی جواب ہے اب مزید عقلی گھوڑے نہ ڈوڑانا یہ ایمانیات کا معاملہ ہے تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے اور اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہیں کہ کسی کو برائی پر مجبور کریں برائی آدمی اپنے اختیار اور نفس کے شر سے کرتا ہے اور اچھائی بھی اپنے اختیار سے کرتا ہے لیکن اس میں توفیق کی مدد شامل ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ تقدیر پر غور وفکر کو منع فرمایا گیا ہے۔ اگر سلامتی چاہتے ہو تو اس معاملہ پر غور وفکر نہ کرو ہماری عقل محدود ہے اور محدود میں ایک حد تک ہی بات آسکتی ہے۔ بس ایمان لاؤ۔ اور یہ بھی سمجھ لیں کہ توفیق کے معنیٰ مدد کے ہیں جیسے کوئی اندھے کی لاٹھی پکڑ کے پہنچا دے۔ اللہ کی توفیق نہایت اہم ہے جو کبھی بدون مانگے اور کبھی مانگنے سے عطا ہو جاتی ہے۔ چونکہ کافر نے توفیق بھی نہیں مانگی اس لیے محرومی کا مجرم وہ خود ہے۔

....

۵۲۸ حال: سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ میں نے آپ سے عمرہ کے بارے میں پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ حج اگر فرض ہے تو کرنا ضروری ہے ورنہ نہیں تو حج تو مجھ پر فرض نہیں ہے میرا ۴۰؍ یوم آپ کی خدمت میں حاضری کا اصلاح کی نیت سے ارادہ ہے۔ مسجد میں جہاں دو سال پہلے تراویح پڑھائی تھی وہاں انہوں نے دو ماہ پہلے کہا تھا کہ ۱۵؍ یوم تراویح پڑھایئے گا میرا آپ کے

پاس وقت کے لیے ارادہ ہے جب آپ فرمائیں تراویح کے بعد آجاؤں یا عید کے بعد اجازت دیں جب آپ کی اجازت ہوگی میں ہر وقت تیار ہوں۔

جواب: اچھا ارادہ ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ پہلے چھ ماہ تک پابندی سے اصلاحی مکاتبت کریں۔ ابتداء میں خانقاہ میں قیام مفید نہیں پہلے محبت و مناسبت پیدا کریں پھر آنا مفید ہوتا ہے۔

۵۲۹ حال: تراویح میں آپ نے فرمایا ہے کہ اجرت نہ لیں میں اجرت کے بارے میں نہ کسی سے بات کرتا ہوں پہلے سے نہ میرا ارادہ ہوتا ہے لیکن اگر کوئی دے دیتا ہے تو پھر وہ جتنے بھی پیسے ہوتے ہیں جیسا کہ پچھلے سال ۲۵۰۰/روپے ملے تھے وہ اس مسجد کے امام صاحب اور تین محلّہ کے آدمیوں کے سامنے مسجد کے کمرہ میں امام صاحب کو دیئے تاکہ اس محلے میں ایک شخص جو غریب تھا اس کو دے دیں اگر آپ فرمائیں کہ اس طرح ٹھیک ہے تو اس سال بھی اس طرح کروں ورنہ بالکل نہ لوں جیسا آپ فرمائیں گے اسی طرح کروں گا ان شاء اللہ۔

جواب: یہ بھی ٹھیک نہیں، یہ بھی اجرت ہے بالکل نہ لیں صاف انکار کر دیں۔

....

۵۳۰ حال: بعد از سلام عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صحبت کی برکت سے بہت کچھ نوازا ہے ہر وقت خوش وخرم آرام واطمینان والی زندگی نصیب ہوئی ہے اور قرآن وحدیث کی تعلیمات پر یقین بڑھتا جا رہا ہے پہلے میں عبادت کا بہت اہتمام کرتا تھا لیکن اب دل کی نگرانی کا زیادہ اہتمام کرتا ہوں حضرت نے بہشتی زیور میں لکھا ہے (حصہ ساتواں) کہ زیادہ کھانے سے دل غافل ہوتا جاتا ہے لیکن جب کوئی اچھا کھانا ہوتا ہے تو خوب کھاتا ہوں ورنہ عام معمول برابر اور مناسب کھانا کھاتا ہوں کیا یہ کبھی کبھار زیادہ کھانا مضر ہے یا نہیں علاج تجویز فرمائیں۔

جواب: زیادہ کھانے سے مراد یہ ہے کہ ایک دو لقمہ کی جگہ بھی معدہ میں نہ

چھوڑ نا۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس زمانے میں قلت طعام اور قلت منام یہ دومجاہدے ختم ہوگئے ہیں کیونکہ بوجہ ضعف اب لوگوں کی صحت اس کی متحمل نہیں لہٰذا خوب کھاؤ بس ایک دو لقمے کی جگہ معدہ میں چھوڑ دو۔ البتہ ہر وقت عمدہ کھانے کی فکر میں نہ رہو۔

۵۳۱ حال: اسی طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ زیادہ کلام نہیں کرتا مگر جب دو چار آدمیوں میں بیٹھتا ہوں تو پھر زیادہ بولتا ہوں اگر یہ مضر ہو تو علاج تجویز فرمائیں۔

جواب: گناہ کی بات بالکل نہ بولو مباح بات اعتدال سے اور دین کی بات خوب کریں۔

....

۵۳۲ حال: حضرت سب سے اہم بات آپ سے عرض کرنی تھی وہ یہ کہ الحمدللہ میں حافظ قرآن ہوں اور بعد حفظِ قرآن کے میری یہ نیت تھی کہ میں قرآن شریف پڑھاؤں گی اللہ کی رضا کے لیے اور یہ میرے لیے بعد میں صدقہ جاریہ ہوگا اور نجات کا سبب ہوگا تو اسی لیے حضرت میں نے گھر میں مدرسہ کھولا حفظ و ناظرہ کا اور الحمدللہ بہت سی بچیاں اور عورتیں اور کم عمر بچے آتے ہیں ساتھ ساتھ تعلیم بھی کرتی ہوں جس سے الحمدللہ مجھ کو بہت ہی زیادہ فائدہ ہوتا ہے تو اس میں میں یہ ہدیہ فی بچہ سو روپے لیتی ہوں صرف اس وجہ سے کہ میں بھی پابند رہوں اور بچے بھی پابند رہیں کیونکہ پیسے نہ لینے سے کوئی آرہا ہے کوئی نہیں آرہا ہے یعنی چھٹیاں بہت کرتے تھے بچے اور بچیاں غیر شرعی لباس میں آرہی ہیں ماں باپ کا جب دل چاہ رہا ہے بھیج رہے ہیں اور کچھ بڑوں کے مشورے بھی شامل تھے اور خود جب میں مدرسہ میں شعبہ حفظ میں پڑھاتی تھی تو وہاں فی بچہ چاہے وہ ناظرہ کا ہو ۳۲۵ / روپے فیس تھی اور وہاں کئی ایسے مستحق تھے جو کہ نہ دے سکتے تھے تو ان کا کھانا پینا لباس سب مدرسے والے ماشاء اللہ کرتے تھے تو

حضرت یہ سب باتیں ہیں جواز کی لیکن مجھ کو ڈر لگتا ہے کہ میرا پیسے لے کر پڑھانا دنیا کے لیے نہ ہو جائے۔ کیونکہ جو بچے پیسے دیتے ہیں اس سے میں اپنی اور اپنے بچوں کی کچھ ضرورتیں بھی پوری کرتی ہوں۔

جواب: جواز میں تو کوئی کلام نہیں لیکن اگر ضرورت نہیں اور بغیر اس کے بھی کام چل سکتا ہے اور فیس لینا مصلحتاً ضروری ہے تو اپنے اور اپنے بچوں پر صرف نہ کریں بلکہ صدقہ کر دیں کہ اس میں اخلاص زیادہ ہے البتہ ضرورت ہو تو مضائقہ نہیں۔

۵۲۳ حال: اگر چہ حضرت اخلاص بہت ہوتا ہے پڑھانے میں وہ اس طرح کہ میرے ہاں کام کرنے والی ماسی ہے وہ پیسے نہیں دیتی تو اس کو میں وہی وقت اتنا ہی توجہ سے دیتی ہوں جو اوروں کو دیتی ہوں بلکہ اس کے ساتھ محنت بہت ہے کہ اس کی زبان بنگلہ ہے تجوید و تلفظ صحیح نہیں ادا کر پاتی۔

جواب: اپنے اخلاص پر ایسا اعتماد جائز نہیں۔ اہل اخلاص کی علامت یہ ہے کہ عمل کر کے وہ ڈرتے رہتے ہیں کہ معلوم نہیں قبول ہے یا نہیں لہٰذا عمل کر کے اپنے اخلاص پر بھروسہ نہ کرو اللہ کی رحمت سے فریاد کرو کہ میرا یہ عمل قبولیت کے قابل نہیں اپنے کرم سے قبول معاف فرما لیجئے اور کہو:

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾

(سورۃ البقرۃ، آیت:۱۲۷)

....

۵۲۴ حال: حضرت والا پتا نہیں اس طرح کہنا مناسب ہے یا نہیں مگر حضرت اقدس مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرا اللہ تعالیٰ سے تعلق کمزور ہو گیا ہے۔

جواب: ہرگز کمزور نہیں ہوا۔ اپنی رائے کے بجائے شیخ کی رائے پر اعتماد کریں یہ راستہ خودرائی کا نہیں ہے۔

۵۲۵ حال: حضرت اقدس میرا دل چاہتا ہے کہ میرا اللہ میاں سے بہت بہت

قوی تعلق ہوجائے۔ مجھے ان سے بہت محبت ہوجائے کہ شمار ممکن نہ ہو۔ حضرت مجھے لگتا ہے جیسے یہ صرف میری خواہش ہے میں شاید اس کے حصول کے لیے کوشش نہیں کرتی۔

جواب: یہ خواہش بذات خود مبارک ہے، علامہ سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں ؎

محبت تو اے دل بڑی چیز ہے
یہ کیا کم ہے جو اس کی حسرت ملے

اللہ تعالیٰ نیک آرزو کو پورا کرتے ہیں۔

۵۳۶ حال: حضرت والا آپ نے میری استانی کے لیے فرمایا تھا کہ اہل تشیع سے تعلق بالکل ختم کرلو۔ حضرت والا میں نے مکمل ارادہ کرلیا تھا کہ کوئی تعلق، کوئی فون ان کو نہیں کروں گی۔ مگر حضرت والا ان کا خود فون آگیا۔ حضرت والا جانے میری ساری ہمت کہاں چلی گئی تھی کہ میں نہیں منع کرسکی کہ میں نے بات نہیں کرنی۔

جواب: دل سے محبت اور دوستی نہ رکھو، بات کرنا منع نہیں ہے، فون آجائے تو جواب دینے میں مضائقہ نہیں۔

۵۳۷ حال: حضرت والا اب اس سلسلے میں چند اشکال ہیں، حضرت ان کا حل سمجھ نہیں آرہا۔

(۱) حضرت والا شاید میں اپنے اندر اس بات کی ہمت نہیں پاتی کہ میں ان کو کہہ سکوں کہ میں آپ سے کوئی تعلق نہیں رکھوں گی۔

جواب: یہ کہنے کی ضرورت نہیں، دین بداخلاقی نہیں سکھاتا بس دل سے محبت نہ رکھو نہ دوستوں کا سا میل جول رکھو۔

۵۳۸ حال: (۲) دوسرا مسئلہ حضرت والا یہ ہے کہ میرے پاس ان کی تحریر شدہ نظمیں بہت تعداد میں ہیں حضرت والا ان کا کیا کروں؟ واپس کروں یا جلا دوں۔

جواب: جلا دیں، اہل باطل کے الفاظ میں بھی گمراہی کے اثرات ہوتے ہیں۔

۵۳۹ حال: (۳) حضرت والا اگر کبھی اسکول جانا ہوا تو پھر کیا رویہ رکھوں؟

جواب: شریعت کا اصول یاد رکھیں معاملات جائز مُوالات حرام یعنی ان سے دنیاوی امور مثلاً تجارتی لین دین کئے جاسکتے ہیں لیکن دل سے محبت کا تعلق رکھنا، دوستی رکھنا جائز نہیں۔

....

۵۴۰ حال: عرض یہ ہے کہ بندہ بہت پریشان ہے کہ جب میں شروع شروع میں بیعت ہوا تھا تو آپ کی محبت بہت زیادہ تھی اور اکثر میں پندرہ دن یا ہفتہ بعد آپ کی مجلس میں آتا اور آپ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا اور محبت سے دیکھتا رہتا مگر کچھ دن ہوئے کہ بندہ اپنے استاذ محترم حضرت مولانا .... سے ملنے گیا وہاں جا کر میں نے حضرت سے ملاقات کی تو عجیب حالت ہوئی اس وقت تو دل میں یہ خیال تھا کہ میں اپنے شیخ کے علاوہ کسی اور سے تعلق نہیں رکھ سکتا مگر جب کراچی پہنچا تو روز بروز حضرت کا خیال بڑھ رہا ہے حالانکہ میں بیعت سے پہلے استخارہ کر چکا ہوں اور اس میں بھی ہمارے پیارے شیخ صاحب مجھے نظر آتے ہیں کہ میں ان کے سامنے کھڑا ہوں اور حضرت میری جانب تشریف لاتے ہیں مجھے اپنے شعر سناتے ہوئے مجھے گلے لگاتے ہیں میرے ماتھے کو چومتے ہیں پھر میں حضرت کو دس روپے دیتا ہوں حضرت سات قبول فرمالیتے ہیں اور تین مجھے واپس دے دیتے ہیں اس مبارک خواب کے باوجود مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں کیا کروں کہاں جاؤں کس سے کہوں کہ مجھے فیض ربانی کہاں سے ملے گا چونکہ میں بیعت سے پہلے سلسلہ قادریہ کے اوراد و وظائف پڑھتا تھا اس کی وجہ سے شاید میرے دل میں ان کی محبت بڑھ گئی لیکن پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مرشدی و مولائی بھی تو سلسلہ قادریہ میں بیعت فرماتے ہیں۔ اور پھر تو حضرت

سے زیادہ محبت ہونی چاہیے تھی مگر سمجھ نہیں آتا کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے یا دل کا اضطراب حضرت جی اس کا کچھ علاج لکھ دیجیے۔

جواب: یہ محبت کی خامی ہے اس لیے بزرگان دین نے فرمایا کہ ایک دروازہ پکڑو اور مضبوطی سے پکڑو یہ راستہ ہرجائی پن کا نہیں ہے کہ آج اس کے پاس کل اس کے پاس۔ استخارہ کرلیں جہاں دل گواہی دے اور جہاں مناسبت زیادہ ہو اس سے ہی تعلق کریں اور پھر اسی کے ہو کے رہ جائیں۔

....

۵٤۱ حال: بندہ حضرت والا سے بیعت ہونا چاہتا ہے کیا اصلاح بیعت پر موقوف ہے اور اصلاح سے کیا مراد ہے۔

جواب: بیعت کا مقصد نفس کی اصلاح ہے لیکن اصلاح بیعت پر موقوف نہیں، بغیر بیعت کے بھی اصلاح ہوسکتی ہے۔ اصلاح فرض ہے اور بیعت سنت ہے البتہ بیعت برکت کی چیز ضرور ہے۔ اصلاح کے لیے اصلاحی مکاتبت کی جاتی ہے اور اصلاح کا حاصل یہ ہے کہ اخلاق رذیلہ جاتے رہیں اخلاق حمیدہ پیدا ہوجائیں اللہ سے غفلت جاتی رہے اور اللہ کی طرف توجہ پیدا ہوجائے یعنی ہر سانس یہ خیال رہے کہ کوئی بات اور عمل اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ ہو، جس روحانی مرض میں ابتلا ہو اس کا علاج معلوم کرکے عمل کریں۔

....

۵٤۲ حال: حضرت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی دے اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور آپ کے ساتھ ہم گناہ گاروں کا تعلق اور زیادہ ہو۔ حضرت ایک دفعہ آپ کے بیان میں سن رہا تھا کہ ایک چڑیا ہوتی ہے جو اپنے انڈوں کو چھوڑ کر جاتی ہے اور اپنی سوچ کی توجہ سے اپنے انڈوں کو سیتی ہے۔ حضرت میں بھی آپ کی توجہ کا طلب گار ہوں۔

حضرت میرے اور میرے گھر والوں پر اپنی توجہ ڈالیں امید کرتا ہوں اللہ پاک ہم پر رحم فرمائیں گے، آمین۔

جواب: توجہ کرنا مسنون نہیں ہے دعا کرتا ہوں جو مسنون ہے اور ایک سنت ہزار توجہ سے افضل ہے۔

۵۴۳ حال: حضرت میری عمر ۲۵؍سال ہے لیکن ابھی تک میرے اندر یکسوئی نہیں آئی ہے۔

جواب: یکسوئی مطلوب نہیں عمل مطلوب ہے عمل کئے جایئے یکسوئی ہو یا نہ ہو۔

....

بیرونِ ملک میں مقیم ایک مُجاز کے خطوط

۵۴۴ حال: حضرت میرا خط حضرت والا کے جوابات کے ساتھ ملا لفافہ دیکھتے ہیں خوشی کی لہر جسم میں دوڑ جاتی ہے۔ حضرت والا کے جواب سے ہمت، ایمان، ذوق وشوق تمام نعمتوں میں اضافہ محسوس ہوا۔ حضرت والا کی محبت بھی قلب میں بڑھتی ہوئی محسوس کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کو بڑے سے بڑے درجات پر فائز فرمائے۔ حضرت والا سے تعلق کا فائدہ روز روشن کی طرح محسوس کر رہا ہوں۔ نماز میں خضوع وخشوع تلاوت قرآن میں لذت، اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ، اللہ تعالیٰ کی محبت میں رونا، آہ وزاری کرنا، آخرت کی تیاری میں ہر وقت لگا رہنا اپنے مالک کو خوب جھوم جھوم کر رو رو کر یاد کرنا یہ تمام کی تمام نعمتیں حضرت والا ہی کی نظر کرم کا ثمرہ ہیں۔

جواب: حق تعالیٰ کی رحمت ہے جو اپنے مُربی کے ساتھ حُسنِ ظن کا ثمرہ ہے اپنے مُربی کے ساتھ حسنِ ظن پر حق تعالیٰ شانہٗ کا فضل مرتب ہوتا ہے۔

۵۴۵ حال: اللہ تبارک تعالیٰ حضرت والا کو بلند سے بلند مرتبہ پر فائز فرمائے۔ حضرت والا نے میرے اور میرے بیٹے پر نذر عنایت فرما کر ہم کو اپنے خاص

خادموں میں میں شامل فرمالیا اس عنایت، مہربانی کا میں بہت مشکور ہوں۔ اس کا بدلہ تو اللہ تعالیٰ ہی حضرت والا کو دے سکتے ہیں۔ حضرت والا ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد میں بالکل بے سہارا محسوس کر رہا تھا۔ میری اہلیہ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے بار بار تعریفیں کر کے حضرت والا تک پہنچایا۔

جواب: ماشاء اللہ تعالیٰ۔

۵۴۶ حال: حضرت جب سے بیعت ہوا ہوں اسی وقت سے فائدہ محسوس کر رہا ہوں۔ سرپرستی کے احساس نے بڑی تقویت بخشی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قرآن پاک کی تلاوت میں اور نماز میں بہت ہی زیادہ دل لگتا ہے۔ میرے مالک کی ہر ہر آیت قلب پر اثر کرتی جاتی ہے۔ بے ساختہ بلند آواز سے رونے لگتا ہوں اور قرآن پاک کو سینے سے لگا کر کہتا ہوں کہ اے میرے مالک کتنا حسین ہے تیرا کلام۔ میں تیری ایک ایک آیت پر ایمان لاتا ہوں یہ کہہ کر پھر رونے لگتا ہوں۔

جواب: یہ بڑی نعمت ہے مبارک ہو حق تعالیٰ شرف قبول فرمائیں۔

۵۴۷ حال: اسی طرح نماز میں نیت باندھنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تعلق مع اللہ کا کنکشن جڑ گیا ہے اور میں اپنے خالق و مالک کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوں۔ رکوع اور سجود میں جی چاہتا ہے کہ **سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ** اور **سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی** کہتا چلا جاؤں۔ یہ کیفیت اللہ تبارک تعالیٰ اکثر عطا فرمادیتے ہیں۔ حضرت والا سے دعائے استقامت کی درخواست ہے۔

جواب: بہت ہی دل خوش ہوا اس حال محمود سے حق تعالیٰ احقر کو آپ کو استقامت عطا فرمائیں، آمین۔

۵۴۸ حال: حضرت ایک مرض موذی نے مجھے ساری زندگی چین سے بیٹھنے نہیں دیا ہے۔ وہ مرض نظر کا ہے جب قلب میں ذکر ہوتا ہے تو غالب رہتا ہوں۔

ذرا غفلت ہوئی کہ مغلوب ہوجاتا ہوں۔روتا ہوں۔گڑگڑاتا ہوں توبہ کرتا رہتا ہوں۔حضرت دعا فرمادیں کہ میرے مالک مجھے اپنی محبت اتنی عطا فرمادیں اور حاضر ناظر کا اتنا استحضار عطا فرمادیں کہ اس مرض کا قلب پر خطرہ بھی نہ گذرے۔

جواب: یہ پرچہ بدنظری کے علاج کا اصلاح کی نیت سے صبح شام پڑھ لیا کریں اور اس پر عمل کریں۔

....

۵۴۹ حال: حضرت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے عمرہ کرنے کی توفیق عطا فرمادی۔کل رات واپس آیا ہوں۔الحمدللہ بہت فائدہ ہوا۔حضرت والا کی طرف سے ہر نماز کے بعد روضہ اطہر کے سامنے سلام بھیجتا رہا۔سلام ان الفاظ کے ساتھ بھیجتا رہا **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ مِنْ شَیْخِیْ حضرت مولانا حکیم محمد اختر**۔حضرت والا کی طرف سے سلام بھیجتے ہی قلب کی کیفیت فوراً بدل جاتی تھی۔آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے تھے۔ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتا تھا۔**اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ لَرَسُوْلُ اللہِ** سبحان اللہ جس وقت میں کلمہ شہادت اس طرح پڑھتا تھا عجیب رقت محبت عظمت قلب میں محسوس کرتا تھا۔کافی دیر تک آنسو جاری رہتے تھے۔

جواب: مبارک ہو۔

۵۵۰ حال: حضرت اب تو صرف یہی جی چاہتا ہے کہ ہر وقت اپنے رب کو یاد کرتا رہوں، آنسو بہاتا رہوں۔استغفار کرتا رہوں۔

جواب: مبارک حالت ہے مگر احباب سے ملنا ہنسنا بولنا رکھئے، مفرحات مثل سیب وغیرہ کھایئے تاکہ دماغ میں اعتدال قائم رہے۔

۵۵۱ حال: حضرت الحمدللہ اب تو اپنے خالق ومالک کی محبت واضح طور پر محسوس کرتا ہوں۔تھوڑا سا بھی تصور اپنے مالک کا کرتا ہوں تو رونے لگتا ہوں۔قلب

میں عجیب مٹھاس محسوس ہوتی ہے کہ زبان سے ظاہر نہیں کرسکتا۔حضرت والا خوب جانتے ہیں۔ جی چاہتا ہے لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہتا چلا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبت میری رگ رگ میں پیوست فرمادیں تاکہ میں رب کو کسی وقت بھی بھولنے نہ پاؤں۔
جواب: اللہ تعالیٰ ترقیات ظاہری و باطنی سے نوازیں، آمین۔

....

۵۵۲ حال: الحمدللہ میرا خط مع حضرت والا کے جوابات کے مجھے ملا اور ساتھ ہی ساتھ حضرت والا کے دست مبارک سے لکھا ہوا اجازت نامہ بھی ملا۔جس وقت میں نے اجازت نامہ پڑھا ہے حیرت اور سکوت کے عالم میں ڈوب گیا آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور اسی وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے خالق و مالک کے سامنے پھیلا دیا اور کہنے لگا یااللہ میں بالکل نا اہل ناکارہ ہوں ہمارے حضرت نے بربنائے حسن ظن احقر کو اجازت بیعت عطا فرمادی ہے یا اللہ تو اپنے فضل و کرم سے مجھے اس کا اہل بنادیجئے اور اتنی بڑی ذمہ داری کو محض اپنی خوشنودی کے لیے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمادیجئے اور مجھے آخری سانس تک اس ذمہ داری کے ساتھ دین پر ثابت قدم رکھئے اور میرے قلب کو تمام روحانی امراض سے پاک کر کے اپنی محبت سے پُر کردیجئے۔حضرت جب میں اپنی حقیقت پر نظر ڈالتا ہوں اور حضرت والا کے مشفقانہ اجازت نامہ پر نظر ڈالتا ہوں تو شرم سے پانی پانی ہوجاتا ہوں۔اللہ تعالیٰ حضرت والا کو بڑے بڑے مراتب پر فائز فرمائے۔اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و کرم سے حضرت والا کے حسنِ ظن کے مطابق بنادے، آمین۔

کسی کی نظر کرم مجھ کو اڑا کے لے چلی
شبنم خستہ حال کو حاجت بال و پر نہیں

جواب: جملہ حالات مندرجہ علامات قبول ہیں ندامت اور اپنی نااہلی کا حال

سالک کے لیے نعمتِ عظمیٰ ہے شکرادا کیجئے۔

۵۵۳ حال: حضرت والا سے دِلی درخواست ہے کہ حضرت والا اس احقر کے لیے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل وکرم سے اتنی بڑی ذمہ داری کو بخیر و خوبی اور لوجہ اللہ تا حیات انجام دینے کی توفیق عطا فرماویں۔ حضرت جس لمحہ سے میں نے اجازت نامہ پڑھا ہے اسی وقت سے ذمہ داری کا بوجھ قلب و دماغ میں محسوس کررہا ہوں۔

جواب: یہ بوجھ بھی علامت دولتِ صالحین کی ہے۔مبارک ہو۔

۵۵٤ حال: حضرت الحمدللہ حالات بہتر ہوتے جارہے ہیں۔تعلق مع اللہ میں ''ذکراللہ میں شیئاً فشیئاً ویوماً فیوماً اضافہ ہوتا جارہا ہے۔سبحان اللہ خالق مالک کا ذکرتصور کس قدر پرکشش کتنا حسین ہے۔

جواب: یہ حالات مبارک ہوں۔

....

۵۵۵ حال: حضرت الحمدللہ فکرآخرت بڑھتا ہوا محسوس کررہا ہوں۔حضرت جب بھی قلب میں بازار جانے سے یا دفتر سے واپسی پر اثر محسوس کرتا ہوں تو رنجیدہ ہوجاتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیمار ہوگیا ہوں۔کسی سے بات کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ پھر اللہ تبارک تعالیٰ توبہ و استغفار کی توفیق عطا فرمادیتے ہیں۔اوررُلا بھی دیتے ہیں اس کے بعد الحمدللہ پھر پہلی کیفیت عود کر آتی ہے اور قلب اور زبان پھر اپنے خالق و مالک کی یاد میں لگ جاتے ہیں۔

جواب: آپ کے حالات قابلِ مسرت ہیں۔

۵۵٦ حال: حضرت میرے ایک شاگرد جونوکری چھوڑکر اپنے وطن واپس چلے گئے ہیں۔مجھ سے پڑھنے کی وجہ سے ان کی حالت اتنی بدلی کہ حضرت مولانا حکیم الامت شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے عاشق ہوگئے اپنی استطاعت

کے مطابق دین پر عمل کررہے ہیں۔ان کو جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت والا نے مجھے اجازت بیعت دے دی ہے تو خط کے ذریعہ مجھے بیعت کی درخواست کی ہے۔چوں کہ بہت ہی مخلص شاگردوں میں ہیں اس لیے میں نے قبول کرلیا اور ان کے خط کے جواب میں اپنی رضامندی ظاہر کردی۔اس سلسلے میں حضرت والا کی رضامندی بھی ضروری سمجھتا ہوں۔اس ضمن میں حضرت والا سے مفید مشورے کا طالب ہوں۔

جواب: بہت اچھا کیا انکار نہ کریں فوراً داخل سلسلہ کیا کریں۔

۵۵۷حال: حضرت الحمدللہ توجہ الی اللہ والآخرہ بدستور قائم ہے۔شوق لقاء اللہ بڑھتا جارہا ہے۔اپنے خالق و مالک کی محبت واضح طور پر محسوس کرتا ہوں۔ دِلی تمنا یہی رہتی ہے کہ سارا عالم ہمارے رب کا عاشق بن جائے۔

جواب: اس حالت سے قلب پر وجد طاری ہے۔مبارکباد۔

....

۵۵۸حال: حضرت الحمدللہ جب ہمارے رب لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ زبان سے کہلاتے ہیں تو قلب یقین کے زیوروں سے مالا مال ہوکر خوشی میں مست ہوکر زبان کے ساتھ رقص کرنے لگتا ہے اور پھر سارے جسم میں میرے رب کی محبت پھیل جاتی ہے اور آنکھیں اپنے رب کی محبت میں آنسو بہانے لگتی ہیں اور میں بھی اسی حالت میں لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ جھومتا رہتا ہوں۔

جواب: نہایت مبارک حال ہے۔شکرادا کیجئے۔

۵۵۹حال: بس اب یہی تمنا رہتی ہے کہ ہر وقت اپنے رب کی یاد میں غرق رہوں اور اپنے رب سے باتیں کرتا رہوں۔حضرت جب میں اپنے رب کو مخاطب کر کے باتیں کرتا ہوں تو سبحان اللہ خوب ہی ایمان میں اور محبت میں اور یقین میں اضافہ محسوس کرتا ہوں۔جب میں اپنے خالق و مالک سے یہ جملہ کہتا

ہوں تو بہت زیادہ متاثر ہوجاتا ہوں اور خوب اپنے رب کے سامنے روتا ہوں۔ وہ جملہ یہ ہے کہ اے میرے مالک اب مجھ سے اپنی یاد و واپس مت لیجئے گا۔ میری لغزشوں کو معاف کر دیا کیجئے۔ یا اللہ ایسی گرفت مت فرمائیے گا کہ مجھ کو اپنی یاد سے روک دیں۔ اے میرے مالک اگر آپ نے ذکر کی نعمت چھین لی تو برباد ہو جاؤں گا۔ حضرت والا سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی محبت کو میرے رگ و ریشے میں پیوست فرمادیں اور آخری سانس تک اپنی یاد میں لگائے رہیں۔

جواب: بہت اچھی دعا ہے دل سے دعا کرتا ہوں آپ کے حالات سے دل بہت خوش ہوتا ہے۔

....

۵۶۰ حال: حضرت والا کو خط لکھنے میں بہت ہی خوشی محسوس کرتا ہوں۔

جواب: یہ آپ کی محبت ہے۔

۵۶۱ حال: اگر غافل رہتا ہوں تو جونہی خط لکھنا شروع کرتا ہوں الحمدللہ زبان اور قلب دونوں اپنے رب کی یاد میں لگ جاتے ہیں۔ الحمدللہ اس وقت بھی یہی کیفیت محسوس کر رہا ہوں۔

جواب: مبارک ہو۔

۵۶۲ حال: حضرت والا سے عاجزی کے ساتھ التماس ہے کہ میرا سلام جناب حضرت مولانا......دامت برکاتہم اور ڈاکٹر......صاحب کو پہنچا دیں۔ حضرت والا سے سلام کے لیے درخواست کرنے پر قلب پر گرانی محسوس کر رہا ہوں۔ حضرت والا کی شان بڑی ہے اس لیے خوف معلوم ہوتا ہے کہیں بے ادبی نہ ہو جائے۔ حضرت اگر ذرہ برابر بھی بے ادبی کا پہلو پایا جائے تو احقر کو معاف فرما دیجئے گا۔

جواب: ڈاکٹر صاحب سامنے بیٹھے ہیں ان کو آپ کا سلام پہنچا دیا انہوں نے آپ کو سلام لکھایا ہے۔ شیخ کے آداب میں یہ بھی ہے کہ نہ کسی کا سلام لکھائے نہ

زبانی کہے لیکن کچھ لوگ مستثنیٰ ہوتے ہیں ان میں آپ بھی ہیں۔

٥٦٣ حال: بڑھاپے کی وجہ سے قوت میں کمی معلوم ہوتی ہے اور اعمال کم ہوتے ہیں تو کبھی کبھی غمزدہ ہوجاتا ہوں پھر خیال آتا ہے کہ اب تو آخری منزل ہے اور اپنے رب سے ملنے کا وقت قریب ہے تو پھر خوش ہوجاتا ہوں اور قلب و زبان ذکر میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ حضرت والا سے ایمان پر خاتمہ کے دعا کی درخواست ہے۔

جواب: کمزوری میں اتنا ہی ثواب ملتا ہے جس قدر طاقت میں وظائف سے ملتا ہے پس جب خدا دے مفت میں کھانے کو تو بلا جائے کمانے کو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ حسن فرمائے، آمین۔

....

٥٦٤ حال: حضرت الحمد للہ حالات حسب معمول ہیں۔ دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کا شوق بڑھتا جارہا ہے۔ میرے رب میرے مالک میرے خالق جب اپنی محبت کی ہوا اپنے محبین کے لیے چلاتے ہیں تو وہ ہوا میرے قلب کو بھی چھوتی ہوئی گذر جاتی ہے۔ اور پھر قلب زبان اور دونوں آنکھیں اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں قلب و زبان ذکر میں لگ جاتے ہیں اور آنکھیں محبت کے آنسو بہانے لگ جاتی ہیں اور پھر اپنے رب کی محبت میں اضافہ محسوس کرنے لگتا ہوں۔ یہ عربی کا شعر اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہے ؎

جَمَالُکَ فِیْ عَیْنِیْ وَذِکْرُکَ فِیْ فَمِیْ
وَحُبُّکَ فِیْ قَلْبِیْ فَأَیْنَ تَغِیْبُ

حضرت والا سے دعائے استقامت کی درخواست ہے۔

جواب: مبارکباد۔ آپ کے حالات سے نہایت مسرت محسوس کرتا ہوں۔ دل سے دعا کرتا ہوں۔

....

۵۶۵حال: حضرت الحمدللہ حالات قابل تشکر ہیں۔ میرے رب ذکرقلبی ذکر لسانی ذکرعقلی کی توفیق دیتے رہتے ہیں۔ اکثر جب میں ''اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ'' اور''وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللہُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَافَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ۔'' تلاوت کرتا ہوں تو میرے رب کے احسانات کا اتنا استحضار ہوجاتا ہے کہ زبان سے لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اتنی رفتار سے جاری ہوجاتا ہے کہ کھانا وغیرہ پھرنہیں کھا سکتا ہر سانس اپنے ساتھ لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ لاتا ہے پھر میں کھانے کو روک دیتا ہوں جب رفتار کم ہوجاتی ہے تو پھر کھانا شروع کرتا ہوں۔مگرالحمدللہ پھر بھی اثر باقی رہتا ہے مگر کھانے میں رکاوٹ نہیں ہوتی۔ چاند، سورج، آسمان، ستارے جس چیز پر بھی نظر پڑتی ہے ایمان میں اضافہ اور ذکر کے شوق کودوبالا کرتی ہے۔حضرت والا سے دعائے استقامت کی درخواست ہے۔

جواب: یہ حالات رفیعہ مبارک ہوں اورحق تعالیٰ ہم سب کواستقامت علی التقویٰ عطافرمائیں، آمین۔

۵۶۶حال: چونکہ زندگی کی آخری منزل پر گامزن ہوں اس لیے موت کا اکثر اوقات استحضار رہتا ہے۔اسی کے نتیجے میں استغفاراور لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ زبان پر قلب کی شمولیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ جاری فرمادیتے ہیں۔قرآن پاک کی تلاوت برابر جاری ہے۔ بعد نماز عشاء درس کا سلسلہ بھی مسجد میں جاری ہے۔کبھی کبھی یہ خیال آتا ہے کہ اب میرے رب سے ملاقات کا وقت قریب آگیا ہے تو بڑی خوشی محسوس کرتا ہوں۔دل کی گہرائی سے لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ جاری ہوجاتا ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔حضرت سے ایمان پر خاتمہ کی دعا کی درخواست ہے۔

جواب: آپ کے جملہ حالات پڑھ کر دل نہایت خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مزید

ترقیات سے نوازش فرمائیں، آمین۔

....

۵۶۷ حال: حضرت میں آپ کا بہت ہی ضعیف اور معمولی درجہ کا مرید ہوں۔ مجھ میں نہ علم ہے نہ عمل، جو کچھ بھی میرے رب کی جانب سے ملا ہے اور مل رہا ہے یہ صرف حضرت والا کی توجہ اور دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ حضرت میرے رب نے مجھے اقرار ربوبیت لسانی وقلبی، تلاوت قرآن پاک، استغفار اور ذکر **لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ** میں مشغول کردیا ہے۔

جواب: مبارک حال ہے۔

۵۶۸ حال: جب میں اپنے رب سے کہتا ہوں اے میرے رب بے شک آپ میرے رب ہیں آپ کے رب ہونے میں ذرہ برابر شک نہیں ہے اور آپ کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے برحق رسول ہیں یہ کہتے ہی میرے رب مجھے رلانے لگتے ہیں اور روتے ہوئے **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ** کہتا چلاجاتا ہوں۔ قلب اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت سے لبریز ہوجاتا ہے۔ لقائے رب کے تصور سے خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ غض البصر کی قوت میرے رب نے عطا فرمادی ہے۔ جب ہسپتال جاتا ہوں تو ضعف محسوس کرتا ہوں کیوں کہ ہسپتال میں اکثر عورتیں ہی سارا کام کرتی ہیں پھر اپنے رب کی طرف متوجہ ہوکر استغفار کا سہارا لے لیتا ہوں پھر میرے رب اپنی طرف متوجہ فرمادیتے ہیں۔ حضرت والا سے دعائے استقامت کی درخواست ہے۔

جواب: جملہ حالات قابل شکر ہیں۔ دل وجان سے دعا ہے۔

....

ایک صحافی کا عریضہ

۵۶۹ حال: خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھے آپ کے مواعظ پڑھنے سے بہت

روشنی ملی ہے اور میری دلی تمنا ہے کہ آپ کی ہدایات سے اپنی ذہنی خرابیوں کو دور کروں میں ایک ماہ کراچی رہ کے آیا ہوں میں گلشن اقبال بھی گیا مگر وہاں بلاک نمبر ۱، اور بلاک نمبر ۲ کے چکر میں مبتلا ہو کر نامراد واپس آیا۔ کیونکہ ایک نئے آدمی کے لیے گلشن اقبال نمبر ۲ جانے کی صورت پیدا نہ ہوسکی۔ میں عرصہ دراز سے صدیقی ٹرسٹ کا ممبر ہوں میرے پاس آپ کے بہت سے مواعظ اور کتب ہیں۔ میری تعلیم بی ایس سی، ڈپلومہ ان جرنل ازم۔ عمر تقریباً ۷۸ سال ہے صحت بظاہر اچھی ہے مگر ۶/ ۷ سال سالوں سے جگر کا سائر وسس ہو گیا ہے یادداشت بہت اچھی ہے میں ۸۸ء میں ۲۹ سال کی سروس کے بعد پاکستان ٹائمنر اسلام آباد (جو اب بند ہو چکا ہے) ریٹائر ہوا تھا میرا تعلق نیوز روم سے رہا اور بطور ریزیڈنٹ ایڈیٹر فارغ ہوا۔ ۵۴ سے ۵۸ء تک ٹائمنر آف کراچی میں کام کیا۔ قرآن کریم کی بڑی بڑی سورتیں مجھے تقریباً زبانی یاد ہیں دعائیں بھی بہت سی یاد ہیں ترجمہ بھی تھوڑا بہت سمجھ لیتا ہوں۔ میرے ذہن میں اسلام کی بربادی جو یقیناً نظر آرہی ہے مسلط ہوگئی ہے اور اصلاح کی کوئی صورت سامنے نہیں آتی۔ ہم بہت تیزی سے اس گڑھے میں پوری طرح گر چکے ہیں جہاں مغربی اقوام ہمیں کھینچے لیے جارہی ہے۔ اہل تشیع اور کسی حد تک مرزائیوں نے حکومت پر قبضہ کیا ہوا ہے مغرب کے ہدایت نامہ پر عمل ہو رہا ہے۔ یہ صورت حال میرے لیے سوہانِ روح بنی ہوئی ہے۔ اس سے نکلنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ انگریزی اخبار، جرائد، کیبل نے اسلام کے بخیے ادھیڑ کے رکھ دیئے ہیں کشمیر کا پانی بھارتی صوبوں میں تقسیم ہو چکا ہے انہیں خوامخواہ مروایا جارہا ہے۔ میرے خیال میں امریکہ کو وہاں بٹھا دیا جائے گا شمال میں شیعہ اسٹیٹ بنائی جارہی ہے اس طرح چین ہم سے دور ہو جائے گا اس وقت ڈبل گیم ہو رہی ہے ملک کو غیر ملکی آقاؤں کے حوالے کر دیا گیا جس کی اصلاح کیسے ہو۔

جواب: اسلام اللہ کا دین ہے یہ ہمیشہ باقی رہے گا اسے کوئی نہیں مٹا سکتا البتہ جب تک مسلمان اس پر عمل کریں گے کامیاب رہیں گے عمل نہیں کریں گے تو ناکام ہوں گے جیسا آج کل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان اعمال کا مکلّف کیا ہے جس پر اس کو اختیار ہے، جس پر اختیار نہیں اس کا مکلّف نہیں کیا لہٰذا اللہ تعالیٰ آپ سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ تم نے ملکی حالات یا بین الاقوامی حالات کی اصلاح کی کوشش کیوں نہیں کی بلکہ یہ پوچھیں گے کہ ہم نے تمہیں تمہارے چھ فٹ کے جسم پر حکومت دی تھی تم نے اس پر کتنا اسلام نافذ کیا، تم نے اپنی اصلاح کی کوشش کیوں نہیں کی اللہ تعالیٰ یہ نہیں پوچھیں گے کہ تم نے حکام کو گناہوں کے کام کرنے سے کیوں نہیں روکا لیکن یہ پوچھیں گے کہ تم نے اپنے آپ کو گناہوں سے کیوں نہیں روکا جہاں تمہیں پورا اختیار تھا۔ لہٰذا جہاں اختیار نہ ہو وہاں صرف دعا کریں اور اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی رہیں۔

۵۷۰ حال: میرے پاس معارف مثنوی آپ کی تالیف کردہ موجود ہے اس کے آخر میں دستور العمل درج ہے آپ اجازت دیں تو شروع کردوں میں صبح کو نماز کے بعد ۵۰۰/مرتبہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ، ۲۰۰/مرتبہ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ ۱۰۰/مرتبہ چھوٹا درود شریف، ۱۰۰/مرتبہ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ، ۲۰۰/مرتبہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ، ۱۰۰/مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ، آخر میں ۱۰۰/مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ اس کے بعد قرآن کی کچھ آیات اور مکمل سورتیں، مغرب کے بعد بھی دعائیں پڑھتا ہوں میں تقریباً شروع ہی سے حکیم الامت کے مواعظ پڑھتا رہا ہوں آج کل صحت کمزور ہونے کی وجہ سے نہیں پڑھ سکتا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے دیا ہے جیسا فرمائیں گے ویسا کروں گا۔

جواب: یہ اذکار بہت زیادہ ہیں اس زمانے میں اعصاب کمزور ہو گئے اتنے زیادہ اذکار سے صحت کو نقصان پہنچ سکتا ہے اس لیے ہمارے یہاں ذکر کم کرایا جاتا ہے گناہوں سے بچنے پر زیادہ زور دیا جاتا ہے کیونکہ ولایت گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے نہ کہ کثرتِ ذکر پر۔ اگر اتباع کا ارادہ ہو تو آئندہ خط لکھیں ورنہ نہیں۔

انھی صاحب کا دوسرا خط

۵۷۱ حال: میں نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے دیا ہے مجھے اپنی جوتیوں میں بیٹھنے کی اجازت دی جائے۔

جواب: فی الحال کچھ عرصہ باقاعدہ اصلاح مکاتبت کریں تاکہ مناسبت قوی ہو جائے پھر آنا زیادہ مفید ہوگا۔

۵۷۲ حال: مجھے آپ میں حکیم الامت کا سا رنگ نظر آتا ہے اس لیے میں نے دل سے یہ فیصلہ کیا ہے کتنی حسرت ہے مجھے کہ میں تھانہ بھون جاؤں مجھے امید ہے مجھے میری مراد آپ کے در سے ہی مل جائے گی۔

جواب: اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے آپ کے حسن ظن کے مطابق معاملہ فرمائیں۔

۵۷۳ حال: مجھے معارف مثنوی میں مذکور دستور العمل کی اجازت دی جائے یا جو آپ مناسب خیال فرمائیں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ میں زیادہ معمولات کا توجہ کے ساتھ متحمل نہیں ہو سکتا۔

جواب: ذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو سو بار اللہ اللہ تین سو بار اور درود شریف صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ سو بار مراقبۂ موت اور مراقبۂ عذاب جہنم نہ کریں مراقبۂ انعاماتِ الٰہیہ اور مراقبۂ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی دو دو منٹ کریں۔ اور تھوڑی سی تلاوت کرلیں۔ دستور العمل کے دوسرے مراقبے بھی تحمل سے زیادہ نہ کریں۔ باقی جو اذکار آپ کرتے ہیں سب ملتوی کردیں۔ بس تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے کا ہر سانس میں اہتمام کریں۔ ولایت تقویٰ ہی پر موقوف ہے۔

۵۷۴حال: میرے پچھلے خط پر آپ کے ارشادات میں نے لوحِ دل کے ساتھ ساتھ اپنی کاپی پر بھی نوٹ کر لیے ہیں۔ کتنے جامع ہیں وہ۔ آپ نے ہزار لفظوں کی بات چند الفاظ میں ادا کر دی جزاک اللہ۔ اسلام کے بارے میں اپنے جذبات کو کیسے قابو میں رکھوں تفصیل پچھلے خط میں بیان کر چکا ہوں۔ تمام عمر اخبار میں گذری ہے اب میں اس سے کٹ جانا چاہتا ہوں کیونکہ میں یکطرفہ چلنے کا عادی ہوں۔ اس عمر میں عبادات میں توجہ بٹتی ہے۔

جواب: جو بات غیر اختیاری ہو اس کے پیچھے نہ پڑیں جہاں اختیار نہ ہو اس کے لیے تضرع کے ساتھ دعا کریں۔ اسلام تو اللہ کا دین قیامت تک کے لیے ہے اس پر عمل کے لیے اپنے اور مسلمانوں کے لیے دعا کریں۔ اب تو یہ مذاق ہونا چاہیے۔

تو کر بے خبر ساری خبروں سے مجھ کو
الٰہی رہوں اک خبردار تیرا

....

ایک دارالعلوم کے استاذ کا عریضہ

۵۷۵حال: اللہ تعالیٰ ہمارے حضرت والا کو صحت کاملہ عطا فرمائے، آمین۔ حضرت والا! کافی عرصہ سے ایک کیفیت بہت ہی پریشان کر رہی ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور حضرت والا کی دعاؤں کی برکت سے اسباق سمیت دیگر فرائض میں احقر کی کوشش ہوتی ہے کہ بالکل ناغہ نہ ہو اور نہ اسباق میں تاخیر ہو، یہ اہتمام پڑھائی کے زمانہ سے ہے، اس کے نتیجہ میں الحمدللہ سالوں تک کوئی ناغہ نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی گھنٹہ میں تاخیر ہوتی ہے، ظاہر ہے کہ اس اہتمام میں رب کریم کا فضل و مہربانی ہی اصل عامل ہے۔ البتہ اس اہتمام میں بسا اوقات بہت سے امورِ دینیہ پر عمل کا اہتمام نہیں ہوتا۔ مثلاً اعزہ و اقارب، دوست و احباب اور تعلق والوں میں سے کسی کے یہاں نماز جنازہ، دعوت اور دیگر

پروگرام میں شرکت، گھریلو مسائل میں توجہ دینا وغیرہ، جس کی وجہ سے تعلقات خراب ہوجاتے ہیں۔

جواب: محض ریکارڈ اچھا رکھنے کے لیے تاکہ سالوں تک ایک بھی ناغہ نہ ہو (جیسا کہ آپ نے لکھا ہے) رخصت نہ لینا صحیح نہیں ہے اوراس کا نقصان آپ نے خود ہی ذکر کردیا۔ مدارس میں رخصتِ اتفاقیہ اور رخصتِ علالت کا نظم ہوتا ہی ہے وہ اسی لیے ہے کہ شرعی ضرورت کے وقت اسے بروئے کار لایا جائے فی زمانہ رخصت پر عمل ہی اَنسب ہے۔ رخصت پر عمل میں اظہارِ عبدیت بھی ہے جبکہ عزیمت پر عمل میں اندیشۂ عجب ہے۔ فقہاء ومحدثین کے زمانے میں دین کا ایک ماحول تھا اگر آج کل ان کی قربانیوں کی من وعن پیروی کی جائے تو حقوق متاثر ہونے پر لوگ دین دشمن قوتوں سے متاثر ہوکر علماء اور مدارس کے خلاف زبان کھولتے ہیں، اس لیے گاہ گاہ رخصت لے کر جنازوں میں شرکت، دعوتوں وغیرہ میں (اگر شریعت کے خلاف نہ ہوں تو) شرکت اور گھریلوں مسائل میں توجہ دیجئے۔

۵۷۶ حال: ذہن پر یہ سوار رہتا ہے کہ فلاں کام کے لیے اسباق کے وقت، یا تکرار ومطالعہ کی نگرانی کے وقت میں نکلوں گا تو ناغہ ہوگا، رخصت لینی پڑے گی، اساتذہ کرام اور طلبہ کیا کہیں گے، دفتری ریکارڈ خراب ہوگا۔

جواب: آپ طلباء اور اساتذہ کے لیے نہیں اللہ کے لیے کام کررہے ہیں اس لیے مدرسے میں رخصت کے نظم کے تحت رخصت لینے میں طلباء اور اساتذہ کے کہنے کی پرواہ نہ کریں اور دفتری ریکارڈ تو اس صورت میں خراب ہوگا کہ بغیر اطلاع ورخصت کے چھٹی کرلی یا بے ضرورت کرلی یا مقررہ تعداد سے زیادہ بلاجواز رخصت لے لی۔

۵۷۷ حال: اس صورتِ حال میں حضرت والا احقر کو ڈر لگ رہا ہے کہیں اس

طرح کے اہتمام میں ریا کاری و نام نمود کا عنصر نہ ہو جب اپنے اساتذہ اور بڑوں کو دیکھتے ہیں تو اس طرح کے امور دینیہ کے لیے رخصت لیتے ہیں اور احقر کی طبیعت اس کے لیے تیار نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ یہ تمنا ہوتی ہے کہ شبِ جمعہ اور سہ ماہی اور ششماہی کی تعطیلات میں یا شعبان و رمضان کی تعطیلات میں خانقاہ میں قیام ہو جائے لیکن ناغہ اور رخصت کے ڈر سے اس سعادت سے محرومیت ہو جاتی ہے۔ آنجناب سے رہنمائی کی درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مذکورہ تعطیلات میں تو پڑھائی نہیں ہوتی پھر ناغہ اور رخصت کے کیا معنی ہیں؟ جتنا ہو سکے ان تعطیلات میں خانقاہ میں قیام کی کوشش کرنی چاہیے۔

۵۷۸ حال: مذکورہ بالا گذارشات کے تناظر میں ایک اور بیماری بھی محسوس ہوتی ہے کہ وہ یہ ہے کہ ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ میں دوسرے اساتذہ سے اچھی حالت میں ہوں، میرے اندر اہتمام زیادہ ہے اور جید اساتذہ میں شمار کرتا ہوں۔

جواب: یہ وہی بات ہے جسے میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ رخصت کے نظم کے باوجود اور جبکہ شرعی ضرورت بھی ہو رخصت نہ لے کر عزیمت پر عمل میں اندیشۂ عُجب ہے۔

۵۷۹ حال: اگرچہ کوشش ہوتی ہے کہ اس طرح کا خیال آجائے تو حضرت والا کا بتایا ہوا مراقبہ ہو جائے اور ہر کمال کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کروں، لیکن اس طرح کے خیال کا مستقل نہ ہونا ہمیشہ باعث تشویش رہتا ہے۔

جواب: یہ مراقبہ بھی اسی وقت رفع تشویش کا باعث ہوگا جب اوپر لکھے گئے مشوروں پر عمل ہو۔

....

۵۸۰ حال: مندرجہ ذیل معاملات میں آپ سے مشورہ مطلوب ہے:

معاملہ نمبر ۱: حضرت چونکہ بحمد للہ میرے پاس گاڑی ہے تو کبھی کبھار

ایسی صورتحال پیش آتی ہے کہ رشتہ داروں یا جاننے والوں کو کسی جگہ پہنچانا ہوتا ہے۔ ایسے رشتوں میں کبھی کوئی بے پردہ نامحرم خاتون (جو میرے لیے نامحرم ہوتی ہیں) اپنے کسی محرم مرد کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتی ہیں (جیسے ان کے شوہر یا والد) یا وہ نامحرم خواتین میری کسی محرم خاتون کے ہمراہ گاڑی میں بیٹھتی ہیں (جیسے میری والدہ، خالہ، اہلیہ وغیرہ) اگرچہ کہ وہ نامحرم خواتین اکیلی نہیں ہوتیں لیکن مجھے ان کے گاڑی میں بیٹھنے ہی سے کچھ کھٹک اور بے چینی سی ہوتی ہے جس کی کچھ وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اگرچہ الحمدللہ میری نظر کی حفاظت رہتی ہے مگر دل میں اس طرح کے خیالات آتے ہیں کہ وہ عورتیں مجھے دیکھ رہی ہوں گی اور یہ کہ میں اچھا تاثر اور impressionان کے اوپر ڈالوں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اگرچہ میں خود سے ان عورتوں سے بات چیت نہیں کرتا اگر وہ خواتین مجھ سے کچھ بات وغیرہ کریں تو یا تو میں ان کو نظرانداز کردیتا ہوں یا مختصر جواب بغیر کسی لچک یا مسکراہٹ کے دے دیتا ہوں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ اگرچہ میری ان سے براہ راست بات نہ بھی ہو اور اگر گاڑی میں بیٹھے مرد یا میری محرم عورتوں سے میری بات چیت ہوتی ہے تو اس وقت بھی یہ خیال گزرتا ہے کہ میں اچھے انداز میں اور اچھی بات کروں تاکہ میرا اچھا تاثر ان عورتوں پر پڑے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ اگر وہ خواتین آپس میں بات چیت وغیرہ کریں تو مجھے بے چینی سی ہوتی ہے کہ کہیں میرا نفس ان کی آوازوں وغیرہ سے حرام مزہ نہ لے لے۔ مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر کبھی تو میں اپنی والدہ، اہلیہ وغیرہ سے کہہ کر ایسے رشتے داروں وغیرہ کو بٹھانے سے منع کردیتا ہوں اور ٹال دیتا ہوں مگر کبھی مجبوری میں لوگوں کو بٹھانا پڑ بھی جاتا ہے مثلاً اگر ان رشتہ داروں کو جانا ضروری ہو اور میرے علاوہ کسی اور ذریعہ سے جانے میں دشواری ہورہی ہو یا یہ کہ کوئی اور مرد عورتوں کے ساتھ نہ ہو۔ ایسے موقع پر میں کوشش کرتا ہوں کہ بالکل خاموشی

سے گاڑی چلاتا رہوں اور گاڑی میں بیٹھے مردوں اور محرم خواتین سے بھی بات وغیرہ کرنے سے گریز رکھتا ہوں۔ اگر میں قطعی طور پر رشتہ داروں کو گاڑی میں بٹھانے سے انکار کردوں تو میری والدہ اور رشتہ دار اس بات سے ناراض ہو سکتے ہیں اور مجھے بداخلاق سمجھیں گے۔ برائے مہربانی ہدایت فرمایئے کہ مندرجہ بالا احتیاطوں کے ساتھ کیا میں رشتہ داروں وغیرہ کو گاڑی میں بٹھا سکتا ہوں۔ برائے مہربانی وضاحت فرمادیجیے بالخصوص مجبوری کی حالت میں کیا کرنا چاہیے۔

جواب: انکار کردیں دوسروں کی دل شکنی کی وجہ سے اپنی دین شکنی نہ کریں والدین کو پہلے ہی سمجھادیں کہ میں بے پردہ خواتین کو لے کرنہیں جاؤں گا کیونکہ یہ جائز نہیں ہے دوسرے لوگ ڈاڑھی کا مذاق اڑائیں گے کہ مولانا دوسروں کو پردہ کی اور شریعت کی نصیحت کرتے ہیں اور خود نامحرم عورتوں کو لے کر گھومتے ہیں۔

۵۸۱ حال: معاملہ نمبر ۲: میرے ایک ماموں ہیں جن سے ہمارے پورے خاندان کی ناچاقی ہوگئی ہے اور ملنا جلنا بند ہے۔ جیسا کہ اکثر ہوتا ہے اس میں دونوں فریقین کی غلطیاں رہی ہوں گی میں نے کچھ عرصہ قبل حضرت میر صاحب سے اپنے ان ماموں اور ان کے گھر والوں سے تعلقات رکھنے کے حوالے سے دریافت کیا تھا حضرت نے مفتی صاحب سے مشورہ کر لینے کا فرمایا مفتی صاحب کو تمام حالات تفصیل سے بتائے تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں ملنا جلنا رکھوں کبھی خوشی غمی میں مل لیا کبھی فون کردیا۔ جب میرے یہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی تو میں اور میرے والد صاحب عقیقے کا گوشت اور مٹھائی وغیرہ لے کر گئے۔ مگر ان لوگوں نے مجھے اور والد صاحب کو بہت غصہ دکھایا اور کافی سخت باتیں سنائیں۔ ہم دونوں نے کوئی جھگڑے والی بات نہیں کی بلکہ میں نے تو ان لوگوں کو ٹھنڈا ہی کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ لوگ سارے خاندان کا نزلہ ہم دونوں پر اتارتے رہے۔ پھر جب ہم واپس ہوئے تو ہم کو مٹھائی اور گوشت بھی

واپس کردیا۔اس کے بعد سے والد صاحب اور والدہ تو سخت ناراض ہو گئے۔ کچھ عرصے بعد جب میری اور والدہ کی حج پر روانگی ہونے والی تھی تو ہم نے ماموں کوفون کیا۔ میں نے ماموں سے معافی وغیرہ کے الفاظ کہہ دیئے جب والدہ سے میں نے بات کروائی تو ماموں والدہ سے کچھ ناراضگی اور جھگڑے کی بات کرنے لگے اوران دونوں میں کچھ اچھی بات نہ ہو پائی۔ جب ہماری حج سے واپسی ہوئی تو میں والدین کو بتائے بغیر کھجوراور زم زم ماموں کے گھر دینے چلا گیااوران سے ملاقات کی اس وقت ان کے بیٹے گھر پرنہیں تھے ماموں اچھی طرح سے مجھ سے ملے۔ میں نے یہ بات والدہ کونہیں بتائی۔اس کے بعد سے ہمارے خاندان کے کچھ لوگوں نے ماموں اوران کے گھر والوں کوآمنے سامنے بیٹھ کر بات کرنے اور مصالحت وغیرہ کی کچھ کوشش کی۔مگران لوگوں کی طرف سے کچھ زیادہ مثبت ردعمل نہیں ملا۔ کچھ اس طرح کی بات سامنے آئی کہ ان کے بیٹے ان کو(ماموں ،ممانی) کو ملنے نہیں دینا چاہتے ہیں۔ان کے بیٹوں نے ہمارے خاندان کے کچھ بڑے لوگوں کے ساتھ بھی کچھ بدتمیزی وغیرہ کی اور وہ کچھ جھگڑالواور غصے والے ہیں۔ان کے ایک بیٹے کی شادی ہوئی مگر ناچاقی کی وجہ سے ہمارے پورے خاندان میں سے کسی کو بھی دعوت نہیں آئی۔ میں نے بھی سستی کی وجہ سے مبارکباد کا کوئی فون یا ملاقات نہیں کی۔اس طرح ماموں کے ہاں پوتے کی پیدائش ہوئی تو ہمیں اس کی خبر ملی مگر میں نے اس وقت بھی کوئی مبارکباد وغیرہ نہیں دی۔میری والدہ کا معاملہ یہ ہے کہ ان کوفکر تو رہتی ہے کہ ان لوگوں سے صلح صفائی ہو جائے مگرخود پہل کرنے کو تیار نہیں ہوتی تھیں۔ خانقاہ میں آپ کا صلہ رحمی پر بیان سننے کے بعد والدہ نے کہا ہے کہ عید پر ان کوفون کروں گی۔مگرابھی بھی ان کے گھر جانے کے لیے تیار نہیں۔ مجھے بھی جانے کی اجازت نہیں دیں گی۔مندرجہ بالا حالات میں کیا مجھے عید پراوراس کے بعد بھی

کبھی کبھار ان ماموں کے گھر جاتے آتے رہنا چاہیے (والدہ کو بتائے بغیر) جبکہ مجھے اس بات کی فکر رہتی ہے کہ اگر والدین کو پتا چل گیا تو وہ سخت ناراض ہوں گے کہ بتائے بغیر کیوں گئے اور ہماری مرضی کے بغیر ان سے مراسم کیوں رکھے۔ اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ اگر میرے جانے پر ماموں اور ان کے بیٹوں نے جھگڑا اور غصہ وغیرہ کرنا شروع کیا تو مجھے اس سے بہت تشویش ہوتی ہے کیونکہ میں ایسی باتوں سے دور بھاگتا ہوں برائے مہربانی ہدایت فرمادیں۔

جواب: صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ اگر وہ حسن اخلاق سے پیش آئیں تو جواباً آپ بھی حسن اخلاق سے پیش آئیں بلکہ صلہ رحمی یہ ہے کہ وہ توڑیں اور تم جوڑو، وہ بداخلاقی کریں تم خوش اخلاقی سے پیش آؤ البتہ سال میں ایک آدھ بار جانا صلہ رحمی کے لیے کافی ہے ہر موقع پر بار بار جانا ضروری نہیں اور کبھی کبھار فون پر خیریت معلوم کرلی والدین کو ادب سے صلہ رحمی کی تعریف اور اس کا انعام بتائیں لیکن پھر بھی اگر وہ نہ مانیں تو زیادہ اصرار کرنا آپ کی ذمہ داری نہیں۔

۵۸۲ حال: **معاملہ نمبر ۳**: میرے سسرالی رشتہ داروں کی طرف سے جیسے میرے سسر کی طرف سے یا اہلیہ کے ماموں کی طرف سے کبھی دعوتیں وغیرہ آتی ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ میری اہلیہ کو دعوت فون پر دے دی جاتی ہے اور وہ مجھے اس کے بارے میں بتا دیتی ہیں۔ مگر میرے دل میں یہ بات آتی ہے کہ مرد ہونے کے ناطے اور اپنے اہل وعیال کا سرپرست ہونے کی وجہ سے دعوت براہِ راست مجھے دی جانی چاہیے کیا میری یہ سوچ ٹھیک ہے اور کیا میں اپنی اہلیہ سے یہ کہہ دوں کہ آئندہ اگر ان کے والدین یا دوسرے رشتہ داران کو دعوت دیں تو وہ یہ کہہ دیں کہ مجھ سے بات کر کے مجھے براہِ راست دعوت دیں یا یہ کہ اہلیہ کو دعوت کا پیغام مل جانا کافی ہے میرے لیے بھی؟

جواب: اپنے خاص رشتہ داروں میں ان تکلفات کا کرنا ضروری نہیں بشرطیکہ

رشتہ داروں کی طرف سے عدمِ اکرام سے ایسا نہ کیا گیا ہو۔

....

۵۸۳ حال: اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کا سایہ تادیر صحت و عافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے، آمین۔ حضرت صاحب مجھے آپ سے بیعت ہوئے چار یا پانچ سال ہو گئے ہیں یہ میرا آپ کی خدمت میں پہلا خط ہے خط کا سوچا تو کئی دفعہ تھا مگر سمجھ میں کچھ نہیں آتا تھا کہ کیا لکھوں بس حضرت میں نے جو آپ سے تعلق کے سال ضائع کیے بہت افسوس ہے میں سوچتا تھا کہ خط لکھ کر کیوں اپنے مرشد کو تنگ کروں۔

جواب: اس میں تنگ کرنے کی کون سی بات ہے، مرشد اصلاح ہی کے لیے تو کیا جاتا ہے اپنے حالات نہیں بتاؤ گے تو اصلاح کیسے ہوگی۔ تعجب ہے کہ بیعت ہوئے اتنا عرصہ ہو گیا اور اصلاح سے غافل ہو ایسی بیعت سے کیا فائدہ۔

۵۸۴ حال: اور میں نے کون سے خلافت لینی ہے جو خط لکھوں بس ایسے ہی ٹھیک ہوں۔

جواب: اچھا اصلاحی خط و کتابت کیا خلافت کے لیے کی جاتی ہے یا اپنی اصلاح کے لیے؟ جو خلافت کے لیے خط و کتابت کرے گا اسے کچھ نہیں ملے گا۔

۵۸۵ حال: اور آپ کے مواعظ پڑھ لیتا تھا اور آپ کی کیسٹ میں کبھی کبھی سنتا تھا اور کبھی آپ کی مجلس میں حاضری دیتا اور رسالہ الابرار میں تربیت عاشقانِ خدا پڑھتا تھا جو کہ مجھے حضرت ...... لاتے تھے کہ یہ پڑھا کرو اور حضرت مجھے مضمون سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا لکھوں اس کا ذکر میں نے حضرت آپ کے خلیفہ حضرت ...... سے کیا تو انہوں نے کہا اپنی خیریت کا خط لکھ دو اور حضرت کی خیریت دریافت کرلو اور یہ بھی لکھ دو کہ مجھے کوئی مضمون سمجھ میں نہیں آرہا ہے اس بات کو بھی حضرت صاحب کافی عرصہ گزر گیا پیارے مرشد میں آپ سے بہت

شرمندہ ہوں اور معافی کا طلب گار ہوں۔ میں نے اپنے شیخ کی قدر نہ کی۔

جواب: سب معاف ہے۔

۵۸٦ حال: حضرت صاحب خط لکھ کر بند کر رہا تھا کہ عجیب وسوسہ دل میں آیا کہ یہ جو خط لکھ رہا ہوں سب جھوٹ ہے صرف الفاظ ہی ہیں اس میں کہیں صداقت نہیں ہے صرف اپنے شیخ کی توجہ پانے کے لیے ایسے شاعرانہ الفاظ لکھ دیئے ہیں تاکہ آپ کا شیخ آپ کو واقعی سچا سمجھے اور آپ کی طرف توجہ کرے، حضرت صاحب آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے تجربے اور نورِ بصیرت سے بتائیے گا کہ کیا واقعی یہ سب جھوٹ لگ رہا ہے۔

جواب: سب صحیح ہے مطمئن رہیں۔

....

۵۸۷ حال: ایک اس بات کی بھی وضاحت مطلوب تھی کہ ہمارے اکابرین میں دیگر حضرات بہت سے ہیں جو بیعت کرتے ہیں یہاں بھی آتے ہیں بیعت بھی کرتے ہیں اگر آپ کی بیعت توڑے بغیر کسی دوسرے سے بیعت کرلوں تو کوئی نقصان تو نہیں ہوگا اگر چہ اس وقت تک کوئی ایسا مرشد نہیں ملا جس سے مناسبت ہو اور نہ کوئی تلاش کیا ہے اور نہ شوق ہے صرف محفل میں بیعت شروع ہوجاتی ہے اس وجہ سے پوچھنا پڑا۔

جواب: بیعت ایک شیخ سے کی جاتی ہے یہ نہیں کہ آج ایک سے بیعت کرلی کل دوسرے سے۔ اگر مناسبت نہیں ہے تو بیعت توڑ کر اس شیخ سے بیعت ہوجائے جس سے مناسبت ہو اور پھر اسی کا ہوجائے مختلف مشائخ کی مجالس میں نہ جائے اگر چہ سب کی عظمت دل میں رکھے جیسے جسمانی معالج ایک ہوتا ہے ایسے ہی روحانی مصلح بھی ایک ہوتا ہے۔

۵۸۸ حال: شب قدر شب برأت وغیرہ میں شوق ہوتا ہے کہ لوگ توبہ کریں

اس کے لیے آپ نے روح کی بیماریاں اور ان کا علاج میں اصلاح نفس کا طریقہ بتا دیا ہے اگر اس طریقہ سے لوگوں کو مراقبہ/ مذاکرہ اور ذکر کروایا جائے تو اجازت ہے یا نہیں اور جس مدرسہ میں پڑھاتا ہوں بنات کا ہے اگر طالبات سے اس طریقہ سے پابندی کروائی جائے تو کیسا ہے۔

جواب: پہلے اپنی اصلاح کی فکر کرو مراقبہ مذاکرہ اور ذکر کرانا آپ کا کام نہیں یہ مشائخ کا کام ہے۔ ہمارے بزرگوں نے طالبات کو پردہ سے بھی پڑھانے کو منع فرمایا ہے۔ فتنہ کا خطرہ ہے اس لیے کسی اور جگہ پڑھانے کا انتظام کریں اور خواتین کو پردہ سے بھی نہ پڑھائیں۔

....

۵۸۹ حال: حضرت مجھ سے کچھ لکھا نہیں جا رہا اب کیا لکھنے کے لیے رہ گیا ہے ایسی گندی حالت ہے کہ کیا لکھوں ہمہ وقت ذہن میں حسینوں کے خیالات چھائے رہتے ہیں، حضرت آج کل آپ کا یہ غلام نفس کا غلام بن چکا ہے بار ہا نفس و شیطان مجھے گرا چکے ہیں آفس ہی ان کے حملوں کا مرکز ہے انٹرنیٹ کے ذریعے ایسے ایسے خبیث مقامات دکھا چکا ہے کہ مجھے لگتا ہے میرا تقویٰ جو پہلے بھی کیا تھا اب تو اس کا نام ونشان بھی مٹ چکا ہے دل کی دنیا اندھیری ہو چکی ہے۔ حضرت جب میں نے آپ کے مشوروں کے خلاف اپنے نفس پر بھروسہ کیا ہمیشہ اس نے ذلیل و رسوا کیا پھر مجھے شرمندگی ہوئی۔ حضرت اس کا علاج فرمائیں میں گر جاتا ہوں پچھلے ہفتے بھی وہ ہوا وہی انٹرنیٹ کی بدمعاشی! آہ! حضرت یہ انٹرنیٹ میرے ایمان کا دشمن بن چکا ہے۔ اگر چہ اس میں کام کی چیزیں بھی ہیں اور نفس ان ہی کا بہانہ کر کے استعمال کرواتا ہے پھر رفتہ رفتہ انہی ننگی ویب سائٹ پر لے جاتا ہے! ہائے! حضرت ہمت اس کا علاج ہے حضرت یہی فرماتے ہیں لیکن جب بھی میں اس کے قریب ہوتا ہوں تو پھر وہی خباثت

ہوتی ہے! حضرت زندگی بیکار معلوم ہوتی ہے دوسرے پیر بھائیوں کو دیکھتا ہوں کیسے اللہ پر فدا کیسے حضرت کی تعلیمات پر جان دیتے ہیں حضرت میں چاہتا ہوں کہ اس انٹرنیٹ کو اپنے سے دور کردوں لیکن آفس میں تو یہ موجود ہے اور استعمال کرنا پڑتا ہے۔ استعمال نہیں کرتا تو مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ حضرت نفس و شیطان اسی سوراخ سے ڈس رہے ہیں۔ اگرچہ اب میں تصاویر وغیرہ نہیں ڈھونڈتا اور یہ آفس والوں کو بھی پتہ ہے لیکن حضرت اس کے باوجود میری کم ہمتی کی وجہ سے کئی بار نفس و شیطان گرا چکے ہیں۔ اب حضرت مجھے اس انٹرنیٹ سے پھر کمپیوٹر سے گھن آتی ہے کہ یہی میرے قاتل ہیں۔ لیکن یہ جذبے چند دن تک رہتے ہیں پھر وہی رفتہ رفتہ کبھی تعلیمی ضرورت سے دفتری ضرورت سے انٹرنیٹ استعمال کرتا ہوں پھر آہستہ آہستہ وہی انجام ہوتا ہے تنہائی بھی مل جاتی ہے کبھی خود مغلوب ہوکر تنہائی پیدا بھی کرلیتا ہوں جن دنوں میں میں نے اس کا استعمال بالکل بند کردیا تھا زندگی بہت پرسکون ہوگئی تھی یوں لگتا تھا کہ بہار ہی بہار ہے لیکن اب یہ حالت ہے کہ خزاں ہی خزاں ہے! حضرت ایسا کب تک رہے گا آپ کا یہ غلام کب اللہ والا بنے گا؟

جواب: ہر غلطی پر جرمانہ ادا کریں اس سے نفس ڈرے گا کہ سب تنخواہ اسی میں ختم ہوجائے گی۔ دوسرے نفس کو یہ ڈراؤ کہ اگر اس حرکت سے باز نہ آیا تو شیخ مجمع کے سامنے یہ اعلان کروائیں گے کہ صاحبو میرے لیے دعا کرو کہ میری یہ عادت چھوٹ جائے اور اپنے کو ذلیل کرنا کہاں کی عقل مندی ہے۔

۵۹۰ حال: میں نے حضرت ہی کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ جس کے ساتھ آدمی ایک دفعہ بھی ملوث ہوجائے اور حرام مزہ لے لے یا گندے خیالات بھی آنے لگیں تو ایسے کام کو چھوڑ دینا چاہیے۔ اور اسباب گناہ کو اپنے سے دور کردینا چاہیے یا خود دور ہوجانا چاہیے۔ حضرت میں آفس سے انٹرنیٹ تو ختم نہیں کرسکتا

لیکن خود تو دور ہوسکتا ہوں آفس والوں سے یہ تو کہہ سکتا ہوں کہ میرا تبادلہ ایسے دفتر میں کردیں جہاں انٹرنیٹ سرے سے ہو ہی نہ تو نفس کو گرانے کا موقع ہی نہ ملے گا اور کبھی کبھی تو دل چاہتا ہے کہ نوکری چھوڑ دوں لیکن پھر سوچتا ہوں کہ نیک ماحول ہے دیندار لوگ ہیں خرابی تو میرے اندر ہے کہ میں اس سہولت کا غلط استعمال کررہا ہوں۔

جواب: تبادلہ کی درخواست ضرور کریں دو نفل پڑھ کر دعا کریں لیکن نوکری ابھی ہرگز نہ چھوڑیں۔

۵۹۱ حال: حضرت معمولات بھی سست چل رہے ہیں تسبیحات پوری کرلیتا ہوں البتہ تلاوت اور مناجات مقبول میں سستی ہے۔ دل میں یہ آتا ہے اس بیماری کا شافی علاج حضرت والا کی مسلسل صحبت ہے۔ لیکن یہاں تو والدین کی طرف سے ہر طرح کی پابندیاں ہیں پھر بھی ارادہ کرتا ہوں اور دعا کی بھی درخواست کرتا ہوں کہ ۴۰/دن تو لگالوں تاکہ کچھ دن اللہ والوں کے ماحول میں رہ کر اپنی بیماریوں کا علاج کروالوں حضرت یہ خط میرے لیے بہت اہمیت کا باعث ہے۔ للہ! حضرت والا علاج فرمایئے تاکہ اللہ کے فضل وکرم سے احقر صحت یاب ہوجائے۔

جواب: معمولات پابندی سے کریں یہ گناہوں کے چھوڑنے میں معین ہے ایک رکوع تلاوت اور دو صفحات مناجات کے پڑھیں اور والدین سے اصرار کرکے اجازت لے لیں۔

انھی صاحب کا دوسرا خط

۵۹۲ حال:۔

میں دن رات رہتا ہوں جنت میں گویا
میرے باغ دل میں وہ گلکاریاں ہیں

الحمدللہ! حضرت والا کی صحبت کی برکت سے مجھے نئی زندگی عطا ہوئی۔ اس پر جتنا شکر کروں کم ہے!

تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوقِ فراواں کردیا
پہلے جان پھر جانِ جاں پھر جانِ جاناں کردیا

اس وقت حضرت والا میرے دل کی وہ کیفیت ہے کہ الفاظ نہیں ہیں اور جن سے احقر اپنے دل کی کیفیات اور احساس کا اظہار کرسکے۔ اس وقت حضرت کی صحبت میں انیسواں دن ہے اور اس میں پہلے ۲۰؍دن مسلسل مجالس میں حاضری ہوتی رہی۔ حضرت واللہ! اگر میں ساری دنیا کی دولت کا مالک بھی ہوتا اور یہ سب کچھ فدا کر کے بھی اس نفس پرستی اور شہوت کے بھوت سے جان چھڑانا چاہتا تو نہ چھڑوا سکتا...... آہ! حضرت کو اللہ تعالیٰ نے کیا عطا کیا ہے کیسا مسیحا بنایا ہے ان مجالس میں حضرت نے مشکل سے چند باتیں ارشاد فرمائی ہوں گی، زیادہ تر خاموش رہے لیکن واللہ! احقر کو ایسا عظیم الشان فائدہ ہوا ہے کہ لگتا ہے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں ہر وقت دل کے خیالات پر بھی نظر رہتی ہے کہ کوئی غلط خیال تو نہیں آرہا! آہ! میرے شیخ آپ پر میرا سب کچھ قربان...... دل مچلتا ہے دل چاہتا ہے کہ میں کیا کروں کہ اس احسان کا کچھ بدلہ چکا سکوں مگر میں کیا ایسا کر بھی سکتا ہوں اب میری ہر دعاؤں میں آنسوؤں کے ساتھ حضرت کے ایک ایک مرید کے لیے دعا نکلتی ہے۔ جب کسی کو خانقاہ میں آتا جاتا دیکھتا ہوں تو دل جھوم جاتا ہے دل میں فوراً آتا ہے کہ مجھ جیسا کمینہ، نفس پرست، غلیظ آدمی اور فرشتوں کی صحبت! حضرت والا کی نگاہیں تو لگتی ہیں کہ ہر وقت نظروں کے سامنے رہتی ہیں، ذرا آنکھ بند کیں حضرت کی مسکراہٹ بھرا، دلکش، دنیا میں سب سے بڑھ کر خوبصورت نورانی گلاب سا چہرہ نظروں میں سما جاتا ہے، دل فوراً نور سے بھر جاتا ہے۔

جو اٹھی تو صبح دوام ہے　　جو جھکی تو شام ہی شام ہے
تیری چشم مست میں ساقیا　　میری زندگی کا نظام ہے
ادھر دیکھ لینا ادھر دیکھ لینا
پھر ان کا مجھے اک نظر دیکھ لینا

حضرت والا سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ استقامت رہے! اللہ تعالیٰ کی دوستی رہے یہی اللہ کا پیار ہے یہی دل میں حضرت کا جلوہ رہے، یہی آنکھیں رہیں مسکراہٹ بھری جن میں جمال بھی ہے اور جلال بھی ہے، آمین۔

جواب: آپ کے حالات سے بہت دل خوش ہوا اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے آپ کو نفع عطا فرمایا اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور گناہوں سے ہمیشہ بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

۵۹۳ حال: حضرت یوں ہی تقویٰ سے ساری زندگی جائے! ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کروں! جیسا کہ حضرت نے پہلے بھی فرمایا تھا کہ گناہوں کے اسباب سے مکمل دوری رہے، اب حضرت جب میں خانقاہ سے جاؤں گا...... آہ! سچ کہتا ہوں دل چاہتا ہے کہ یہی مروں یہیں رہ پڑوں، آمین۔ تو حضرت آفس میں پھر اسبابِ گناہ موجود ہوں گے یعنی انٹرنیٹ! حضرت اس منحوس کا خیال بھی آتا ہے تو لگتا ہے کہ کسی نے گلا دبا دیا ہو کہ پھر آفس میں استعمال نہ کرنا پڑ جائے تو اس سلسلے میں اگر کچھ ارشاد فرما دیں کہ اس کا استعمال کروں یا نہ کروں اور اگر کبھی کرنا پڑے تو اس کی حدود کیا ہیں، اوّل تو احقر اس کا پکا ارادہ کر چکا ہے کہ آفس میں انٹرنیٹ کے قریب بھی نہ جائے گا چاہے کوئی کچھ بھی کہے، اور آفس والوں کو جاتے ہی صاف کہہ دے گا کہ انٹرنیٹ کو میں استعمال نہ کروں گا اور نہ مجھے اس سے متعلق کوئی کام دیا جائے اور ویسے بھی ایک صاحب میرے معاون کے طور پر آ چکے ہیں کہوں گا کہ ان سے کام لیں۔ اگر اپنے ذاتی کبھی

استعمال کی ضرورت پیش آئی تو شہر میں جو انٹرنیٹ کیفے کھلے ہوئے ہیں ان میں استعمال کر کے فوراً فارغ ہو جاؤں گا۔

جواب: صحیح۔ ماشاء اللہ! دو نفل پڑھ کر خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے کہہ دیں اور حاکم کے سامنے دل دل میں **یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ** کا ورد رکھیں۔

۵۹۴ حال: دوسرے خود تو استعمال نہیں کرتا لیکن چونکہ آفس میں تو موجود ہے کسی بھی وقت نفس مغلوب کر سکتا ہے اس کے تدارک کی یہ صورتیں ذہن میں آئی ہیں جو پیش کرتا ہوں حضرت اصلاح فرمائیں۔(۱) سب سے بہتر اور محفوظ صورت تو یہ ہے کہ اس آفس میں منتقل ہو جاؤں جہاں یہ خبیث موجود نہیں ہے۔ لیکن اس صورت کا پورا ہونا بظاہر مشکل ہے کہ صرف میرے لیے ایسا ہونا مشکل ہے۔ حضرت ارشاد فرمائیں کہ آیا اس قدم کو اٹھاؤں اور یہ مطالبہ کروں اگرچہ اس میں بظاہر نفس یہی کہتا ہے بہت فساد ہوگا طرح طرح کی باتیں ہوں گی اور آفس والے نہ مانیں گے۔

جواب: دو نفل پڑھ کر دعا کر کے کہہ دیں بلکہ صاف صاف کہہ دیں مخلوق سے نہ ڈریں صاف کہہ دیں کہ میں بھی انسان ہوں مجھے بھی اپنے نفس پر بھروسہ نہیں، شیطان مجھے بھی بہکا سکتا ہے اور انٹرنیٹ پر ننگی فلمیں دکھا سکتا ہے لہٰذا میں انٹرنیٹ کے قریب بھی نہیں جانا چاہتا۔

۵۹۵ حال: دوسری صورت یہ ہے کہ اسی آفس میں رہوں لیکن نہ انٹرنیٹ استعمال کروں اور نہ دیر تک رکوں بس جس وقت باقی ساتھی کام کر رہے ہوں اس وقت تک رہوں اور ان کے ساتھ ہی چلا جاؤں اور آفس میں تنہائی نہ ہونے پائے۔ یہاں یہ مشکل ہے کہ اگر آفس میں میرے علاوہ کوئی نہ ہو اور میں بھی نفس کی شرارت سے بچنے کے لیے فوراً باہر چلا جاؤں تو آفس والے یہ کہہ سکتے

ہیں کہ اس طرح کام کا حرج ہوگا اور اگر دن میں ۱۰ر بار ہوگا تو کیا آپ ۱۰ر بار باہر جائیں گے۔ اور ادھر حضرت مجھے اپنے نفس پر بالکل بھی بروسہ نہیں کم از کم دل تو میلا کر ہی دے گا کہ اچھا موقع ہے۔

جواب: وہی اوپر والی بات کہہ دیں کہ نفس کا بھروسہ نہیں شیطان بہکا سکتا ہے اس لیے نفس کے شر سے بچنے کے لیے آفس میں تنہا نہ رہوں گا اور دس بار باہر جانا پڑا تو جاؤں گا کیونکہ امکان گناہ سے بھی بچنا ضروری ہے۔ جب آپ یہ بات کہہ دیں گے کہ نفس پر بھروسہ کرنا نہایت خطرناک ہے پھر ان شاء اللہ انٹرنیٹ کو استعمال کرنے کی ہمت نہ ہوگی کیونکہ دل کہے گا کہ اگر تنہا رہا تو لوگ سمجھ جائیں گے کہ یہ انٹرنیٹ پر ننگی فلمیں دیکھنے کے لیے رکا ہے۔ بلکہ یہ دوسری صورت زیادہ بہتر معلوم ہوتی ہے غرض دونوں صورت میں جو صورت آپ کو بہتر معلوم ہو اس پر عمل کریں۔

۵۹۶ حال: تیسری صورت یہ ہے کہ میں اگرچہ انٹرنیٹ استعمال نہ کروں لیکن تنہائی کا خیال نہ کروں اور نہ دیر تک کام کرنے میں عار محسوس کروں بلکہ یوں کروں کہ آفس والوں کو بتا کر بہانہ بنا کر ان کمپیوٹرز پر جن پر انٹرنیٹ ہے ان پر ایسا Lock یعنی ایسا کوڈ لگوادوں جس کا مجھے بھی پتا نہ ہوتا کہ اگر چاہوں بھی کہ انٹرنیٹ استعمال کرلوں تو نہ کرسکوں کہ مجھے Password ہی معلوم نہیں۔ اور اپنے IT والے صاحب کو کہوں کہ ان کے پاس مطلوبہ کمپیوٹر کو استعمال کرنے والے کو بتا دیں تاکہ جب وہ آئیں تو ہی کمپیوٹر چل سکے اس کے بغیر نہیں! اس میں 2 خرابیاں اور کمزوریاں ہیں جہاں سے نفس مجھے مار سکتا ہے: (ا) کہ جب تھوڑی دیر کے لیے وہ باہر جائیں اور کمپیوٹر کو لاک نہ کریں کہ ابھی تو آنا ہے اور اگر میں بند کردوں تو اس دوران نفس کو موقع مل سکتا ہے کہ چلو استعمال ہی کرلیں اور ان کو یہ بھی اعتراض ہوسکتا ہے کہ بار بار کیوں Password لگا دیتے ہو

میں تو ابھی آرہا تھا اگرچہ میں اس کو ٹال سکتا ہوں کہ بھئی آپ کے کمپیوٹر کی حفاظت کے لیے ایسا کرتا ہوں، لیکن ہوسکتا ہے کہ وہ مجھے منع کردیں کہ میرا فلاں کام چل رہا ہے تم Lock مت کرنا! (۲) دوسرے خطرے کی بات یہ ہے کہ مجھے یہ آتا ہے کہ اگر کمپیوٹر بند بھی ہو تو کس طرح انٹرنیٹ کو اپنے کمپیوٹر پر منتقل کرسکتے ہیں۔

جواب: جب ایسا ہے تو یہ صورت کچھ مفید نہیں۔

انہی صاحب کا تیسرا خط

۵۹۷ حال: پھر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہوا اور حضرت والا کے پاس وقت لگانے کی توفیق ہوئی۔ وقت لگانے کے بعد الحمدللہ جتنا احقر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور سجدے میں ہزار سال بھی پڑا رہے تو اس کا حق ادا نہیں ہوتا کہ نفس اور شیطانی وساوس جو گرا دیتے تھے ان پر حضرت والا کی بابرکت صحبت سے ہمت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مزید بڑھائے اور ایسے اعمال سے بچائے جس سے یہ ہمت کمزور ہوجائے۔ پھر جب واپس دفتر واپسی کا ارادہ ہوا تو حضرت سے کچھ سوالات آفس میں انٹرنیٹ کے استعمال کی حدود کے بارے میں دریافت کئے۔ حضرت والا کی طرف سے الہامی جوابات عطا ہوئے جن کو صرف دیکھنے ہی سے ہمت عطا ہوتی تھی۔ نفس کو سخت بار تھے۔ جب ان کو پڑھا جس میں حضرت نے فرمایا تھا کہ مخلوق سے مت ڈرو اللہ سے ڈرو صاف کہہ دو کہ مجھے اپنے نفس پہ بھروسہ نہیں اور فرمایا کہ ایک منٹ بلکہ ایک لمحے کے لیے بھی آفس میں تنہائی میں مت رہیں کیونکہ امکان گناہ سے بھی بچنا چاہیے۔ اس پر احقر نے ایک خط آفس انتظامیہ کے نام لکھا جس میں اس سلسلے میں گذارشات لکھیں جس میں لکھا (۱) میں ایک کمزور انسان ہوں مجھے اپنے نفس پر بھروسہ نہیں اور جب اسباب گناہ قریب ہوں تو پھسل سکتا ہوں۔ (۲) اور میں انٹرنیٹ کے قریب بھی نہیں جانا چاہتا اس

لیے میں آفس میں تنہائی میں اس کا استعمال نہیں کرسکتا، مجھے ایمان زیادہ عزیز ہے۔(۳) آفس میں دیر تک نہیں رک سکتا جب کہ انٹرنیٹ جیسی چیز قریب میں ہو لہٰذا جب ساتھی دفتر میں ہوں گے اس وقت کام کروں گا اور جب سب چلے جائیں گے میں بھی ان کے ساتھ ہی چلا جاؤں گا اور جب آفس میں تنہائی ہوگی میں فوراً آفس سے باہر آجاؤں گا چاہے ایسا مجھے دن میں کئی بار کرنا پڑے۔ یہ باتیں لکھ کر اپنے مسئول صاحب کو دے دیں جو انہوں نے پڑھ لیں اس دوران میں نے اس پابندی پر سختی سے عمل کرنا شروع کر دیا جیسے ہی کوئی آفس میں نہ ہوتا میں فوراً آفس سے باہر آکر بیٹھ جاتا اور کسی بھی بہانے سے کسی کو آفس میں لا کر اپنے ساتھ بیٹھاتا اور باتیں بھی کرتا رہا اور کام بھی شروع شروع میں بہت پریشانی ہوئی دل پر غم بھی آیا تقاضے بھی پیدا ہوئے مگر جب ایسا ہوتا حضرت والا کی صورت مبارک سامنے آجاتی اور پھر اللہ تعالیٰ کا استحضار ہونے لگتا کہ اگرچہ شیخ یہاں نہیں لیکن جن کے لیے شیخ کا دامن پکڑا ہے وہ تو ہر وقت ہر جگہ موجود ہیں الحمدللہ اس سے بہت فائدہ ہوا نفس دب گیا جیسے مرگیا ہو اور مجھے نئی زندگی عطا ہوئی۔ اتنا اتنا زبردست فائدہ ہوا کہ ایسا لگا ؎

ترے تصور میں جانِ عالم مجھے یہ راحت پہنچ رہی ہے
کہ جیسے مجھ تک نزول کرکے بہار جنت پہنچ رہی ہے

اب حضرت والا سے مزید دعاؤں کا مستحق ہوگیا ہے کہ نہیں چاہتا کہ اس قرب کی دولت کو چھوڑ دوں! جب کبھی ماضی کا خیال آتا ہے تو دل ڈرنے لگتا ہے کہ ایسا نہ ہو دوبارہ ایسا ہوجائے دل ڈرتا رہتا ہے اور میں پھر تصور میں حضرت والا کی انگلی پکڑ کر پھر سفرِ سلوک شروع کر دیتا ہوں۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ۔ بہت دل خوش ہوا اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد آجاتی ہے، اَللّٰھُمَّ لَکَ

اَلْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ۔

....

۵۹۸ حال: حضرت والا رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو چکا ہے مگر مجھ پر ایسا لگتا ہے جیسے اک غفلت کی چادر ہے حضرت والا ہر مرتبہ پہلے کی نسبت تنزلی محسوس ہوتی ہے۔قلب میں بے چینی پیچھے رہ جانے کی بے بسی طاری ہونے لگی ہے۔

جواب: جب سنت و شریعت پر چلنے کی توفیق اصلاح کی فکر گناہوں سے بچنے کا اہتمام ہے تو تنزلی کیسی۔ بارہا اس کو سمجھایا جا چکا ہے کہ یہ احساس شیطان کا دھوکہ ہے اس سے بچو۔ جو شیخ کی بات پر اعتماد نہیں کرتا پریشانی کا شکار ہوتا ہے ہوشیار ہو جاؤ شیطان آپ کو مایوس کر کے محروم کرنا چاہتا ہے۔اپنے کو ناقص اور دوسروں کو مقابلہ میں پیچھے رہ جانے کی حسرت اس لحاظ سے تو صحیح ہے کہ دین میں آگے بڑھنے کی فکر پیدا ہو لیکن اگر یہ خیال مایوسی پیدا کرتا ہے تو سمجھ لو کہ یہ شیطان کا حربہ ہے۔

۵۹۹ حال: الحمدللہ حضرت والا اپنے اختیار سے جھوٹ نہیں بولا، (۲) تجسس، ٹوہ لینا، کسی کا خط یا S.M.S پڑھنا، الحمدللہ ایک بار بھی غلطی نہیں ہوئی۔ (۳) حضرت والا ذہن میں اس وقت تو یہی آرہا ہے کہ پندرہ دن شاید کسی کو اپنے اختیار سے زبان سے تکلیف نہیں دی، واللہ اعلم۔

جواب: ماشاءاللہ حالات مبارک ہیں۔

۶۰۰ حال: مگر حضرت والا مجھ سے تنقید، طنز، تحقیر برداشت نہیں ہوتی، حضرت والا نے ارشاد فرمایا تھا کہ سوچا کرو کہ اگر میرے عیوب ان پر کھل جاتے تو اور برا بھلا کہتے حضرت والا شاید اس وقت میں سوچتی نہیں ہوں اسی لیے جی بُرا ہوتا ہے اور دل تنگ ہونے لگتا ہے۔حضرت والا میں چاہتی ہوں مجھ میں برداشت اور صبر آجائے مجھ پر رویے، طنز، تنقید اتنا اثر نہ ڈالے نہ چاہتے ہوئے

بھی میں کھلے دل سے ان کو برداشت نہیں کر پاتی، تب پھر تنقید وطنز کرنے والے سے دل برا ہوتا ہے دوری محسوس ہوتی ہے چاہے وہ کتنا قریبی رشتہ ہو، حضرت والا میں اصلاح کی اور دعا کی محتاج ہوں کیونکہ حضرت اقدس اس قسم کی پوزیشن میں مجھے لگتا ہے جیسے دل کی دنیا بالکل برباد ہوگئی اور زندگی تلخ محسوس ہوتی ہے، بہت زیادہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

جواب: دوسروں کے بے جا طنز، تنقید وتحقیر سے دل کو تکلیف ہونا کوئی گناہ نہیں اور تکلیف پہنچانے والے سے دل برا ہونا اور دل کا اس سے پہلے جیسی قربت محسوس نہ ہونا بھی گناہ نہیں بس دل میں کینہ نہ ہو یعنی اس سے انتقام لینے کی فکر اور تدبیر نہ کریں۔ لوگوں کے رویہ پر صبر کریں اس سے بہت فائدہ ہوگا۔

۶۰۱ حال: حضرت والا مرد حضرات آتے جاتے ہیں نام نہیں تو چہرہ تو آپ والا کو یاد رہتا ہوگا جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہوں گے ان کا نام یا ان کا چہرہ سامنے آتا ہوگا مگر حضرت والا ہم خواتین کا تعلق تو خط یا بہت ہوا فون کے ذریعہ ہوتا ہے حضرت والا دل میں بار بار آتا ہے میرا تو کوئی ایسا کام نہیں کوئی عمل ایسا نہیں جس سے آپ والا کی خصوصی دعاؤں میں میرا بھی حصہ ہو، حضرت والا مردوں کے مزے ہیں کہ آپ والا کی دعائیں بھی لیتے ہیں، صحبت بھی اٹھاتے ہیں اور آپ والا کی مبارک نظر بھی ان پر پڑتی رہتی ہے۔

جواب: عورتوں پر جب نبی کی نظر نہیں پڑی اور ان میں ایسی صحابیات ہوئیں جو مردوں سے بھی آگے نکل گئیں اور بہت سی ولیہ ایسی ہوئیں جو مردوں سے بھی بازی لے گئیں پس جو مرد یا عورت زیادہ متبع سنت ہو اس کو خود بخود شیخ کا فیض پہنچتا ہے۔ ان کے چہرہ کا شیخ کے ذہن میں ہونا ضروری نہیں جو عورتیں زیادہ متبع سنت ہیں ان کے لیے مردوں سے بھی زیادہ دل سے دعا نکلتی ہے۔

اسی طالبہ کا دوسرا عریضہ

۶۰۲ حال: حضرت والا کچھ دنوں سے مجھے خواہشات زیادہ ہونے لگی ہیں، جیسے حضرت والا ہمارے گھر میں کچھ تعمیراتی کام ہورہا ہے، تو حضرت مجھے بہت زیادہ خواہش ہوتی ہے کہ یہاں یہ ہوجائے، وہ ہوجائے، بعض کا ذکر کردیتی ہوں بعض کا نہیں، حضرت والا جب میں ان کا ذکر کرتی ہوں یا دل میں رکھتی ہوں تو دل کے کسی گوشے میں ملامت محسوس ہوتی ہے کہ یہ کیا ٹھیک دنیا داروں جیسی سوچ...... اسی طرح حضرت والا کپڑوں کا معاملہ ہے، جیسے کبھی میرا دل چاہتا ہے کہ میں والدہ سے کہوں کہ مجھے سوٹ سلوانا ہے یا کچھ اور......تو بعض مرتبہ (بلکہ کچھ عرصے سے زیادہ تر) مجھے جھجک آتی ہے جس کی وجہ سے دل کپڑوں میں دوسری چیزوں میں بہت عرصے مشغول رہتا ہے، بار بار خیال آتا ہے دھیان اس طرف رہتا ہے، یہ کیفیت مجھے خود اچھی نہیں لگتی، مگر ایسا ہوتا ہے۔

جواب: دل چاہنا کچھ برا نہیں اگر ضرورت سے زیادہ ہے تو دل چاہنے پر عمل نہ کریں اور ضرورت سے زیادہ کپڑے نہ بنائیں، بار بار دھیان آنے میں بھی کوئی حرج نہیں کہ غیر اختیاری ہے لیکن اپنے اختیار سے اس میں مشغول نہ ہوں اور دنیا کی چیزوں کا غم نہ کھائیں کہ فانی غم ہے اس لیے بے ہودہ ہے سوچیں کہ نہ مکان اور دنیا کا ساز وسامان رہے گا نہ میں رہوں گی۔

۶۰۳ حال: حضرت والا اس بار جب مجھے ایسی کوئی خواہش ہوئی (ناجائز اور گناہ والی نہیں مگر ٹھیک دنیا والی) تو میں نے دعا بھی ایسے ہی مانگی کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہ چیزیں آپ سے بڑھ کر پیاری نہیں ہیں آپ مجھے یہ چیزیں اپنی ذات کے پیار کے ساتھ عطا فرما، اگر یہ چیزیں مجھے مل گئیں اور آپ نہ ملے تو ایسی لاکھوں ہزاروں چیزیں مجھے نہیں چاہیے، آمین۔ پتا نہیں حضرت والا یہ دعا میں دل سے بھی مانگتی ہوں یا محض الفاظ ادا ہوتے ہیں۔

جواب: محض الفاظ ادا ہونا بھی کافی ہے اور یہی مطلوب ہے خواہ دل ساتھ نہ دے۔

٦٠٤ حال: تعریف کا شوق ہونا: حضرت والا یہ مجھ میں بہت بڑا زہر ہے حضرت والا بار بار دل میں آتا ہے کہ میرے اس کام کی تعریف ہو اور حضرت والا جو تعریف کرتا ہے اس کی دل میں نا چاہتے ہوئے بھی قدر اوروں سے بھی زیادہ ہوتی ہے، حضرت والا دل یہی چاہتا ہے کہ تعریف ہو دین کے لحاظ سے مثلاً کہیں والدہ کے ساتھ گئی ہوں تو والدہ کسی اور کا تذکرہ کریں کہ وہ پردہ ایسے کرتی ہے یا غیر شرعی رسوم میں نہیں جاتی تو نا چاہتے ہوئے بھی دل میں بار بار آتا ہے کہ میرا بھی ذکر کریں جب ذکر ہو جاتا ہے تو ظاہر یہ کرتی ہوں کہ مجھے اچھا نہیں لگا جیسے بڑی تواضع والی ہوں مگر دل کے کسی گوشے میں خوشی محسوس ہوتی ہے حضرت والا علاج کی طلب گار ہوں۔

جواب: تعریف کرنے والے کو زبان سے منع کر دیں کہ اس سے میرے باطن کو سخت نقصان پہنچتا ہے اس کا خاص اہتمام کریں اور نفس سے کہیں کہ اگر میرا فلاں فلاں عیب اس پر ظاہر ہو جائے تو پھر یہ تعریف کے کرنے والا کس قدر ذلیل اور حقیر سمجھے گا۔ پس غنیمت سمجھ کہ لوگ تحقیر نہیں کرتے ورنہ اگر اللہ تعالیٰ پردہ پوشی نہ فرماتے تو بجائے تعریف کے لوگوں کی زبان پر نفرت وتحقیر کے تذکرے ہوتے۔

....

تقدیر کے متعلق اشکال اور جواب

٦٠٥ حال: اللہ تعالیٰ عزوجل شانہٗ اپنے بندوں سے امتحان کیوں لیتا ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ کون اچھا عمل کرتا ہے تو کیا اس کو پتہ نہیں؟

جواب: تا کہ بندوں کو دِکھائے کہ اللہ کے نیک بندے ایسے ہوتے ہیں اور نافرمان بندے ایسے ہوتے ہیں اور دونوں کا عمل قیامت کے دن خود ان پر حجت

ہو۔ اللہ تعالیٰ کو تو ازل سے ابد تک کا سب علم ہے۔

۶۰۶ حال: بلکہ اس نے تقدیر میں پہلے سے سب کچھ لکھ لیا ہے اور اس اعتبار سے کہ تقدیر میں اس نے خود سب کچھ لکھا ہے تو پھر بے بس انسان عذاب کا کیوں کر مستحق ہے۔ کیونکہ انسان لکھے ہوئے تقدیر پر ہی چلایا جاتا ہے چلتا نہیں۔

جواب: تقدیر کے لکھے کی مثال ایسی ہے جیسے ریل کا ٹائم ٹیبل۔ کیا ٹائم ٹیبل میں لکھے ہوئے کی وجہ سے ریل مجبور ہوتی ہے اسٹیشن پر پہنچنے کے لیے، بلکہ ریل جہاں جہاں جانے والی ہے اپنے علم کے اعتبار سے لکھ دیا گیا ہے لیکن انسان کا علم چونکہ ناقص ہے اس لیے اس میں کبھی تخلف ہو جاتا ہے اور ریل کا ٹائم آگے پیچھے ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ چونکہ عالمِ مطلق ہیں اور ازل سے ابد تک کا علم رکھتے ہیں لہٰذا بندے اپنے اختیار سے جو اعمال کرنے والے تھے ان کو اللہ نے لکھ دیا۔ پس تقدیر علم الٰہی کا نام ہے امرِ الٰہی کا نام نہیں ہے جو کچھ ہم کرنے والے تھے اللہ نے اپنے علم کامل کی وجہ سے اس کو لکھ دیا ہے لکھے جانے کی وجہ سے وہ عمل صادر نہیں ہوتا، ہم جو کرنے والے تھے وہ تقدیر میں لکھا گیا ہے۔

۶۰۷ حال: دوسرا وسوسہ یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ماضی پر عالم ہے تو امتحان کیوں لیتا ہے کیونکہ امتحان تو ماضی میں آزمانے کا نام ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ماضی پر عالم ہے۔

جواب: اس کا جواب تو اوپر دیا جا چکا ہے اللہ تعالیٰ امتحان اپنے جاننے کے لیے نہیں لیتے کیونکہ ان کو تو ماضی حال مستقبل سب کا علم ہے اللہ تعالیٰ امتحان بندوں پر حجت قائم کرنے کے لیے لیتے ہیں کہ تم نے یہ اعمال کیے تھے جن کی یہ جزا یا سزا ہے۔

۶۰۸ حال: اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ ماضی پر عالم نہیں بلکہ قادر ہے یعنی جس وقت ماضی میں وہ جو کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ تو کیا یہ آدمی کافر ہوا۔ اگر کسی کے دل میں صرف وسوسہ آجائے تو یہ بھی کافر ہوا۔

جواب: کفریہ عقیدہ رکھنے سے کافر ہوتا ہے، وسوسہ سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وسوسہ تو ایمان کی علامت ہے۔ وسوسہ آئے تو بس اس پر عمل نہ کریں آپ پکے مومن ہیں۔ وسوسہ کی مثال کتے کی سی ہے وہ بھونکتا رہے آپ اپنا راستہ چلتے رہیں تو آپ کا کوئی نقصان نہیں لیکن اگر اس سے الجھو گے یا اس کو چپ کرنے کی کوشش کرو گے تو اور بھونکے گا۔ وسوسہ کا علاج عدم التفات ہے یعنی نہ اس میں مشغول ہوں نہ اس کو بھگانے کی کوشش کریں کسی مباح کام میں لگ جائیں۔

۶۰۹ حال: کیا اللہ تعالیٰ کو پہلے سے پتہ ہوتا ہے کہ کل میرا بندہ میری عبادت کرے گا۔

جواب: اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے **وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ**۔

۶۱۰ حال: تیسرا وسوسہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے یا پسند ہے کہ ساری مخلوق ہدایت پر آجائے۔ لیکن مخلوق آتی نہیں۔ تو کیا اللہ تعالیٰ اس پر قادر نہیں ہے کہ ساری مخلوق کو ہدایت کرے۔

جواب: بالکل قادر ہے لیکن اگر ہر ایک کو ہدایت دے دیں تو امتحان کس چیز کا ہو۔ دنیاوی امتحان میں کیا ممتحن ہر ایک کو پاس کرنے پر قادر نہیں لیکن گر پاس کر دے تو امتحان کس چیز کا۔ اس لیے ہدایت کا اختیار بندوں کو دے دیا کہ جو چاہے عمل کر کے جنت لے لے اور جو چاہے اس پر عمل نہ کر کے جہنم خرید لے۔ ہدایت کو قبول کرنے اور نہ کرنے پر جزا اور سزا ہے:

﴿**فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ**﴾

(سورۃ الزلزال، آیات: ۸-۷)

بندوں کا عمل ان پر حجت ہوگا۔

۶۱۱ حال: تو پھر کیوں نہیں کرتا؟ اگر آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ انسان خود ہدایت پر آجائے تو کیا انسان اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر کوئی کام کرسکتا ہے۔

جواب: جو ہدایت کا ارادہ کرتا ہے اس کو توفیق بھی عطا فرما دیتے ہیں۔

٦١٢ حال: ان وساوس کے ہاتھوں میری نماز میں وہ مزہ نہیں جو کبھی تھا۔

جواب: یہ اس لیے ہے کہ آپ کو شیطان نے اس مسئلہ میں الجھا دیا جس پر ایمان لانا ضروری ہے اور اس پر غور وخوض کرنے کو منع فرمایا گیا ہے۔ بس کہہ دو اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ اور مطمئن رہو۔

٦١٣ حال: لہٰذا جہاں تک ہو سکے عقلی دلائل سے رحم فرمائیں تا کہ میرا دل بھی مطمئن ہو جائے اور بعض جاہل لوگوں کا جواب بھی بن جائے۔ ورنہ پھر ہم ویسے بھی کہتے ہیں کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ۔ میں حضرت والا سے بیعت ہوں۔

جواب: عقلی دلائل سے کام نہیں بنتا بے دلیل اللہ و رسول کے احکام کو ماننے سے کام بنتا ہے۔ ایمان پر قائم رہنے کا اور ایمان پر مرنے کا یہی راستہ ہے دلائل والا راستہ نہیں۔ آپ لوگوں کی فکر نہ کریں اپنی فکر کریں کوئی آپ سے الجھے تو کہہ دو کہ کسی عالم سے رجوع کرو میں عالم نہیں ہوں۔

....

٦١٤ حال: بندہ مجموعۂ رذائل و امراض ہے، کس مرض کا ذکر کروں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اتنے عظیم شخص سے باوجود اپنی نااہلیت و سفاہت کے ملاقات ہوگئی محض اللہ کا فضل سمجھتا ہوں لیکن حضور والا سے براہ راست بالمشافہ ملاقات کی ہمت نہیں ہوتی اس لیے اکثر خدمت میں حاضر نہیں ہو پاتا۔ بعض سے سنا کہ ہچکچانا بھی عظمتِ شیخ کی دلیل ہے۔ لیکن ایک محترم خلیفہ جو میرے انتہائی مشفق ہیں ان سے سنا کہ نہ ملنا قلت محبت ہے تو یہ جملہ سننے کے بعد اب میرا کوئی ٹھکانہ نہیں الٰہی یہ کہاں آ کر اٹک گیا ہوں...... سچ عرض کرتا ہوں میں اپنی نالائقیوں کے سبب ملنے سے کتراتا ہوں الحمدللہ پاکستان کے تمام بزرگوں سے ملاقات کرتا ہوں کبھی ایسی حالت نہ ہوتی تھی جیسی ہیبت مجھ پر یہاں آ کر طاری

ہوجاتی ہے۔معلوم نہیں میری قسمت کا کیا بنے گا۔ مجھے معاف کردیں حضور دعا فرمادیں کہ یہ حجاب پرے ہٹ جاوے الحمدللہ مجھے کبھی کبھار لگتا ہے کہ یہ عظمتِ شیخ ہی ہے۔

جواب: عظمتِ شیخ تو مبارک حال ہے لیکن محبت ایسی ہو جو عظمتوں کی رعایت کے ساتھ محبوب کی ملاقات پر مجبور کردے۔عاشق کا تو یہ حال ہوتا ہے ؎

حیا طاری ہے تیرے سامنے میں کس طرح آؤں
نہ آؤں تو دل مضطر کو لے کر پھر کہاں جاؤں

۶۱۵ حال: الحمدللہ! بدنظری وغیرہ سے اجتناب کرتا ہوں لیکن قلبی میلان میں بعض اوقات بلکہ اکثر اوقات مبتلا رہتا ہوں اگر کبھی کسی حسین یا حسینہ سے نظر بچا لیتا ہوں تو سوچتا رہتا ہوں کہ وہ کیا سوچ رہا ہوگا یا ہوگی۔ بلکہ اگر کوئی حسین پیچھے کھڑا ہو تو خیالات کا دائرہ پشت کی طرف ہوتا ہے اگرچہ عیناً نہیں دیکھتا۔اس مرض کا ازالہ چاہتا ہوں۔

جواب: میلان تک تو گناہ نہیں لیکن اس کے بعد اس کا قصداً دھیان یا اس کی طرف توجہ رکھنا اقدام فاسقانہ اور دائرۂ رحمت حق سے دور ہونا ہے کیونکہ یہ حسین سے صرف عیناً دوری ہے،قلباً اور قالباً اس سے قرب ہے لہٰذا ایسے مقامات سے جسم کو فوراً دور لے جاؤ اور قلب کو بھی دور لے جاؤ یعنی کسی مباح کام یا گفتگو میں لگادو۔

۶۱۶ حال: میرے لیے دعا فرمادیں کہ جس طرح کا دردِ محبت خداوندکریم نے حضور والا کو بخشا ہے حضور نے تو غم اٹھانے میں بہت ہی عمیق قسم کے زخم سہے ہیں اور ہمارا اتنا حوصلہ کہاں بس خداوندکریم اس جلے ہوئے کباب دل کی صحبت کی برکت سے ایک ذرۂ دردِ محبت عطا کردے۔

جواب: دل سے دعا ہے۔

۶۱۷ حال: مجلس میں حضور والا کی ایک نظر مبارک یکبارگی اچانک ٹکرائی اس

کی کسک اور جلن اپنے قلب میں بڑی شدت سے محسوس ہوئی۔ اے کاش! اس نظرِ کرم کی برکت سے میرا بیڑا پار لگ جائے۔

جواب: آپ کا مزاج عاشقانہ ہے آپ ذرا سی محنت کرلیں ان شاء اللہ بہت جلد منزل مقصود تک پہنچو گے۔ شیخ سے محبت تمام مقامات کی مفتاح ہے۔

....

۶۱۸ حال: بعد تسلیم بعد تعظیم کے گذارش خدمت سراپا خیر و برکت میں یہ ہے کہ مجھ میں بے صبری کا مرض ہے کسی بھی قسم کا صبر مجھ میں نہیں عبادات میں صبر نہیں دل غیر حاضر رہتا ہے کوئی بھی عمل کرتا ہوں اس پر دوام نہیں اور کسی عبادت میں دل نہیں لگتا۔

جواب: بہ تکلف عبادت کرنا بھی صبر ہے دل کو بار بار حاضر کرنا اور نماز و ذکر میں بہ تکلف دل لگانا بھی صبر ہے عبادت مطلوب ہے دل لگنا مطلوب نہیں بہ تکلف دل لگانا مطلوب ہے۔

۶۱۹ حال: اور صبر کی یہ قسم تو مجھ میں نہیں یعنی گناہوں سے نفس کو روکنا یہ بڑا ہی مشکل کام ہے کئی کئی روز تک رکنے کے بعد پھر کوئی نہ کوئی غلطی ہو ہی جاتی ہے اور گناہ ہو جانے کے بعد اس کی تلافی میں بھی سستی ہوتی ہے اور نہ ہی ندامت ہوتی ہے اور جس طرح توبہ کا حق ہے وہ بھی نہیں ہوتا اور گناہ سے بچنے کے لیے ہمت کو استعمال کرنے کی ہمت بھی نہیں ہوتی اور تقویٰ کا عزم دل میں پیدا ہوا ایسا بھی نہیں ہوتا۔ حضور نفس کو گناہوں سے بچانا مشکل کام ہے۔

جواب: مشکل ہے اس لیے تو اجر بھی عظیم ہے جب غلطی ہو جائے تو بہ تکلف توبہ کریں خواہ دل میں ندامت نہ محسوس ہو ندامت نہ محسوس ہونے پر جو قلق ہو رہا ہے یہ بھی ندامت کی ایک قسم ہے۔ توبہ کا حق یہ ہے کہ بہ تکلف توبہ کریں تقویٰ کا عزم پیدا ہونا ضروری نہیں عزم کرنا ضروری ہے۔

۶۲۰ حال: اور مصیبتوں پر بھی صبر نہیں ہوتا دل میں اعتراض پیدا ہونے لگتا ہے اور زیادہ پریشانی میں اس مصیبت کو لوگوں سے شکایت کرنا بھی ہوجاتا ہے اور اگر کوئی شخص میری طبیعت کے خلاف کچھ کہہ دے تو اس پر صبر نہیں ہوتا غصہ بھڑک اٹھتا ہے۔

جواب: اعتراض کا وسوسہ آنا اور ہے اعتراض اور ہے اگر وسوسہ ہو یا اعتراض پیدا ہو تو اپنے اعمال کو یاد کریں کہ جو سر آگ برسنے کے قابل تھا اس پر ہلکی مصیبت آئی اللہ نے ہلاکت سے بچالیا۔ دل ہلکا کرنے کے لیے اپنے ہمدرد سے اپنی پریشانی کو بیان کرنا بھی شکایت نہیں بس اللہ تعالیٰ پر اعتراض نہ کرو راضی برضا رہو طبیعت کے خلاف بات اگر حق ہے تو پھر اس پر غصہ کرنا تکبر ہے، لہٰذا اگر سچی بات ہے تو قبول کرو اور اپنی غلطی کا اعتراف کرو۔

....

۶۲۱ حال: بعد سلام مسنون بندہ ناچیز تقریباً ۸/سال سے خانقاہ سے متعلق ہے اور مجلس میں بھی آتا جاتا ہے مواعظ بھی پڑھتا ہے اور تین خطوط بھی لکھ چکا ہے جس سے بندہ نے اپنے زندگی میں ایک انقلاب محسوس کیا ہے اور کبھی تو سوچتا ہے کہ اگر یہ تعلق نہ ہوتا تو پتہ نہیں ہمارا کیا حال ہوتا۔ لیکن اس کے باوجود جب دوسرے پہلوؤں سے سوچتا ہوں کہ دوسرے لوگ تھوڑی مدت میں کہاں سے کہاں تک پہنچ جاتے ہیں اور میں وہیں کا وہیں کھڑا ہوں۔

جواب: پچھلی حالت پر غور کرو کہ گناہ کم ہوئے یا نہیں؟ اگر کم ہوئے تو یہ کامیابی نہیں ہے؟ رفتہ رفتہ ہی بندہ اللہ تک پہنچتا ہے ترقی ہوتی رہتی ہے پتہ نہیں چلتا۔ مطمئن رہیں۔

۶۲۲ حال: اس کے وجوہات جو میرے ذہن میں ہیں پہلا تو یہ کہ خط و کتابت کی سستی بہت ہے دوسری یہ کہ بندہ نے تقریباً چار پانچ مرتبہ دس دس دن وغیرہ

خانقاہ میں لگائے ہیں لیکن حضرت والا سے جو تعلق پیدا ہونا چاہیے تھا وہ پیدا نہ کرسکا اور جس کی وجہ یہ ہے کہ بندہ جب حضرت والا سے ملنے کا ارادہ کرتا ہے تو دل میں فوراً یہ بات آجاتی ہے کہ میرے اس عمل سے حضرت والا کو تکلیف ہوگی جس کی وجہ سے حضرت والا سے ملاقات بھی بہت کم ہوجاتی ہے اور دل میں خدمت کا جذبہ بھی ہے لیکن مذکورہ بالا وجہ سے رک جاتا ہوں براہ کرم میری ایسی رہنمائی فرمائیں جس سے میرا استفادہ کرنا آسان ہو اور حضرت والا کو بھی تکلیف اور بار خاطر نہ ہو۔

جواب: ملاقات سے کیوں تکلیف ہوگی جیسے اور لوگ آتے ہیں آپ کو بھی آنا چاہیے اجازت لے کر خدمت بھی کرسکتے ہو ادب کے ساتھ کوئی عمل بار خاطر نہیں ہوتا۔

۶۲۳ حال: حضرت والا بندہ اپنے اصلاح کا طالب ہے اور اللہ تعالیٰ کا تعلق چاہتا ہے اور آپ سے عاجزانہ اور مؤدبانہ عرض ہے کہ بندہ کی رہنمائی فرمائیں تاکہ وصول الی اللہ آسان ہوجائے اس میں حضرت والا جو حکم فرمائیں گے بندہ کو ان شاء اللہ مطیع پائیں گے۔

جواب: اصلاح کا یہی طریقہ ہے جو آپ نے اپنایا ہوا ہے یعنی مجلس میں حاضری، اطلاع حالات اور اتباع تجویزات لیکن پابندی کریں، سستی نہ کریں۔

....

۶۲۴ حال: حضرت میں خود محسوس کرتی ہوں معمولات میں وہ اخلاص نہیں رہا۔ کیونکہ معمولات میں کوئی مزہ نہیں آتا مجبوراً کرتی ہوں۔

جواب: مزہ نہ آنا عدم اخلاص کی دلیل نہیں، جب مخلوق کو دکھانے کی نیت نہیں تو اخلاص ہے، انشراح نہیں ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔

۶۲۵ حال: مجھے لگتا ہے میرے سارے تعلق ختم ہوگئے ہیں حضرت شیخ سے عقیدت

اور محبت کا تعلق جو پہلے محسوس ہوتا تھا وہ بھی اب اس حد تک محسوس نہیں ہوتا۔

جواب: اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ کبھی اللہ تعالیٰ سے تعلق اور محبت بہت محسوس ہوتی ہے اور کبھی کم محسوس ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہوتا ہے تو شیخ سے اگر محبت کم محسوس ہو تو کیا تعجب ہے، شیخ نعوذ باللہ کیا اللہ تعالیٰ سے زیادہ ہے۔ تعلق کم محسوس ہونا تعلق کم ہونے کی دلیل نہیں۔

٦٢٦ حال: حضرت میرے دیور پچھلے دنوں عید پر سعودی عرب سے آئے۔ مجھے ڈر تھا پردہ کیسے کروں گی مشکل ہوگی، ساس ناراض ہوگی۔ الحمدللہ پردہ بھی ہوگیا اور کوئی ناراض بھی نہیں ہوا۔ کبھی کبھی سامنا ہوگیا جس کی بڑی شرمندگی ہوئی وہ (دیور) ۲۰/دن رہے دو دفعہ ایسا ہوا کہ کھانا ایک ہی دستر خوان پر کھانا پڑا لیکن الحمدللہ سامنا نہیں ہوا اور میں چند لقموں کے بعد ہی اٹھ گئی۔ اس کے بعد میرے شوہر نے بہت کہا کہ کچھ نہیں ہوتا تم نقاب کر لینا لیکن میں نے ساتھ نہیں کھایا۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ۔ جو اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنے کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ مدد فرماتے ہیں۔

....

٦٢٧ حال: حضرت والا یہاں ہمارا خواتین کا مدرسہ ہے جہاں ایک قاری صاحب ہیں وہاں سے میں نے نو پارے ناظرہ پڑھے ہیں اب گھر میں بچوں کی مصروفیت کی وجہ سے مدرسہ نہیں جا سکتی۔

جواب: ہمارے بزرگوں نے عورتوں کا مردوں سے پردہ سے پڑھنا بھی پسند نہیں فرمایا۔ اگر پڑھنا ہے تو کسی قاریہ سے پڑھو۔

٦٢٨ حال: میں چاہتی ہوں کہ اپنی بچی سے جس کی عمر بارہ سال ہے اسی مدرسہ سے ناظرہ پڑھ چکی ہے اور تیسرا پارہ حفظ کر رہی ہے پڑھ لوں لیکن ہمارے قاری صاحب منع کرتے ہیں اور میں خود بھی مطمئن نہیں ہوتی کہ پتہ نہیں یہ غلطیاں صحیح

نکالے گی یا نہیں بہت پریشان ہوں کہ پتہ نہیں پورا قرآن پاک کب صحیح ہوگا۔ قاری صاحب کہتے ہیں کہ کم عمر استاد سے قرآن پاک نہیں پڑھنا چاہیے۔

جواب: غلط کہتے ہیں۔ حضرت مفتی محمد حسن امرتسری خلیفہ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگرد سے قرآن پاک کے حروف کی تصحیح کی لیکن شرط یہ ہے کہ پڑھانے والے کی تجوید صحیح ہو۔

۶۲۹ حال: حضرت والا قضائے عمری پہلے پڑھتی تھی اب مصروفیت کی وجہ سے نہیں پڑھ سکتی بہت پریشان ہوتی ہوں کیا کروں۔

جواب: کیسی مصروفیت! نوافل و وظائف ضروری نہیں قضائے عمری ضروری ہے۔ ہر فرض نماز کے ساتھ ایک وقت کی قضا پڑھ لیں۔ فرض اور وتر کی قضا ہے سنتوں کی قضا نہیں ہے۔

....

۶۳۰ حال: حضرت اقدس ایک بات یہ دریافت کرنی تھی کہ اب گھر میں امی کے پاس میں ہوتی ہوں۔ امی کو بازار وغیرہ کبھی جانا پڑے تو لازماً نا چاہتے ہوئے بھی مجھے جانا پڑتا ہے حضرت والا میں دو تین بار گئی ہوں مگر جانے سے اتنی بری حالت ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے اور حضرت والا مجھے لگتا ہے جیسے کوشش کے باوجود نظر کی حفاظت صحیح نہیں ہوئی عام چلتے پھرتے تو الحمد للہ نظر جھکی رہی مگر جس دکان سے کچھ خریدا وہاں لگتا ہے جیسے نظر پڑ گئی اور حضرت والا نفس و شیطان دل میں ڈالتے ہیں کہ نظر اچانک پڑی ہے ارادہ نہیں تھا۔

جواب: بس استغفار کرلیں۔ اگر بار بار نظر پڑی تو یہ پڑی نہیں نفس نے ڈالی ہے۔ دس نفل پڑھیں۔

۶۳۱ حال: حضرت والا ایک بات یہ کہ مجھے لگتا ہے جیسے مجھے نیکی کا بڑا زعم رہنے لگا ہے جیسے میں شرعی پردہ کرتی ہوں تو دل چاہتا ہے کہ میرے ہر انداز سے

ظاہر ہو کہ میں شرعی پردہ کرتی ہوں حضرت والا یہ مجھے اس لیے لگا کہ ایک دن امی نے مجھے کہا کہ جیسے اور لڑکیاں Skin رنگ کے موزے پہنتی ہیں تم وہ پہن لیا کرو کالے رنگ کے نہ پہنا کرو اس پر میں نے کہا کہ امی جان مجھے ایسا کرنا ایک تو اچھا لگتا ہے دوسرا یہ کہ کالے رنگ کے موزوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شرعی پردہ کیا ہے Skin رنگ کے موزے تو لگتا ہے جیسے پہنے ہوئے ہی نہیں۔ حضرت والا تب سے مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں یہ سب شرعی پردہ کرنا دکھاوا ہی نہ ہو جائے...... حضرت والا دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائیں، آمین۔

جواب: اس زمانے میں شرعی پردہ کا اظہار کرنا جبکہ لوگ پردہ کو اچھا نہیں سمجھتے باعث اجر عظیم ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اور یہ دکھاوا مبارک ہے، دکھاوا وہ مذموم ہے جس میں مخلوق کی رضا کا قصد ہو اور اکثر لوگ پردہ سے راضی نہیں تو دکھاوا کہاں ہوا۔

۶۳۲ حال: حضرت والا دل میں مال و دولت کی محبت لگتی ہے حضرت والا کپڑوں کی محبت، زیب و زینت کی خواہش، پیسے والے کی عزت کرنا، دل ان سب باتوں سے بھرا ہوا لگتا ہے اپنے آپ کو امیر ظاہر کرنے کی خواہش بھی معلوم ہوتی ہے۔

جواب: دنیا کی فنائیت کو سوچا کریں کہ جو چیزیں چھوٹنے والی ہیں ان سے کیا دل لگانا۔ نہ عزت و تعریف کرنے والے رہیں گے، نہ مال و دولت رہے گا نہ میں رہوں گی۔

....

۶۳۳ حال: تربیتِ عاشقان خدا میں حضرت ڈاکٹر صاحب کے خطوط/ جوابات پڑھے دوبارہ سہ بارہ پڑھے ایک عجیب سا روحانی سرور ملا۔ میں کافی دنوں تک یہ پڑھتا رہا پھر اس کی فوٹو کاپی کرا کے وہ حال/ جواب جو مجھے بعینہ اپنے حال پر موزوں لگتے تھے انہیں مارکر سے انڈر لائن کیا ہے مثلاً یہ فقرہ آبِ زر سے لکھنے

کے قابل ہے۔'' ذکر کا ناغہ روح کا فاقہ ہے، معمولات کی ادائیگی کو زندگی کا سہارا سمجھیں تعلق مع اللہ اور رضائے الٰہی کی دولت کو اپنا سرمایہ، باقی ایام ولیالی خالی ہی خالی ہیں۔ تدبیرِ مناسب، محنت اور دعا کر کے بےفکر رہیں اور نتیجہ کو حق تعالیٰ کے سپرد کر کے راضی بہ رضا رہیں۔ دعا ہی اصل سبب ہے پھر حق تعالیٰ کے فیصلے کے بعد اسباب خود دعا کرنے والے کو تلاش کرتے ہیں۔'' مندرجہ بالا احوال کے علاوہ حضرت ڈاکٹر موصوف کا یہ حال کہ حضرت والا کے والا نامہ کا انتظار رہتا ہے میرے حال کا ترجمان ہے۔ پھر آخر میں قابل رشک مقام وہ ہے جہاں آپ نے ڈاکٹر صاحب موصوف کی شیخ کی نسبت اور عقیدت اور اظہارِ محبت کی جھلک کو پرمسرت انداز میں دعاؤں سے نوازا اور دعائیں بھی ایسی کہ بار بار پڑھ کر مجھے عجیب تسلی ہوتی ہے کہ ہمارے شیخ ہمارے لیے کتنی دعائیں کرتے ہیں اور بار بار حرمین شریفین کی حاضری کی دعا سے میری آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔

جواب: آپ کے خط سے دل خوش ہوا احقر کے جوابات سے آپ کو جو نفع ہوا یہ احقر سے آپ کی مناسبت کی دلیل ہے اور نفع کا مدار مناسبت پر ہے کمالات پر نہیں۔

٦٣٤ حال: خط ہر بار پوسٹ کرتے ہوئے خیال آتا تھا کہ نہ جانے حضرت والا خود خط پڑھتے ہوں گے علالت اور ضعف کی وجہ سے یا نہیں۔ مگر حضرت والا آپ کا یہ فقرہ کہ'' آپ کا یہ محبت نامہ یہاں کے بعض خصوصی احباب کو دِکھایا بہت مسرور ہوئے۔'' پڑھ کر حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کے تعلق شیخ کی مزید ترقی کے لیے دل سے دعا نکلی۔ پھر اپنی بھی ہمت بڑھی کہ اتباع شیخ میں ہمت کرو تو محبتِ کاملہ بھی تمہیں عطا ہوگی۔ آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ مجھ جیسے کاہل ناکارہ کو حق تعالیٰ نفس پرستی اور شہوت پرستی کی زندگی سے چھٹکارا دیں اور نفس وشیطان کے شکنجے سے جان چھڑانے کی ہمت وتوفیق عطا ہو۔

جواب: جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

٦۳۵حال: اللہ پاک سے دعا ہے کہ حضرت اقدس کو کامل صحت نصیب فرمائیں اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پہ سلامت رہے اور ہمیں آپ کی صحیح قدر کرنے کی توفیق نصیب ہو آمین۔ حضرت اقدس سے بیعت ہوئے مجھے ۴/سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ بیعت کے وقت مجھے اس کا مقصد پتا نہ تھا۔ بس سنا کہ یہ سنت ہے تو سوچا کہ چلو سنت پوری کرلوں میں چونکہ دنیاوی تعلیم کافی حاصل کرچکی تھی اور وہ بھی بڑے بڑے اداروں میں ہوسٹلوں میں رہ کر میرے علم میں ایسے بیسیوں واقعات تھے کہ اولاد کس طرح والدین کو بے وقوف بنادیتی ہے۔ آج کل آدمی کس طرح اپنے محرم رشتوں کو پامال کررہے ہیں۔ لڑکیوں کے ساتھ خاندانوں میں کیا ہورہا ہے۔ والدین کو پڑھنے کا بتا کر اولاد کہاں جاتی ہے کیا کرتی ہے کمپیوٹر پر کیا ہورہا ہے میں چونکہ ایک بیٹے کی ماں بن گئی تھی باہر کے حالات کو کافی جانتی تھی اور یہ سوچتی تھی کہ جب یہ بچہ جوان ہوگا، ان شاء اللہ تو میں اس کو کس طرح صحیح راستہ دے پاؤں گی اور میں اپنے آپ کو اس بات کا اہل نہیں سمجھتی تھی کہ میں اس کی تربیت اکیلے کرسکوں گی۔ حضرت اقدس جس مضمون پر اتنا اچھا بیان کرتے ہیں وہ مجھے اپنے خوف کے عین مطابق لگا اور میں اس کو گود میں اٹھا کر اتوار کو خانقاہ آنا شروع ہوگئی۔ لیکن میں مسلسل نہیں آتی تھی کبھی آتی کبھی نہیں۔ ایک دھاگے سے زیادہ باریک تعلق میرا آپ سے تھا لیکن اللہ پاک نے اپنے کرم سے وہ تعلق ٹوٹنے نہیں دیا۔ تقریباً ڈیڑھ سال پہلے میں نے ''سفرنامہ رنگون وڈھاکہ'' پڑھا جس سے حضرت اقدس کی محبت اور عظمت میرے دل میں جم گئی اور مجھے احساس ہونے لگا کہ مجھے تو بن مانگے کوئی موتی مل گیا ہے۔ اور اب ۸،۹/ماہ پہلے بیان سنتے ہوئے میرے دماغ میں اچانک یہ خیال آیا کہ حضرت والا کیا باتیں کرتے ہیں یہ ''اللہ کی محبت'' کیا چیز ہے، میں تو سمجھتی تھی کہ میرے پاس تو اللہ کی ساری نعمتیں ہیں۔ پھر یہ کون سی نعمت ہے جو

میرے پاس نہیں۔ میں اتنا عرصہ انتظار کرتی رہی اور آپ کو خط نہ لکھا کہ شاید یہ جذبہ وقتی ہو اور یہ ’’محبت کرنے‘‘ کی جھاگ بیٹھ جائے لیکن اب ایسا لگتا ہے کہ یہ شوق کہ میں بھی اللہ سے محبت کروں ابتداء میں اتنا زیادہ نہ تھا جتنا اب بڑھ گیا ہے۔

جواب: مبارک حال ہے، بہت دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کی لگن ہونا اس کے لیے کڑھن رہنا اور یہ حسرت ہونا کہ مجھے بھی محبت حاصل ہو جائے یہ سب اللہ تعالیٰ کی محبت میں شامل ہے۔ جس کے دل میں اللہ کی محبت کا ایک قطرہ آ گیا وہ قطرہ بھی غیر محدود سمندر ہے۔

۶۳۶ حال: میرے تین بچے ہیں میں صبح ۵ / بجے سے رات کو ۱۰، ۱۱ / بجے تک ان ہی کے کسی نا کسی کام میں مصروف رہتی ہوں میں جب نماز پڑھتی ہوں تو کوئی میرے اوپر چڑھ جاتا ہے اور کوئی سامنے بیٹھ جاتا ہے۔ ذکر بھی ان ہی کی طرف توجہ میں ختم ہو جاتا ہے۔

جواب: کوئی مضائقہ کوئی حرج نہیں ایسی عبادت اللہ کے یہاں اور زیادہ مقبول ہے کیونکہ زیادہ مجاہدہ کرنا پڑ رہا ہے۔

۶۳۷ حال: لیکن مجھے کبھی بھی یکسوئی ملے تو پتا نہیں کیوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور یہ ہی کیفیت حضرت اقدس آپ کے بیان سنتے ہوئے بھی اکثر ہوتی ہے۔

جواب: ماشاء اللہ مبارک حال ہے۔

۶۳۸ حال: آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ میں جلد از جلد اپنے بچوں کی تمام ذمہ داریوں سے عافیت و کامیابی سے عہدہ براء ہو جاؤں میری آنکھیں ان کی طرف سے ٹھنڈی رہیں اور میں دنیا کی ہر فکر سے آزاد ہو کر یکسوئی کے ساتھ اللہ سے اُس کا قرب مانگ سکوں۔

جواب: یکسوئی کا انتظار نہ کرو موجودہ حالت بھی قرب کی موجب ہے بلکہ

زیادہ باعث قرب ہے۔

٦٣٩ حال: آپ اللہ سے دعا کریں کہ میری زندگی کو اتنی مہلت ضرور ملے، مجھے مرنے سے پہلے کچھ عرصہ ایسا ضرور ملے جس میں میرا دل اللہ کے درد سے آشنا ہوجائے میں اللہ کی یاد میں گُم ہوجاؤں کچھ تنہائیاں کچھ لمحے ایسے ضرور ملیں زندگی تو صرف ایک بار ملتی ہے اللہ کی یاد میں آہ وفغاں کئے بغیر میں مرنا نہیں چاہتی۔

جواب: یہ اب بھی کرسکتی ہو رونا نہ آئے تو رونے والوں کا منہ بنالو آہ وفغاں کرنے والوں ہی میں شمار ہوگا حدیث پاک میں وعدہ ہے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

....

شیخ الحدیث مولانا منصور الحق ناصرؔ صاحب کے خطوط از جنوبی افریقہ

٦٤٠ حال: بخدمت اقدس حضرت عارف باللہ قطب الاقطاب مجدد وقت مرشدی وسیدی مولائی حضرت مولانا شاہ محمد اختر صاحب مدت ظلالہم ودامت برکاتہم واطال اللہ بقاءہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج اقدس! حضرت والا کے تشریف لے جانے کے بعد پتا چلا کہ چندروزہ صحبت شیخ کامل کے بعد دل کے حالات کیسے بدل جاتے ہیں۔ حضرت والا کی صحبت بابرکت نے میری بگڑی خدا کے فضل وکرم سے بنادی اور میرے اندر سے وہ کلام برآمد ہونے لگا جوخود مجھے حیرت میں ڈال گیا۔ کہیں میں نے اس کو یوں تعبیر کیا ؎

دل نے اس محفل دلساز سے پایا کیا کچھ
اتنی لفظوں میں مرے قوتِ اظہار نہیں

کہیں حضرت کی کرامت سے اور فضل خداوندی سے یوں گویا ہوا ؎

ذرا سی دیر میں بگڑی بنائی آقا نے
بنا ہے دل مرا کتنا بنی نظر کتنی؟

اس غزل کے دوسرے اشعار سے بھی حضرت کی نشاطِ طبع مطلوب ہے ؎

نگاہِ مرشد کامل ہے کارگر کتنی
تجلیاتِ الٰہی ہیں قلب پر کتنی

طویل راہِ محبت ہے کس قدر تنہا
بدوشِ رہبرِ عارف ہے مختصر کتنی

کیا ہے تیغِ محبت نے آرزوؤں کا خوں
اٹھائیں زخم کی لذت دل و جگر کتنی

بفیضِ شوقِ ملاقات کارواں ہیں رواں
خبر نہیں کہ ہے دشوار رہگذر کتنی

سمجھ سکے نہ وہ بیچارے مشکلات مری
تسلّیاں مجھے دیتے ہیں چارہ گر کتنی

ذرا سی دیر میں بگڑی بنائی آقا نے
بنا ہے دل مرا کتنا، بنی نظر کتنی!

ایک اور غزل میں میں نے حضرت والا سے تاثر کو تعبیر کیا ہے ؎

مجھے خبر تھی کہ ہوگی مری مسیحائی
میں اپنے شیخ سے یونہی نہیں مرید ہوا
نظر سے مردہ دلوں کو ملی حیات ابد
یہ واقعہ مرا خود اپنا چشم دید ہوا

جب سے حضرت والا کی قدم بوسی کا شرف ملا ہے اب نظر نہ وہ نظر ہے اور نہ دل ہی وہ دل ہے۔ ہر تعلق دار اور گھر کے افراد کو حیرت واستعجاب ہے۔ فقط والسلام باقی آئندہ ان شاء اللہ۔ حضرت والا کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست ہے۔

قاصد جارہا ہے اس لیے معذرت چاہتا ہوں والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔

منصورالحق غفرلہٗ

جواب: آپ کے اشعار آپ کے حالات کے غماز ہیں اور زبان کی چاشنی سے نہایت شیریں اور لذیذ۔ بہت دل خوش ہوا، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَبَارِکْ فِیْہِ۔

دوسرا خط

۶۴۱ حال: از منصورالحق عفا اللہ عنہٗ، ۱۴؍ بی اپالو روڈ، پی ایم برگ۔ شمسِ دین و فخرِ دیں چشم و چراغ آسمان زندہ کنندۂ زمیں حضرت والا قطب مدارِ قلوبِ عاشقاں دامت برکاتہم واطال اللہ بقاءہٗ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ مزاج اقدس! دل و جان سے دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت والا کو صحتِ کاملہ عاجلہ مستمرہ دائمہ کے ساتھ عمر دراز نصیب فرمائے آمین ایک کروڑ بار۔

اپنی موجودہ حالت پر گذشتہ کل کے لکھے ہوئے اشعار سے سمع خراشی کا پیشگی معذرت خواہ ہوں ۔

جب میں سمجھوں کہ میں کچھ ہوں تو مجھے خاک کریں
کبر کے روگ سے اے شیخ مجھے پاک کریں
چوریاں نفس، تری جب ہیں برابر جاری
ہم بھروسہ تری نیکی کا بھلا خاک کریں

اور حضرت والا دامت برکاتہم پاک مرشد کی برکت سے ابھی ایک شعر عطا ہوا ہے ۔

جب ستانے لگے ان مرشدِ محبوب کی یاد
درد سے آہ کریں، نالۂ غمناک کریں

اب دوبارہ کل کی غزل پیشِ خدمت ہے ۔

میں سمجھتا ہوں مرے شیخ کہ اچھا ہوں میں
پردۂ زہد و تقدس کو مرے چاک کریں

تنگیٔ زوجہ طبیعت پہ گذرتی ہے گراں
گھر کی معمولی سی باتیں بھی غضبناک کریں

جواب:ـ

غضب سے تو اگر مغلوب ہوگا
بکے گی پھر زباں واہی تباہی
کسی پر غصہ آئے جب رہے پھر یاد لاتغضب
یہی مومن کا ہے مذہب یہ نسبت کی نشانی ہے

۶۴۲حال:ـ

اپنی اصلاح کی بس ایک ہی صورت ہے اب
اپنے حالات پہ کچھ تبصرہ بے باک کریں
پاتا ہوں جو بسا اوقات میں پندار کی بو
ایسے پندار کا بالکلیہ اہلاک کریں
شعلۂ غیظ نے شیرازہ بکھیرا میرا
نذرِ الفت یہ مرا سب خس و خاشاک کریں
پہلی فرصت میں پہنچ جائیں بس اب شیخ کے پاس
اب مزید اپنے مرض کو نہ خطرناک کریں
ہجرِ مرشد میں یہ دو کام ہیں پیارے ناصؔر
دل کو غمگین کریں، آنکھ کو نمناک کریں

جواب: احقر کے مندرجہ ذیل اشعار کبر و جاہ کا بہترین علاج ہیں:

الماری اسرار کے تالے کو ذرا کھول
ظاہر ہوا جاتا ہے ترے ڈھول کا سب پول
اے نطفۂ ناپاک تو آنکھیں تو ذرا کھول
زیبا نہیں دیتا ہے تکبر کا تجھے بول

۶۴۳حال: حضرت والا دامت برکاتہم کی مجلس بابرکت سے جو غم عطا ہوا اس سے مرا بال بال حضرت والا کا ممنون اور اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہے۔ مری غزل کا مطلع ہے ؎

دو جہاں کے بھی عوض میں میں کبھی ہاں نہ کروں
کسی قیمت پہ بھی بیع غم جاناں نہ کروں

لوگ حیران ہیں کہ آخر میں ہر وقت مرشد پاک کا حوالہ کیوں دیتا ہوں۔ ان کے جواب میں بس اب کیا عرض کروں وہ نہیں جانتے کہ ؎

طفیل انہیں کے ہے جب لازوال سلطنت دل
تو کائنات کے ارض و سمائے عشق وہی ہیں

جواب: ؎

اک عبد پر گماں ہے ہوں اہل کمال میں
وہ کس خیال میں ہیں میں ہوں کس خیال میں
سچا ہی کردکھائے خدا ان کا حسن ظن
قدرت سبھی ہے میرے شہ ذوالجلال میں

۶۴۴حال: خدا عافیت کے ساتھ ہمیشہ کی رفاقت اور دائمی غلامیِ حضرت کے حالات پیدا فرمادے۔ اگر کوئی میرے دل سے پوچھے تو میں یوں کہوں ؎

ما ہرچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم
الاّ حدیث یار کہ تکرار می کنیم

میں نے تو حضرت والا دامت برکاتہم کے قلب و جان مبارک سے یہ سب کچھ لیا ہے الحمدللہ ؎

ماقصۂ سکندر و دارا نہ خواندہ ایم
از ما بجز حکایتِ مہرووفا مپرس

حضرت مرشدی ومولائی مدت فیوضہم کی جدائی میں دل دردفرقت کی بھٹی نظر آتا ہے۔اس کے جذبات اشعار وابیات کی رو میں بہتے رہتے ہیں دعائے قبولیت کا خواستگار رہوں۔

شدت درد محبت ہے ڈھلی لفظوں میں
یہ کوئی شعر ہے ناصر نہ کوئی گانا ہے

جواب: مبارک ہو، محبت شیخ تمام مقاماتِ سلوک کی مفتاح ہے۔ دل و جان سے دعا ہے۔

٦٤٥ حال: باقی حالات اگلے عریضے میں عرض کرنے کی سعادت حاصل کروں گا، ان شاء اللہ۔ حضرت والا کی خدمت اقدس میں حاضری کے لیے میری بکنگ ۱/دسمبر کی ہے بمع بچوں کے۔ برادرم مولانا ممتاز صاحب کی ۱۵/دسمبر ہے، فقط والسلام۔ محتاج دعا خادم منصور الحق۔

جواب: اے آمدنت باعث صد شادی ما۔ محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہٗ

....

٦٤٦ حال: بیرون ملک سے ایک عالم نے لکھا کہ ان کے یہاں اخباروں میں ایک خبر چھپی ہے کہ ایک شخص جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) حاضر و ناظر اور عالم الغیب کہتا ہے اس نے چیلنج کیا کہ اگر میرا عقیدہ سچا ہے تو آگ مجھے نہیں جلائے گی اور وہ آگ پر چلا اور آگ نے اس کو نہیں جلایا اور اس نے کہا کہ جو یہ عقیدہ نہیں رکھتا اس کو آگ جلا دے گی۔

جواب: مکتوب گرامی ملا، پاکستان میں اس قسم کی خبر کا ہمارے حلقوں میں کسی کو علم نہیں۔ اخباروں میں اس قسم کی لغویات شائع ہوتی رہتی ہیں۔ تمام احباب سے معلوم کیا ہر ایک نے یہی کہا کہ اس طرح کی کوئی خبر یہاں کسی اخبار میں شائع نہیں ہوئی اور بالفرض کوئی اہل باطل آگ میں نہ جلے تو یہ اس کے اہل حق

ہونے کی دلیل نہیں۔آج کل ٹیکنالوجی کا دور ہے ایک کیمیکل اس طرح کا ایجاد ہے جو کسی جُز یا کُل پر لگانے سے اس پر آگ اثر انداز نہیں ہوتی۔اس طرح ایک کافر وہ کیمیکل لگا کر نہ جلے گا اور ایک مومن جل سکتا ہے جو اس کیمیکل کو نہیں جانتا یا نہیں لگاتا۔لیکن جہنم میں وہ کافر کوئی کیمیکل نہ پائے گا اور نہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ پائے گا۔خلاصہ یہ کہ قرآن پاک اور حدیث پاک کے مطابق زندگی حق پرست ہے اور اس کے خلاف باطل ہے۔دنیا میں آگ سے جلنا نہ جلنا معیارِ حق نہیں۔

نصوص قرآن پاک **لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ** الخ اور **لاَ یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا ھُوَ** اور حدیث میں واقعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہار گم ہونے کا اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم تھا اور آپ حاضر و ناظر تھے تو اونٹ کے نیچے جو ہار چھپا تھا اس کو کیوں نہیں بتایا اور تیمّم کی آیات کیوں نازل ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حاضر و ناظر اور عالم الغیب سمجھنا کفر ہے۔جمہور امت کا اجماعی عقیدہ والے ہی اہل حق ہیں اس کے خلاف سب اہل باطل ہیں۔کسی شعبدہ بازی سے بنیادی اصول متاثر نہیں ہوتے۔

....

ایک بڑے عالم کو ایک فرو گذاشت پر تنبیہ

(۶۴۷)...... مکرم محترم جناب مولانا صاحب زید رشدھم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔تقریباً دو تین ماہ پہلے پاکستان کے رسالہ میں آپ کا ایک مضمون نظر سے گذرا تھا جس کو پڑھ کر سخت صدمہ ہوا کہ آپ جیسے بڑے ذی علم نے ایک ملحد و زندیق کی تعریف کر کے اس کے نظریاتِ باطلہ کی عملاً توثیق کی۔**اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ**۔

یہ عریضہ مدینہ منورہ سے ارسال کیا جا رہا ہے اور وجہ تحریر اس کی یہ ہے

کہ رات خواب میں دیکھا کہ کسی مقام پر آپ سے ملاقات ہوئی ہے تو احقر نے آپ سے سوال کیا کہ حضرت آپ نے ایک مضمون میں ایک ملحد اور زندیق کی تعریف کی ہے جس سے سخت صدمہ ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ دیکھتا ہوں کہ احقر کے اس سوال پر آپ کچھ متحیر و ششدر سے ہو گئے۔ کچھ توقف کے بعد آپ نے فرمایا کہ دراصل وہ مضمون میں نے نہیں لکھا کسی اور نے لکھ دیا تھا۔ احقر کے دل میں خواب ہی میں یہ خیال آیا کہ یہ جواب صحیح نہیں ہے۔

خواب تو خیر حجت شرعی نہیں لیکن نصِ قطعی تو حجت ہے:

﴿اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضَبَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ﴾

(مشکوٰۃ المصابیح، کتابُ الاٰداب)

کیونکہ اس شخص کا فسق اعتقادی و عملی تو کھلا ہوا تھا۔ فجور اعتقادی تو یہ کہ ایک مضمون میں لکھتا ہے کہ نجات کے لیے صرف اثبات توحید کافی ہے تصدیق رسالت ضروری نہیں نعوذ باللہ۔ اور فسق عملی تو ظاہر ہی تھا کہ ڈاڑھی غیر شرعی ٹخنوں سے نیچا پائجامہ کھلم کھلا تصویر کھنچوانا اور ہندوؤں کے مذہبی پیشوا کی سمادھی پر جانا اور وہاں چرخہ کاتنا وغیرہ۔ افسوس کہ ایسے ملحد کو آپ نے اپنے مضمون میں جابجا ''مولانا'' لکھا ہے۔

ناطقہ سر بہ گریباں ہے اسے کیا کہیے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

لہٰذا مؤدبانہ گذارش ہے کہ اگر یہ مضمون آپ ہی کا تحریر کردہ ہے تو العلانیہ بالعلانیہ کے تحت آپ پر توبہ علانیہ واجب ہے اور اگر کسی اور نے آپ کے نام سے لکھا ہے تو اس سے بےزاری کا اعلان بھی واجب ہے ورنہ بروزِ قیامت اندیشۂ مواخذہ ہے، **اعاذنا اللہ منہ وما علینا الاَّ البلاغ۔**

....

ایک عالمِ کبیر کے نام حضرت والا دامت برکاتہم کا والا نامہ

(**٦٤٨**)......المحترم جناب علامہ...... صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ کی قدر ومنزلت اور خدماتِ دینیہ بالخصوص اہلِ باطل کے مقابلے میں آپ کے مناظرے میرے قلب وجاں کے لیے باعثِ صد مسرت ہیں **اللّٰھم زد فزد وبارک فیه و تقبل اللہ تعالٰی**۔آپ کی محبت جو میرے قلب میں کئی سال سے محسوس ہو رہی ہے وہ اس مرتبہ کی ملاقات سے دفعۃً بالغ ہوگئی اور دل چاہتا ہے کہ آپ احقر کے رسالہ مرسلہ کو بغور ملاحظہ فرما کر سلف صالحین اور مشائخ صاحبِ نسبت کی طرح اہتمام سے اور فکرِ دوام سے ٹخنوں کو اسبالِ ازار سے محفوظ فرما کر احقر کو محظوظ فرمائیں گے۔**جزا کم اللہ تعالٰی خیر الجزاء**۔

....

حافظ ڈاکٹر ایوب صاحب ماہر امراضِ قلب مقیم لندن کا ایک عریضہ

٦٤٩ حال: حضرت اقدس محبی محسنی ومخدومی پیر ومرشد شیخ طریقت مولانا شاہ صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ایک عجیب وغریب خواب دیکھا جس کی لذت اور کیفیت ناقابل تحریر ہے۔ دیکھا کہ ہمارے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور فرش پر آپ شوق سے کھانا تناول فرما رہے ہیں، میں عین سامنے جالس ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ململ کا کرتا زیب تن کئے ہیں سر پر سفید رومال کا مختصر سا عمامہ ہے۔اس مجلس میں محترم استاذ حافظ عبدالرحیم صاحب، والد صاحب، تایا صاحب وغیرہ ہیں۔دورانِ گفتگو فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ تمہیں سب سے زیادہ کس بات کی خواہش ہے، یہ سوال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین بار کیا اور تینوں بار حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ جواب دیا کہ میں یہ خواہش کرتی ہوں کہ دنیا سے میں آپ کے ساتھ رخصت ہو جاؤں۔ یہ جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی میں بھی فرمایا اور پھر اردو میں ترجمہ فرمایا اور پھر مسکرائے اور مسرور ہوئے اور کچھ وقفہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرماتے ہوئے فرمایا کہ حد ہے اور تعجب کی بات ہے کہ لوگوں سے سو مرتبہ بھی درود شریف ایک دن میں نہیں پڑھا جاتا اور اس بات کو آپ نے کئی مرتبہ زور دے کر فرمایا۔ اس وقت میں بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جالس تھا اور بڑی غور سے یہ گفتگو سن رہا تھا اور میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میری یہ حالت دیکھی کئی بار۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما چکے تو ہاتھ مبارک دھونے کے لیے میں نے ایک بڑا کٹورا جو برابر میں رکھا ہوا تھا پیش کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک دھوئے میرے ذہن میں اسی وقت خیال آیا کہ میں یہ پانی پھینکنے کے بجائے خود پیوں گا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ مبارک دھو چکے تو میں نے اچھی طرح سیر ہو کر تقریباً آدھا کٹورا پانی پی لیا اور ابھی پی ہی رہا تھا کہ میرے ماموں زاد بھائی اسلام الدین نے مجھے ٹوکا کہ پانی ہمارے لیے بھی چھوڑ دو میں نے باقی پانی انہیں دے دیا پانی پیتے وقت میرے دل میں خیال آیا تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی اپنے ہاتھوں پر لے لیا کرتے تھے اور زمین پر گرنے نہیں دیتے تھے اس لیے تم بھی یہ پانی پی لو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ہم کلام تھے تو آپ کے سیدھے ہاتھ کی آستین کہنیوں تک اوپر چڑھی ہوئی تھی اور میں مشتاقانہ آپ کے کھلے ہوئے حسین ہاتھ کی زیارت کر رہا تھا اس قدر حسین اور مضبوط ہاتھ میں نے آج تک نہیں دیکھے نیز کہنی تک بال مبارک کی بھی زیارت کی

کہ وہ کالے اور سفید کا مجموعہ تھے۔

جواب: عزیز قلبی جناب ڈاکٹر حافظ محمد ایوب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ و کرمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے خوابات تو نہایت ہی مبشرات ہیں۔ جس تفصیل سے آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے کم لوگوں کو یہ دولت اس قدر تفصیل سے ملتی ہے۔ نہایت مبارک خواب ہے اور آپ کی خوش نصیبی پر آپ کو صد ہا مبارکباد پیش کرتا ہوں نیز یہ خواب اس کی بھی بشارت ہے کہ آپ کا شیخ و مربی متبع سنت ہے کہ احقر کا قیام وطعام آپ کے گھر آپ کے ساتھ رہا ہے۔ اور اس دولت کا شکر آپ پر واجب ہوتا جا رہا ہے یعنی اتباع سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نہایت ہمت واہتمام سے سرشار رہیے۔

۶۵۰ حال: اس سے پیشتر اپنے آپ کو خود بہت بلندی پر اڑتے ہوئے دیکھا۔ ایک دفعہ ایک پہاڑی کی وادی کے اوپر پرواز کرتے ہوئے پایا بہت بلندی پر اور وہاں کئی بار قبرستان کو بھی دیکھا۔

جواب: اڑنے کا خواب بھی نہایت مبارک ہے۔ احقر کو بھی ایسے خواب بہت نظر آئے ہیں سلوک میں ترقی کی بشارت ہے۔ ہمارے شیخ کو بھی ایسے خواب اڑنے کے نظر آیا کرتے تھے۔ مجھے تو آپ کے بارے میں اس قسم کے خواب کا انتظار اور شوق تھا۔ بلند پروازی پہاڑ پر اور قبرستان دیکھنا اس میں بشارت ہے کہ آپ نے مُردوں کی طرف اپنے نفس کو مٹانا شروع کر دیا ہے یہ پرواز اور بلندی اسی کا ثمرہ ہے۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ کی حدیث کی بشارت آپ کو مبارک ہو۔

﴿عُدْ نَفْسَکَ مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ﴾

(الجامع الصغیر للمناوی)

ترجمہ: اور اپنے نفس کو اہل قبور سے شمار کرو۔

۶۵۱حال: فجر کی نماز کے بعد دیکھا کہ آم کھا رہا ہوں۔
جواب: آم کھانا بھی اچھا خواب ہے۔ روحانی آم مراد ہیں۔
۶۵۲حال: دوسرے یہ دیکھا کہ سعودی عرب سے وزارۃ الصحۃ کا تقرری خط آیا ہے۔
جواب: وزارۃ الصحۃ سے تقرری کی تعبیر ظاہر ہے۔ حق تعالیٰ جلد آپ کو بامراد فرمائیں۔
۶۵۳حال: اور یہ بھی کئی بار ہو چکا ہے کہ ہو بہو آنجناب والا کی زیارت بھی خواب میں نصیب ہوئی ہے۔
جواب: احقر کو ہو بہو خواب میں دیکھنا بشارت ہے کہ آپ کی روح احقر کی روح کے ساتھ مناسبت کاملہ رکھتی ہے۔
۶۵۴حال: رمضان المبارک کے اس ماہ میں احقر کی پھر خصوصی عرض ہے کہ آنخضرت اس حقیر کے لیے خصوصی دعائیں فرمادیں۔
جواب: دل وجان سے جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دعائیں کرتا ہوں۔ والسلام
محمد اختر عفا اللہ عنہٗ ۶/شوال ۱۳۹۴ھ، ۲۳/اکتوبر ۱۹۷۴ء۔

....

۶۵۵حال: اللہ کے فضل وکرم سے سب خیریت ہے۔ بیان میں حاضری باقاعدگی سے ہو رہی ہے لیکن لگتا ہے کہ دینی ترقی رک گئی ہے۔ ذکر پر بھی پوری طرح دوام حاصل نہیں۔ نماز میں بھی خشوع وخضوع نہیں رہا تلاوت کا بھی کوئی خاص دل نہیں چاہتا۔ اللہ کی محبت میں کوئی ترقی محسوس نہیں ہوتی بلکہ اب تو حالت پہلے سے بھی خراب ہوگئی ہے۔ پہلے خوب دیر دیر تک دعائیں مانگا کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ سے باتیں کیا کرتا تھا لیکن اب یہ بھی نہیں رہا۔ پہلے کوئی بھی بات چھوٹ جاتی تھی تو بھی ڈر لگا رہتا تھا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس بات سے ناراض نہ

ہوجائیں یا اللہ سے تعلق کمزور نہ ہوجائے۔اب یہ کیفیت بھی نہیں رہی۔
جواب: کسی گناہ کی عادت تو نہیں ہے۔فکر کریں اور توبہ کریں۔

۶۵۶ حال: اس بات کا بھی خیال آتا ہے کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ناراض نہ بھی ہوں تو کم از کم خوش تو نہیں ہیں۔ پھر یہ بھی سوچتا ہوں کہ میرے اندر کون سی اچھی بات ہے جس سے آپ کو خوش کرسکوں۔ پڑھائی کی مصروفیات بھی ایسی ہیں کہ بیان کے علاوہ خانقاہ میں حاضری بہت کم ہوتی ہے ظاہری اسباب تو کوئی نہیں ہیں لیکن اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے خوش فرمادے۔اور مجھے آپ کی خدمت کا موقع دے۔
جواب: میں آپ سے بہت خوش ہوں، شیطان کے وسوسہ پر خیال نہ کریں، یہ حسنِ ظن رکھو کہ شیخ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔

....

۶۵۷ حال: اللہ کے فضل وکرم سے آپ کے بتائے ہوئے ذکر کی پابندی ہورہی ہے ماسوائے ایک آدھ دن کی کوتاہی کے۔میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ ذکر ایک جگہ پر بیٹھ کر استحضار کے ساتھ کیا جائے لیکن پھر بھی کبھی کبھار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی تسبیحات بس میں ادا ہوتی ہیں۔میں عموماً ذکر عصر کی نماز کے بعد مسجد ہی میں کرتا ہوں کیا یہ وقت صحیح ہے یا اللہ کا نام رات کو سونے سے پہلے لینا زیادہ بہتر ہے۔
جواب: جب فرصت ہو وقت مقررہ پر ذکر کرلیا کریں مجبوری پر دوسرے وقت پر بھی کرسکتے ہیں۔۲۴ گھنٹے میں پوری تعداد ہونی چاہیے۔

۶۵۸ حال: ایک مسئلہ یہ دریافت کرنا ہے کہ بعض اوقات بس میں سفر کے دوران گانے اونچی آواز میں چل رہے ہوتے ہیں ان کو بند کرنے کے لیے کیا کوشش فرض ہے کیونکہ وہ کہنے سے تو بند نہیں کرتے ہیں اور کیا ایسے وقت میں کان میں انگلی ڈالے رکھنا ضروری ہے۔

جواب: کان میں انگلی بہتر ہے ورنہ آپ تلاوت شروع کردیں۔

....

۶۵۹ حال: حضرت اپنی سستی طبع کی وجہ سے کافی مدت کے بعد خط لکھ رہا ہوں معافی کا خواستگار ہوں۔ حضرت والا اس سال سفر عمرہ سے کچھ دن پہلے ذکر اللہ کررہا تھا کہ محسوس ہوا کہ قلب کو کچھ عطا ہوا ہے۔ خیال ہوا کہ نسبت عطا ہوگئی ہے۔ میرے حضرت اگر یہ چیز محسوس ہوتو کیا واقعی نسبت مل جاتی ہے رہنمائی فرمادیجئے۔

جواب: اُمید غالب ہے کہ آپ کو نسبت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادی ہے حق تعالیٰ شانہٗ اس کو بقا اور ارتقاء بھی عطا فرمائیں، آمین۔

۶۶۰ حال: اس واقعہ کے بعد میرا ہر عبادت کی طرف خوب خوب دل لگ رہا ہے۔ اور ہر چیز میں محسوس ہوتا ہے کہ کوئی غیبی ہاتھ ہے جو میرے کام دین و دنیا کے بنا رہا ہے ہر کام ہیں اللہ کے فضل و عطا اور آپ کی دعاؤں کی برکت سے انتہائی آسانی مہیا ہورہی ہے۔ میرے حضرت عبادت کرتے وقت بعض وقت طبیعت میں اکتاہٹ آتی تھی لیکن الحمدللہ اب ذکر میں عجیب وغریب لذت محسوس کرتا ہوں، جو اس سے پہلے کبھی بھی محسوس نہیں کی اور میرے پیرومرشد اس لذت آشنائی سے بے ساختہ زبان پر یہ جاری ہوجاتا ہے ؎

تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوق فراواں کردیا
پہلے جاں پھر جانِ جاں پھر جانِ جاناں کردیا

اے میرے مرشد میں اندھیروں میں پڑا تھا آپ کی توجہ اور نظر سے دل وجان کی دنیا ہی تبدیل ہوگئی ہے، **جزاکم اللہ احسن الجزاء**۔

جواب: مبارک ہو مبارک ہو یہ حق تعالیٰ کا کرم خاص ہے شکر ادا کریں **الحمدللہ تعالیٰ علیٰ ھٰذہ النعمة** یہ حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔

۶۶۱ حال: حضرت والا خط لکھنے میں سستی اور کاہلی ہے دعا فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دور فرما دیں۔

جواب: یہ صحت کا ضعف ہے بے فکر رہیے۔ ملاقات بھی کافی ہے دل سے دعا کرتا ہوں۔

۶۶۲ حال: حضرت والا انتہائی بدسلیقہ انسان ہوں لکھنے میں کوئی کوتاہی گستاخی بے ادبی ہوگئی ہو تو اللہ کے لیے معاف فرما دیجئے کہ اس بندہ ناکارہ میں یہ سب چیزیں خوب بھری ہوئی ہیں۔

جواب: محبت کے لڈو ٹیڑھے بھی میٹھے ہوتے ہیں مگر آپ کے تو سیدھے سیدھے خوشنما ہیں۔

....

۶۶۳ حال: حضرت پچھلے تین چار دن سے ایک عجیب سی کیفیت طاری ہے ایسا لگتا ہے کہ جیسے دل بند ہوگیا ہو قفل لگ گیا ہو۔ نماز یا دوسرے وظائف پڑھتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرے بہت قریب سے انتہائی صاف شفاف چمکدار پانی بڑی روانی سے بہہ رہا ہے لیکن میرے اور اس پانی کے درمیان ایک شفاف شیشے کی دیوار ہے وہ پانی شیشے میں سے گرتا ہوا بہتا جا رہا ہے لیکن میں اس سے استفادہ حاصل کرنے سے معذور ہوں۔

جواب: عمل مقصود ہے کیفیات کی طرف توجہ نہ کریں اور استغفار کریں۔

۶۶۴ حال: دوسرے خیالات اتنے غیر محسوس انداز میں بھٹک جاتے ہیں کہ پتہ ہی نہیں چلتا کب نماز ختم ہوگئی یا وظیفہ ختم ہوگیا۔ دل و ذہن کو نماز کے الفاظ کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن یہ کوشش ایک خواب سا محسوس ہوتا ہے۔

جواب: ہلکا خیال کافی ہے۔

۶۶۵ حال: حضرت اس سلسلے میں کافی پریشانی ہو رہی ہے آپ سے دعا کی

استدعا ہے اور راہنمائی کی بھی۔

جواب: کل ڈاکٹر......صاحب کو دکھا دیں خوش رہا کریں۔

۶۶۶ حال: حضرت رات کو ایک خواب دیکھا اس طرح کہ میرا ایک بہت اچھا دوست جو کہ باشرع بھی ہے ایک خوبصورت عورت کے روپ میں آتا ہے ہم ایک جگہ لیٹے ہوتے ہیں اور وہ مجھے کہتا ہے کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم اللہ کی راہ میں چل نکلے ہو۔ جاؤ ابھی تو تم اللہ کے راستے کی الف ب سے بھی واقف نہیں ہو۔ اس کے بعد الارم کی وجہ سے آنکھ کھل جاتی ہے اس کے بعد سے طبیعت میں کافی اداسی سی ہے۔ حضرت اس خواب کے بارے میں راہنمائی فرمایئے۔

جواب: ایسے خواب کو دیکھ کر بائیں طرف تھتکار دیں اور بےفکر رہیں۔

....

ایک عالم کا عریضہ

۶۶۷ حال: امابعد! مؤدبانہ گذارش یہ ہے کہ بندہ نے آنجناب سے اصلاحی تعلق و خط وکتابت کی اجازت چاہی تھی، الحمدللہ آپ نے اجازت مرحمت فرمادی لہٰذا بندہ آپ کے سامنے اپنے روحانی امراض میں سے پہلا اور مہلک مرض پیش کررہا ہے وہ یہ کہ بندہ کے اندر بدنظری کی بیماری ہے اس بیماری میں ابتلاء کی وجہ یہ ہوئی کہ بندہ کا بچپن ولڑکپن دونوں برے ماحول میں گزرے، ٹی وی، وی سی آر اور گانا سننا جیسے بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہوا جس کے نتیجہ میں حسین لڑکیوں اور امردوں کی محبت دل میں رچ بس گئی۔

جواب: یہ بدنظری کا مرض عام ہے بدنظری کے علاج کا پرچہ حاصل کریں اور میرا رسالہ عشق مجازی کی تباہ کاریاں تین صفحات ہر روز مطالعہ کریں۔ ہمت سے کام لو، بجز ہمت کے گناہ سے بچنے کا اور کوئی علاج نہیں ہمت سے بڑے بڑے گناہ کی عادت چھوٹ جاتی ہے، حسن فانی سراپا گندگی ہے ؎

گال گورے ہیں کھال گوری ہے
توبہ اندر تو گو کی بوری ہے

۶۶۸ حال: بندہ نے درجہ اعدادیہ سے لے کر دورۂ حدیث تک کی تعلیم حاصل کی ان ایام میں ہر درجہ میں بندہ کی یہ حالت تھی کہ جب پڑھائی شروع ہوتی ہے تو خوب دل لگا کر پڑھائی میں مشغول ہوجاتا تھا، لیکن جب سہ ماہی، ششماہی امتحانات کی چھٹیاں (جوکہ تین دن کی ہوا کرتی تھی) آتی یا سالانہ امتحان کی لمبی چھٹیاں آتی تھیں تو بندہ کی بدنظری کی بیماری جوش میں آجاتی، لہٰذا ایک سائیکل بھی اپنے پاس موجود ہے اس پر سوار ہوکر گلی گلی، کوچہ کوچہ، مجنون کی طرح چکر لگاتا ہوں تاکہ حسین لڑکیوں اور امردوں کو خوب گھوروں جب اس سے بھی دل نہیں بھرتا تو صدر میں ایک بوہری بازار مشہور ہے جس میں حسین لڑکیاں شاپنگ کے لیے جاتی ہیں وہاں کا چکر لگاتا ہوں تاکہ ان کو خوب گھوروں اور بدنظری کا مزہ لوں، جب اس سے بھی دل نہیں بھرتا تو کراچی شہر کے جتنے فحش مقامات ہیں مثلاً سفاری پارک، ہل پارک، کلفٹن وغیرہ جن میں حسین لڑکیاں وافر مقدار میں تفریح کرنے کے لیے جاتی ہیں اب وہاں کا چکر لگاتا ہوں تاکہ ان کو گھور سکوں۔

جواب: آپ بھی الوؤں کے سردار معلوم ہوتے ہیں دیکھنے سے کچھ نہیں ملتا صرف دل کو مفت میں تڑپانا ہے ارشاد حکیم الامت ہے کہ بدنظری حماقت کا مرض ہے۔

۶۶۹ حال: یہ تو دن بھر کا کام ہوتا ہے اب جب رات آتی ہے تو گھر میں اپنا کمرہ علیحدہ ہے اس میں بستر پر لیٹے لیٹے دن بھر جن حسیناؤں کو گھورا تھا، دل میں ان کے خیالات لاتا ہوں۔ ان خیالات میں رات کے دو تین تک بج جاتے ہیں۔ جب اس سے بھی دل کو سکون نہیں ملتا تو بستر کو محبوبہ تصور کر کے مادہ منویہ کا اخراج کردیتا ہوں۔

جواب: اس لعنتی فعل سے توبہ کرو ورنہ نامردی پیدا ہوجائے گی اور دماغ کمزور

ہوجائے گا جوانی تباہ ہوجاوے گی۔

۶۷۰ حال: اس کے بعد جب پڑھائی شروع ہوجاتی ہے تو سارے گناہوں سے توبہ کرلیتا ہوں ساری بدنظری ختم، دینی مجالس میں شرکت کرتا ہوں آپ کی جمعہ والی مجلس میں بھی شرکت کرتا ہوں زبان ذکر اللہ سے تر ہوجاتی ہے یہاں تک کہ ہم کلاس ساتھی صوفی کا لقب دیتے ہیں وہ تو ظاہر کودیکھتے ہیں گویا کہ جنید بغدادی بن جاتا ہوں، لیکن جب پھر پڑھائی میں وقفہ ہوجاتا ہے تو دوبارہ بدنظری کی بیماری جوش میں آتی ہے لہٰذا اس کے نتیجہ میں گانے بھی سنتا ہوں غرض اب فرشتہ سے بالکل شیطان بن جاتا ہوں۔

جواب: ؎

صورت خضر میں ارتکاب گناہ
گول ٹوپی کو بدنام مت کیجئے

حق تعالیٰ شانہٗ توبۂ صادق عطا فرمائیں، آمین۔

۶۷۱ حال: میری یہ حالت اعدادیہ سے لے کر دورۂ حدیث تک رہی۔ سال گذشتہ اختتام دورۂ حدیث سے کچھ دن پہلے دل میں یہ خیال آیا کہ ''اب تو عالم دین بن رہا ہے کیا عالم بننے کے بعد بھی ان گناہوں میں مبتلا ہوتا رہیگا لہٰذا بندہ نے اس وقت ان گناہوں سے بالکلیہ توبہ کرلی۔ لیکن یہ توبہ بھی صرف عیدالفطر تک باقی رہی (بندہ کا ارادہ چونکہ فراغت کے بعد درجہ تخصص فی الفقہ کا بھی شروع سے تھا) اس بناء پر عید کے بعد شیطان نے یہ دھوکہ دیا کہ تخصص کے داخلہ میں ابھی تو بہت دن باقی ہیں لہٰذا داخلہ تک ان ایام میں آخری دفعہ خوب بدنظری کرلے کیونکہ بعد میں موقع نہیں ملے گا تخصص کے بعد تو دین کی خدمت میں مشغول ہوجانا ہے۔ اس وقت سے توبہ ٹوٹی تھی۔ اب امسال درجہ تخصص فی الفقہ (سال اوّل) کا طالب علم ہوں۔ اس خط کے لکھنے سے دو دن تک ان

گناہوں میں برابر مبتلا ہوتا رہا لیکن اب بندہ نے آپ سے اصلاحی تعلق کی اجازت لے لی ہے اور گذشتہ گناہوں سے بھی بالکلیہ توبہ نصوحہ کرلی ہے لہٰذا آنجناب سے مذکورہ بالا مرض کا علاج مطلوب ہے جس کی وجہ سے بندہ نے اپنی ماضی تباہ کردی، مرض روحانی کے ساتھ ساتھ اب مرض جسمانی میں بھی مبتلا ہوگیا ہے کہ مادہ منویہ کے ضائع کرنے کی وجہ سے جسم کمزور ہوگیا اور اس کا اثر دماغ پر بھی محسوس ہورہا ہے۔ حالانکہ بندہ نے اس مرض کے ازالہ کے لیے کتابیں، رسائل یہاں تک کہ بہت سارے کفارے بھی اپنے اوپر لازم کئے تھے، لیکن اس کے باوجود نجات نہیں ملی، اب بندہ کو یقیناً یہ معلوم ہوگیا ہے کہ اپنے آپ کو شیخ کامل کے سپرد کئے بغیر ان امراض سے نجات نہیں مل سکتی لہٰذا اب بندہ اپنے آپ کو آنجناب کے سپرد کرتا ہے آپ جو کچھ علاجاً ارشاد فرمائیں گے بندہ ان پر دل وجان سے عمل کرنے کی کوشش کرے گا، بندہ کے بارے میں آپ خود سوچ رہے ہوں گے کہ کیا عالم دین بھی ایسا کمینہ اور بدمعاش ہوتا ہے؟ جس کے نتیجہ میں اگرچہ میں آپ کی نظروں سے گرگیا ہوں لاکھوں گروں یہ قبول ہے لیکن اللہ کے سامنے گرنے سے ڈر لگتا ہے اور شرم آتی ہے، اس لیے خدارا بندہ پر شفقت و مہربانی فرما کر اپنے دربار سے نہ نکالیے بلکہ اصلاح فرمادیجئے۔

جواب: گناہ سے دل نہیں بھرتا جس طرح دوزخ کا پیٹ گنہگاروں سے نہیں بھرتا **حَتّٰی یَضَعَ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَ فِیْ رِوَایَةٍ قَطْ قَطْ قَطْ** اسی طرح نفس کا مزاج دوزخ کا ہے گناہ سے تقاضائے گناہ شدید ہوجاتے ہیں **اَلْمُرَادُ بِالْقَدَمِ التَّجَلِّیَاتُ الْخَاصَّةُ** پس نفس میں قدم حق تعالیٰ حاصل کرو یعنی تجلی خاص پھر نفس سے قط قط آواز سنو گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ علاج کے لیے عشق مجازی کا پرچہ لے کر اس پر عمل کریں دل سے دعائے اصلاح کرتا ہوں۔ حال بتانے سے سالک شیخ کی نگاہوں سے نہیں گرتا بلکہ اس کی قدر بڑھ جاتی

ہے کہ واقعی یہ اللہ کا طالب ہے جب ہی تو اصلاح کے لیے اپنا حال بتا رہا ہے۔ اس خط کو روز پڑھیں۔ محمد اختر عفا اللہ عنہٗ

انہی صاحب کا دوسرا خط

۶۷۲ حال: امابعد مودبانہ گذارش یہ ہے کہ بدنظری کے علاج کے متعلق جو کچھ آنجناب نے معمولات بتائے تھے اگرچہ ان پر مکمل عمل نہ کرسکا لیکن جس دن سے جناب کے پاس سے جوابی خط لے کر نکلا الحمدللہ کسی بھی لڑکی یا امرد کو نہیں دیکھا اور نہ ہی اب تک مادہ منویہ ضائع کیا، جب بھی کوئی لڑکی یا امرد سامنے آتا ہے دل تو بہت چاہتا ہے کہ اس کو گھوروں لیکن اللہ کے فضل سے فوراً نظریں نیچی کرلیتا ہوں اور اب تو یہ حال ہے کہ جب بھی کوئی حسین لڑکی سامنے سے گزرتی ہے تو نظر نیچی کرنے میں ایک مزہ ہی آتا ہے اور سرور محسوس ہوتا ہے کہ نفس کی خلاف ورزی ہورہی ہے، اسی طرح عبادات میں بھی مزہ آرہا ہے۔

جواب: ما شآء اللہ اللّٰھم زد فزد مبارک ہو یہی حلاوت ایمانی ہے جو حدیث پاک میں موعود ہے اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرماویں، آمین۔

۶۷۳ حال: دل چاہتا ہے کہ ایک منٹ کے اندر سارے گناہوں سے توبہ کرکے اللہ والا بن جاؤں، ابھی ہر وقت یہ فکر دل میں رچی بسی ہے اور اللہ سے بھی دعا ہے کہ یا اللہ آخر کب تک یہ غفلت بس آپ جلد ہی میرے باطن کی مکمل اصلاح فرمادیجئے اور تمام گناہوں سے مجھے آزاد کردیجئے خاص کر اس بدنظری سے۔

جواب: ہمت کا دامن نہ چھوڑیں بس اللہ والے ہوجائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

۶۷۴ حال: بندہ سے معمولات اس وجہ سے چھوٹ رہے ہیں کہ درجہ تخصص ایسا درجہ ہے جو بہت محنت مانگتا ہے ہر وقت دل چاہتا ہے کہ وقت لمبا ہوجائے کیونکہ اکثر اوقات ایک فتویٰ لکھنے میں رات' دو تین تک بج جاتے ہیں، اگر جسم کے حق کا خیال نہ ہوتا تو بس رات دن مطالعہ وفتاوی نویسی میں لگے رہوں، اس

وجہ سے بندہ سے معمولات چھوٹ رہے ہیں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو بندہ کے معمولات میں کچھ کمی کر دیں مثلاً لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ کا ذکر بجائے پانچ سو مرتبہ کے ایک سو دفعہ کر دیں تو بڑی نوازش ہوگی۔

جواب: صحیح ہے ایک سو دفعہ کر لیں لیکن بس گناہ ایک بھی نہ کریں۔ ساری محنت اس پر صرف کیجئے کہ ایک نگاہ بھی خراب نہ ہو، ایک نگاہ کی حفاظت سے تمام گناہوں سے حفاظت رہے گی۔

۶۷۵ حال: ذکر سے متعلق بندہ کا کئی سالوں سے یہ معمول چلا آ رہا ہے کہ پڑھائی کے وقت کے علاوہ جو فارغ وقت ملتا ہے تو اس کو بجائے ضائع کرنے کے ہر وقت چلتے پھرتے مندرجہ ذیل چار اذکار زبان زد ہیں (۱) سُبْحَانَ اللّٰهُ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ (۲) استغفار (۳) درود شریف (۴) تیسرا کلمہ۔ یہاں تک کہ ہم کلاس ساتھی پوچھتے ہیں کہ یار تم ہر وقت کیا پڑھتے رہتے ہو۔ بندہ نے یہ معمول اس وجہ سے اپنا لیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے، اس لیے جب تک زبان کو ذکر اللہ سے تر نہ کروں دل میں ایک بوجھ سا محسوس ہوتا ہے اور یہ فکر رہتی ہے کہ زندگی کا کوئی بھی لمحہ ضائع نہ جائے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ جنت والوں کو دخول جنت کے بعد بھی اس گھڑی کا افسوس رہے گا کہ جو بغیر ذکر کے گزار دیئے ہوں اس وجہ سے اس ندامت سے نجات کے لیے بندہ نے یہ معمول اختیار کر رکھا ہے۔

جواب: لیکن تحمل سے زیادہ نہ ہو۔ اگر اختلاج ہونے لگے یا غصہ بڑھ جائے یا نیند کم ہو جائے تو ذکر کم کر دیں، لمحات ضائع ہوتے ہیں گناہ سے۔ بس گناہ نہ کریں تو آپ اصلی ذاکر ہیں خواہ زبان خاموش ہو۔ اگر زبان ذکر سے تر ہے لیکن نگاہ غیر ذاکر ہے، نافرمانی کر رہی ہے تو یہ شخص ذاکر نہیں ہے۔ اس زمانے میں اعصاب کمزور ہو گئے ہیں اس لئے تحمل سے زیادہ ذکر نہ کریں۔

۶۷۶ حال: اگر آنجناب کی نظر میں اس میں کوئی خرابی محسوس ہو تو براہ کرام اصلاح فرمادیں یا اپنی جانب سے کچھ مختصر اذکار متعین کردیں جن کو کرنے میں پڑھائی میں بھی خلل واقع نہ ہو اور آسانی سے انجام دے سکوں کیونکہ تخصص میں مصروفیت زیادہ ہے بعض اوقات کئی سارے استفتے جمع ہو جاتے ہیں جن کا جواب لکھے بغیر رات کی نیند بھی حرام ہو جاتی ہے۔

جواب: اصلاح تو کر دی گئی کہ ذکر میں اعتدال رکھیں، ہر وقت ذکر نہ کریں، اصلی ذکر گناہوں سے بچنا ہے خواہ زبان ذاکر نہ ہو، جو گناہوں سے بچتا ہے وہ چوبیس گھنٹے ذاکر ہے اور اگر زبان ذکر سے تر ہے لیکن گناہ کا ارتکاب ہو رہا ہے تو ایسا شخص ذاکر نہیں ہے لہٰذا گناہوں سے بچنے میں جان کی بازی لگا دیں۔

۶۷۷ حال: باقی بدنظری کے علاج کے متعلق آگے کیا کرنا ہے وہ بھی بتا دیں۔

جواب: جو علاج بتایا گیا ہے اس کو جاری رکھیں۔

....

۶۷۸ حال: جناب حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دام اقبالکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ خدا آپ کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے، اور مجھ جیسے گم راہوں اور عاصیوں کی روح کو علیٰ منہاج القرآن والسنہ صیقل کرنے کی مزید ہمت اور توفیق دے، جنہیں آج کے مسموم ماحول میں سوائے معاصی وظلمات کے خزف ریزوں کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

میں نے آپ کے مواعظِ حسنہ ملاحظہ کیے تو گویا ایک نسخۂ کیمیا اثر بہ فضل ایزدی ہاتھ آیا۔ میں اپنے ذہن کو خوشامد اور مبالغے سے پاک کرکے اس حقیقت کے اظہار میں کوئی تردد محسوس نہیں کرتا کہ آپ عصر رواں کے رومی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ قسام ازل نے آپ کی ذات میں جنید رحمۃ اللہ علیہ و بایزید رحمۃ اللہ

علیہ کا فقر ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا زہد، ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا تبحر علمی، رومی رحمۃ اللہ علیہ کی معرفت اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی دقیقہ شناسی جیسے گہر ہائے تابدار جمع کردیے ہیں۔ جبھی تو آپ کے نکتے ملاحظہ کرتے ہوئے غالب کی زبان سے کہنا پڑتا ہے کہ ؎

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے

میں سوال کرتا ہوں کہ از کجا ایں آتشِ عالم فروز اندوختی؟ شومئی قسمت کہ میں آپ کی ذات والا صفات سے بہت دور شوق دیدار میں طپیدہ ہوں آپ سے ملاقات کے لیے ترستا ہوں۔ کالج میں ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے، رمضان کے بعد ان شاء اللہ دارالعلوم کراچی میں داخلہ لینے کا عزم ہے۔ اگر مقدر چمک اٹھا تو شاید آپ کی قدم بوسی کی سعادت بھی حاصل ہوجائے۔ وما توفیقی الا باللہ۔ اپنے چند مسائل تحریر کررہا ہوں۔ امید واثق ہے کہ اپنی گوناگوں مصروفیات اور ضعف و پیرانہ سالی کے باوجود اپنے ایک غائبانہ معتقد کی چارہ گری فرما کر اپنے احسان سے گرانبار وممنون فرمائیں گے۔ آپ کو یہ تکلیف دینے پر سخت نادم ہوں۔ مگر کیا کروں کوئی چارہ ساز اور غمگسار اس عصر قحط الرجال میں نہیں ملتا ؎

الٰہی کوئی تو مل جائے چارہ گر ایسا
دوائے درد جو لادے حکیم اختر سے

(راقم نے یہ شعر علامہ سیماب وارثی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر کے دوسرے مصرع میں لفظی ومعنوی تغیر کے بعد لکھا ہے۔) اب اپنے مسائل تحریر کرتا ہوں۔ (۱) میرے دل میں بسا اوقات نہایت ملحدانہ اور زندیقانہ خیالات آتے ہیں مثلاً یہ نظام کائنات بغیر کسی خارجی محرک کے یوں ہی چل رہا ہے، حیات بعد الموت ایک موہوم چیز ہے العیاذ باللہ تعالیٰ۔ خدارا کوئی علاج بتادیں

کہ وساوس کے اس حجرۂ ہفت بلا سے خلاصی پاؤں، ورنہ اگر اسی کیفیت میں مر گیا تو مجھے یقین ہے کہ میرا حشر برٹرینڈ رسل (عصر جدید کا سب سے ملحد فلسفی۔ وفات ۱۹۷۰ء) کے ساتھ ہوگا۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔

جواب: عزیزم سلّمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ آپ کی محبت اور دین کی طلب سے دل مسرور ہوا اللّٰھم زد فزد۔ ملحدانہ وکافرانہ وساوس سے پریشان نہ ہوں بلکہ خوش ہو جائیں کہ یہ ایمان کی علامت ہے۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ہمیں ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ جن کو زبان پر لانے سے بہتر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جل کر کوئلہ ہو جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذَاکَ صَرِیۡحُ الۡاِیۡمَانِ یہ تو کھلا ہوا ایمان ہے۔ مومن ہی کو ایسے خیالات آتے ہیں کافر کو کبھی وسوسہ نہیں آتا کیونکہ اس کے پاس دولت ایمان نہیں ہے، چور وہیں جاتا ہے جہاں دولت ہوتی ہے۔ حضرت حکیم الامت فرماتے ہیں کہ وسوسہ دل کے اندر نہیں باہر ہوتا ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل کے اندر ہے جیسے مکھی شیشے کے گلاس کے باہر بیٹھی ہوتی ہے لیکن لگتا ہے کہ گلاس کے اندر ہے۔ حکیم الامت نے قسم کھا کر فرمایا کہ واللہ وساوس کا علاج عدم التفات ہے، ان کی طرف بالکل دھیان نہ دیں جیسے کتا بھونکتا ہے آپ اس سے الجھتے نہیں اپنا راستہ طے کرتے رہتے ہیں بس سمجھ لیجئے شیطان بھونک رہا ہے، آپ اس طرف التفات ہی نہ کریں یعنی نہ ان خیالات میں مشغول ہوں نہ ان کو بھگانے کی کوشش کریں جیسے بجلی کے تار کو اگر چھوئیں گے تو بھی کرنٹ مارے گا اور ہٹائیں گے تو بھی کرنٹ مارے گا لہٰذا اس کو کوئی اہمیت نہ دیں۔ کسی مباح کام میں لگ جائیں جب آپ اس کی طرف التفات ہی نہ کریں گے تو خود ہی بھاگ جائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب ایسے خیالات و

وساوس آئیں تو کہو اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ وسوسہ کا یہ بہترین علاج ہے۔ غرض آپ مطمئن رہیں آپ پکے مومن ہیں۔ وسوسہ ایمان کے لیے بالکل مضر نہیں بس اس کے مقتضا پر عمل نہ کریں۔

۶۷۹ حال: نماز اور تلاوت میں سستی اور کاہلی حائل ہوتی ہے اور اس میں غدوبت وحلاوت کا جوہر حاصل نہیں نماز ترک وجود کا مظہر نہیں جس سے کامگاری وکامرانی وابستہ ہے۔ بلکہ محض بے روح سجدہ سجود کا نام بن چکی ہے۔ خدا کے واسطے کوئی تدابیر ایسی بتادیں کہ میری نماز اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ کا سچا مصداق بن جائے۔

جواب: نماز کا حق کس سے ادا ہوسکتا ہے جو ہورہی ہے شکر کریں کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے۔ خشوع کے لیے بس اتنا کافی ہے کہ دوران نماز دل کو بار بار پکڑ کر اللہ کے سامنے حاضر کرتے رہیں جب دل غائب ہوجائے پھر حاضر کردیں ورایک طریقہ یہ ہے کہ ہر رکن میں یہ سوچیں کہ مجھے اسی رکن میں رہنا ہے قیام میں سوچیں کہ مجھے قیام ہی میں رہنا ہے رکوع میں سوچیں کہ مجھے رکوع میں ہی رہنا ہے، سجدہ میں سوچیں کہ مجھے سجدہ ہی میں رہنا ہے اور ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر لفظ کو سوچ سوچ کر ادا کریں۔

۶۸۰ حال: مجھ میں نہایت گندی اور قبیح بیماریاں پرورش پارہی ہیں مثلاً غصہ، غیبت، دوسرے پر شک اور گمان، خود پسندی، غرور وغیرہ۔ ان کا تدارک کیوں کر ممکن ہے؟

جواب: تمام بیماریوں کا علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عشق کی آگ دل میں لگا لو جو تمام خس وخاشاک کو جلا دیتی ہے اور یہ آگ کسی اللہ والے کی صحبت سے لگتی ہے۔ کسی بزرگ کی صحبت اگر میسر نہ ہو تو ان کی کتب کا مطالعہ اور ان سے مکاتبت کریں، اپنے حالات کی اطلاع اور تجویزات کی اتباع کریں۔ ایک خط

میں تین امراض سے زیادہ نہ لکھیں۔فی الحال پرچہ اکسیر الغضب اور علاج الغیبۃ روزانہ ایک بار پڑھیں۔ پرچہ اصلاحی مکاتبت کی ہدایات کے مطابق خط لکھیں۔ڈاک کا جوابی لفافہ پتہ لکھ کر خط کے ساتھ رکھیں۔

۶۸۱ حال: آپ ماشاء اللہ چونکہ جسمانی حکیم بھی ہیں اس لیے مجھے مندرجہ ذیل پریشانی کا حل بھی بتائیں، تاکہ میں اپنی صلاحیت کو تحصیل علوم دینیہ میں صرف کروں۔ مجھے کچھ عرصہ سے نسیان کی بیماری لاحق ہونا شروع ہوئی ہے۔ پہلے آیات قرآنی اور دیگر آموختہ بہت جلد اور تادیر ذہن نشین ہوتا تھا، مگر اب یہ صلاحیت بہت کم ہوگئی ہے، جس کے لیے از حد پریشان ہوں کہ ابھی اس عمر (۱۷؍سال) سے یہ مرض لاحق ہوگیا ہے اور بڑھتا گیا تو زندگی تو جہنم بن جائے گی۔اس کے لیے ضرور کوئی طبی یا روحانی مشورہ دیں۔اور آخر میں عرض کرتا ہوں کہ میرے حق میں بحضور رب رحیم ضرور دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ان پریشانیوں سے نجات دے۔اللہ یقیناً آپ جیسے مقرب بندے کی دعا کو قبول فرمائے گا، آمین۔ جواب سے ضرور نوازیں، اللہ آپ کو ہمت وصحت اور درازیٔ عمر عطا فرمائے، آمین۔

جواب: بچپن میں حافظہ قوی ہوتا ہے اور عمر کے ساتھ حافظہ کمزور اور سمجھنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے اس لیے حفظ بچپن میں کراتے ہیں۔آپ بجائے حفظ کے علم دین حاصل کریں۔اور ہر فرض نماز کے بعد دماغ پر ہاتھ رکھ کر ۱۱؍بار یاقوی پڑھیں۔طبی مشورہ کسی طبیب سے کریں احقر نے طب ترک کردی ہے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

کسی شخص کو خواہ وہ کتنا ہی بڑا شاعر یا ادیب ہو خواہ عالم اور مفسر کہلاتا ہو اگر اس کی زندگی سنت وشریعت کے خلاف ہے تو اسے علامہ اور رحمۃ اللہ علیہ نہیں لکھنا چاہیے۔

....

۶۸۲ حال: حضرت والا! اس مرتبہ گھر گیا تو الحمدللہ آپ کی صحبت کی برکت سے شرعی پردہ کرنے میں کامیاب ہوگیا، حضرت والا گناہوں سے مکمل بچنے کی کوشش کرتا ہوں الحمدللہ ، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں ہے الحمدللہ حضرت والا شروع شروع میں مجھے اللہ کا قرب جتنا تھا ابھی اتنا نہیں زوال کے طرف گیا ہر وقت اللہ کی طرف دھیان ہوتا تھا کلاس میں بیٹھ کر کسی کے ساتھ بیٹھ کر حضرت والا کیا بتاؤں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزے لوٹ رہا تھا۔ ایک الگ دنیا تھی۔ لیکن ابھی وہ حالت نہیں رہی جب بات کرتا تھا دل پر لگتی تھی۔ جب نماز پڑھتا تھا ایسا پڑھتا تھا کہ گویا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں۔ حضرت والا اتنا یاد پڑتا ہے کہ ایک رات میں سو رہا تھا میرے ساتھ کسی نے گلا ملایا میرے دل سے کوئی چیز نکل گیا۔ حضرت والا ابھی بھی گناہ سے بچتا ہوں۔ چاہے مزہ آئے یا نہ آئے لیکن اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کروں گا۔ آپ سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ میں اپنا پہلا حالت کیسا پاؤں۔ حضرت والا میں نے اپنے ممانی سے پردہ کیا لوگوں نے اعتراض کیا کہ ممانی سے پردہ نہیں۔ کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: گناہ سے زوال ہوتا ہے اگر گناہ سے اجتناب کی توفیق حاصل ہے تو زوال نہیں۔ کیفیات بدلتی رہتی ہیں کبھی قرب محسوس ہوتا ہے کبھی عبادت میں بہت مزہ آتا ہے اور کبھی نہیں۔ جب مزہ نہ آئے تو کوئی نقصان نہیں اگر گناہوں سے بچ رہا ہے۔ اعمال مقصود ہیں کیفیات مقصود نہیں البتہ استغفار کرے بلکہ استغفار کرنا ہی چاہیے کیونکہ اللہ کی عظمت کا حق کس سے ادا ہوسکتا ہے۔ اعمال سے ترقی ہوتی رہتی ہے لیکن بعض دفعہ احساس نہیں ہوتا جیسے ہوائی جہاز میں آدمی کو محسوس نہیں ہوتا کہ کس تیزی سے راستہ طے ہو رہا ہے۔

ممانی سے پردہ ہے۔

....

چند خطوط جو حضرت والا کے خادم کے نام آئے جن میں شیخ پر کچھ اشکالات واعتراضات تھے ان کا شافی و مدلل جواب حضرت کے خادم خاص نے دیا سالکین طریق کے لیے چونکہ اس میں ہدایات ہیں اس لیے شائع کئے جارہے ہیں۔

٦٨٣ حال: محترم ومکرم مدیر صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، آپ کا دینی مجلّہ ''الابرار'' خوب ہے۔ انتہائی جامع، علم وآگہی کے موتیوں سے مزین طباعت اعلیٰ، پسند آیا۔ باطنی پاکیزگی کے لیے ایسے جرائد کا مطالعہ اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن انتہائی ادب سے عرض کروں گا کہ صفحہ نمبر ٣٣؍ پر ''تربیت عاشقان خدا'' کے عنوان کے تحت مولانا عبدالمتین صاحب کے مکتوب سے ذہن میں کئی سوالوں اور شکوک وشبہات نے جنم لیا۔ عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کے مقام ومرتبے اور ولایت میں کوئی تشکیک نہیں۔ لیکن مولانا عبدالمتین صاحب کا اندازِ تخاطب اور غلو کی حد تک حضرت کی تعریف انہیں دو جہان میرا دین وایمان اور پھر حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم پلّہ قرار دینا۔ اور پھر کہنا ہزاروں جان تبریزی ہزاروں جان رومی ہزاروں جان بایزید رحمۃ اللہ علیہ وجنید وشبلی رحمۃ اللہ علیہ وجیلانی میں آپ کی جان واحد...... مولانا حیرت ہے کہ مولانا عبدالمتین صاحب نے عہد رفتہ کے نفوس قدسیہ کے نام گرامی کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ بھی نہیں لکھا جبکہ مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کے نام کے ساتھ القابات کا ایک لمبا سلسلہ ہے۔ ایسے مکتوبات نجی حیثیت سے تو ٹھیک ہیں۔ انہیں ''الابرار'' میں نہ چھاپا کریں۔ عوام الناس کے اذہان میں کئی سوالات جنم لیتے ہیں۔ بس ایسے مکتوبات کے صرف وہ اقتباسات اور حضرت دامت برکاتہم کے جوابات چھاپا کریں جو عام

فہم، سادہ، باطنی پاکیزگی کے مسائل ضروریہ سے آگاہی کے لیے ضروری ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مجھ کم فہم اور ناقص العقل کی سمجھ میں مولانا عبدالمتین صاحب کا مضمون نہ آیا ہو آپ میری تسلی کے لیے اس کا جواب ضرور دیں۔ میں فکری طور پر علمائے دیوبند کے مسلک پر سختی سے کاربند ہوں۔ برصغیر پاک و ہند اور پوری دنیا پر مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اوران کے رفقائے کار کا احسان عظیم ہے کہ انہوں نے علم کی شمع روشن رکھی اور ایک جہان کو تابناک کیا۔عرض کرتا چلوں کہ میں ایک عرصے سے مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کی تحریروں کا اسیر چلا آرہا ہوں۔ان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

جواب: مکرمی جناب ......زید رشدہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ،آپ کا خط پڑھ کر سخت صدمہ ہوا، مولانا عبدالمتین صاحب کے مکتوب پر آپ کے اعتراض پر تعجب ہوا۔اس کو قلت محبت، اصول شرعیہ اوراپنے اکابر کے مسلک حق سے ناواقفی پر ہی محمول کیا جاسکتا ہے۔شیخ کی تعریف اوراس کو دین وایمان کہنے کو جو آپ غلو قرار دے رہے ہیں تو حکیم الامت مجدد الملت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ کے بارے میں فرماتے ہیں ؎

جان من جانان من سلطان من
اے توئی اسلامِ من ایمان من

مولانا عبدالمتین صاحب کوئی جاہل نہیں ہیں، شیخ الحدیث اور بڑے عالم ہیں اوراپنے اکابر کے شاگرد تربیت یافتہ اور عمر رسیدہ بہت سے علماء ان سے بیعت ہیں۔آپ نے اعتراض تو کردیا لیکن یہ نہ سوچا کہ کیا اس تعریف پر کوئی شرعی اشکال وارد ہوتا ہے؟ اگر تعریف میں کوئی نعوذ باللہ کسی کو انبیاء سے بڑھادے یا جن کی فضیلت قرآن وحدیث میں منصوص ہے ان سے بڑھادے اس کا نام غلو ہے۔نبوت کا دروازہ بند ہوا ہے ولایت کا دروازہ بند نہیں ہوا آپ

شاید یہ سمجھتے ہیں کہ پہلے جیسے اولیاء اللہ اور نفوس قدسیہ اب پیدا نہیں ہو سکتے تو سن لیجئے کسی نے حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اب امام غزالی ورازی جیسے اولیاء اللہ نہیں رہے تو حضرت حکیم الامت نے فرمایا کہ کون کہتا ہے کہ نہیں رہے، ہمارے اکابر تو غزالی اور رازی سے بڑھ گئے اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا کہ اس دور کے امام ابوحنیفہ تھے اگر اجتہاد کا دعویٰ کرتے تو نباہ لے جاتے لیکن چونکہ اجتہاد مطلق کا دروازہ بند ہو چکا اس لیے عمر بھر مقلد بنے رہے اور ایک بار قسم کھا کر فرمایا کہ خدا کی قسم آج بھی اولیاء اللہ کی تمام کرسیاں پُر ہیں جس ولی کا انتقال ہوتا ہے فوراً اس کی کرسی پر اسی درجہ کا ولی اللہ بیٹھا دیا جاتا ہے اور یہ شعر پڑھا تھا ؎

ہنوز آں ابر رحمت درفشان ست
خم و خمخانہ با مہر و نشان ست

اور شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اپنے شیخ کے ساتھ جس کو جس قدر حسن ظن ہوتا ہے اسی قدر اللہ کا فضل اس پر مرتب ہوتا ہے تو اگر مولانا عبدالمتین صاحب اپنے شیخ کے ساتھ کمال حسن ظن رکھتے ہیں جبکہ وہ حسن ظن حدود شرعیہ سے متجاوز نہیں تو اس میں آپ کو کیا تردد ہے اور آپ کا یہ اعتراض کہ اکابر اولیاء اللہ کے نام کے آگے رحمۃ اللہ علیہ بھی نہیں لکھا تو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ بوجہ تحقیر کے ہے؟ جو سلسلۂ اولیاء چشتیہ نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ میں داخل ہو، وہ تو کیا ایک عام مسلمان کے دل میں بھی کیا ان اکابر کی تحقیر ہو سکتی ہے؟ اگر دل میں ان تمام نفوس قدسیہ کی عظمت ہے تو کیا کاغذ پر رحمۃ اللہ علیہ لکھنا ضروری ہے؟ یہ خانقاہ وہ نہیں ہے جہاں جہالت کے اندھیرے ہوتے ہیں یہاں الحمدللہ علم کا نور رہے یہاں اللہ کے عشق کا راستہ علم کی روشنی میں طے کرایا جاتا ہے، یہاں سے ان شاء

اللہ نورِ علم اور نورِ سنت وشریعت ہی نشر ہوگا بفضلہٖ تعالیٰ وکرمہ اکابر اہل علم الحمدللہ پورا اعتماد رکھتے ہیں۔

فہم کی چاندنی صحبتوں کا دیا
علم کی روشنی عشق کا راستہ
اتباعِ شریعت میں دیوانہ پن
ہے کراچی میں بھی ایک تھانہ بھون

اگر آپ کا اشکال رفع ہوگیا ہو تو فبہا ورنہ اس سلسلہ میں مزید خط وکتابت کرکے نہ اپنا وقت ضائع کریں نہ ہمارا۔

....

۶۸۴ حال: عالی مرتبت حضرت الشیخ سیدی وسندی جناب میر صاحب عمت فیوضہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حضور والا کی خدمت میں ایک نہایت عامیانہ بات لکھتا ہوں اور حضور والا کے الطاف کریمانہ سے متوقع ہوں کہ بندہ سے درگزر کرتے ہوئے ضرور زحمت فرماتے ہوئے حکم فرمائیں گے۔ وہ یہ کہ حضور والا کے تعارف پر بندہ نے بھائی......سلمہ کو حضرت والا مخدومی کے مواعظ کی چار کیسٹوں کی قیمت مع =/20 روپے ڈاک خرچ ادائیگی کردی تھی۔ گیارہ دن بعد یادداشت کا عریضہ ان کے پتہ پر تحریر کیا تھا لیکن تاحال مجھے کیسٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ بصد ادب عرض ہے کہ حضور والا کی خاطر عاطر پر گرانی نہ ہو تو ان کو حکماً فرمادیں۔ جزاء کم اللہ احسن الجزاء۔ حضرت مرشدنا ومخدومنا کی خدمت اقدس میں ہدیہ سلام ودعا اور آپ حضور کی صحت وتندرستی وعافیت کی دعا بارگاہِ رب العزت میں پیش کرتے ہوئے حضور والا سے دعا کی درخواست ہے۔ فقط والسلام۔

جواب: مکرمی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بھائی......صاحب نے ۲/اپریل

کو کیسیٹیں ڈاکخانہ سے روانہ کردی تھیں رسید ملفوف ہے۔ اب انہوں نے ڈاکخانہ والوں سے کہا ہے کہ اب تک یہ کیسٹیں کیوں نہیں پہنچیں۔ابھی جواب نہیں ملا آپ بھی ڈاکخانہ والوں کو رسید دکھا کر مطالبہ کریں۔آپ کی ایک بے اصولی سے بہت افسوس ہوا کہ آپ نے کسی صاحب سے یہاں معارف القرآن کا مطالبہ کیا۔ یہ سوال جائز نہیں۔اس سے دین کی بے وقعتی ہوتی ہے۔اصول تھانہ بھون کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔احقر میر عفا اللہ عنہٗ۔

انھی صاحب کا دوسرا خط

۶۸۵ حال: حضرت عالی مرتبت سیدی و سندی محترم سید میر صاحب مدت فیوضکم اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو بہ جمیع اعضائے بدن سلامتی و عافیت سے نوازے اور ہمیں اپنے اولیائے صدیقین میں شامل فرما کر اپنے پسندیدہ دین مبین کو اقصائے عالم میں شائع فرما کر ہدایت کو عام فرمادے، آمین۔حضورِ والا کا جواب والا مکتوب پہنچا اور موجبِ احسان و منت ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ دوسری بات جس سے خانقاہ کا تقدس متاثر ہوتا دکھائی دیا نہایت صدمہ کا باعث ہوا اور جو تصور ہم دور افتادہ لوگوں نے اپنے ذہن میں قائم کیا ہوا تھا اس میں کمی کے احساس نے مستزاد دکھ دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ بھائی......صاحب کی فروگذاشت کی نشاندہی کرنے کی خطا پر خانقاہ میں ان کا حلقۂ اثر سرگرم ہوگیا۔ اور آپ حضور نے جو فیصلہ بندہ کے حق میں صادر فرمایا اس پر تو قطعاً تبصرہ نہیں کرتا کیونکہ یہ بات بزرگوں پر حرف گیری اور بدظنی بلکہ بے ادبی پر دال ہے۔البتہ بہتان طراز صاحب کے بارے میں عرض ہے کہ موت بالکل قریب ہے چونکہ بندہ ترجیحاً بوڑھا ہے سو میں ان کا منتظر رہوں گا کہ وہ اپنا بہتان اور بندہ کے خلاف عجلت میں یکطرفہ فیصلہ ہمراہ لادیں۔ اور وہاں بھی حقائق چھپا کر اپنی چرب زبانی سے اللہ تعالیٰ کو بھی قائل کرلیں۔حضورِ والا

میں آئندہ تھانہ بھون کے خانقاہی اصول پر کاربند رہنے کی پوری کوشش کروں گا ان شاء اللہ العزیز۔ اس بارے میں حضور والا سے بزاری والہانہ دعا کی درخواست ہے۔ اور بندہ بدل و جان ہر وقت دعا گو ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تھانہ بھون کی مقدس و عالی رتبہ خانقاہ کے اعمال کے صدقہ میں ہماری اس موجودہ خانقاہ کو ہر طرح سے چغل خوری، عیب گوئی، غیبت اور ستائش باہمی کے متعفن اور گندے ترین گناہ کے عامل اثرات سے تاقیامت منزہ و پاک رکھے آمین اور اس خانقاہ کے جملہ متعلقین کے دِلوں میں سچا خلوص، ایثار، ہمدردی، اسلامی وایمانی تعاون اور بھائی چارہ کے حقیقی ثمرات کے انوار سے منور روحانی و باطنی خوشیاں عطا فرماویں اور ہماری اس خانقاہ کو ہدایت کا سرچشمہ وذریعہ کے طور پر قبولیت کی توفیق سے نوازے **اٰمین ثم اٰمین، بحق سید المرسلین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اٰلہٖ و عترتہٖ و اصحابہ اجمعین برحمتک یآ ارحم الراحمین**۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ حضور کو صحت وسلامتی اور خوشیوں سے نوازے، آمین۔ دعا کی درخواست۔

جواب: آپ کی تحریر سے جس سے قلت محبت اور اعتراض صاف مترشح ہے سخت صدمہ ہوا۔ آپ کے نزدیک گویا یہ خانقاہ نہیں بلکہ کوئی سیاسی اکھاڑہ ہے جہاں مختلف حلقے بنے ہوئے ہیں اور نعوذ باللہ یہاں چغل خوری، عیب چینی، غیبت اور ستائش باہمی کا متعفن ماحول ہے یا ہونے کا امکان ہے جس سے حفاظت کی آپ دعا فرما رہے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ الحمد للہ دنیا بھر کے بڑے بڑے اولیاء اللہ اور علماء وقت اس خانقاہ کے اور حضرت اقدس دامت برکاتہم کے خوشہ چیں اور شیدائی ہیں کسی معترض کی سوءِ ظنی سے اس خانقاہ کا تقدس ان شاء اللہ ایک ذرہ بھی متاثر نہیں ہوسکتا، جس

چراغ کو خدا روشن کرے وہ پھونکوں سے نہیں بجھ سکتا خصوصاً جو مرید بھی ہو اس کا خانقاہ پر در پردہ اعتراض دراصل شیخ پر اعتراض ہے جو موجبِ محرومی ہے۔ شکر کیجئے کہ یہ خط آپ نے احقر کو لکھا حضرت شیخ کو نہیں لکھا ورنہ تکدر قلب شیخ سے باطن کا ستیاناس ہو جاتا۔ آپ کی ہمدردی میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں کیونکہ معاملہ اللہ سے ہے۔

آپ کو معارف القرآن کے بارے میں جو احقر نے لکھا تھا اس کو آپ نے ...... صاحب کے واقعہ سے متعلق کر دیا حالانکہ دونوں باتوں کا کوئی تعلق نہیں۔ احقر نے تو ان صاحب کو سخت تنبیہ کی تھی کہ کیوں تاخیر کی جس پر انہوں نے ندامت ظاہر کی کہ بعض ناگزیر حالات اور پریشانی کی وجہ سے کیسٹ بھیجنے میں تاخیر ہوئی۔ بعد میں کیسٹ ارسال کر دیئے گئے جس کی رسید آپ کو روانہ کر دی گئی۔ معارف القرآن کی بات ان صاحب نے احقر سے نہیں کہی بلکہ جن صاحب کو آپ نے لکھا تھا انہوں نے احقر سے ذکر کیا تو احقر نے آپ کی محبت میں نصیحت اسی خط میں لکھ دی جس کا آپ نے الزامی جواب دے کر خانقاہ کو ہی متہم کر دیا جس کا احقر کے قلب پر ایسا کاری زخم لگا ہے کہ دل چاہتا ہے کہ احقر کو آپ اب آئندہ کوئی والا نامہ بھیجنے کی زحمت نہ فرماویں۔ اگر معارف القرآن والی بات بہتان طرازی ہے جیسا کہ آپ نے لکھا ہے تو صاف صاف لکھیں تاکہ آپ کا خط دِکھا کر مزید وضاحت طلب کی جا سکے اور حقیقتِ حال واضح ہو۔ اس آخری بات کے علاوہ مزید مکاتبت احقر سے نہ فرماویں۔

احقر میر عفا اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

....

٦٨٦ حال: فرائض و واجبات اور حسب ارشاد معمولات پر بفضلہٖ تعالیٰ اور حضرت والا کی توجہ کی برکات سے بندہ کا عمل ہے حتی المقدور معصیت سے بچنا

بھی نصیب ہے الحمدللہ۔لیکن بعض اجتماعی اعمال مثلاً تعلیم وتدریس، امامت و تربیت میں عُجب کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے ایسی حالت میں فوراً استغفار اور بتوفیق الٰہی کا استحضار کرلیتا ہے۔

جواب: یہ مراقبہ کرلیا کریں کہ ان کی عطا ہے میرا کمال نہیں بھنگی کے سر پر اگر بادشاہ تاج رکھ دے تو بادشاہ کا احسان ہے بھنگی کا کیا کمال۔

٦٨٧ حال: لوگوں کے متاثر ہونے پر قلب میں خوشی اور انبساط کا احساس زیادہ ہوتا ہے نیز احباب کے اعزاز و اکرام پر بھی اگر چہ اس وقت اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کرلیتا ہے اور اگر اس کے برعکس ہو یعنی اکرام نہ بھی ہو تو انقباض نہیں ہوتا۔

جواب: شکر اور عجب جمع نہیں ہوسکتے۔شکر موجب قرب ہے عجب موجب بعد ہے قرب و بعد میں تضاد ہے اور اجتماع ضدین محال ہے۔

٦٨٨ حال: پھر بھی مذکورہ حالات میں بندہ پر عجب کا شبہ غالب رہتا ہے، اس بارے میں حضرت والا سے اصلاح کی درخواست ہے۔

جواب: یہ شبہ رہنا برا نہیں، اپنے نفس سے بدگمان رہنا بہتر ہے توفیق توبہ اور توفیق اصلاح ہوتی ہے۔

٦٨٩ حال: حضرت والا کی توجہ و برکات کی وجہ سے بندہ کے واسطہ سے حضرت والا کے سلسلہ میں داخل ہونے والے حضرات میں عوام کے ساتھ ساتھ عالم بھی ہیں، بندہ کو اس بات کا تو یقین ہے کہ بندہ میں اس ذمہ داری کی صلاحیت نہیں ہے لیکن حضرت والا کی دعا وتوجہ کے بھروسہ پر حتی المقدور خدمت کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا بھی کرتا رہتا ہے کہ حضرت والا کے منشاء کے مطابق خدمت کرنا نصیب ہو، اور اس بات کا بھی یقین ہے کہ ان حضرات کی دعا وتوجہ سے بندہ کی بھی ترقی ہوجائے، ان شاءاللہ۔

جواب: اپنی نفی کرنا اور اپنی ترقیات کو اپنے بڑوں کی طرف منسوب کرنا

طریقِ اولیاء ہے، مبارک ہو۔

....

۶۹۰ حال: آخرت کے بارے میں شدت سے خوف نہیں ہے صرف دل میں ہے کہ اللہ کے سامنے ایک دن کھڑا ہونا ہے۔ اسی طرح زبان سے کہتا ہوں اور گناہوں سے بچتا ہوں۔ لیکن دل میں خوف کی کیفیت محسوس نہیں ہوتی۔

جواب: خوف ہے محسوس نہیں ہوتا، خوف کے رنگ مختلف ہوتے ہیں، گناہوں سے بچنا خوف ہونے کی دلیل ہے اور اتنا ہی خوف مطلوب ہے۔

....

۶۹۱ حال: احقر فی الحال جامعہ عربیہ دارالعلوم کے جماعت خامسہ میں زیر تعلیم ہے حضرت والا بندہ صلوٰۃ وغیرہ کا اہتمام رکھتا ہے پہلے خط میں حضرت والا نے جو معمولات تجویز فرمائے تھے بندہ ان پر پابند ہے مگر بعض اوقات بعض امور کی وجہ سے ناغہ ہوجاتا ہے استقامت نہیں ہو پاتی دعا فرمادیں پابندی ہو اور جی لگ جاوے حضرت والا کی عطا کردہ کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے نگاہوں کی حفاظت میں کوتاہی ہوتی ہے۔ حضرت والا سے درخواست ہے کہ اس احقر گناہگار کی رہبری فرمادیں اور تمام گناہوں سے اجتناب کے لیے دعا فرمادیں اور مناسب ترمیم و تنسیخ فرمائیں۔

جواب: ذکر کا ناغہ نہ کریں خواہ کم کردیں ناغہ سے بے برکتی ہوجاتی ہے البتہ ذکر کا ناغہ اتنا مضر نہیں جتنا ارتکاب معصیت بس گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کریں جان کی بازی لگادیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی دوستی گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے۔

....

۶۹۲ حال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جناب عالی عرض یہ ہے کہ حضرت

اقدس مدظلہ العالی دامت برکاتہم نے حکم فرمایا تھا کہ اگر ایک وقت کی نماز قضاء ہوجائے تو بیس روپے جرمانہ دیں لیکن میرے سے نماز میں بھی کوتاہی ہورہی ہے، نظر کی حفاظت نہ کرنے پر آٹھ رکعات بطور جرمانہ ادا کرنی ہے یہ کام نہیں ہورہا ہے کوتاہی ہورہی ہے۔

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ، جرمانہ اگر معاشی قلت کی وجہ سے ادا نہیں ہورہا تو رقم کم کردیں دس روپے ادا کریں اور اگر بخل کی وجہ سے نہیں ہورہا تو تیس روپے ادا کریں۔ ایسا ہی نظر کی حفاظت کے لیے کریں۔ ہمت سے کام لیں، کرنے کے کام کرنے سے ہوتے ہیں ورنہ کم ہمتی کرو تو ایک لقمہ منہ تک نہیں جاسکتا۔

....

٦٩٣ حال: یہ ناکارہ بندہ دو ہفتہ قبل حضرت والا سے بیعت ہوا اور یہ میرا پہلا خط ہے استغفار اور اللہ اللہ کا ذکر با آسانی ہوجاتا ہے لیکن درود شریف اور کلمہ کے ذکر میں دماغ پر بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے ان اذکار کو متفرق اوقات میں کرتا ہوں۔

جواب: مختصر والا درود شریف پڑھیں جیسے صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ درود ابراہیمی نہ پڑھیں طویل ہے۔ اور کلمہ میں ذکر میں ضرب نہ لگائیں۔

٦٩٤ حال: نیز آنکھیں کھول کر ذکر کرنے میں دھیان ذرا اچھا جمتا ہے۔ آنکھیں بند کرکے دھیان قائم کرنے میں مشکل ہوتی ہے۔

جواب: آنکھیں بند کرنا کوئی ضروری نہیں۔

٦٩٥ حال: آپ سے بیعت سے قبل اور بعد از بیعت بھی ایک خیال تنگ کرتا ہے کہ واہ واہ اب تو حضرت سے تعلق قائم ہوگیا ہے۔ خانقاہ میں بڑے بڑے لوگ آتے ہیں۔ جن سے تعلقات میں اضافہ ہوگا اور دنیاوی فائدہ بھی حاصل

ہوگا۔ یہ خیال کبھی کبھار آتا ہے اور کمزور ہے۔ میں اس خیال سے چھٹکارا پانا چاہتا ہوں۔

جواب: جب آپ کی یہ نیت ہی نہیں تو خیال سے کیا ہوتا ہے۔اس کی طرف مطلق دھیان نہ دیں۔

۶۹۶ حال: غصہ کا شدید مریض ہوں بعض اوقات غصہ کا دورہ سا پڑ جاتا ہے، حتیٰ کہ والدین تک سے بدتمیزی کر جاتا ہوں جس کا بعد میں بہت قلق اور افسوس ہوتا ہے۔دعاؤں اور مشورہ کا طالب ہوں۔

جواب: ان سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگیں کہ اب آئندہ کبھی بدتمیزی نہیں کروں گا۔ پرچہ اکسیر الغضب روزانہ ایک بار پڑھیں۔احقر کا وعظ علاج الغضب خانقاہ سے حاصل کر کے چند صفحات روزانہ پڑھیں۔

....

۶۹۷ حال: ذکر تو اطمینان اور باقاعدگی سے کر لیتا ہوں لیکن مناجات مقبول ''بہشتی زیور'' کا ساتواں حصہ اور ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' پڑھنے میں سستی محسوس ہوتی ہے حالانکہ میں مطالعہ کا شوقین ہوں۔

جواب: مناجات مقبول کی پوری منزل نہ ہوتو چند دعائیں ہی پڑھ لیا کریں۔ بہشتی زیور اور روح کی بیماریاں دونوں میں سے ایک کے ایک دو صفحے پڑھیں دونوں نہیں۔

۶۹۸ حال: چند دوستوں کے معلوم کرنے پر میں نے انہیں بتا دیا کہ میرا تعلق حضرت والا سے ہے۔

جواب: کوئی مضائقہ نہیں۔

۶۹۹ حال: آپ کے بتائے ہوئے اذکار بھی بتا دیئے، بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اپنی عبادات اور شیخ کے بتائے ہوئے وظائف واذکار کسی کو نہیں بتانے چاہئیں۔

جواب: اگر نیت دکھاوے کی ہو۔ بہتر یہی ہے کہ اپنی عبادات واذکار دوسروں کو نہ بتائے۔

۷۰۰ حال: دعا میں بالکل دل نہیں لگتا ہے لمبی لمبی دعائیں کرنے کا شوق ہے لیکن دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہی ذہن بالکل صاف ہوجاتا ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کیا مانگوں بس جلد از جلد دعا ختم کرنے کو جی چاہتا ہے۔

جواب: دل لگنا ضروری نہیں دل لگانا ضروری ہے۔ اللہ کی طرف متوجہ ہوکر مانگیں خواہ دل نہ لگے اور سوچیں کہ میرے ہاتھ اس وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے ہیں اور ساری کائنات میرے ہاتھوں کے نیچے ہے۔

۷۰۱ حال: کبھی کبھی جب اللہ عزوجل کی مخلوقات میں غور کرتا ہوں تو ہکا بکا دم بخود رہ جاتا ہوں ہر طرف اللہ عزوجل کی ذات ہی نظر آتی ہے حتیٰ کہ اپنے وجود پر بھی شک ہونے لگتا ہے۔

جواب: مبارک حال ہے۔ لیکن اپنے وجود پر شک کی کیا بات ہے۔ ہم بندے ہیں مخلوق ہیں اللہ تعالیٰ خالق ہیں۔

....

۷۰۲ حال: لوگوں کی بے دینی کی حالت دیکھ کر دل میں انتہائی تکلیف اور درد محسوس ہوتا ہے دنیا سے نفرت اور موت کی شدید خواہش پیدا ہوجاتی ہے خیال آتا ہے کہ اگلے جہاں میں عافیت ہے کیونکہ اپنا بھی معاملہ یہاں ہر وقت خطرے میں ہے۔

جواب: لوگوں کی بے دینی سے غم ہونا تو علامتِ ایمان ہے لیکن موت کی تمنا نہ کریں کیونکہ آخرت کی زندگی کے آرام کا دارومدار اس دنیا کی زندگی کے اعمال صالحہ پر ہے لہٰذا زندگی اللہ کی فرماں برداری کے لیے مانگنا مطلوب ہے۔

۷۰۳ حال: اگلے جہاں میں اپنا جو حال ہو سو ہو کم از کم وہاں اللہ عزوجل کی کوئی

نافرمانی نہ دیکھنے کو ملے گی اور نہ ہم سے ہو سکے گی۔

بس جی رہے ہیں اتنا غنیمت ہے اے عدم!
کس طرح ہورہی ہے بسر کچھ نہ پوچھئے

جواب: جو حال ہو سو ہو اس جملہ سے توبہ کریں اللہ کے عذاب کو کون برداشت کرسکتا ہے۔ یہ دعا مانگیں:

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

(سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۰۱)

۷۰٤ حال: لوگوں سے بہت وحشت محسوس کرتا ہوں جی چاہتا ہے کوئی مجھ سے بات کرے نہ میں کسی سے بات کروں، لیکن اگر کوئی بات کرے تو کر لیتا ہوں اور اگر انتہائی وحشت ہورہی ہو تو کہہ دیتا ہوں کہ بھائی میری طبیعت ناساز ہے۔ یہ وحشت عموماً دنیاداروں سے ہے دین داروں سے نہیں۔

جواب: یہ وحشت خشکی کی علامت ہے اللہ کے بندوں سے خوش اخلاقی سے ملیں اللہ والوں سے اللہ کے لیے اور دنیاداروں سے اس نیت سے کہ وہ ہمارے اخلاق دیکھ کر اللہ سے قریب ہو جائیں۔

۷۰۵ حال: بچپن سے میرا مسئلہ ہے کہ نیند بہت ہی دیر سے آتی ہے کروٹیں بدلتا رہتا ہوں، بعض اوقات رات کے ۳، ۴ بج جاتے ہیں لامحالہ فجر قضا ہوتی ہے اور اگر آنکھ کھل بھی جائے تو نیند کا بہت غلبہ رہتا ہے۔

جواب: یہی وجہ ہے آپ کے غیر معتدل ہونے کی۔ نیند کی بہت فکر کریں جلدی بستر پر لیٹ جایا کریں چھ گھنٹہ سونا ضروری ہے۔ ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

....

۷۰٦ حال: محترم المقام حضرت الشیخ حکیم مولانا محمد اختر صاحب مدظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ طالب خیر مع الخیر۔ کچھ ماہ سے حضرت والا کی

کتب اور مواعظ کا مطالعہ کر رہا ہوں ان میں بعض باتوں نے مجھ پر حقائق کا عجب انکشاف کیا ہے۔ مثلاً کسی اللہ والے سے بیعت نہ بھی ہو تو ان سے اصلاح احوال کے لیے خط و کتابت کی جاسکتی ہے۔ اصلاح احوال کے لیے پہلے بیعت کا ہونا ضروری نہیں پہلے اپنی اصلاح اور اس کے بعد بھی بیعت ہوسکتی ہے۔ اور شیخ کی وفات کے بعد کسی اور اللہ والے سے بیعت ہونا ضروری ہے زندگی میں فقط ایک مرتبہ بیعت کی شرط ہی پورا نہیں کرنی بلکہ شیخ سے زندگی بھر اصلاح و اکتساب فیض کرنا ہے۔ بالخصوص مواعظ درد محبت میں منازل سلوک کے عنوان سے وعظ تو میرے حسب حال ہے اگر جناب والا طویل تحریر سے ناراض نہ ہوں تو عرض ہے کہ بندہ کی عمر تقریباً چالیس سال ہے اور میں نے جامعہ............ سے فاضل درس نظامی کیا تھا عرصہ ۲۷؍سال سے شہر کی مرکزی جامع مسجد میں بلا معاوضہ و مشاہرہ خطابت کر رہا ہوں علاقہ کے قدیم مذہبی ادارہ کا اہتمام بھی میرے پاس ہے۔ اس کے علاوہ حضرت اقدس والد بزرگوار............خلیفہ مجاز حضرت اقدس............کا جانشین ہوں ان کا کافی سلسلہ مریدین ہے۔ یہ تمام تر میری ذمہ داریاں ہیں اس کے علاوہ گھریلو اور خاندانی ذمہ داریوں میں بھی بہن بھائیوں اور رشتہ داروں میں ذمہ دار سمجھا جاتا ہوں۔ یہ سب کچھ میں بطور تفاخر نہیں بلکہ اپنی پریشانیوں کے زمرہ میں اس نیت سے عرض کر رہا ہوں کہ ایک حکیم سے کوئی مرض چھپانا نہیں چاہئے سب کچھ بتا کر اپنی دل کی تسلی ہو جاتی ہے خواہ حکیم اس کے امراض سے واقف بھی ہو جائے۔ علاوہ ازیں بندہ حضرت مرشدنا الشیخ .... سے بیعت ہوا تھا ان کے حسب ارشاد تسبیحات ذکر واذکار کرتا رہا تھا روزانہ نفی اثبات کی تسبیحات بوقت تہجد، بوقت مغرب ۲ تسبیح لا الٰہ الا اللہ تین تسبیح اللہ اللہ اور بوقت ظہر اللہ اللہ کی تسبیحات نیز درود شریف تیسرا کلمہ استغفار، استحضار موت، محاسبۂ نفس و مراقبہ اور بھی کچھ ایک منزل حزب الاعظم یہ اوراد

رہے ہیں ان کی وفات کے بعد میں نے شیخ بنانا ضروری ہی نہیں سمجھا۔ اب عرض ہے کہ مندرجہ بالا ذمہ داریاں اور بوجھ شدیدہ کے ساتھ اب حال میں ذکر واذکار میں وہ پہلی والی دلچسپی نہیں ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ عبادات میں کاہلی ہے۔ ذاتی طور پر دائمی مریض بھی ہوں اور بدن میں سستی بہت رکھتا ہوں ویسے ذہنی اور قلبی طور پر بہت پریشان رہتا ہوں سکون قلب مفقود ہے ہر وقت غم زدہ مایوس سا رہتا ہوں۔ اب کسی کام کاج کو بھی جی نہیں کرتا۔

یہ سب کچھ میں نے آپ کو اپنی اصلاح کے لیے عرض کیا ہے اور وہ بھی آپ کے مواعظ میں پڑھا تھا کہ اللہ والے سے دل کھول کر اپنے احوال اور اپنی کیفیات بتادو یہ مت ڈرو کہ وہ کسی پر آپ کے راز منکشف کردیں گے بلکہ اللہ والے مشایخ تو آپ کے رازوں کے امین اور باپ کی طرح مشفق ہوتے ہیں اس لحاظ سے آپ کو سب کچھ عرض کیا ہے کہ آپ سے امید ہے کہ میرے رازوں کو چھپاویں گے کیونکہ آپ ستارالعیوب کے بندہ ہیں نیز میری راہنمائی فرمادیں۔

حضرت جی! ہے تو پہلی ملاقات لیکن میں انتہائی گھٹیا اور گیا گزرا آدمی ہوں آپ میری سرپرستی فرمادیں اور میرے امراض کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ علاج بھی ضرور فرمادیں کچھ قدرے میری حالت درست ہوجائے۔ ہیں تو سب لوگ ہی محتاج ہدایت لیکن میں تو انتہائی محتاج ہوں اور دعاؤں کے لیے بڑا ضرورت مند ہوں مجھے مشفقانہ مخلصانہ دعاؤں کی بڑی ہی ضرورت ہے۔ ایک ضرورت مند پر احسان فرمادیں کہ میری درستگی ہوجائے اصلاح احوال کے ساتھ شفا تا حال ہوجائے۔ مجھے دعوات صالحات میں یاد فرمانے کے ساتھ جواب سے ضرور نوازیں اور مجھ پر خصوصی نگاہ کرم فرماویں ناراضگی نہ فرماویں۔ مجھے بزرگوں کو تحریر لکھنے کا سلیقہ نہیں آپ سرپرستی اور شفقت فرماتے رہے تو آداب سے آگاہ ہوجاؤں گا۔ نیا آدمی سمجھ کر معذرت قبول فرماویں آئندہ ان شاء اللہ

آپ کی روحانی کشش مجھے آپ کے قریب کردے گی۔

جواب: عزیز مکرم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، آپ کے خط سے آپ کے اخلاص اور طلب، فہم دین تواضع اور احقر کے مضامین سے آپ کی مناسبت سے دل مسرور ہوا۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات نوازش فرمائے۔ اپنے بزرگوں کے سلسلہ سے آپ کی وابستگی مزید سببِ مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں بھی آپ کو اپنے افضال سے نوازا ہے۔

اس زمانہ میں جبکہ قویٰ میں اضمحلال اور ضعف ہے اب وظائف اور ذکر کی تعداد میں اعتدال ضروری ہے ورنہ صحتِ جسمانی کے متاثر ہونے کے علاوہ رضاءِ حق بھی حاصل نہ ہوگی کیونکہ جب ایک باپ کی رحمت کو یہ گوارا نہیں کہ اس کا بیٹا اتنی محنت کرے کہ بیمار پڑ جائے تو حق تعالیٰ تو ارحم الراحمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے احقر کے قلب پر یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح فرمادی ہے کہ ولایت اور ولایت کے تمام مقامات حتیٰ کہ ولایتِ صدیقیت کا مدار اذکار پر نہیں تقویٰ پر ہے ورنہ اِنْ اَوْلِیَآءُ ہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ کی آیت نازل نہ ہوتی۔ اِلَّا الْعَابِدُوْنَ نہیں فرمایا اِلَّا الْمُتَھَجِّدُوْنَ نہیں فرمایا، اِلَّا الْمُتَنَفِّلُوْنَ نہیں فرمایا حتیٰ کہ اِلَّا الذَّاکِرُوْنَ بھی نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ بنیادِ ولایت تقویٰ ہے البتہ ذکر واذکار اس کے حصول میں معین ہیں۔ لہٰذا ذکر اتنا کافی ہے جو بقدرِ تحمل ہو تاکہ دل میں اتنا نور آجائے کہ صدورِ خطا کی ظلمت کا فوراً احساس ہو اور بندہ اس کی تلافی کرلے کیونکہ ذاکر کو ظلمت کا احساس ہوجاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ذکر معین ہے مقصود کا اور مقصود کیا ہے؟ کہ زندگی کی ہر سانس اللہ پر فدا ہو اور ایک سانس بھی اللہ کی ناراضگی میں نہ گذرے یہی کمالِ تقویٰ ہے اور جس کو یہ بات حاصل ہوگئی وہ ولایتِ صدیقیت کی آخری سرحد پر پہنچ گیا جہاں ولایت ختم ہے اور جس کے بعد ولایت کا کوئی درجہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محض اپنے کرم سے یہ

مقام نصیب فرمائے ،آمین۔

ذکرواذکار وعبادات میں سستی کی وجہ ضعف جسمانی بھی ہوسکتا ہے کہ ذمہ داریوں کے بوجھ کے سبب ذکر کی تعداد تحمل سے زیادہ ہو اور قبضِ باطنی بھی ہوسکتا ہے جو باطن کے لیے مضر تو نہیں بلکہ باعثِ ترقی ہے لیکن اس کو رفع کرنے کے لیے مصلح کو اطلاع ضروری ہے البتہ سکونِ قلب کا مفقود ہونا اس کا سبب خود احتسابی ہی سے معلوم ہوسکتا ہے یعنی یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ زندگی کا کوئی گوشہ ایسا تو نہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق نہ ہو یعنی تقویٰ میں کمی ہو کیونکہ ذکراللہ پر اطمینانِ قلب موعود ہے اور غفلت یا معصیت ذکر کا ضد ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے اسباب بھی ہوسکتے ہیں مثلاً کوئی غم یا پریشانی جس سے انشراح ختم ہوجاتا ہے۔

بہر حال اس کے لیے مصلح کو اطلاعِ حالات ضروری ہے اور اس کی تجویزات کی اتباع اور مصلح وہی ہوسکتا ہے جس پر اعتماد ہو اور جو صحیح معنوں میں اللہ والا یا اللہ والوں کا غلام ہوگا وہ سنت وشریعت کا پابند ہوگا وہ **اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ** کے خلاف نہیں کرسکتا وہ شیخ ہی نہیں جو اپنے احباب کے رازوں کی پردہ پوشی نہ کرے ورنہ قیامت کے دن اس سے مواخذہ ہوگا۔

آپ کی تواضع سے بہت دل خوش ہوا۔آپ نے جو لکھا ہے کہ میں انتہائی گھٹیا اور گیا گزرا آدمی ہوں یہی جملہ آپ کی بلندی شان کی دلیل ہے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندہ جب اپنی نگاہ میں برا ہوتا ہے تو اللہ کی نگاہ میں اچھا ہوتا ہے۔اور جب اپنی نگاہ میں اچھا ہوتا ہے تو اللہ کی نگاہ میں برا ہوتا ہے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

انہی عالم کا دوسرا خط

۷۰۷حال: محترم المقام حضرت اقدس جناب حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مزاج و ہاج بخیر؟ حضرت والا کا مکتوب محبوب موصول ہوکر معلوم ہوا اور بندہ مسرور ہوا ؎

ہم شاد ہیں کہ ہیں تو کسی کی نگاہ میں

الحمدللہ آپ کے حسنِ ظن کے اظہار نے مجھے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں کیا کیونکہ مجھے اپنی کم علمی، علمی بے بضاعتی عملی کوتاہیوں بے مائیگی اور تہی دامنی کا شدید احساس واعتراف ہے ؎

بہائے خویش مے دانم بہ نیمے جو نہ مے ارزد

اور واقعہ بھی یہی ہے کہ ؎

نہ گلم نہ برگ سبزم نہ درخت سایہ دارم
در حیرتم کہ دہقان بہ چہ کارکشت مارا

جہاں تک آپ نے مجھے اپنے سلسلے کی وابستگی اور میرے مشایخ کے مجھ پر افضال کا فرمایا ہے تو اس پر یہی عرض کروں گا ؎

کہاں میں اور کہاں وہ نکہت گل
نسیم صبح تیری مہربانی

مجھے تو آپ کی عنایات پر جو مسرت ہوئی ہے وہ اِحاطۂ تحریر سے باہر ہے کیونکہ جب تک میرے شیخ حیات تھے تو میں ان سے غبارِ دل نکال لیا کرتا تھا ان کے بعد میں اپنے آپ کو اتنا تنہا تنہا محسوس کرتا تھا کہ حقیقت میں جیسے لاوارث ہوتا ہے حضرت آپ سے رابطہ ہونے سے پہلے تک ایسی کیفیت عجیب تھی کہ میں گو گھر بار رشتہ دار احباب اہل تعلق اور سلسلہ سے وابستہ تمام افراد کا سر پرست بنا ہوا تھا وہ لوگ اپنا سب کچھ مجھے سمجھ کر دل کا بوجھ اتار لیتے لیکن ایک میں ان میں ایسا تھا جو بیچارگی پژمردگی کا شکار دل گرفتہ جو اپنا حالِ دل دل میں ہی لئے پھرتا اور دلی طور پر ایسا بوجھل رہتا کہ بہت تلاش کیا مگر تلاش میں بھی ایسا

معیار بنالیا گویا کہ اب کوئی مجھے ملے گا ہی نہیں اور ویسے بھی کم علمی کی وجہ سے جانا کہ اب کوئی دوسرا میرے شیخ کی جگہ نہیں ہوسکتا یہ تو آپ کی کتب کے مطالعہ نے ذہن صاف کیا کہ نہیں روحانیت وتصوف میں ایسا کوئی قاعدہ وقانون نہیں اور بھی بہت کچھ اشکال تھے جو مطالعہ سے رفع ہوکر سببِ اصلاح ہوئے تو میں نے آپ سے تحریری رابطہ کیا لیکن پھر بھی دماغ کے نہاں خانوں میں کچھ کچھ تھا جب حضور والا کا جواب باصواب موصول ہوا تو خوشی ہوئی کہ میرا تو پہلے ان سے کوئی ربط ضبط نہ تھا لیکن صبح کی ہوا جیسے درمیانی رابطہ کا کہیں کام دے جاتی ہے اسی طرح ان تحریروں نے بادصبا کا کام کیا بقول کسے ؎

اِذَا لَمْ یَکُنْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ مُرْسِلٌ

فَرِیْحُ الصَّبَا مِنِّیْ اِلَیْکَ رَسُوْلٌ

حضرت میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ گم گردہ راہ کو راہبر مل گیا ہے میری نظر جو اپنے مشائخ کے بعد کہیں ٹکتی نہ تھی اب نعمت غیر مترقبہ مل گئی ہے اُمید ہے کہ آپ بھی مجھے مایوس نہیں فرماویں گے شاید میں اپنی بے ربط تحریر میں اپنا مافی الضمیر نہ بیان کرسکا ہوں کیونکہ ایک تو مجھے بزرگوں سے تحریر کا سلیقہ نہیں ویسے بھی میرے پہلے مشائخ عام مروجہ بزرگوں کے انداز واطوار نہ رکھتے تھے وہ مجھ سے بالخصوص اور مریدین سے بھی بالعموم بے تکلف اس قدر ہوتے تھے کہ مریدین بلا جھجک اپنا حالِ دل بیان کرسکیں، یہ نہ ہو کہ وہ بزرگوں کے اس قدر آداب میں دبے رہیں کہ سر اٹھا کر کلام بھی نہ کرسکیں کچھ ان حضرات کی بے تکلفی نے اور کچھ ان کے الطاف کریمانہ نے مجھے گستاخ سا بنادیا اور آپ نے بھی تشخیص فرمائی ہے مجھے ایک بہت بڑی پریشانی ہے اس الجھن نے بھی آداب کا سلیقہ محو کردیا ہے بس اب تو آپ سے الحمدللہ تعلق ہوگیا ہے آپ سے اُمید ہے سکھادیں گے یا پھر رحلت شیخ کے بعد اتنے روز شتر بے مہار رہا ہوں تو اب سنبھلنے کے لیے کچھ دن تو

لگیں گے،ہی جیسے ؎

طبیعت کو ہوگا قلق چند روز
ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہر جائے گی

جناب والا اتنا اور عرض ہے میری بے سلیقہ اور بے ربط تحریریں تو ہیں ہی لیکن طویل بھی ہیں ان سے اکتاہٹ نہ کیجئے گا مجھے عادت تھی میں ہفتہ عشرہ بعد حاضر ہوتا یا خط لکھتا تو اپنے شیخ سے تمام احوال کیفیات دل کی بھڑاس یہاں تک کہ مدرسہ اور گھر کے پیش آمدہ حالات سنایا کرتا اس سے مجھے اطمینان قلبی ہوجاتا میری پریشانیوں کے لیے ایک تسکین سی مل جاتی ۔ میں نے پہلے بھی لکھا ہے کہ میں تمام لوگوں کا سب کچھ ہوں لیکن میرا کوئی نہیں میں لاوارث ہوں میری ایک بڑی کمی سرپرستی کا بھی نہ ہونا تھا۔ اب مجھے آپ مل گئے (رحلت شیخ کے بعد) جیسے میرے ارمان تھے خدا کرے ویسے ہی ہوں اب میں آپ کو ہی اپنا سب کچھ بنانا چاہتا ہوں اور خود میں کیا ہوں؟ وہ اس طرح ہے کہ ؎

تمہارا ہوں تمہارا، غیر سے اب مجھ کو کیا مطلب
محبت آپ سے سرکار ہے لیکن ابھی کم ہے
مجھے اپنا بنائیں گے مجھے جلوہ دکھائیں گے
میں اس قابل نہیں لیکن یقیں مجھ کو یہ تاہم ہے
باعاشقان نشیں وہمہ عاشقی گزیں
باہر کہ نیست عاشق ہرگز مشو قریں

حضرت والا یہ تو تمام میں نے اپنا غبار دل نکالا ہے مختصر یہ کہ اب قرینہ سلیقہ آداب اصلاح آپ نے ہی ایک مصلح کی طرح سکھانے سمجھانے ہیں باقی میں نے گزشتہ مکتوب میں ذکر واذکار وعبادات میں سستی کا تحریر کیا تھا جس کے جواب میں آپ نے چند وجوہات تحریر فرمائی تھیں اور مجھے بھی اپنا محاسبہ کرنے کو فرمایا تھا ان وجوہات میں آپ نے ایک ضعف جسمانی ذمہ داریوں کا بوجھ اور غم

و پریشانی کے سببِ انشراح کا ختم ہونا لکھا تھا۔حضورِ والا کی تشخیص درست اور صائب ہے۔اب چونکہ آپ میرے مصلح اور مربی ہیں آپ کو سب کچھ بتانا ضروری ہے تاکہ آپ علاج تجویز کریں یا پھر دعا فرمادیں مجھے چار سال قبل کینسر کا مرض ہوگیا تھا جس سے خون کا اخراج بہت ہوا بعد میں بجلی کی شعاعیں لگتی رہیں تین ماہ تک علاج ہوتا رہا ہسپتال میں داخل رہا اس مرض کی وجہ سے جسمانی کمزوری خون کی کمی اعصابی کمزوری تو شدید قسم کی ہے دوسرا ذمہ داریوں کا بوجھ اس قدر ہے کہ عموماً کھانا بھی کھانے سے رہ جاتا ہوں پھر مدرسہ، مسجد، خانقاہ، گھر، رشتہ داریاں، جماعتی ذمہ داریاں، اہلِ سلسلہ کا بار اور دیگر بہت سے معاملات میں میرا کوئی رفیق تو کیا مونس وغم خوار بھی نہیں اکیلی جان پر سارے بوجھ ہیں ذمہ داریوں میں شراکت تو درکنار ان میں کوئی نفع نقصان ہوتو وہ کسی کو بتا کر بھی بوجھ ہلکا نہیں کرسکتا۔اب رہا غم اور پریشانی سے انشراح ختم ہونے کا معاملہ تو یہ حضرت آپ سے ہی تذکرہ کررہا ہوں کہ گزشتہ سال مدرسہ کی عمارت سیم وتھور کی وجہ سے مخدوش ہونے پر جدید عمارات تعمیر کیں جن میں کتب خانہ اور درسگاہیں شامل تھیں کام درمیان میں تھا کہ مدرسہ کا بجٹ نہ رہا تو میں نے از خود شخصی ضمانت پر قرض لے کر تعمیرات مکمل کروادیں کام اس طرح نامکمل رہتا تھا کہ چھوڑنے سے نقصان تھا اب پانچ کمرے بن گئے اور دوسرا مدرسہ میں طلباء کی نمازوں کے لیے مسجد نہ تھی طلباء مدرسین دوسری مسجد میں نمازیں پڑھنے جاتے جس سے وقت بہت سا ضائع ہوجاتا سوچا کیوں نہ نمازوں کے لیے مدرسہ میں ایک پختہ مسجد تعمیر کردی جائے چنانچہ مدرسہ کے کمروں سمیت مسجد کی تعمیر بھی ہوگئی مدرسہ کے بجٹ کے علاوہ تقریباً دو لاکھ روپیہ زائد خرچ ہوا جو میری شخصی ضمانت پر لینا پڑا بدقسمتی سے لیا بھی ان لوگوں سے جو بباطن مدرسہ کے خیرخواہ نہ تھے اب اس کا علم میں نے کسی کو نہ دیا خیال تھا رمضان شریف آرہا ہے لوگ

مدرسہ سے تعاون کریں گے قرض اتر جائے گا۔ واضح ہو کہ ہمارے ہاں نصف صدی کے آغاز ہی سے یہ دستور بزرگوں کا بنایا ہوا چلا آرہا ہے کہ مدرسہ کے لیے کہیں بھی نہیں جانا اندرون ملک بیرون ملک کسی جگہ بھی عام مدرسوں کی طرح اپیل نہیں کرنی اور نہ ہی مدارس کے مروجہ طرائق کے مطابق اپنے شہر یا بیرون شہر مدرسہ کے لیے شخصی آسامیاں یا چندہ مہم کرنی ہے اور نہ ہی سرکاری غیر سرکاری گرانٹ حاصل کرنی بس صرف رمضان شریف کے آخری دو جمعے اور عید الفطر کے مواقع پر شہر کے باسیوں کی توجہ دلا دینی یا پھر عید قربان پر از خود کھالیں اندرون شہر ہی سے اکھٹی ہو جاتی ہیں بس یہ ہی کل آمدن کا ذریعہ ہے اس سے ہی الحمدللہ پورے سال کا خرچہ پورا ہو جاتا ہے یہ مدرسہ تو عملی طور پر توکل علی اللہ کی توضیح ہے اب جو رمضان شریف آیا تو گزشتہ سالوں کی نسبت آمدن میں بجائے اضافہ ۳/۱ حصہ کم آمدنی ہوئی بعد میں وجہ سمجھ میں آئی کہ پورا ملک ہی اور تمام ادارے اس خسارہ کی لپیٹ میں ہیں ہمیں کیا خبر تھی کہ ہم نے پہلی دفعہ زندگی میں قرض لیا ہے تو پہلی دفعہ ہی ملک سارے کی یہ حالت ہوگی۔ اس خسارہ نے تعلیمی اخراجات کے لیے بھی نقصان کیا اور اب تقریباً چار ماہ سے زائد ہو گئے ہیں مدرسہ کا بجٹ ختم ہو چکا ہے۔ اساتذہ وعدہ اور ادھار پر کام کر رہے ہیں بجائے اس کے کہ وہ دو لاکھ قرض اترتا الٹا تعلیمی سال کا بجٹ بھی پورا نہ ہوا اب ایک سال سے زائد کا عرصہ ہو گیا اس قرض اترنے کی بظاہر کوئی سبیل نظر نہیں آتی اب وہ لوگ پریشان کرنے لگے۔ اس قدر مجھے پریشانی ہوئی کہ میری کیفیت میں دیوانگی پیدا ہو گئی کیونکہ زندگی میں کبھی کسی سے ایک چونی بھی قرض کی نہیں لی تھی فرمان نبوی جو قرض کے ہم وحزن کے متعلق وارد ہیں ان کا مشاہدہ وملاحظہ چشم دید ہو گیا اب میں نہ کسی کو بتاتا تھا اور نہ بتا سکتا تھا خرابی اس قدر بنی کہ ان میں فتنہ پرور لوگوں نے جن کو ایک مدت سے یہ ادارہ اور اس کا مسلک وقرب

کھٹکتا تھا انہوں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے تخریب کاری کی حد کردی قریب تھا کہ ادارہ بند ہوجاتا تالے لگ جاتے اللہ کریم نے کرم نوازی فرمائی الحمدللہ میری والدہ کی خصوصی دعائیں طلباء و مدرسین کا اخلاص ماشاءاللہ وہ فتنہ رفع ہوا حالات درست ہوئے مگر قرض جوں کا توں رہا بلکہ تعلیمی خسارہ مل کر قرض اس وقت تین لاکھ سے تجاوز کرگیا ہے انہیں دنوں چند ایک ساتھیوں کی توجہ دلائی تھی لیکن انہوں نے اپنے کاروبار کا رونا رویا اور کہنے لگے صاحب پورے ملک کی معاشی حالت مفلوج ہے کسی کے پاس دینے کو کچھ نہیں ہے ایک تو پہلے ہی عادت نہ تھی پچاس سال سے مدرسہ کے لیے ایسی نوبت ہی نہیں آئی تھی اس لیے کسی سے کہنے کا تجربہ نہیں تھا اب جو انتہائی مجبوری کے پیش نظر توجہ دلانے پر جواب ملا تو ہمت ہی ٹوٹ گئی پھر کسی کو کہنے کی بالکل ذرہ بھی جرأت نہیں ہوئی کہنے سے پہلے ویسے ہی ندامت سے پسینہ آجاتا بزرگوں نے ایک تو مدرسہ کے لیے ایسے ضوابط بنادیئے دوسرا ہماری تربیت میں اس بات کی فی زمانہ کمی رہی۔

اب حضرت آپ کے پاس تشخیص کردہ الفاظ (کہ تمہیں کوئی غم یا بہت بڑی پریشانی ہے اور رہی بھی ہے) کا یہ تفصیلی جواب ہے جو آج تک میں نے کسی کو بتانے سے اجتناب واحتراز کیا ہے اب چونکہ آپ کو اپنا مصلح اور مربی و سرپست بلکہ سب کچھ مان لیا ہے اس لیے میں نے آپ سے تمام حال دل کھول کر تحریر کردیا ہے حضرت خدا شاہد ہے مجھے یہ بہت بڑا غم ہے جو گھن کی طرح لگا ہے غضب یہ بھی ہے کہ میں نے شخصی ضمانت دی ہے اگر ایسا نہ کرتا تو مدرسہ کا کام مکمل نہ ہوسکتا بہرحال اس سلسلہ کی یہ ناتجربہ کاری تھی جس کی وجہ سے بڑے تکلیف دہ مراحل سے گزرنا پڑا اور گزر رہا ہوں مستقبل قریب یا بعید میں کوئی وسائل و ذرائع نظر نہیں پڑتے جو اس مشکل سے نجات کا ذریعہ ہوسکیں اب تو آپ کی دعائیں ہی اس گرداب سے نکال سکتی ہیں۔

حضرت آپ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنا مانا ہے للہ اس بار گراں سے نجات کے لیے خصوصی دعا فرمادیں جناب حضرت حکیم صاحب بہت پریشان ہوں جہاں یہ میری ذاتی پریشانی ہے وہاں پر ایک عظیم دینی ادارہ کے تحفظ اور بقاء کا مسئلہ بھی ہے پورے علاقہ کے مسلمانوں کے لیے (خدانخواستہ ادارہ کا بند ہونا) زبردست دینی نقصان اور دھچکا ہے یہی غم مجھے کھا رہا ہے کہ اگر کہیں سے انتظام نہ ہوا تو ان مفسدوں نے تو پھر شورش برپا کردینی ہے کہیں نصف صدی سے قائم مشائخ دین کا سرچشمہ فیض اور مسلک کا ترجمان ادیان باطلہ وملت واحدہ کے تقابل پر شکست کے (خاکم بدہن) پیش نظر نہ ہو۔ آخر میں پھر عرض ہے کہ مجھے نہیں نسبت لحاظ فرماتے ہوئے دعوات صالحہ خصوصی سے نوازیں۔ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیرًا.

غالباً پہلے یا پھر اب ہی عرض ہے کہ میں نے اپنے تمام معمولات تحریر کردیئے تھے اب حضور والا خصوصی شفقت فرماتے ہوئے میرے معمولات کا جائزہ لے کر میرے لئے پڑھنے پڑھانے کو تعین فرمادیں تعداد اوقات تسبیحات کیا؟ آخر میں میری صحت جسمانی روحانی اعصابی کمزوری غفلت ومعصیت سے بچنے حصولِ خاتمہ بالخیر ومغفرت آپ سے تعلق کی وابستگی وعقیدت پرخلوص صحبت لطف عبادت تقویٰ وقلبی راحت مدرسہ کی درجہ بالا حالت میرے بچوں کا حصول علم واطاعت بالخصوص ان تمام امور اور سلسلہ قادریہ سے وابستگان کے لیے بالعموم دعاؤں کی اشد ضرورت ہے میں تو آپ کی تربیت وسرپرستی اور ہدایت کا خصوصی محتاج ہوں۔ حضرت! چونکہ بندہ نے ایک مدت کے بعد اب آغاز نو کیا ہے اور ویسے بھی آپ میری عبارات سے جان ہی چکے ہونگے کہ میں ایک بے ڈھنگا انسان ہوں اور یہ سارا مکتوب بھی اس کی عکاسی کرتا ہے یہ میں نے رسماً نہیں لکھا بلکہ حقیقت ہے آپ میرے محبوب بزرگ ہیں میں نے اپنا

کچھ بھی آپ کے سامنے نہیں چھپایا غبار دل خوب نکالا ہے اب آپ سے صرف اتنی درخواست ہے کہ مجھ پر فی الحال کرم گستری اور شفقت کا ہی معاملہ فرماتے رہیں کیونکہ حضرت جی عقیدت مند وابستگان چاہنے والے مریدین تمام ہی تو اہل علم وصاحب فہم نہیں ہوتے ان میں میرے جیسوں کا بھی شمار ہوتا ہے اس لیے آپ خصوصی شفقت فرماویں نیز آپ کے پرخلوص جواب باصواب کا شدت سے انتظار رہے گا۔ **الانتظار اشد من الموت** ۔

پلا ساقیا وہ مئے دل فروز
کہ آتی نہیں فصل گل روز روز

بدہ ساقیا آب آتش لباس
کہ مستی نباشد اہل دل التماس

جواب: عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے دو خطوط ملے جو محبت انگیز، محبت خیز بلکہ محبت سے لبریز اور محبت ریز تھے لیکن اس وقت سفر حرمین شریفین پیش آگیا، پھر رمضان شریف اور ناسازی طبع اور ضعف کی وجہ سے جواب میں غیر معمولی تاخیر ہوئی جس کا مجھے افسوس ہے۔ البتہ اس عرصہ میں دعا سے الحمدللہ دل غافل نہیں رہا۔ اب جبکہ آپ نے اپنی خدمت سپرد ہی کردی ہے تو مندرجہ ذیل مشورے پیش ہیں:

(۱)...... پچھلے تمام اذکار و معمولات ملتوی کرکے پرچہ معمولات برائے سالکین پر عمل کریں بلکہ اس میں مندرج اذکار کی تعداد بھی اگر تحمل سے زیادہ ہو تو بدون مشورہ کم کرسکتے ہیں بعد میں اطلاع کردیں لیکن بدون مشورہ اضافہ نہ کریں اور یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ قرب وولایت کا مدار کثرتِ عبادت پر نہیں تقویٰ پر ہے **کما فی الحدیث**:

﴿اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ﴾

(سننُ الترمذی، کتابُ الزھد، باب من اتقی المحارم فھو اعبد الناس، ج: ۲، ص: ۵٦)

(۲)...... آپ کی صحت کے پیشِ نظر آپ کے لیے اب تقسیمِ کار ضروری ہے۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ تحمل سے زیادہ کوئی کام نہ کرو خواہ وہ لنفسہٖ ہو یا لغیرہٖ ہو۔ مدرسہ مسجد خانقاہ کے لیے کوئی اپنا نائب یا معین بنالیں اور اپنے ذمہ صرف اتنا کام رکھیں جو سہل ہو اور جس کا ذہن پر بار نہ ہو خصوصاً جماعتی اور رشتہ داری کی ذمہ داریوں کے لیے یا تو کوئی دوسرا شخص مقرر کریں یا پھر اپنی صحت کے پیشِ نظر عذر کردیں کہ اب اس خدمت سے معذور ہوں۔ نفع لازمی نفع متعدی پر اور دفع ضرر جلب منفعت پر مقدم ہے۔

(۳)...... رہا قرض کا معاملہ تو دین کے کام میں ایسے مرحلے پیش آجاتے ہیں انبیاء علیہم السلام پر بھی قرض کا بار آیا ہے لہٰذا یہ سنت غیر اختیاری آپ کو نصیب ہوئی شکر کریں۔ البتہ روزانہ دو نفل حاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنا دکھڑا رو کر بالکل بے فکر ہوجائیں۔ ہمارا رب ہمارے غموں کو دور کرنے کے لیے کافی ہے یہ دین اللہ کا ہے وہی اس کا محافظ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور مدد آجائے گی۔ بس اللہ تعالیٰ سے فریاد جاری رکھیں، احقر بھی دل وجان سے دعا کررہا ہے ؎

دونوں جہاں کا دکھڑا مجذوب رو چکا ہے
اب اس پہ فضل کرنا یارب ہے کام تیرا

اپنے خاص احباب سے اس سلسلہ میں مشورہ بھی کرسکتے ہیں اور بے تکلف اہلِ خیر کو توجہ بھی دِلا سکتے ہیں ان کی آخرت کے فائدہ کے لیے۔ تاخیرِ جواب کا سبب عدمِ التفات نہیں بلکہ وہ ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ آپ کی طلب اور محبت سے دل متاثر اور مسرور ہے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

....

۷۰۸ حال: بعد عرض گذارش خدمت ہے کہ سب سے پہلے خط دیر سے لکھنے کی معذرت چاہتا ہوں۔ میں نے سنا تھا کہ حضرت والا اپنے دردِ دل کو دوسروں تک

پہنچانے کے لیے فرانس یا بنگلہ دیش تشریف لے جاچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کا سایۂ مبارک تا دیر ہمارے سروں پر رکھے۔ بعض دفعہ میں سوچتا ہوں کہ میں کتنا خوش نصیب ہوں کہ اس دور کے سب سے بڑے عاشق رب سے میرا تعلق ہے اللہ تعالیٰ بہت زیادہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت جی جب آپ کی مجالس کو یاد کرتا ہوں تو دل چاہتا ہے اڑ کر حضرت کی خدمت اقدس میں پہنچ جاؤں اور حضرت والا کی جوتیوں کو سر کا تاج بنالوں۔

جواب: آپ کی محبت سے بہت دل خوش ہوا۔ شیخ کی محبت اللہ کے راستہ کی تمام ترقیات کی کنجی ہے، مبارک ہو۔

٧٠٩ حال: حضرت جی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے قرض سے فارغ کردیں اور جب دنیا سے جاؤں تو ایک پائی بھی کسی کی نہ دینی ہو، قرض کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ جمیع مقاصد میں کامیابی کی دعاؤں کی درخواست ہے۔ حضرت جی اس وقت جناب والا کی آنکھوں سے آنسو اور اللہ کی محبت بالکل نظروں کے سامنے ہے کیا بتاؤں میرے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں جن سے میں آپ کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرسکوں میرا دل چاہتا ہے کہ ہر وقت جناب والا کے چہرے کو دیکھتا ہی رہوں۔ ایک بار پھر پاؤں میں پڑ کر دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ میری تمام مشکلات کو حضرت والا کے صدقے آسان فرمائے اور میرے تمام گناہ معاف فرمائیں۔ دنیا اور آخرت میں کامیابی عطا فرمائے۔ قرض کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔

جواب: پریشانی کی ضرورت نہیں۔ دل میں ادائیگی کی نیت رکھیں اور حتی المقدور ادائیگی کی تدبیر کریں اور تحریری وصیت کرکے رکھ دیں کہ فلاں فلاں کا مجھ پر اتنا اتنا قرض ہے اور ادائیگی کے لیے دعا و تدبیر کرتے رہیں۔ بقدر وسعت ادا کرتے رہیں۔ جس کی نیت ادائیگی کی ہو اور وسعت کے باوجود قرض خواہ کو ٹالتا نہ ہو اور

وصیت کر کے ورثاء کو آگاہ بھی کر دے پھر اگر اس حال میں مر گیا تو ان شاء اللہ قیامت کے دن اس سے مواخذہ نہ ہوگا۔ دل وجان سے دعا ہے۔

....

۷۱۰ حال: ایک سالک جو گناہوں کی وجہ سے اور دیگر مصائب کے سبب بالکل مایوس ہو چکے تھے انہوں نے اپنا حال لکھا جس کا جواب جو حضرت والا نے تحریر فرمایا مایوسوں کے لیے مژدۂ جاں فزاء ہے۔

جواب: آپ کا درد بھرا خط ملا، بوجہ سفر برما و بنگلہ دیش جواب میں تاخیر ہوئی۔ آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ شیطان نے آپ کو مایوسی کے قریب کر دیا ہے۔ شیطان کے اس حملے سے ہوشیار ہو جایئے۔ اگر زمین سے لے کر آسمان تک گناہوں سے بھر جائے تو ہمارے گناہ اللہ کی رحمت سے بڑے نہیں ہو سکتے۔ ایک آہ ایک لمحہ کی ندامت، صدق دل سے ایک بار توبہ تمام گناہوں کو اُڑا دیتی ہے ؎

یہ جو کھڑا پہاڑ ہے سر پہ مرے گناہ کا
وہ جو ذرا کرم کریں ہے مری ایک آہ کا

توبہ بندے کو ایک پل میں فرش سے عرش پر پہنچا دیتی ہے۔ مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

مرکب توبہ عجائب مرکب است
تافلک تازد بیک لحظہ زپست

اللہ کی رحمت کو کیا سمجھتے ہو گناہ کی کیا حقیقت ہے ان کی رحمت کے سامنے جیسے ایک چیونٹی کسی ہاتھی کے پاؤں پر کاٹے اور پھر معافی مانگنے لگے کہ ہاتھی صاحب میں نے جو آپ کو تکلیف پہنچائی اس کے معافی چاہتی ہوں تو ہاتھی کہے گا کہ بے وقوف بھاگ جا مجھے تو خبر بھی نہیں ہوئی کہ تو نے کب کاٹا۔ چیونٹی کو ہاتھی سے جو نسبت ہے ہمارے گناہوں کو اللہ کی رحمت سے اتنی نسبت کرنا بھی خلاف ادب ہے۔ ان کی رحمت بے پایاں ہے۔ ایک بار خوب توبہ کر لیجئے پھر

گناہوں کو یاد بھی نہ کیجئے۔ہم گناہ کو یاد کرنے کے لیے پیدا نہیں ہوئے اللہ کو یاد کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔آپ ہمہ وقت یہ مراقبہ کریں کہ اللہ کی رحمت نے مجھے اپنی آغوش میں لے رکھا ہے شیطان گناہ یاد دلائے تو اس سے کہہ دیں ؎

جنتیں مل گئی ہیں آہوں کی
ایسی تیسی مرے گناہوں کی

اور یہ بھی کہیں کہ ؎

مجھے اس کریم مطلق کے کرم کا آسرا ہے
ابے او گنہ کے بچے مجھے کیا ڈرا رہا ہے

توبہ سے صرف گناہ ہی معاف نہیں ہوتے بندہ اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ﴾

(سورۃُ البقرۃ، آیت: ۲۲۲)

اللہ کے انعامات کو سوچا کیجئے کہ بزرگوں کی زیارت و تعلق کی توفیق بخشی علم دین عطا فرمایا ایمان اور عمل صالح کی بھی توفیق دی وغیرہ۔بعض بندے اپنے عمل سے اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے جو علمِ الٰہی میں ان کے لیے مقدر ہے۔تو حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتے ہیں پھر صبر کی بھی توفیق دیتے ہیں جس کی برکت سے اس مقام تک پہنچا دیتے ہیں جو ان کے لیے مقدر کیا گیا۔آپ دعا فرمائیں کہ ان مصائب کو اے اللہ میری مغفرت اور رفع درجات کا ذریعہ بنا دے۔عمر کے جس حصہ میں وہ اپنی یاد کی توفیق دے دیں اور اپنی طرف جذب فرمالیں تو اس کرم پر قربان ہو جائیے پھر ماضی کو یاد نہ کیجئے ؎

آں دم کہ دل بعشق دہی خوش دمے بود
درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

اور احقر کا یہ شعر یاد رکھیں ؎

نہیں تھے رائیگاں زاہد بڑھاپے کے یہ سجدے بھی
کہ ان سجدوں کی برکت سے ملی جنت بھی رندوں کو

آپ کی تسلی کے لیے اس خط کے ذریعہ آپ کو بیعت کرلیا اور آج آپ سلسلہ میں داخل ہوگئے۔ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی شیخ العرب والعجم کے سلسلہ کی یہ برکت ہے کہ اس سلسلہ والوں کو کبھی فاقہ نہیں ہوگا، فہم دین عطا ہوگا اور حسن خاتمہ نصیب ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ فی الحال باقاعدگی سے اصلاحی مکاتبت جاری رکھیں ابھی سفر کی زحمت نہ فرمائیں ان شاء اللہ تعالیٰ گھر بیٹھے آپ کو سلسلہ کے فیوض و برکات پہنچیں گے۔ چار ماہ اصلاحی مکاتبت کریں۔ پھر اجازت لے کر تشریف لائیں۔ بس تین چیزوں کا اہتمام کریں جو سلوک کی کنجی ہے۔(۱)اطلاعِ حالات (۲)اتباعِ تجویزات(۳)اعتقاد وانقیاد۔

تشریف لانے پر پابندی نہیں ہے لیکن فی الحال مکاتبت مناسب ہے۔ دوسرا خط بھی ملا اس کا جواب بھی اسی خط میں سمجھیں لفافہ وخط ملفوف ہے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

....

جنوبی افریقہ سے حضرت کے ایک مُجاز عربی کے پروفیسر کا اصلاحی خط

۷۱۱ حال: عرصہ سے ایک الجھن میں گرفتار ہوں اس الجھن سے نجات کا خواستگار ہوں۔ اکثر کوئی ایسا کام جو شرعاً ناپسندیدہ ہو(حرام نہیں) اگر اس پر عمل کا خیال بھی آئے تو تصور میں حضرت والا کا خیال آجاتا ہے کہ حضرت کو یہ کام پسند نہیں ہے اور اگر حضرت کو اس کی خبر ہوگی تو حضرت کو پسند نہیں آئے گا اور شاید تکلیف ہوگی۔ میرا سوال یہ ہے کہ ایسے موقع پر بجائے اللہ تعالیٰ کے حضرت کا خیال آتا ہے اور تصور میں حضرت کی شبیہ آتی ہے۔ خیال تو اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی کا آنا

چاہیے۔ اگر حضرت کا خیال آئے تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟
جواب: کوئی حرج نہیں۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تعلق فی اللہ والے کی رضا کا قصد اللہ ہی کی رضا کا قصد ہے اور وہ عین اخلاص ہے مثلاً شیخ کے خوش کرنے کے لیے تہجد پڑھنا خلاف اخلاص نہیں (کمالاتِ اشرفیہ، ص ۹۷)
اور ایک صحابی تلاوت کر رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہاری تلاوت سن رہا تھا تو صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ سن رہے ہیں تو میں اور سنوار کر پڑھتا۔ حکیم الامت فرماتے ہیں کہ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نکیر نہیں فرمائی۔ اگر یہ صحیح نہ ہوتا تو آپ نکیر فرماتے کہ میری رضا کا قصد کیوں کرتے ہو۔

۷۱۲ حال: گذشتہ سال ندوۃ العلماء میں میری ایک تقریر والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے مولانا شبلی اور حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلقات کی نوعیت پر ہوئی تھی۔ ماہنامہ............لکھنؤ والوں نے اس کو مختصر کر کے شائع کر دیا ہے۔ اس مضمون کی کاپی حضرت والا کے لیے بھیج رہا ہوں۔ اگر کسی اصلاح کی ضرورت ہو تو مطلع فرما دیں۔
جواب: پڑھ کر مطلع کروں گا۔

....

دوسری شادی کے متعلق سوال اور حضرت والا کا مشورہ

۷۱۳ حال: حضرت ایک بہت بڑی بات ہے وہ یہ کہ ایک بیوی ۳؍بچوں کے ہوتے ہوئے سیرابی نہیں ہے۔ ایک اور بیوی کی سالوں سے چاہت ہے۔ اس کی گنجائش مکان، خرچہ تو الحمدللہ موجود ہے فی الحال مگر لوگ بہت برا سمجھتے ہیں۔ بیوی بھی ایسی بات برداشت نہیں کرتی، بلکہ بعض جملے خلاف شرع بول دیتی ہے۔ اور بعض دفعہ دل میں اتنا زور پڑتا ہے لگتا ہے کہ اللہ کا الہام ہے کہ اس رسم

کو میں توڑوں اور دوسری شادی کروں، کسی یتیم یا بیوہ کا سہارا بنوں۔ مگر خوبصورت بچوں اور محبوب بیوی کے جدا ہو جانے کا اندیشہ ہے، پھر دل میں آتا رہتا ہے کہ پیارے بچوں یا پیاری بیوی کی جدائی سے ڈر کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ نہیں کرتا۔

دل میں اللہ کے ذکر سے الحمدللہ کوئی عورت سمائی ہوئی نہیں رہی، سب ہونا نہ ہونا، مرنا، جینا، بھوکا، پیاسا رہنا، سیرابی، برابر ہو چکا ہے مگر وہ تقاضا بہت سخت ہوتا ہے ذکر کرنے سے ٹلتا نہیں، عصر تا مغرب ذکر میں رہتا ہوں جیسے مچھلی پانی میں، معمولات بدستور بفضلہٖ جاری ہیں۔

جواب: دوسری شادی کے متعلق جو آپ نے لکھا ہے کہ لگتا ہے یہ اللہ کا الہام ہے تو آپ کا خیال غلط ہے یہ الہام شیطانی ہے۔ غالبًا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سنت پر عمل کرنا عام سنتوں کی طرح مستحب ہے، لیکن اس سنت پر عمل مقید ہے ایک بہت سخت شرط کے ساتھ **فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً** پس اگر تم کو غالب احتمال ہو کہ کئی بیویاں کر کے عدل نہ رکھ سکو گے بلکہ کسی بیوی کے حقوق واجبہ ضائع ہوں گے تو پھر ایک ہی بیوی پر بس کرو، (بیان القرآن) اس زمانے میں ایک ہی بیوی کے حقوق ادا نہیں ہو پاتے چہ جائیکہ دوسری بیوی کے بھی ادا ہوں۔ یہ صحابہ ہی کا ایمان تھا جو چار چار بیویوں میں عدل اور برابری کر سکتے تھے ہم لوگوں میں اب نفس ہی نفس ہے، جس میں حسن زیادہ ہوگا اس کے ساتھ کم حسین کے حقوق میں عدل کرنا آسان نہیں۔ اندیشہ ہے کہ آخرت میں گردن نپ جائے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے دو شادیاں کی تھیں۔ کسی نے حضرت سے عرض کیا کہ آپ نے دو شادیاں کر کے مریدوں کے لیے دو شادیوں کا دروازہ کھول دیا فرمایا کہ نہیں، میں نے دروازہ بند کر دیا۔ دیکھو یہاں دروازہ پر ترازو لٹکی ہوئی ہے کوئی پھل آتا ہے تو یہ نہیں کہ ترازو میں صرف

ہم وزن کر کے دونوں بیویوں کو دوں بلکہ مثلاً اگر دو تربوز ایک ہی وزن کے آئے تو ہر تربوز کو کاٹ کر آدھا آدھا کر کے دیتا ہوں کیونکہ اگر آدھا نہ کروں تو ڈر ہے کہ ایک کے پاس میٹھا چلا جائے اور دوسری کے پاس کم میٹھا جو خلاف عدل ہے، اسی طرح اگر کپڑا دینا ہو تو دونوں کو بالکل ایک طرح کا دیتا ہوں اور کسی بیوی کے پاس اگر چھ گھنٹہ رہا ہوں تو دوسری کی باری پر چھ گھنٹہ گھڑی دیکھ کر اس کے پاس رہتا ہوں وغیرہ۔ اتنا عدل کوئی کر سکتا ہے؟ اس عدل کے باوجود فرمایا کہ دو شادیاں کرنا آسان نہیں، دو شادیاں اتنی مشکل محسوس ہوئیں کہ بعض وقت خودکشی کا وسوسہ آ گیا۔

آپ نے جو لکھا ہے کہ دوسری شادی سے بیوی بچوں کے جدا ہونے کا اندیشہ ہے تو صرف اندیشہ نہیں اس زمانے میں یہ جدائی یقینی ہے، زندگی تلخ ہو جائے گی، ہمارے سامنے بہت سے واقعات ہیں کہ جن بیویوں نے خوشی سے اجازت بھی دی شادی کے بعد اپنی اولاد کے ساتھ شوہر کے خلاف محاذ قائم کر دیا۔

اگر بقول آپ کے دل میں کوئی عورت سمائی ہوئی نہیں ہے ہونا نہ ہونا برابر ہے تو دوسری بیوی کی چاہت کا اتنا سخت تقاضا کیوں؟ جبکہ قضائے شہوت کا محل (بیوی) موجود ہے، نفس سے ہوشیار رہیں، اس کے کید بہت باریک ہوتے ہیں۔

....

عشق مجاز سے توبہ کرنے والے کا عاشقانہ خط اور حضرت والا کا جواب

٧١٤حال: پیران پیر عارف باللہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔

جان من جانان من سلطان من
اے توئی اسلام من ایمان من

حضرت والا! اُمید ہے کہ آپ خیر و عافیت سے ہوں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی عمر ۱۲۰؍سال تک سلامت رکھے اور صحت میں صحابہ کرام جیسی طاقت عنایت فرمائیں، آمین۔

تقریباً دس یا ساڑھے دس بجے دن کے وقت میں حضرت والا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں بلوچستان سے آپ کے دیدار و بیعت ہونے کی نیت سے حاضر ہوا تھا۔ میرے ہمراہ میرے دو دوست بھی تھے ہم سب کی ایک ہی نیت تھی جب ہم خانقاہ حاضر ہوئے تو محترم...... بھائی کے پاس گئے۔ ان سے ہم نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ حضرت والا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ اس وقت آرام فرمارہے ہیں ابھی آپ لوگ مجلس میں تشریف لے جائیں۔ ہم مجلس میں چلے گئے جہاں ایک حضرت بیان فرمارہے تھے۔ ہم نے بھی بیان سنا ان کے بیان سے مشک اختر دامت برکاتہم کی خوشبو آرہی تھی۔ بیان ختم ہونے کے بعد ہم نے دیکھا کہ کچھ حضرات ان میں سے باہر آئے۔ تو ہم بھی باہر نکلے تو دیکھا کہ آپ کے کمرے کا دروازہ کھلا اور آپ کے عاشقین، مشتاقین باہر کھڑکی سے آپ کی دید کی مئے پی رہے تھے۔ میں بھی ان میں شامل ہوا کہ آنکھوں کے ذریعے آپ کی دید کا عرق بید مشک آسمانی پی لیں ؎

آپ نے اک نگاہ کیا ڈالی
رنگ ہستی میرا نکھار دیا

اس وقت میں نے اپنی آنکھوں کے ذریعے اپنے دل کا آپ کو پیغام دیا ؎

ساقیا جام الفت پلا دے
میری اصلاح کی بھی دعا دے
میرے مولیٰ سے مجھ کو ملا دے
اور گناہوں کو مجھ سے چھڑا دے

کسی نے کیا خوب کہا ہے **سَلُوْا الْعَارِفِیْنَ فَاِنَّ عَجَائِبَهُمْ لَا تَفْنِیْ** حضرت والا! اس وقت میں آپ کو کھڑکی سے دیکھ کر رو رہا تھا کہ بھائی...... کی مجھ پر نظر پڑی تو انہوں نے اپنے پاس بلایا اور بتایا کہ کچھ دیر بعد آپ حضرات کو حضرت والا سے ملاقات کرائیں گے لیکن آپ لوگوں نے وہاں کچھ بولنا نہیں کیونکہ حضرت والا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ پھر ہمیں آپ عارف باللہ کے کمرہ مبارک میں آنے کا کہا گیا ہم اور ہمارے ساتھ خانقاہ کے دیگر حضرات آپ کے کمرہ مبارک میں داخل ہوئے۔

اے سوختہ جاں پھونک دیا کیا مرے دل میں
ہے شعلہ زن اِک آگ کا دریا مرے دل میں

اور تقریباً ۵؍منٹ بیٹھنے کے بعد کسی نے ہم سب کو باہر جانے کا کہا۔ اس ۵؍منٹ والی نعمت پر بھی اللہ کا شکر ادا کرکے ہم خانقاہ سے باہر نکلے تو دیکھا کہ بھائی .... ہمیں آواز دے رہے تھے۔ ہم پھر خانقاہ حاضر ہوئے تو بھائی .... نے میرے دوستوں کو بتایا کہ حضرت والا نے آپ لوگوں کے لیے یہ ٹوپیاں دی ہیں اور انہوں نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ٹوپیاں میرے دوستوں کو پہنا دیں کیونکہ وہ ننگے سر تھے اور مجھے بھی ایک دی جو کہ میں نے سنبھال کے رکھا ہوا ہے اور جمعہ کی نماز میں اسی ٹوپی سے ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کی نصیحت بھی میرے دوستوں کو بتایا کہ حضرت والا نے نصیحت کی ہے کہ ڈاڑھی سنت کے مطابق رکھ لو۔ ہم تین دوستوں میں، میں وہ تھا جس کی ڈاڑھی بھی تھی اور سر پر ٹوپی بھی۔ ہمیں پھر آپ کی خدمت عالیہ میں آنے کا موقع ملا۔ بس یہ اللہ کا کرم تھا ورنہ ہم اس قابل کہاں۔

سب کی نظروں میں ہو ساقی یہ ضروری ہے مگر
سب پہ ساقی کی نظر ہو یہ ضروری تو نہیں۔

جواب: آپ کی محبت سے بہت دل خوش ہوا۔

۷۱۵ حال: حضرت والا! میری زندگی کے گولڈن ڈیز (Golden Days) میری زندگی کا بہترین حصہ دنیاوی تعلیم حاصل کرنے اور عشق مجازی میں گزر گیا۔ آٹھویں جماعت سے ہی ایک لڑکی کے عشق میں گرفتار ہوا یہ بات یہ قصہ پھر عرض کروں گا یہاں مقصد کچھ اور ہے صرف اپنے عشق مجازی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناراض ہونے کا ذکر کروں گا کہ مجھ بد بخت کو آپ کی دعا اور صحبت کی ضرورت ہے۔

جواب: یہ لفظ نہ لکھیں مومن بد بخت نہیں ہوتا۔

۷۱۶ حال: حضرت والا! پچھلے تقریباً گیارہ سالوں سے وکالت کے شعبے سے وابستہ ہوں چند سال پہلے میں اتفاقاً تبلیغ پر چلہ رائے ونڈ جانے کا اتفاق ہوا تو دوران تشکیل ایک دوست کے ساتھ آپ کے مواعظ حسنہ تھے۔ انہوں نے پڑھنے کو دیئے جن کا میں نے مطالعہ کیا۔ اور اس کے بعد حضرت والا کی تمام تصانیف، مواعظ، سی ڈی، کیسٹیں میری لائبریری کا حصہ ہیں جن کے بغیر میں نامکمل ہوں، آپ کی تقاریر سننے سے قبل حضرت مولانا ....صاحب کی تقاریر سنتا تھا۔ لیکن جب سے آپ کو سنا کسی دیگر اللہ والے کی تقریر میں مزہ نہیں آتا۔ آپ کی باتوں میں ایسی مقناطیسی کشش ہے کہ تقریر سننے کے دوران ہی سننے والا خود کو بھی ولی اللہ کے گروہ میں شامل دیکھتا ہے۔ اور آپ کی تمام تصانیف و مواعظ حسنہ کا مطالعہ کرتا ہوں وہ ایک طرح کے میری خوراک ہیں جب تک روزانہ آپ کی کوئی تصنیف نہ پڑھوں بے چین رہتا ہوں، اور جس کا اثر یہ ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے دینی شوق بڑھتا گیا حرام اور حلال میں تمیز ہوا۔ اور اس طرح مجھے وکالت کے شعبہ سے نفرت ہوئی۔

جواب: الحمد للہ تعالیٰ۔ احقر کے مضامین سے نفع ہونا کمال مناسبت کی دلیل ہے۔

۷۱۷ حال: اب شاید چار مہینے بعد مزدوری کے لیے لیبیا جاؤں۔ مزہ کی بات یہ ہے کہ جب سے آپ کی تصانیف وغیرہ کا مطالعہ شروع کیا ہے میں اپنے قانون کی کتابیں کم اور آپ کی کتب کا زیادہ مطالعہ کرتا ہوں۔

جواب: وکالت میں پہلے اگر ناجائز پیروی کی ہے اور کسی کا حق آپ کی پیروی کی وجہ سے مارا گیا تو آپ کے ذمہ اس کی تلافی واجب ہے یا تو اس کا حق ادا کریں یا اس سے معاف کرائیں۔

۷۱۸ حال: حضرت والا! کتب بینی بہت کی اب قطب بینی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کے بیانات پڑھنے اور سننے کا اثر مجھ پر یہ ہوا کہ میں کلین شیو سے ڈاڑھی والا بن گیا۔ ٹی وی اپنے گھر سے نکال دیا اور ڈش جیسی لعنتوں کو ختم کیا۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ۔ بہت دل خوش ہوا۔

۷۱۹ حال: میں شوقیہ انگلش گانے سنتا تھا جس کے لیے میں جاپان سے اوریجنل کیسٹیں منگوا کر ریکارڈنگ کرواتا تھا آج ان تمام کیسٹوں پر آپ کے بیانات ریکارڈ کرائے ہیں۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ۔

۷۲۰ حال: اور بدنظری نہ کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے یہ بھی آپ ہی سے معلوم ہوا حالانکہ میں نے تبلیغی جماعت کے ساتھ چلہ بھی لگایا اور رائیونڈ میں صبح و شام بزرگ حضرات کی تقاریر سنیں۔ مگر کسی نے ایک دن بھی اس Topic پر بات نہ کی۔ اس موضوع پر صرف آپ کو خاص پایا۔

جواب: اللہ کا شکر ہے۔

۷۲۱ حال: حضرت والا! پانچ سال سے میں نے آپ کو اپنا مربی مانا ہے۔ اور اسی زمانے سے ارادہ ہے کہ آپ سے اجازت لے کر آنجناب کی خدمت اقدس میں اصلاح کی غرض سے قیام کے لیے آجاؤں۔

جواب: ضرور آئیں۔

۷۲۲حال: لیکن بدبخت شعبہ وکالت کی وجہ سے اتنا عرصہ میں آپ کے قرب سے محروم رہا۔ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو گواہ بنا کر بتانا چاہتا ہوں کہ میں آپ کو اپنے اہل وعیال اور والدین سے بھی زیادہ محبت کرتا ہوں۔ اور ۲۰۰۵ء سے ہی کوئی دن ایسا نہیں جس میں آپ کو ہر لمحہ یاد نہ کروں۔ ہر وقت ذہن پر آپ کے خیالات کی فلم چل رہا ہوتا ہے۔

جواب: اپنے مربی کی محبت تمام ترقیات کی کنجی ہے مبارک ہو۔ آپ کی محبت سے بہت دل خوش ہوا۔

۷۲۳حال: میں نے کئی مرتبہ آپ کو خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی آگ لگی ہوئی ہے۔ میں آگ کے نزدیک پریشان کھڑا ہوں کہ آپ آئے اور مجھے فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ پڑھو۔ جب میں نے یہ ورد شروع کیا تو دیکھا کہ آگ چھوٹی ہوتی گئی اور آخر کار ختم ہو کر غائب ہوگئی۔

جواب: مبارک خواب ہے مرئی یعنی جس کو خواب میں دیکھا ہے اس سے دینی نفع پہنچنے کی اور نقصان سے حفاظت کی بشارت ہے۔

۷۲۴حال: ایک مرتبہ ایک وظیفہ، **حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَ نِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ** تعداد ۳۰۸؍ بار جو کہ حضرت مولانا عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے تلقین کردہ وظائف میں سے ہے آپ کی کتاب...... باتیں ان کی یاد رہیں گی صفحہ ۳۱۱؍ سے شروع کیا اور اس وظیفہ کو آپ نے مذکورہ کتاب میں پڑھنے کو اجازت دی ہے۔ میں نے پہلے وظیفہ شروع کیا تو کچھ دن بعد آپ کو اور حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ دونوں فجر کی نماز کے لیے اٹھے اور آپ دونوں کی سونے کا جگہ نزدیک تھی آپ دونوں چارپائی پر سوئے ہوئے تھے۔ مجھے حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے اٹھنے کا منظر آج بھی آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں

آپ دونوں سے کچھ فاصلے پر تھا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ وضو کر کے نماز پڑھو پھر حضرت سے آپ کو ملاؤں گا۔

جواب: بہت مبارک خواب ہے۔

۷۲۵ حال: ایک رات میں نے نماز حاجت برائے جذب پڑھی اور سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ میری زبان سے بے ساختہ یاسلام کا ورد جاری ہے اور درمیان میں یہ بھی پڑھتا جاتا تھا یاسلام ......سلامتی آپ کے لیے ہے۔ یااللہ تو میرا ہو جا اور جو تیری مرضی ہو ویسا کر اور ایک نہر جاری ہوئی جو کہ شہد کی تھی، میں اس پر چل رہا تھا اور مذکورہ وِرد کر رہا تھا۔ اور جب چلتے چلتے نہرِ شہد کے آخر پر پہنچا تو دیکھا کہ آپ کھڑے تھے۔ اس کے آگے بھی کچھ ہوا جو کہ اللہ سے متعلق ہے۔ اس خواب کو ایک سال کا عرصہ ہو گیا ہے اس لیے صحیح یاد نہیں اگر قیاس پر لکھوں گا تو یقیناً خاتمہ ایمان پر نہ ہو گا...... اور جب میں بیدار ہوا تو یہی وِرد جاری تھا اور رات کے تین بجے تھے۔

ہمارے علاقے میں ایک بزرگ ہیں کشف والے، ایک رات میرے خواب میں آئے تھے اپنے پاس بلایا کہ میرے پاس آؤ۔ میں نے ان سے کہا کہ میں عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم سے بیعت ہوں تو انہوں نے کہا کہ وہ مجھ سے بہت بڑے ہیں میں تمہیں نہیں بلا سکتا۔

جواب: بہت مبارک خواب ہے دینی مربی سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی مٹھاس ملنے کی بشارت ہے جو شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔

۷۲۶ حال: اور ابھی کچھ دن قبل میں نے حکیم الامت مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کے قبر مبارک کی زیارت کی اور دعا بھی پڑھی۔ اور اس خط کے لکھنے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل میں نے آپ کو پھر خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا محل تھا بہت بڑا، بہت قیمتی پتھروں سے بنا ہوا اور اس

میں ایسی روشنی تھی جسے نور سے تشبیہ دینا انصاف ہوگا۔ آپ ایک تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اور لباس سفید رنگ کا تھا اور آپ کے بہت سے مریدین جو کہ سفید لباس میں تھے آپ کی خدمت میں موجود تھے۔ میں بھی کچھ فاصلے پر آپ کو محبت سے دیکھ رہا تھا کہ آپ کو بتایا گیا کہ آپ کے کچھ خاص مہمان ساؤتھ افریقہ سے آئے ہیں جن کی تعداد تین یا چار تھی آپ نے جب ان کو دیکھا تو خوشی سے اپنے تخت سے نیچے اتر کر ان سے معانقہ کیا آپ صحت مند بہت چست چاق و چوبند تھے۔

جواب: تمام خواب مبارک ہیں۔

۷۲۷ حال: حضرت والا! جیسا کہ میں نے اپنے خط کے شروع میں آپ کو بتایا ہے کہ اپنے عشقِ مجازی کا ایک واقعہ آپ کو بتاؤں گا جو میری بدبختی کا سبب ہے اور اس زمانے سے اب تک بے چین، خوار اور ذلیل ہوں۔

حضرت والا! میں نے نیا نیا FSC پاس کیا تھا کہ محکمہ ٹیلی فون PTCL میں آپریٹر بھرتی ہوا۔ اور میری ڈیوٹی شکایات ۱۸ پر لگی۔ جس میں لوگ اپنے ٹیلی فون سے متعلق شکایات درج کرواتے ہیں کہ اک روز ایک لڑکی نے فون کیا اور مجھے اپنی شکایت نوٹ کروائی۔ اس کی آواز اتنی خوبصورت تھی کہ میں کہے بنا رہ نہ سکا کہ آپ کی آواز بہت خوبصورت ہے، حیرت ہے وہ برف، برف لہجہ، آپ کے لہجے نے مجھے متاثر کیا اور میں نے ان کو اپنا نام بھی بتایا اور یہ بھی بتایا کہ آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت تو اس لڑکی نے کوئی جواب دیئے بغیر فون بند کیا۔ اس واقعہ کے تقریباً ایک ہفتہ بعد اس لڑکی نے مجھے فون کیا۔ اور اس طرح ہماری دوستی کا آغاز ہوا اور جب ہم ملے اسے بھی یقین نہ ہوا کہ میں اتنا حسین ہوں۔ خیر اس طرح ہماری دوستی کا آغاز ہوا۔ وہ روزانہ مجھے رات ۱۱ بجے فون کرتی اور صبح کی اذان تک ہم بات کرتے بعد میں پتہ چلا کہ اس کے والد

سرکاری آفیسر ہیں۔قصہ مختصر میری منگنی اپنے خاندان میں ہوچکی تھی۔ میں نے اپنی منگنی توڑی۔جس سے دونوں خاندان پریشان، میری والدہ کو دورہ پڑا، بہت پریشانی اٹھانی پڑی جو کہ آج تک جاری ہے۔اور جس لڑکی سے میں نے منگنی توڑی بعد میں اس کے کئی رشتے آئے لیکن اس نے انکار کیا اور آج تک شادی نہ کی۔اور دوسری طرف اس لڑکی سے میرا یہ معمول تھا کہ رات ۱۱ بجے فون کرتی اور ہم صبح تک باتیں کرتے ایک دن میں بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک آدمی کچھ پمفلٹ تقسیم کررہا تھا مجھے بھی ایک دیا جو کہ ایک شیخ محمد نامی شخص کی طرف سے تقسیم کیا جارہا تھا جس میں یہ تھا جو اسے پڑھ کر آگے تقسیم کرے اس کے فلاں فلاں کام ہوں گے۔جس میں تحریر تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شیخ محمد کے خواب میں آئے ہیں اور ان کو بتایا ہے کہ ان کے ڈاڑھی مبارک کے بال قرآن پاک میں موجود ہیں ان کو قرآن پاک میں ڈھونڈو مل جائیں گے کچھ اس طرح کا مضمون تھا۔

جواب: اس طرح کے پمفلٹ ناقابل اعتبار ہیں۔ یہودیوں کی سازش معلوم ہوتی ہے۔

۷۲۸ حال: میں جب گھر آیا تو مجھ بدبخت کے ذہن میں شیطان نے ڈال دیا کہ (منافق) شیخ محمد نامی شخص کا خواب اپنی طرف سے منسوب کرکے اپنی گرل فرینڈ کو بتادو تا کہ ہماری محبت مضبوط ہو اور ہم شادی کریں۔رات کو جب اس لڑکی کا فون آیا تو یہی خواب جو شیخ محمد نے دیکھا تھا میں نے اپنی طرف سے پیش کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اور مذکورہ پمفلٹ والی باتیں اسے بتادیں اور اپنی جانب سے بھی کچھ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری دوستی سے بہت خوش ہیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں۔

۷۲۹ حال: اس رات اس لڑکی کو یہ جذباتی خواب سنا کر میں نے فون جلدی بند کر دیا اور رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھے کوڑے مارتے ہوئے ایک خیمہ کے اندر لے گیا جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کہا جو کہ اس وقت مجھے یاد نہیں کیونکہ یہ واقعہ کئی سال پہلے کا ہے اس وقت میری عمر تقریباً ۲۱/۲۲ سال تھی میں عمر کے جس حصے میں تھا۔ صبح ہو کر یہ خواب میں بھول گیا سنجیدگی سے نہیں لیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ مجھ سے ناراض ہوگئے ہیں میں ان سے معافی طلب کروں کیونکہ آپ ہی سے سیکھا ہے ؎

مایوس نہ ہوں اہل زمیں اپنی خطا سے
تقدیر بدل جاتی ہے مضطر کی دعا سے

جواب: یہ خواب آپ کی ہدایت کے لیے تھا کہ اس عشق مجاز سے توبہ کرلو۔ یہ بھی اللہ کا فضل تھا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوتے تو خواب میں کیوں آتے خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نعمت عظمیٰ ہے۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا۔

۷۳۰ حال: اس خواب کے بعد قدرت کی طرف سے ایسے حالات پیدا ہوگئے کہ اسی ہفتہ وہ لڑکی مجھ سے کسی بات پر ہمیشہ کے لیے ناراض ہوگئی اور پھر تعلیم کے لیے انگلینڈ چلی گئی اور محبت کی یہ کشتی ڈوب گئی۔

جواب: اور آپ کی کشتی غرق ہونے سے بچ گئی الحمدللہ تعالیٰ، شکر کریں۔

۷۳۱ حال: ابھی کچھ دن قبل اخبار میں یہ خبر پڑھی کہ وہ لندن سے آگئی ہے۔ ایک سرکاری عہدے پر فائز ہے۔ تو ایک دم سے وہ سارا منظر پھر نظر کے سامنے آیا۔ اور اپنی کیفیت کو الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔ اور ہر لمحہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی کا خیال دل کو ستاتا ہے۔

جواب: اس کی طرف ہرگز ہرگز نہ رخ کرنا ورنہ تباہ ہوجاؤ گے کہ یہ اللہ ورسول

کی ناراضگی کا سبب ہوگا۔بس اس سے دور رہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے راضی رہیں گے اوراب بھی ناراض نہیں ہیں آپ کو جو زیارت ہوئی یہ آپ کے راضی ہونے کی دلیل ہے۔اوراس سے علیحدگی اسی خواب کی تعبیر تھی۔ ہاں خدانخواستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف دوبارہ مجاز کی طرف گئے العیاذ باللہ تو یہ بات ناراضگی کی ہوگی۔اللہ پناہ میں رکھے۔

۷۳۲ حال: میں محبت کے کنویں میں گرا ہوا تھا۔آپ کے اشعار اور وعظ نے مجھے وہاں سے نکالا۔ میں نکل تو گیا ہوں لیکن گنہگار بھی ہوں۔ زخمی بھی ہوں، گناہ بھی پرانا ہے، زخم بھی پرانا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شرمندہ ہوں اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس گناہ سے توبہ کرلی ہے۔لیکن کوئی بھی مریض اپنا علاج خود نہیں کرسکتا۔آپ ہی میرا علاج فرمادیں کہ اس گناہ کا کفارہ کیسے ادا کروں۔(درج بالا خواب پندرہ سال پہلے کا ہے پہلی مرتبہ صرف آپ کو بیان کیا ہے برائے علاج)

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو توبہ کرلیتا ہے وہ ایسا ہوجاتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔اس کا کفارہ صدق دل سے توبہ ہے اور توبہ پر استقامت کے لیے صحبت اہل اللہ ہے۔

۷۳۳ حال: حضرت والا! میں آپ سے بیعت ہونا چاہتا ہوں۔آپ مجھے بیعت فرمالیجئے اور معمولات ذکر بھی عنایت فرمادیں اور خط و کتابت کی بھی اجازت چاہتا ہوں۔میرے غم کا مداوا کیجئے ؎

من نجویم زیں پس راہ اثیر
پیر جویم پیر جویم پیر پیر

اور دعا کی بھی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معاف فرمادیں اور اللہ تعالیٰ اپنا قرب خاص اور صحبت شیخ بھی جلد نصیب فرمائیں۔

جواب: آپ کو بیعت کرلیا۔ پرچہ معمولات برائے سالکین پر عمل کریں۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔ جب چاہیں خانقاہ آجائیں آپ کو کس نے منع کیا ہے۔

....

۷۳٤ حال: کافی عرصہ سے یہ محسوس کررہا ہوں کہ میرے اندر یہ برائی ہے کہ بعض اوقات دوسروں کے نقصان سے خوشی ہوتی ہے مثلاً امتحان میں میرا کسی سے مقابلہ ہے تو اگر دوسرے کا امتحان خراب ہوجاتا ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے۔

جواب: اس خوشی سے توبہ کریں۔

۷۳۵ حال: ایسے جذبات عام طور پر ایسے لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں جو مجھے نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں یا ان سے کوئی مقابلہ چل رہا ہوتا ہے۔

جواب: پھر بھی مسلمان ہیں آپ کی خوشی ان کے نقصان پر گناہ ہے۔ ہر ایک کا بھلا چاہو، اللہ والے تو دشمنوں کا بھی برا نہیں چاہتے۔

۷۳٦ حال: کوشش بھی کی کہ ایسا نہ ہو لیکن پھر بھی یہ خیالات پیدا ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میری حفاظت فرمائے۔ آپ سے علاج کی درخواست ہے۔

جواب: ایسے خیالات کو صرف برا سمجھنا کافی ہے اور استغفار بھی زبان سے کرلیں پھر بھی دل میں ایسے خیال کا وجود وسوسہ ہے جس پر معافی متوقع ہے۔

....

۷۳۷ حال: گذارش دراصل یہ ہے کہ بہت تحقیق کے بعد میں اس فیصلے پر آیا ہوں کہ آپ سے بیعت لے لی جائے۔ میری تحقیق ان شرائط پر مبنی تھی جو کہ عام طور پر کسی بھی شیخ کو حاصل ہونی چاہیے۔ مگر معیار صرف نام ہی نہیں بلکہ دراصل تقویٰ تھا۔ ظاہر ہے کہ میں کوئی غیب کا علم تو نہیں جانتا کہ بتا سکوں کہ آپ کے اندر کتنا اللہ کا ڈر موجود ہے مگر اپنی حد تک جتنا بھی میں آپ کے بارے میں اور

دوسرے بزرگوں کے بارے میں معلوم کرسکا وہ میں نے کیا۔شاید میرے لکھنے کے انداز سے آپ کو ایسا معلوم ہورہا ہوگا کہ بیعت میں نہیں بلکہ آپ کو لینی ہے۔مگر بات اصل میں یہ ہے کہ میں نے اپنے شیخ کوڈھونڈنے میں بہت وقت لگایا ہےاوراب میں مزید غفلت میں رہنانہیں چاہتااور یہ بھی نہیں چاہتا کہ آپ مجھ کوانکار کردیں۔ میں نے بہت سارے مفتی عالم اور بزرگوں کے بارے میں علم حاصل کیا۔آپ کو پسند کرنے کی وجوہات یہ ہیں۔

جواب: اطلاع وجوہات کی احقر کو کیا ضرورت ہے۔

۷۳۸ حال: (۱) آپ کے کیسٹ میں نے سنے ہیں۔(۲) آپ کے بارے میں میں نے سنا ہے کہ آپ کسی دعوت میں نہیں گئے جہاں کے میزبان بینک میں کام کرتے تھے حالانکہ یہاں شیخ الحدیث مولانا............دامت برکاتہم بھی موجود تھے۔

جواب: اکابر سے حسن ظن رکھیں۔ممکن ہے بینک والے نے حلال پیسہ قرض لے کر دعوت کی ہو۔

۷۳۹ حال: (۳) آپ کی ایک کتاب جس کا نام فضائل توبہ ہے جو کہ حج کے دوران آپ نے بیان کیا تھااس کو کتاب کی شکل دی گئی ہے میں نے پڑھی ہے۔
(۴) آپ میرے پھوپھا کے بھی شیخ ہیں۔

جواب: (۴) یہ کون سی وجہ ہے؟

۷۴۰ حال: میں نے دارالعلوم کراچی خط بھیج کر یہ سوال بھی کیا تھا کہ میں کس کو اپنا شیخ بناؤں توانہوں نے جونام لکھے ان میں آپ کا نام بھی تھا۔

جواب: نامزدگی سے کیا ہوتا ہے،اپنی مناسبت دیکھیں۔

۷۴۱ حال: (۵) آپ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ کے خلیفہ سے بھی بیعت ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جن کی بناء پر آپ کا

نام میرے ذہن میں آیا۔اب صرف اللہ سے مشورہ رہ گیا ہے ورنہ باقی سب لوگوں سے مشورہ کرلیا ہے اور امید ہے کہ آپ مجھے اپنے مریدوں میں شامل کرلیں گے۔

جواب: استخارہ کرلیں پھر اگر چاہیں تو اصلاحی مکاتبت کریں۔ بیعت میں جلدی نہ کریں۔

۷۴۲حال: اب ایک گذارش کرنی ہے کہ آپ مجھے اپنے سگے بیٹوں کی طرح سمجھیں اور اسی طرح سے سختی نرمی کریں۔میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ صرف میرے چہرے کو دیکھ کر ہی مجھے پہچانیں بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھ کو صحیح دین پر چلنے کی فکر آپ کو ہر وقت رہے جو صرف سکون کے ساتھ ہوسکتی ہے۔

جواب: جس کو آپ اپنا مصلح بنا رہے ہیں اس کو اصلاح کا طریقہ بھی سکھا رہے ہیں !اگر وہ طریق اصلاح سے واقف نہیں تو مصلح بنانے کی کیا ضرورت ہے۔یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی بچہ والدین سے کہے کہ مجھے اس طرح پالنا۔ یہ بات خلاف ادب ہے۔

۷۴۳حال: میں نے اس دنیا میں اپنے لیے ایک بہت ہی اہم مقصد سوچا ہوا ہے جو صرف تقویٰ سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔اس لیے میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی مجھے کان سے پکڑ کر صحیح راہ پر لانے کی کوشش کرے تا کہ میں اللہ کے حکم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر چل سکوں اور ایسا ماحول اس معاشرے میں بنا سکوں کہ لوگ سجدے کو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ اہم سمجھنے لگیں۔

جواب: کسی کو کیا پڑی ہے کہ آپ کا کان پکڑے،آپ خود اپنا کان پکڑ کر راہ پر آئیں یعنی اپنے نفس کا جائزہ لیں بہشتی زیور کا ساتواں حصہ یا احقر کی کتاب روح کی بیماریاں سے علم ہوگا کہ نفس میں کون کون سی بیماریاں ہیں۔ایک ایک بیماری سے اپنے مصلح کو آگاہ کریں جو علاج وہ تجویز کرے اس پر عمل کریں۔اور اس میں نیت بھی صرف اپنی اصلاح کی ہو کہ میں اللہ والا بن جاؤں مجھے اللہ مل

جائے نہ یہ کہ میں اپنے نفس کی اصلاح کر کے دوسروں کا مصلح بنوں، معاشرہ کی اصلاح کروں۔ ایسے شخص کو اللہ نہیں مل سکتا کیونکہ یہ طالب جاہ ہے طالب اللہ نہیں۔ جو مقصد آپ نے سوچا ہوا ہے بظاہر بڑا عظیم الشان معلوم ہوتا ہے لیکن اس میں حب جاہ کا بت چھپا ہوا ہے۔ نیت صحیح کریں ورنہ کچھ حاصل نہ ہوگا۔ صرف یہ نیت کریں کہ میری اصلاح ہو جائے اور میں اللہ والا ہو جاؤں۔

اصول طریق بتا دیئے گئے۔ اگر ان پر عمل کرنے کا جذبہ ہے تو فبہا ورنہ مکاتبت نہ کریں۔

....

٧٤٤ حال: حضرت یہ خط میں رات کے سوا دس بجے پریشانی کے عالم میں لکھ رہا ہوں۔ اس پریشانی کے پڑھنے سے قبل اصل واقعہ کا تحریر کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے دو ماہ قبل حضرت صوفی .... صاحب دامت برکاتہم کی طرف ایک اصلاحی خط لکھا اس کا جواب نہ پا کر میں نے دوسرا خط ایک ماہ بعد اور لکھا جواب نہ پا کر تیسرا خط پندرہ دن بعد لکھا۔ اس کا جواب آج رات ملا لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا اب صورتحال یہ ہے کہ میں نے آپ سے بھی اصلاحی تعلق جوڑ لیا اور بیعت بھی ہو گیا ہوں اور حضرت صوفی .... صاحب سے بھی اصلاحی تعلق جوڑ لیا لیکن بیعت نہیں ہوا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اب مجھے مشورہ دیجئے کہ میں اب اس پریشانی کے عالم میں کیا کروں امید ہے کہ جواب سے محروم نہ فرمائیں گے۔

جواب: جس شیخ سے زیادہ مناسبت ہو اس سے بیعت و اصلاح کا تعلق قائم کریں۔ بلکہ اگر غلطی سے بیعت ہو گئے لیکن اس شیخ سے مناسبت نہیں تو بدون اس کو اطلاع کئے ہوئے دوسرے شیخ سے تعلق قائم کر لیں۔ مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے نہ کہ شیخ۔ شیخ ذریعۂ مقصود ہے پھر اس میں پریشانی کی کیا بات ہے۔

اصلاحی تعلق کسی ایک سے کریں بیک وقت دو سے اصلاحی تعلق رکھنا مناسب نہیں۔کیا جسمانی علاج بیک وقت دوڈاکٹروں سے کراتے ہو؟

....

۷۴۵حال: سال بھر سے پیر کے بیان میں اللہ کے حکم سے آنے کی توفیق ہوجاتی ہے اور الحمدللہ ایسا مزہ اور تازگی ملتی ہے کہ ہر پیر کے بعد اگلی پیر کا انتظار ہونے لگتا ہے۔آپ کے یہاں مجلس میں آنے کی برکت سے پہلے جن گناہوں کو اہمیت نہیں دی جاتی تھی اب ان پر ندامت ہونے لگی ہے۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ۔ندامت ہونا نعمت عظمیٰ ہے اور ترک معاصی پر استقامت کا ذریعہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۷۴۶حال: حضرت مجھے غصہ بہت آتا ہے۔جب بھی کوئی بات طبیعت کو گراں گذرے یا پھر کوئی میرے مزاج کے خلاف مجھ سے کسی بات پر اصرار کرے تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اور میں سامنے والے کو سخت بات کہہ دیتی ہوں۔

جواب: بعد میں اس سے معافی مانگیں اگر تنہائی میں کہا ہے تو تنہائی میں اور سب کے سامنے غصہ کیا ہے تو سب کے سامنے معافی مانگیں۔

۷۴۷حال: حالانکہ اس غلطی کا احساس ہے لیکن یہ عادت اتنی پختہ ہے کہ اگر میری والدہ محترمہ بھی مجھ سے کوئی بات میرے مزاج کے خلاف کرنے کو کہیں چاہے وہ جائز ہو یا ناجائز مجھے غصہ آجاتا ہے اور پھر بعد میں افسوس ہوتا ہے کہ میں یہ بات نرمی سے بھی کہہ سکتی تھی۔

جواب: افسوس ہونا کافی نہیں اب تک جو غصہ کیا ہے زبان سے اس کی معافی مانگیں۔آئندہ اگر غلطی ہو تو پاؤں پکڑ کر معافی مانگیں۔ پندرہ دن بعد اطلاع حال کریں۔ پرچہ اکسیر الغضب روزانہ ایک بار پڑھیں اور وعظ علاج الغضب کے چند صفحات بھی۔

۷۴۸ حال: اس کے علاوہ کسی ایسی شادی جہاں مووی ہو یا کوئی ایسا تفریح مقام جہاں میرے تایا زاد یا ماموں زاد ہوں اور پردے کا انتظام بھی نہ ہو اور میری والدہ محترمہ اگر مجھے اور میرے شوہر کو چلنے پر اصرار کریں تو مجھے غصہ آجاتا ہے۔

جواب: اللہ کی نافرمانی پر غصہ آنے میں مضائقہ نہیں، علامت ایمان ہے۔ شریعت کے خلاف یعنی ناجائز بات میں کسی کی اطاعت نہیں خواہ والدین ہوں خواہ کوئی ہو۔لیکن والدین سے بدتمیزی کی اجازت نہیں ان کی اس بارے میں ہرگز اطاعت نہ کریں لیکن رویہ میں جہاں تک ہوسکے نرمی اور ادب کا لحاظ رکھیں۔ بزرگوں نے فرمایا کہ نرم اور مضبوط ریشم کی طرح رہو جو انتہائی نرم ہوتا ہے لیکن مضبوط اتنا ہوتا ہے کہ ہاتھی بھی نہیں توڑ سکتا ہے لیکن اگر اس معاملہ میں غصہ آجائے تو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ کی نافرمانی سے بچنا فرض ہے۔

۷۴۹ حال: حضرت گھر پر ہوتی ہوں تو اکثر دوپٹہ بھی نہیں اوڑھتی امی کے گھر پر ہوں تو ابو اور بھائیوں کے سامنے کندھے پر پھیلا لیتی ہوں لیکن اگر کبھی دعوت میں جانا ہو اور پردے کا انتظام بھی ہو اور اگر وہاں سر نہ ڈھکا ہو تو گھبراہٹ ہوتی ہے اور بے اختیار ہی سر ڈھک لیتی ہوں۔ حضرت مجھے احساس ہوتا ہے کہ کہیں یہ دکھاوا تو نہیں حالانکہ میری نیت دکھاوے کی نہیں ہوتی۔

جواب: یہ دکھاوا نہیں ہے۔ صرف شوہر کے سامنے بغیر دوپٹہ کے رہ سکتی ہو۔

۷۵۰ حال: میرے شوہر کا باہر کافی آنا جانا ہے زیادہ تر وقت گھر میں گذارتی ہوں شام کو میرے اور بچوں کے اکیلے ہونے کی وجہ سے امی کے گھر پر پردے کا خاص انتظام نہیں ہے۔ میرے دونوں بھائی اور بھاوجیں ساتھ کھانا کھاتے ہیں اور ہنسی مذاق بھی ہوتا ہے ایسے میں میں ان کے ساتھ کھانا کھاتی ہوں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: حرج معلوم ہوتا ہے کیونکہ اصول یہ ہے کہ جس مجلس میں کوئی نافرمانی ہو رہی ہو اس میں شرکت جائز نہیں۔ ایسی مجلس میں جس میں آپ کے تو سب

محرم ہوں لیکن آپ کے محرموں کے نامحرم بھی شریک ہوں تو ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ دل سے اس کو برا سمجھیں اور ان کے ہنسی مذاق میں شریک نہ ہوں۔

۷۵۱ حال: دوسری بات یہ کہ کھانا کھاتے ہوئے اگر خبرنامہ کا وقت ہو یا کوئی خاص موقع ہو تو ٹی وی کھول لیتے ہیں مجھے احساس تو ہوتا ہے لیکن حوصلہ نہیں ہوتا کہ یا تو منع کر دوں یا الگ جا کر کھالوں بعد میں افسوس ہوتا ہے کہ کھانے کے دوران حرام کام ہوتا رہا اور میں بیٹھی رہی۔

جواب: یا تو منع کر کے بند کرا دیں ورنہ اس مجلس سے اٹھ جانا واجب ہے۔ تعجب ہے کہ دوسروں کی رعایت میں اللہ کو ناراض کرتی ہو۔ سوچا کریں کہ کوئی قبر میں ساتھ نہیں جائے گا اللہ پوچھے گا کہ وہاں کیوں بیٹھی رہیں تو کیا جواب دوں گی۔

۷۵۲ حال: اگر کھانے کا مسئلہ نہ ہو تو کوشش کرتی ہوں کہ دوسرے کمرے میں چلی جاؤں۔

جواب: کھانے کو چھوڑ کر وہاں سے اٹھ کر کھڑا ہونا چاہیے تاکہ ان کو احساس ہو جائے کہ یہ بات اس کو پسند نہیں آئی۔

....

۷۵۳ حال: میں اور میرا ماموں ایک ہی مکان میں رہتے ہیں اور استطاعت نہیں ہے کہ الگ مکان لیں۔ مجھے ممانی سے نظر بچانے اور گھر والی کو پردہ کرنے میں دقت ہو رہی ہے۔ لہٰذا کوئی عمل بتا دیجئے جس سے اللہ تعالیٰ الگ مکان لینے کی استطاعت عطا فرمائے۔

جواب: آپ بھی شرعی پردہ کریں اور گھر والی کو بھی کرائیں۔ نامحرم کے ساتھ تنہا نہ رہیں جب گھر میں آپ یا ماموں داخل ہوں تو آواز دے کر داخل ہوں اور نامحرم عورت چادر یا موٹے دوپٹہ سے بدن اور گھونگھٹ نکال کر چہرہ چھپالے۔ مکان کے لیے دو نفل حاجت کے پڑھ کر روزانہ دعا کریں۔

....

٧٥٤ حال: الحمدللہ تعالیٰ بخیر ہوں آنجناب کی خیریت کا طالب ہوں، حضرت والا نے جو گذشتہ خط میں علاجات تحریر فرمائے ہیں ماشاء اللہ بے حد مفید ثابت ہوئے خصوصاً دنیا سے بے رغبتی کے بعد کسل کا واقع ہونا قدیمی مرض تھا جس کی حقیقت احقر پر واضح نہیں تھی شش و پنج لگی رہتی تھی، جزاہم اللہ خیرالجزاء۔

جواب: پچھلے خط کی نقل ساتھ رکھ دیا کریں یا اہم مضمون کو مختصراً لکھ دیں۔

٧٥٥ حال: بعض مدرسہ کے طلباء میں متبوعیت کی شان پائی جاتی ہے۔ چنانچہ دو مرتبہ مہتمم صاحب سے کسی مطالبہ پر ہڑتال کر چکے ہیں نہ مطالعہ کا شوق ہے۔

جواب: اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ کالجوں کا اثر ہے افسوس جب دین کے محافظ دین شکنی کریں گے تو ان سے کیا خدمت دین ہوگی۔ مہتمم کو چاہیے کہ ہڑتال کرنے والے طلباء کا اخراج کر دے۔

٧٥٦ حال: احقر تو حل سبق الحمدللہ اپنا حق سمجھتے ہوئے کرتا رہتا ہے باقی ان کا اپنا کام۔

جواب: صحیح۔

٧٥٧ حال: کبھی جبکہ تعب یا عذر بھی نہیں ہوتا لیٹ کر یا پیر پھیلا کر مطالعہ پر نفس کوشاں رہتا ہے اور اسے کامیابی بھی ہو جاتی ہے۔

جواب: کوئی مضائقہ نہیں۔

٧٥٨ حال: چلتے وقت دائما نگاہ نیچی نہیں رہتی بلکہ خوامخواہ دوکانوں اور گزرنے والی گاڑیوں وغیرہ پر پڑتی رہتی ہے۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آتا ہے جب احقر کی مدرسہ آمد و رفت ہوتی ہے۔

جواب: بس اس کا اہتمام رکھیں کہ محل حرام پر نہ پڑے۔

٧٥٩ حال: زبان پر ذکر دوامی بھی نہیں کبھی مراقبہ ہوتا ہے مگر ذکر لسانی نہیں خاموشی رہتی ہے۔ بہ تکلیف یاد آنے پر ذکر کرتا ہوں۔ مگر پھر ادھر ادھر کی سوچ

مانع بن جاتی ہے اورنسیان ہوجاتا ہے۔

جواب: ذکرلسانی گاہ بگاہ بھی کافی ہے۔ بقدرتحمل ذکر کریں اصل ذکر دوامی یہ ہے کہ ایک سانس بھی اللہ کی ناراضگی میں نہ گذرے۔

۷۶۰ حال: کبھی خلوت میں اپنی زندگی اور جملہ اشیاء عجیب سی محسوس ہوتی ہیں اس وقت شدید دین کا جذبہ اور طلب آخرت پیدا ہوتی ہے۔ مگر وقتی پھر یکا یک یہ سب کچھ رخصت ہوجاتا ہے، اس حالت کا دوام اور رسوخ نہیں۔

جواب: یہ مطلوب بھی نہیں ایک سی حالت ہر وقت نہیں رہتی۔ مطلوب اتباع سنت اور اجتناب عن المعاصی ہے۔

۷۶۱ حال: احقر کی عمر چوبیس سال ہے اہل خانہ زوجیت کے متعلق سوچ رہے ہیں، رشتہ داران کا خیال کچھ اور ہے جبکہ احقر چاہتا ہے صالح مقام حاصل ہو اہل خانہ احقر سے بھی رائے لینا چاہتے ہیں مگر بندہ کی ابھی تک رائے کہیں نہیں جمتی فکر تو ہے مگر وحشت سے بھی رہتی ہے کہ مزاج ومعاشرت میں ہم آہنگی اگر خدانخواستہ نہ ہوئی تو پھر یہ ٹوٹا پھوٹا دین کا کام بھی نہ ہوسکے گا۔

جواب: رشتہ کے لیے یَاجَامِعُ ۱۱۱؍مرتبہ پڑھ لیا کریں بشرط تحمل وصحت و فرصت۔ ورنہ دو نفل حاجت پڑھ کر دعا کیا کریں۔

۷۶۲ حال: احقر کے ساتھ والدہ محترمہ اور دو بھائی بھی ہوتے ہیں ایک بھائی بڑے ہیں جو شادی شدہ ہیں احقر ویسے تو پردہ رکھتا ہے مگر کبھی اچانک بھابھی صاحبہ کا سامنا ہوجاتا ہے جس سے احقر بہت شرمندہ ہوتا ہے۔

جواب: آتے جاتے وقت کھنکار کر یا آواز دے کر آئیں۔

....

۷۶۳ حال: بعد مسنون سلام کے امید کرتا ہوں کہ جناب خیر وعافیت کے ساتھ ہوں گے۔ بندہ نے اس خط سے پہلے سلسلہ نمبر ۶؍اور ۷؍منتھی شدہ خط

روانہ کیا تھا۔ اس وقت مدرسہ میں سالانہ چھٹیاں تھیں اور میں جامعہ کا دورہ تفسیر کے اسباق پڑھ رہا تھا وہ سلسلہ وار خط وہیں سے روانہ کیا تھا اور جوابی لفافے پر اپنا پتہ لکھا تھا۔ پھر حسب اصول ایک ماہ بعد جب جواب نہ ملا تو خانقاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ سفر پہ تھے۔ پھر دوسرا ماہ گذرا تو میں دوبارہ خانقاہ میں حاضر ہوا اور حضرت مہتمم صاحب سے بات کی کہ میں نے حضرت کو ایک خط لکھا ہوا ہے اور اب میرا پتہ تبدیل ہونے والا ہے اس لیے چھان بین کر کے وہ خط مجھے واپس کر دیں۔......صاحب کی وساطت سے آدھے گھنٹے کی تگ ودو کے بعد ناکامی ہوئی تو پھر حضرت مہتمم صاحب نے بتایا کہ اسی پرانے پتہ پر رابطہ رکھو حضرت جب سفر سے واپس آئیں گے تو جواب روانہ کر دیا جائے گا۔ اور صورتحال اب یہ ہے کہ پانچ ماہ گذر چکے ہیں لیکن تا حال جواب نہیں ملا ہے جبکہ میں نے مسلسل پرانے پتہ پر (جو اوپر لکھا ہے) رابطہ رکھا ہوا ہے۔ جبکہ حال یہ ہے کہ پانچ ماہ اور کچھ دن کا عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن جواب نہیں ملا ہے۔ میرا گمان یہ ہے کہ خط گم نہیں ہوا ہے۔ وہ اس طرح کہ پہلے دو ماہ تو آپ سفر پہ تھے پھر سفر سے واپسی پر مریض ہونے کی وجہ سے شاید آپ نے آرام کیا ہو اور خطوں کے جواب نہ دیئے ہوں۔ پھر شاید ڈاک زیادہ ہونے کی وجہ سے تھوڑے تھوڑے خطوں کے جواب دے رہے ہوں اور شاید ابھی میرے خط کا نمبر نہ آیا ہو۔ اس لیے میں اپنے گمان کے مطابق کہتا ہوں کہ میرا مندرجہ بالا پتہ والا خط آپ کے پاس موجود ہوگا۔ اس لیے کہتا ہوں کہ میرے اس پرانے پتے والے خط کی چھان بین کر کے صرف اطلاع دیں کہ خط ہے یا نہیں۔ موجود ہونے کی صورت میں جواب اگرچہ بعد میں دیں۔

جواب: یہ طریقہ مناسب نہیں۔ جواب نہ ملے تو سابقہ خط کی کاپی بھیجیں یا دوسرا خط اسی مضمون کا لکھ کر بھیجیں اور لکھ دیں کہ اس خط کے جواب سے محروم ہوں لیکن یہ لکھنا کہ پہلے خط کی چھان بین کر کے اطلاع دیں یہ ایک طرح اپنے

بڑے کو کام سپرد کرنا ہے جو خلاف ادب ہے ؎

طُرُقُ الْعِشْقِ کُلُّھَا اَدَبٌ

اپنے مشائخ کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا جو دفتری حکام کے ساتھ کیا جاتا ہے انتہائی نامناسب ہے۔ آپ کی اس کم فہمی سے افسوس ہوا۔

....

٧٦٤ حال: حضرت شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔ دادا پیر جی آپ کے خلیفہ کو اپنے شیخ سے بیعت ہوئے دو برس ہوئے ہیں۔ دادا پیر جی شیخ نام ہی اس کا ہے جس کے تصور سے احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ ہم جن پریشانیوں و گناہوں میں مبتلا ہیں وہ اس سے ہمیں نکال لے گا۔ شیخ کا ایک ایک لفظ باعثِ زندگی ہوتا ہے دوسری طرف میں اس لائق نہیں شیخ کا کوئی لفظ یا نصیحت میرے لیے ہو ؎

وہ آئے بزم میں اتنا تو میرؔ نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

سب کچھ صحیح تھا۔ ایک وقت ایسا آ گیا شیخ نے فرمایا رابطہ کم کیا کریں۔ شور کیا تو جواب ملا تم حالت سکر میں ہو صحو میں لانا ہے۔ وہی ساری باتیں جو آپ کے ملفوظات میں ملتی ہیں ؎

سختیاں شیخ کی ہیں فنا کے لیے
مت سمجھ مت سمجھ ان کو ہرگز ستم

شاہ جی شیخ کے لیے جتنا روتی تھی اتنا ہی اللہ سے عشقِ شیخ مانگتی تھی۔ کیونکہ اس در کے سوا کوئی اور در بھی تو نہیں تھا۔ سب ضبط ہو جاتا تھا لیکن ان کا بیرون ملک سفر ضبط نہیں ہوتا تھا۔ پتہ کبھی کبھی واپسی کے قریبی دنوں میں مل جاتا تھا۔ کبھی خود دے دیا جب پیرانی سے رابطہ نہیں تھا پھر اس کے بعد پیرانی کی منتیں

کر کے مل جاتا۔ کبھی پیر بہن سے اس تکلیف کا ذکر کیا تو سمجھایا تعلق شیخ اس لیے ہوتا ہے کہ اللہ سے تعلق ہو جائے تم تو اس پر رک چکی ہو۔ راستہ چھوڑ دو تم غلطی پر ہو۔ مجھے اس کی بات ایسی بری لگی کہ اس سے پھر بات نہیں کی۔ یہاں تک کہ پیرانی کی نظروں میں بھی آ گئی ان کی بے رخی، تنقید، طنز کا سامنا بھی کیا شیخ سے رابطہ پر۔ میں نے شیخ (علاوہ شروع کے دنوں کے) سے کبھی بات نہیں کی بوجہ ان کے رعب کے۔ میسج کے ذریعے رابطہ رکھا۔

یا اللہ میرے شیخ کے درجے کو بڑھا دے

سرتاجِ زمانہ میرے حضرت کو بنا دے

شاہ جی میری زبان سے ذکر کے بجائے ہر وقت یہ شعر نکلتا ہے معذور ہوں اس کے علاوہ کچھ ذکر نہیں ہوتا۔

شاہ جی میری ساتھی ہے وہ اپنے بھائی کا رشتہ بھیجتی ہے۔ میں رو پیٹ کر انکار کر دیتی ہوں۔ شیخ نے بھی بہتر قرار دے دیا تھا لیکن میرے والد صاحب نے میرے رونے کو دیکھتے ہوئے انکار کر دیا۔ کچھ عرصے بعد دوبارہ وہی رشتہ آیا۔ شیخ نے پھر تصویب فرمادی۔ گھر والے بضد میں بھی انکار پر بضد۔ اس بار شیخ سے تلخ کلامی ہو گئی کہ آپ کیوں بولے۔ فرمایا ان شاء اللہ قدر ہو گی۔ قلبی رجحان نہ ہوتا تو کبھی نہ کہتا۔ میں نے کہا آپ کا نکاح ہو رہا ہے جو قلبی رجحان کی خبر دے رہے ہیں؟ پھر اس کے بعد وہ خاموش ہو گئے یہ کہہ کر تم جانو اور تمہارے والدین۔

بس ٹھیک ہے شادی کوئی تصوف کا مسئلہ تو نہیں کہ شیخ کی رائے پر چلنا ضروری ہو۔ میں نے بات بھی سخت کی تھی۔ مضطر ہو گئی شیخ کو فون کیا، گھر تھے۔ پیرانی کے سامنے (لگتا ہے) فرمایا اتنی سخت کلامی کی کیا ضرورت تھی وہ ایک دفعہ میں تمہیں تھوڑی لے جاتے اتنا آسان ہوتا تو ہم نہ تمہیں لے آتے۔ میں

خاموش ہوگئی بات تو مجہول ہے۔ میں خوابوں کی دنیا میں نہیں رہتی۔ دو چار اشارے اس کے بعد مزید ملے میری ہمت جواب دے گئی کہہ دیا مجھے آپ پر اعتماد ہے مجھ سے مزید کچھ نہ کہلوائیں۔فرمایا جی لاتفکری۔

شاہ جی بس آپ بھی مجھ سے مزید کچھ نہ کہلوائیں میرے بڑوں سے انہوں نے ابھی تک کوئی بات نہیں کی۔

چھپانے کو ہم تم چھپاتے ہیں دونوں
رہے گا یہ افسانہ مشہور ہوکر

میں کہاں جارہی ہوں؟ معاشرہ اس کو قبول کرے گا یا نہیں۔شیخ کو پھر سفر کا معاملہ درپیش ہوا۔ پیرانی سے بات کی لیکن وہاں سے سختی و بے نیازی کا معاملہ ہوا۔ واپسی پر شیخ بھی خاموش و بے نیاز لگے۔ایک ہفتہ رہ کر پھر ایک ماہ کے سفر پر چلے گئے بغیر اطلاع دیئے۔ مجھے اس کا ضبط نہیں ہوا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ وہ کیا چاہتے ہیں ایک طرف پیرانی کی سختی، پھر شیخ کی بے نیازی اور معاشرہ ان سب نے مجھے مجبور کردیا کہ خاموش ہوجاؤں، اپنی اس سلطنت کو چھوڑ دوں۔

تم لاش کو میری غسل نہ دو بس خون میں لتھڑی رہنے دو
کل خونِ شہادت میں لتھڑا یہ جسم انہیں دکھلائیں گے

پھر ان دِنوں میں میں نے استخارہ کیا کہ اب کیا کروں؟ جب بیدار ہوئی تو یہ شعر بڑی روانی سے بار بار زبان پر جاری تھا۔

مجھ پر میرے مسئلے کے بارے میں حکم صادر فرمادیں۔ بھائی کی اجازت ومشورہ و دستخط سے تحریر لکھ رہی ہوں۔ارادہ ہے شیخ سے بالکل خاموشی اختیار کرنے کا۔ آپ کی تصویب ہی جمائے گی ورنہ مجھے اپنی ذات پر اعتماد نہیں۔خاموش بھی ان کو بتا کر ہوجاؤں یا بس خاموش ہوجاؤں؟

جواب: پورا خط حرف بہ حرف پڑھا۔ پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ ایک ایک لفظ سے عشقِ مجاز کی بدبو آرہی ہے۔ شیخ سے تعلق اللہ کی محبت سیکھنے کے لیے ہوتا ہے نہ یہ کہ شیخ سے عشق لڑایا جائے۔ شیخ سے تمہارا تعلق اللہ کے لیے نہیں ہے اس میں سراسر نفسانیت ہے۔ نیت تمہاری خراب معلوم ہوتی ہے اور الزام رکھ رہی ہو دوسرے پر اور یہ بھی انتظار ہے کہ ان کی طرف سے پیغام آئے۔ تمہاری پیرانی کا ناراض ہونا اسی وجہ سے ہے کیونکہ غالباً وہ تمہاری نیت کو بھانپ گئیں۔ اور پیر بہن نے جو صحیح مشورہ دیا کہ تمہارا راستہ صحیح نہیں ہے تو اس سے ناراض ہونا بھی نفسانیت کی دلیل ہے اور شیخ سے کہیں اس طرح گفتگو اور جرح کی جاتی ہے جیسے کسی برابری والے سے اور شیخ سے کہیں اس طرح جواب طلب کیا جاتا ہے کہ بغیر اطلاع دیئے سفر پر کیوں گئے۔ یہ شیخ و مرید کی گفتگو ہے؟ یہ تو عاشق و معشوق کی گفتگو ہے۔ تعجب ہے کہ وہ کیسا شیخ ہے جس نے ان باتوں پر نکیر نہیں کی اور تعلق کو ختم نہیں کیا اور عورت کا اس طرح کے عاشقانہ اشعار شیخ کو لکھنا نہایت نامناسب اور بے باکی کی بات ہے لیکن اگر تمہارا بیان صحیح ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم تمہیں نہ لے آتے اور اشارے دیئے وغیرہ تو شیخ کا نام بتاؤ تا کہ ان سے جواب طلب کیا جائے۔ اگر تحقیق کے بعد یہ بات صحیح ثابت ہوئی تو جو شیخ مریدنیوں سے عشق لڑانے لگے وہ خلیفہ بننے کے قابل نہیں۔ اسی لیے ہمارے بزرگوں نے نامحرم مریدنیوں کو بغیر محرم کے خط پر دستخط کے مکاتبت کی اجازت نہیں دی۔ یہ بزرگوں کا طرز چھوڑنے کی نحوست ہے کہ خط کیا فون پر بے محابا گفتگو ہو رہی ہے میسج کیے جارہے ہیں۔ شیخ عشقِ مجاز کی گندگی کو نکالنے کے لیے ہوتا ہے نہ کہ وہ خود اس گند میں مبتلا ہو جائے یا اس کو اس گند میں ملوث کرنے کی کوشش کی جائے۔ خبردار فوراً اس خلیفہ سے تعلق ختم کرو۔ یہ تعلق بالکل نفسانی ہے، توبہ کرو، اپنی آخرت کو تباہ نہ کرو۔ جس سے تعلق میں نفس شامل ہو اس سے

اللہ نہیں مل سکتا اور اس سے بیعت یا اصلاح کا تعلق رکھنا حرام ہے۔

....

۷۶۵ حال: حضرت والا مجھے اپنی کیفیت بیان کرنے کے لیے کوئی الفاظ نہیں مل رہے، حضرت اقدس میں بہت زیادہ پریشان ہوں اور مجھے یہ بھی پتا نہیں کہ میں کیوں پریشان ہوں۔ میں ذہنی طور پر لگتا ہے جیسے تھک گئی ہوں۔ دماغ ہر وقت فکرمند سا رہتا ہے، کبھی آپس کے رویوں کی وجہ سے، کبھی گھر کے ماحول کی وجہ سے، کبھی امی کی صحت کے بارے میں فکرمندی ہوتی ہوں حضرت والا کبھی کبھار لگتا ہے جیسے میرے باطن کی خرابی نے میرے اردگرد کے ماحول کو میرے لیے پریشان کن بنا دیا ہے۔ یا پھر میرے اردگرد کا عجیب ماحول میرے باطن پر اثر انداز ہے۔

حضرت والا یہ صریح ناشکری ہوگی کہ میں کہوں کہ میں بہت برے ماحول میں ہوں۔ ایسا بالکل بھی نہیں ہے اکثر گھروں میں ایسا ہی ہوتا ہوگا یا شاید اس سے بھی برا۔ مگر پتا نہیں کیوں کچھ عرصے بعد مجھے ہر چیز اجنبی سی لگنے لگتی ہے کچھ طبیعت پریشان سی ہو جاتی ہے، اکتاہٹ سی پیدا ہونے لگتی ہے، چھوٹی چھوٹی بات بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ کسی بھی چیز میں دل نہیں لگتا۔ معمولی معمولی باتوں پر دل چاہتا ہے کہ روؤں۔ کسی پُرسکون جگہ خاموش بیٹھی رہوں۔ حضرت والا چند دنوں یہ کیفیت ہوتی ہے پیر کے بیان میں شرکت کرنا اتنی بڑی نعمت لگتا ہے کہ ہزاروں سجدوں سے بھی حق ادا نہ ہو۔ اللہ رب العزت بیان پر عمل کی بھی توفیق نصیب فرمائے، آمین ثم آمین۔

حضرت والا گذشتہ سے گذشتہ خط میں کم وبیش ایسی ہی کیفیت پر فرمایا تھا کہ بحالت مجبوری کسی ایسے مدرسے میں جہاں مردوں کا عمل دخل نہ ہو پڑھ لو یا پڑھا لو، اور یہ بھی فرمایا تھا کہ والدین یا بھائی کی اجازت سے کسی دیندار

دوست سے مل آیا کرو یا بہن کے گھر چلی جایا کرو۔

حضرت والا دوستوں کے گھر جانے کا ہمارے گھر اتنا رواج نہیں ہے اجازت بہت مشکل سے ملتی ہے (اور ویسے بھی میری دوست کی شادی ہوگئی ہے) بہن کے گھر میں زیادہ تر بھائی یا امی وغیرہ ہی جاتی ہیں میرا جانا کم کم ہی ہوتا ہے۔

جواب: حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پریشانی اور تشویش کی وجہ تجویز ہے ہم چاہتے ہیں مثلاً کہ ہمارے اردگرد کا ماحول ایسا نہیں ایسا ہو، لوگوں کا رویہ ایسا ہو وغیرہ اور جب اس کے خلاف ہوتا ہے تو تشویش پیدا ہوتی ہے اس کا علاج تفویض ہے کہ اپنے کو اللہ کے سپرد کردو کہ میں آپ کی مرضی میں راضی ہوں البتہ دعا کرنا تفویض اور تسلیم ورضا کے خلاف نہیں دعا کرو والدہ کی صحت اچھی ہو جائے گھر کا ماحول بدل جائے جیسے چھوٹا بچہ ابا سے اپنا حال کہہ کر مطمئن ہو جاتا ہے کہ میں نے ابا سے کہہ دیا ہے اب ابا وہی کریں گے جو میرے لیے بہتر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے کہہ دو اور پھر ان کے فیصلے پر راضی رہو تو پریشانی نہیں ہوگی۔

٧٦٦ حال: اور حضرت والا ایسا مدرسہ جہاں صرف معلمات ہوں اس بارے میں جس جس سے پوچھا ہے اس نے آپ والا کے مدرسے جامعہ اشرف المدارس ہی کا ذکر کیا ہے۔ حضرت والا میں پڑھنا چاہتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں میرا ذہن مصروف ہو جائے، مجھے لگتا ہے جیسے میری یہ کیفیت یکسانیت کی وجہ سے ہوئی ہے، حضرت والا میرا دل چاہتا ہے کہ کچھ عرصے میں کچھ مختلف سوچوں، حضرت والا میں ایک جیسی سوچ ایک جیسے ماحول سے تنگ آگئی ہوں اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے اگر ناشکری ہوگئی ہو۔ حضرت والا میں واضح طور پر اپنی سوچ اپنے احساسات اس لیے بھی بیان کر رہی ہوں تاکہ جہاں میں غلطی پر ہوں

جہاں کہیں نفس کی آمیزش ہو، حضرت والا وہاں وہاں تنبیہ فرما دیں۔

حضرت میں بہت بے سکون سی ہوں اندرونی طور پر۔ حضرت والا اب مسئلہ یہ ہے کہ جامعہ اشرف المدارس ہمارے گھر سے بہت زیادہ دور ہے۔ اگر مدرسہ پڑھنے کی گھر سے اجازت مل بھی گئی تو اتنی دور مدرسے کی تو مشکل ہی لگتی ہے کہ اجازت ملے۔

حضرت والا تین بنات کے مدرسے ایسے ہیں جن کی انتظامیہ سے بات ہوسکتی ہے کہ مرد اساتذہ سے کسی بھی قسم کا کوئی رابطہ نہیں ہوگا، نہ حاضری لینے کا، نہ سبق سننے سنانے کا غرض یہ کہ ان کے گھنٹے میں ایسے ہی لوں گی جیسے بیان وغیرہ سنا جاتا ہے، ان کو نہ علم ہو کہ پچاس ساٹھ طالبات میں میں بھی موجود ہوں۔ اور حضرت والا انتظامیہ کو یہ بھی بتا دیں گے کہ اس ہی شرط پر داخلہ دیا جائے، ورنہ داخلہ منظور نہ کیا جائے۔ حضرت والا مندرجہ بالا صورت حال اگر آپ والا کو ٹھیک لگتی ہے تو حضرت والا آپ کی مبارک نسبت کی وجہ سے آپ والا سے وعدہ ہے کہ بات چیت تو درکنار، کوئی استاذ میرا سلام کا جواب بھی نہیں سنے گا، (انشاء اللہ العزیز) آگے حضرت اقدس آپ جو مناسب سمجھیں وہ حکم دیں چاہے مجھے سمجھ آئے یا نہ آئے ان شاء اللہ سر تسلیم خم ہوگا۔ آپ والا کے حکم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دکھائی گئی بہترین راہ سمجھوں گی۔

جواب: آپ کے تقویٰ پر ہمیں اعتماد ہے مگر کیا کریں بزرگانِ دین نے منع فرمایا ہے اور بزرگوں کی نگاہ جہاں تک جاتی ہے ہماری نگاہ وہاں تک نہیں جاسکتی۔ قریب میں کوئی ایسا ادارہ جہاں صرف عورتیں مثلاً سلائی یا کھانا پکانا سکھاتی ہوں وقت گزارنے کے لیے علاجاً وہاں داخلہ لے لو۔ کچھ ماحول بدلے گا تو طبیعت بہل جائے گی۔

٧٦٧ حال: حضرت والا یہ سب یقیناً معمولی سی باتیں ہوں گی مگر ان کی وجہ

سے میں اندر سے ٹوٹ پھوٹ گئی ہوں۔

جواب: زیادہ حساس نہ ہو ضرورت سے زیادہ حساس ہونا بھی باعثِ تکلیف ہوتا ہے کسی بات کو ذہن پر نہ لو سمجھو کہ یہ کوئی اہم بات نہیں، احساس کی وجہ سے اہم معلوم ہو رہی ہے۔

....

۷۶۸ حال: اللہ رب العزت آپ والا کو صحتِ کاملہ عاجلہ و مستمرہ نصیب فرمائے، اور آپ والا کا سایہ ہم سب پر تادیر سلامت رکھے، آمین۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو اور جملہ متعلقین کو ہر غم سے بچائے اور ہر خوشی دکھائے، آمین ثم آمین۔ حضرت اقدس بھائی سے آپ والا کی خرابیِ صحت کا پتا چلا تو دل کی جو کیفیت تھی وہ دائرۂ تحریر سے باہر ہے، دل میں بے شمار وساوس آرہے تھے، آنکھوں میں مسلسل آنسو آرہے تھے، مشفق شیخ کی قدر نہ کرنے کا احساس گھیرے ہوئے تھا، حضرت والا دل کا خالی پن اپنی نااہلی کا احساس دِلا رہا تھا کہ تقریباً چار سال ہونے کو ہیں حضرت والا سے تعلق قائم کیے ابھی تک صرف اور صرف اپنی غفلت کے سبب دل دل نہیں بن سکا۔ دنیا کی فانی چیزوں میں کس قدر مشغول ہے کہ مشغولیت کا احساس بھی اب کم کم ہوتا ہے، حضرت والا! کاش کہ میری نظر سے سب کچھ گر جائے، اور کاش کہ وہ معرفت اور قربت جو آپ والا کو حاصل ہے اس کا صرف ایک ذرہ ہی مجھے حاصل ہو جائے، آمین، ثم آمین۔ حضرت والا میں بے ادبی کی حد کو پہنچی ہوئی ہوں مجھے معاف کر دیں۔

جواب: مطمئن رہیں، دل ایسے ہی بنتا ہے اور خوب بن رہا ہے۔ اس راہ میں ناکامی نہیں ہے۔ دنیا کے کاموں میں مشغول ہونا بھی برا نہیں۔ دل کا دنیا میں ایسا لگنا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کر دے یہ برا ہے۔ ہاتھ دنیا کے کاموں میں ہوں، اور دل اللہ کے ساتھ ہو اور باخدا ہونے کی علامت یہ بھی ہے کہ ایسا

دل مرضی الٰہی کے خلاف کسی چیز میں نہیں لگ سکتا۔

دنیا کے مشغلوں میں بھی یہ باخدا رہے
یہ سب کے ساتھ رہ کے بھی سب سے جدا رہے

۷۶۹ حال: حضرت والا بہت سے مسائل میرے لیے اس لیے پیدا ہوتے ہیں کہ جب میری ذات کو نظر انداز کیا جاتا ہے تو یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا، حضرت والا پتا نہیں کیوں میں اہمیت چاہتی ہوں، قدر چاہتی ہوں، اسی لیے حضرت میں چاہتی ہوں کہ میں بالکل مٹی ہوئی رہوں، تاکہ دوسروں کی حقارت، اور نظر انداز کرنا، مجھ پر اثر انداز نہ ہو۔

جواب: حقارت اور نظر انداز کرنے سے تکلیف ہونا فطری بات ہے لیکن صبر کریں اور انتقام نہ لیں اور اپنے عیوب کو یاد کریں اور سوچیں کہ اگر یہ عیوب لوگوں کو معلوم ہو جائیں تو وہ کتنا حقیر سمجھیں بس یہی غنیمت ہے کہ وہ نفرت اور تحقیر نہیں کرتے چہ جائیکہ ان سے تعریف کی توقع رکھی جائے اور سوچو کہ بالفرض تمام لوگ میری تعریف کرنے لگیں تو کیا حاصل نہ وہ رہیں گے نہ میں رہوں گی پھر ایسی فانی چیز کی تمنا کرنا بے وقوفی ہے۔

۷۷۰ حال: حضرت والا گذشتہ خط میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ خوش رہا کرو۔ حضرت اقدس مجھے خوش رہنا نہیں آتا، حضرت والا کچھ میری طبیعت بہت زیادہ ہی حساس ہوگئی ہے۔ چھوٹی سی بات بھی دل پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ کچھ ہمارے گھر کا ماحول بھی عجیب سا ہو گیا ہے، ہر وقت پیسہ، پیسہ اسی پر لڑائی ہوتی ہے۔ اسی سے صلح ہوتی ہے۔ اور اسی سے ہی خوشی غمی ہوتی ہے، حضرت والا، دل گھٹنے لگتا ہے دل چاہتا ہے کہیں بہت دور چلی جاؤں، کسی پرسکون جگہ۔

جواب: گھر کے ماحول کو نہ دیکھو۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضلِ عظیم کا شکر کرو کہ اس ماحول میں آپ کو اس ماحول سے بے زار کر دیا اور اپنی محبت کا غم اور دین کی

فکر عطا فرمائی۔ اگر اللہ تعالیٰ فضل نہ فرماتے تو آپ بھی اسی ماحول میں گم ہوتیں۔ اس نعمت کے استحضار سے سارا غم جاتا رہے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۷۷۱ حال: حضرت والا عادت تقریباً ختم ہوگئی تھی، مگر کچھ دنوں سے محض بے خیالی اور مذاق میں بات کچھ تھی، کچھ کہہ دی، اسی مجلس میں پتا بھی چل گیا کہ میں مذاق کررہی تھی بات اس طرح تھی، دل میں بار بار یہی آرہا ہے کہ شاید یہ بھی جھوٹ میں شامل ہے، اصلاح کی محتاج ہوں۔

جواب: زیادہ وہم میں نہ پڑیں۔

۷۷۲ حال: حضرت والا بدگمانی بھی بہت ہونے لگی ہے۔ قریبی رشتوں کے بارے میں خاص کر، کچھ عرصے سے اکثر باتوں میں منفی پہلو کی طرف دھیان جاتا ہے۔

جواب: بدگمانی کی طرف دھیان جانا یا خیال آنا بدگمانی نہیں ہے بدگمانی یہ ہے کہ اس گمان کو دل سے صحیح سمجھے۔

۷۷۳ حال: حضرت بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ جہاں غیبت ہورہی ہو وہاں سے اٹھ تو جاتی ہوں مگر آواز برابر آتی رہتی ہے۔ حضرت والا اس وقت کیا کروں؟

جواب: اُٹھ جانا کافی ہے اپنے اختیار سے کان لگا کر نہ سنیں۔

۷۷٤ حال: اور حضرت والا ایسی مجلس سے اٹھا بھی کم جاتا ہے، صرف اور صرف اپنی غفلت کی بنا، اٹھنے میں دیر ہوجاتی ہے۔

جواب: جس کی غیبت ہورہی ہے اس کی طرف کوئی اچھی تاویل کردیں کہ یہ بات یوں نہیں یوں ہوگی پھر بھی وہ نہ مانیں تو اٹھ جائیں۔

....

۷۷۵ حال: شرعی پردہ تاحال شروع نہ ہوسکا۔ اس بار شوہر کے جہاز پر جانے سے پہلے ان سے کہا کہ میں شرعی پردہ کرنا چاہتی ہوں مگر آپ کے تعاون اور

رضامندی کے بغیر نہیں کرسکتی میں اللہ کے حضور بے پردہ حالت میں حاضر نہیں ہونا چاہتی ہوں آپ سوچ لیں پھر مجھے جواب دیں۔اسی دن جہاز پر جارہے تھے تو جواب کچھ نہ دیا۔

جواب:اس میں شوہر کا تعاون اور رضامندی ضروری نہیں شرعی پردہ فرض ہے۔ہمت سے کام لے کر فوراً شروع کردیں۔

۷۷۶ حال: ویسے جانے سے پہلے الحمدللہ اتوار کی مجالس میں بھی حاضر ہوتے رہے اور جمعہ میں مجالس میں تو پہلے ہی سے جارہے تھے اس بار میرے خالہ زاد میرے شوہر کے ماموں زاد بھائی کے ساتھ الحمدللہ حضرت والا کے ہاتھ مبارک پر بیعت ہوئے۔اس کے بعد ماشاء اللہ تبدیلی بھی آئی ہے۔اب آپ والا سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل میں جلدی ڈال دیں اور وہ مجھے شرعی پردے کی اجازت دے دیں۔ مجھے معلوم ہے کہ شرعی پردے کے لیے شوہر کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے مگر حضرت اگر میں نے بغیر ان کی رضامندی کے شروع کیا تو یہ ہمارے تعلقات کی خرابی کا باعث ہوگا۔لہٰذا بہت بہت دعاؤں کی درخواست ہے۔

جواب: کوئی تعلقات خراب نہیں ہوں گے کسی چیز سے نہ ڈرو یہ ڈر شیطانی ہے اور اللہ سے دور کرنے والا ہے۔

۷۷۷ حال: حضرت والا اللہ تعالیٰ سے ان کی محبت ان کا عشق مانگ رہی ہوں مگر کچھ محسوس نہیں ہوتا کہ ان کی محبت میں اضافہ ہوا۔دل پر وہی زنگ وہی قفل لگا ہے جو پہلے تھا حضرت والا میں جانتی ہوں کہ ناپاک پلید میرا دل میرا جسم سرتاپا پلید ہوں لیکن پھر بھی مانگتی رہتی ہوں کہ اللہ مجھے اپنا ایسا عشق ایسی محبت عطا کردیں کہ ان کی محبت کے سامنے دنیا کی ساری محبتیں ہیچ ہوجائیں ایسا کب ہوگا حضرت اور ہوگا بھی کہ نہیں؟ مجالس میں حاضری کے دوران اور عورتوں کو دیکھتی

ہوں کہ کیا کیا ان کے مبارک احوال ہیں تو رشک آتا ہے۔ اور دل چاہتا ہے کہ میں بھی ان میں شامل ہوں مگر میرا حال تو بہت خراب ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ میرا پردہ نہ کرنا ہے۔ دل اندر ہی اندر بہت گھٹتا ہے، اس محرومی پر۔

جواب: یہ رشک مبارک ہے آپ بھی ہمت سے کام لیں تو دین میں خوب ترقی کریں گی۔ پردہ شروع کردیں تو سب رکاوٹ دور ہوجائے گی اور بہت جلد اس مقام پر پہنچو گی جس کی تمنا ہے۔

۷۷۸ حال: حضرت میرے لیے اپنے مبارک ہاتھ اٹھا کے اللہ تعالیٰ سے مانگ لیں کہ وہ مجھے اپنا بنالیں جذب فرمالیں اپنے دوستوں کی صف میں شامل فرمالیں۔ حضرت آپ اللہ کے مقرب اور محبوب ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی دعا رد نہیں فرمائیں گے ان شاء اللہ اور میری بگڑی بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت وجود ہمارے سروں پر قائم رکھے اور ہمیں آپ سے خوب خوب فیض اٹھانے والا بنائے، آمین۔

جواب: دل سے دعا ہے۔

....

۷۷۹ حال: حضرت والا میں نے اپنے پچھلے خط میں شرعی پردے سے متعلق لکھا تھا کہ ہمت نہیں ہوتی تو آپ نے لکھا کہ میں ہمت کروں آپ دعا کریں گے میں نے اسی سلسلے میں جب اپنے شوہر کے خیالات معلوم کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے کہا کہ تم پردہ تو کرتی ہو پورا دوپٹہ سر سے اچھی طرح لپیٹ کر آتی ہو (صرف چہرہ کھلا ہوتا ہے) اور باہر وہ بھی کور (Cover) کرتی ہوں۔ تو شوہر نے کہا کہ یہ بھی کافی ہے۔

جواب: شرعاً یہ کافی نہیں ہے۔

۷۸۰ حال: اور کہا کہ چہرے کا پردہ فرض ہے مگر ہم کون سے سارے فرائض پورے کرتے ہیں ہم تو کمزور اور گناہ گار بندے ہیں اور میں تو اللہ سے توبہ استغفار کرلیتا ہوں کہ یا اللہ میں خطا کار ہوں آپ معاف فرمائیے۔(یہ خیالات شوہر کے ہیں۔)

جواب: یہ کون سی منطق ہے کہ اگر فرائض پورے نہیں کرتے تو جو کرتے ہیں یا کرسکتے ہیں ان کو بھی چھوڑ دیں۔گناہ چھوڑنے کا عزم کرکے توبہ کرنے سے توبہ قبول ہوتی ہے گناہ بھی کرتے رہو اور استغفار بھی کرتے رہو ایسی استغفار و توبہ قبول نہیں۔

۷۸۱ حال: پھر انہوں نے یہ مثال دی کہ فلاں ڈاکٹر صاحب جو ہمارے سلسلہ کے بہت بڑے بزرگ تھے۔اور میرے ساس سسران سے بیعت بھی تھے۔وہ تو میری امی کے سامنے اور خاندان کی اور خواتین کے سامنے آجاتے تھے ہاں نظر اٹھا کر بات نہیں کرتے تھے اسی طرح ان کی زوجہ بھی شرعی پردہ نہیں کرتی تھیں، واللہ اعلم۔

جواب: کسی بزرگ کا کوئی عمل حجت نہیں شریعت کا حکم حجت ہے۔کتبِ فقہ سے بزرگوں کے عمل کو ملاؤ، بزرگ کے عمل سے کتابوں کو نہ ملاؤ۔اگر کتاب یعنی شریعت کے حکم کے مطابق کسی بزرگ کا عمل ہے تو صحیح ہے ورنہ اس کو بشری کمزوری پر محمول کریں گے۔

۷۸۲ حال: بہرحال میں اس وقت چپ ہوگئی پھر بعد میں میں نے دوبارہ پوچھا تو انہوں نے کافی ناگواری کا اظہار کیا اور میری بہت سی عادتیں گنوائیں جو یہ ہیں کہ میں ہر وقت سر سے دوپٹہ کیے رہتی ہوں اگرچہ گھر میں کوئی نامحرم بھی نہیں ہوتا تب بھی اور بھی اسی طرح کی ایک دو باتیں کہیں اور مجھے کافی باتیں سنانے کے بعد کہا کہ میں دین کے معاملے میں کچھ نہیں کہتا، اب حضرت والا

آپ بتائیں کہ اس صورتحال میں جبکہ مجھے اپنے شوہر کی ناگواری بھی معلوم ہوگئی اور میرے اندر تو ویسے ہی اپنے ماحول اور جوائنٹ فیملی کی وجہ سے ہمت کی کمی تھی میں کیا کروں اگر میرا شوہر ہی مجھے اس سلسلے میں سپورٹ نہیں کرے گا تو میں کس کی طرف دیکھوں۔

جواب: اللہ کی طرف دیکھیں، کسی کی طرف نہ دیکھیں شوہر کی ناگواری اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

۷۸۳ حال: حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے کہ شوہر مجھ سے خود کہے کہ پردہ کرو مگر ان کا نہ تو کسی سے اصلاحی تعلق ہے اور نہ ہی ان کے خیالات سے لگتا ہے کہ انہیں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جب کہ میں چاہتی ہوں کہ وہ بھی میرے ساتھ مجالس میں جائیں مگر وہ ہر دفعہ منع کر دیتے ہیں۔ حضرت ان حالات میں کیا میں اپنے شوہر کی مرضی کے بغیر پردہ شروع کر دوں؟

جواب: بالکل شروع کر دیں۔

۷۸٤ حال: یا مجھے کیا کرنا چاہیے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ جلد جواب دیں تاکہ میں اس الجھن سے نکل سکوں۔

جواب: جب سمجھانے کے باوجود آپ کی سمجھ میں نہیں آرہا تو معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کے معاملہ میں خود سنجیدہ نہیں ہو۔

۷۸۵ حال: مجھے ریاح کے دباؤ کا شدید مرض ہے۔ لیکن حضرت والا میں باوضو رہنا چاہتی ہوں مگر گیسز کی وجہ سے سونے سے پہلے وضو کروں تو اکثر ٹوٹ جاتا ہے اس صورت میں میں کیا کروں؟

جواب: اس بیماری کے ساتھ ہر وقت باوضو رہنے کا خیال چھوڑ دیں ورنہ ریاح اوپر دل کی طرف چلی جائے گی جس سے اختلاجِ قلب کا اندیشہ ہے۔ اس زمانے

میں نگاہوں کو باوضو رکھو شرعی پردہ کرو یہ ہر وقت باوضو رہنے سے افضل ہے۔

....

۷۸۶ حال: آفس میں بھی معاملات صحیح چل رہے اب چونکہ میرے آفس کے دوساتھی حج پر چلے گئے ہیں اس لیے میں نے آفس میں سے انٹرنیٹ کو بند کروادیا ہے صرف ایک کمپیوٹر ہے اور وہ بھی دوسرے صاحب کے استعمال میں ہے جس پر انہوں نے Lock لگا رکھا ہے کوئی اور استعمال نہیں کرسکتا۔ اس کے باوجود میں نے آفس میں کہہ دیا ہے کہ جب تنہائی ہوگی میں اٹھ کر باہر چلا جاؤں گا۔ اب اگر انٹرنیٹ کی ضرورت ہوتی ہے تو ساتھ والے کمرے میں انٹرنیٹ موجود ہے وہاں جا کر استعمال کرلیتا ہوں وہاں بھی یہ احتیاط کرتا ہوں کہ جب کوئی نہیں ہوتا تو نہیں جاتا اگر ایک آدمی بھی ہوتا ہے تو جاتا ہوں اور صرف ضروری ضروری کام کرکے واپس اپنے کمرے میں آجاتا ہوں۔ اس میں حضرت ایک دفعہ کوتاہی ہوئی جس کا نقصان بھی ہوا میں نے توبہ بھی کی اور نفس جب ہی پریشان کرتا ہے جب میں کسی مصلحت کو گوارا کرلیتا ہوں اور آپ کی باتوں کو چھوڑتا ہوں اسی غلطی والے دن میں عصر کی مجلس میں حاضر ہوا تھا دل بہت پُرغم تھا ندامت طاری تھی تو مجھے حضرت والا کا ارشاد یاد آیا کہ جب غلطی ہوجائے تو فوراً توبہ کرو اور توبہ اگر اللہ والوں کے سامنے کرو تو بہت ہی فائدہ ہوگا۔ الحمدللہ اس پر عمل کی توفیق ہوئی عصر کی مجلس کے اختتام پر جب حضرت والا کھڑے ہوئے اور خدام حضرت کو سہارا دینے لگے تو میں نے دیکھا کہ حضرت والا کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی ہیں اور ایک خوب صورت آنسو حضرت کی آنکھ کے کنارے پر ٹھہرا ہوا ہے جیسے اس نے سیٹ بنالی ہو تو میں نے فوراً اللہ میاں سے دعا کی کہ اے اللہ میرے شیخ کے اس آنسو کے صدقے میں میری توبہ قبول کرلے مجھے معاف کردے مجھے اللہ والا بنادے اور دعا کرتا رہا۔ پھر عشاء کے

بعد والی مجلس میں حاضری ہوئی حضرت کے سامنے ہی بیٹھا تھا اس مجلس میں حضرت بولے نہیں خاموش رہے ادھر ادھر دیکھتے رہے ایک دو دفعہ مجھے بھی دیکھا اس مجلس میں اشعار پڑھے گئے، وہ مجلس عجیب تھی حضرت بہت عجیب بہت عجیب...... میرا دل ٹوٹا ہوا تھا ندامت سے بھرا ہوا تھا حضرت نے ایک نظر کیا ڈالی ایسا لگا دل نور سے بھر گیا ایسا محسوس ہوا میرے رگ رگ میں نور دوڑ نے لگا۔ اس مجلس سے بعد دل پر عجیب کیفیت طاری رہی ہر وقت ایسا محسوس ہوتا کہ اللہ تعالیٰ مجھے، دیکھ رہے ہیں جب بھی میں کسی سے بات کرتا تو یوں لگتا اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں کہ یہ کیسے بولتا ہے جب میں چلتا تو یوں لگتا اللہ تعالیٰ واقعی میں دیکھتے ہیں کہ کیسے چلتا کیسے نماز پڑھتا ہے کیسے کام کرتا ہے بس ہر وقت دل ان ہی سے چپکا رہا کامل دو دن اس ہی کیفیت میں گزر گئے الحمدللہ اب بھی یہ کیفیت طاری ہے۔ وساوس ہیں ہی نہیں، خیالات سب دب گئے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت سامنے رہتی ہے اور ساتھ ساتھ اس کی برکت سے نگاہوں کی خوب حفاظت ہو رہی ہے۔ یوں لگ رہا ہے کہ سر پر بہت بوجھ ہے اللہ تعالیٰ سامنے ہیں اور یوں ہوتا ہے کہ اس دنیا میں کوئی اور نہیں میرے اور میرے اللہ کے سوا۔

جواب: عطاءِ نسبت کی علامت ہے، مبارک ہو۔

۷۸۷ حال: حضرت اس کے ساتھ یہ بھی ذہن میں رہتا ہے اعمال مقصود ہیں، یہ کیفیات ہوں یا نہ ہوں، لیکن حضرت دل میں اس کی وجہ سے عجیب خوشی رہتی ہے۔

جواب: خوش ہونا اچھا ہے، حالِ محمود کا اکرام ہے۔

....

۷۸۸ حال: الحمدللہ حضرت والا کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے نیک سیرت، متقی اور دین دار بیوی عطا فرمائی، ہر لمحہ حضرت کے لیے دل سے دعائیں نکلتی ہیں کہ میری اوقات نہیں تھی کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم شیخ کے تعلق کے

صدقے میں ایسی رفیقِ حیات عطا فرمائی، الحمدللہ، الحمدللہ!

حضرت سے اصلاح کی درخواست ہے کہ بات آج کل پیش آرہی ہے کہ اکثر اوقات اہلیہ کا دھیان رہتا ہے اور جب بھی وسوسۂ گناہ دل میں آتا ہے تو فوراً اہلیہ کا دھیان ہوجاتا ہے۔ حالانکہ پہلے تو اللہ تعالیٰ کا دھیان آتا تھا اب ایسا لگتا ہے کہ اہلیہ کا دھیان بیچ میں آگیا ہے اگرچہ میں باتکلف اللہ تعالیٰ کا دھیان اس موقع پر لے آتا ہوں لیکن یہ چیز کھٹکتی ہے۔ حضرت اصلاح فرمائیں۔

جواب: کوئی کھٹک کی بات نہیں، اہلیہ کا دھیان غیر اللہ نہیں ہے۔

۷۸۹ حال: حضرت والا کی بیویوں سے حسنِ سلوک کی تعلیم اکثر ذہن میں رہتی ہے جس کی وجہ سے ازدواجی زندگی حسین تر ہوگئی ہے الحمدللہ! بیوی کی محبت شدید محسوس ہوتی ہے اور یوں لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت مغلوب ہوگئی۔ جیسے پہلے اللہ تعالیٰ کا تعلق اور دھیان محسوس ہوتا تھا اب ویسا نہیں، جیسے پہلے حضرت والا کا تصور نگاہوں میں رہتا تھا اب وہ کیفیت نہیں اب وہ داعیہ شدید خانقاہ جانے کا پیدا نہیں ہوتا اگرچہ ہفتے میں دو تین بار حاضری ہوجاتی ہے اور اہلیہ کو بھی بیان میں لاتا ہوں۔ مجھے خطرہ محسوس ہوتا ہے۔

جواب: بیوی سے تعلق اللہ ہی سے تعلق ہے اس کا سبب حق تعالیٰ کی ذات ہے ورنہ یہ نامحرم ہوتی پھر آپ اس کی طرف توجہ کرتے؟ البتہ جو اعمالِ واجبہ ہیں ان میں کمی نہ ہو اور یہ بھی نہیں کہ ذکر اللہ اور خانقاہ چھوڑ دو، یہ بھی سوچو کہ یہ محبت لاکھ جائز صحیح لیکن فانی ہے اور اللہ کے نام کی لذت ہمیشہ باقی رہنے والی ہے جو موقوف ہے صحبت اہل اللہ پر لہٰذا دنیا کی کوئی نعمت اور کوئی لذت اس کا بدل نہیں ہوسکتی۔

۷۹۰ حال: پھر دل کو یوں تسلی دیتا ہوں کہ یہ تو بیوی کا حق ہے کہ اس کو وقت دیا جائے خصوصاً شروع میں تو اس ایڈجسٹ (Adjust) ہونے میں میری مدد کی، میرے ساتھ کی زیادہ ضرورت ہے۔ اور وہ سارا دن انتظار میں بھی رہتی ہے۔

اگر اس کو وقت کم دوں تو وہ محسوس کرے گی۔

جواب: صحیح۔

۷۹۱ حال: حضرت والا کی محبت کبھی اتنا رُلاتی ہے کہ حد نہیں، کبھی ناقدری کا احساس حواس پر چھا جاتا ہے کبھی محبت ایسی کم ہو جاتی ہے کہ دل غمگین ہو جاتا ہے۔ اور ناقدری کا احساس دامن گیر ہو جاتا ہے۔ آخرت میں اس کی پکڑ کا خوف حواس پر چھا جاتا ہے غم ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا شاید معمولات میں کمی ہونے کی وجہ سے خانقاہ میں حاضری کم ہو رہی ہے۔ عجیب بے چینی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے دل چین نہیں پاتا۔

جواب: یہ رونا اور ناقدری کا احساس دلیلِ محبت ہے۔

۷۹۲ حال: حضرت والا بعض اوقات طبیعت پر مایوسی پیدا ہو جاتی ہے، ناشکری کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے لوگوں کے جاہ پر مال پر نظر چلی جاتی ہے اگرچہ فوراً دل کو تسلیم و رضا کا درس دیتا ہوں سمجھاتا ہوں کہ جو اللہ کی مرضی ہو اس پر راضی رہوں اور اپنے اوپر نعمتوں کی بارش یاد کرتا ہوں، دنیا کی زحمتوں کے بارے میں سوچتا ہوں کہ اس کے ذریعے درجات بلند ہوتے ہیں، ثواب ملتا ہے اور یہ دنیا تو چند دن میں چھوٹ جائے گی پھر اس کا غم کیا کرنا، ان شاء اللہ تعالیٰ جنت میں خوب مزے کریں گے۔

جواب: بہت اچھا مراقبہ ہے۔ اس لیے حکم ہے کہ دنیا کے معاملہ میں اپنے سے کم والوں کو دیکھو تو شکر پیدا ہوگا دین کے معاملہ میں اپنے سے بہتر کو دیکھو تو دین میں ترقی کی فکر ہوگی۔

۷۹۳ حال: حضرت والدین کے حقوق کے سلسلے میں شدید کوتاہی ہو رہی ہے۔ بعض اوقات والدین کا آپس میں جھگڑا ہوتا ہے اور میں ان کو ملانا چاہتا ہوں کہ گھر میں جو Tension کی فضاء ہے ختم ہو جائے اس سمجھانے میں والدین

دونوں اپنی اپنی جگہ مجھے کوستے ہیں کہ تمہاری وجہ سے یہ جھگڑا اکثر ہوتا ہے کیونکہ والدہ میری Side لیتی ہیں اور ابو اس پر ناراض ہوجاتے ہیں اس کے علاوہ بھی دونوں میں بہت بدگمانیاں ہیں اور چھوٹی سی باتوں پر اس کا دفتر کھل جاتا ہے، اتنا تماشا ہوتا ہے کہ حد نہیں اسی سے وہ دونوں ہی مریض بن چکے ہیں لیکن پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں، اب میں نے بھی بحث کرنا اور سمجھانا قریب قریب چھوڑ دیا ہے میں کبھی کوئی بات ایسے ہی عمومی طور پر کہہ دیتا ہوں تو والد صاحب اس پر کوشش کرتے ہیں کہ بحث ہوجائے وجہ یہ ہی ہے کہ ہم میں مناسبت کی کمی ہے۔ بات صحیح ہوتی ہے لیکن اتنے غصے سے سمجھاتے ہیں کہ شدید دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ اکثر سب کے سامنے بھی خوب ڈانٹ دیتے ہیں جس سے مجھے دلی تکلیف ہوتی ہے کہ آرام سے بھی تو سمجھایا جاسکتا تھا، کچھ ماضی میں جوش میں ایسی باتیں ہوگئیں تھیں جس کو دونوں نے خوب یاد رکھا ہوا ہے۔ اور میرے بارے میں یہ سوچ لیا ہے کہ یہ سدا کا نافرمان ہے اور ہمیشہ الٹ بات ہی کہتا ہے۔ حضرت ایسے مواقع پر میں کیا کروں؟

جواب: بس لب نہ کھولو۔ ان کی ڈانٹ ڈپٹ کو برداشت کرو۔ حکم یہی ہے کہ اگر ماں باپ ظلم بھی کریں تو اُف نہ کرو۔

٧٩٤ حال: کیونکہ بعض باتیں وہ شریعت کے خلاف بھی کہتے ہیں رسموں میں شرکت نہ کرنے پر غصہ ہوتے ہیں یا پردہ کی سختی کو ناپسند کرتے ہیں اس طرح کی باتوں کی وہ سے مجھ سے شاکی رہتے ہیں میں اگرچہ کوشش کرتا ہوں ایسی باتیں نہ ہوں لیکن بوجہ بشریت غلطی ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے بعد میں شرمندگی ہوتی ہے۔ میں ان کو کہتا ہوں کہ یہ بات اس طرح ہے اگر مجھ پر یقین نہیں تو کسی مفتی صاحب سے پوچھ لیں وہ اس پر راضی نہیں ہوتے۔ حضرت اس سلسلے میں بعض اوقات کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جواب: وہ جو کچھ بھی کہیں جواب نہ دیں لیکن کسی نافرمانی میں ہرگز شریک نہ ہوں ان کی شکایت کا اثر نہ لیں، نہ بحث کریں نہ کسی مفتی سے پوچھنے کو کہیں لیکن کریں وہی جو اللہ کا حکم ہے۔ کوشش کریں کہ ہرگز کوئی بے ادبی نہ ہوتا کہ شرمندگی نہ اٹھانی پڑے لیکن اگر کوتاہی ہوجائے تو فوراً معافی مانگیں۔

۷۹۵ حال: حضرت والا کی دعاؤں سے پچھلے ایک سال سے جو انٹرنیٹ کا مسئلہ چل رہا تھا آفس میں وہ باخوبی حل پا گیا ہے۔ میں نے باقاعدہ اپنے مسئول کو خط تحریر کر کے یہ بات کہی کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ رسالے کا معیار بہتر سے بہتر ہو اور میرے انٹرنیٹ پر تصاویر تلاش نہ کرنے پر آپ کو تشویش ہے۔ لہٰذا میں بھی آپ کے لیے کوئی مسئلہ نہیں بننا چاہتا اور میگزین کی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں۔ لہٰذا میرا ٹرانسفر آپ ایسی جگہ کردیں جہاں انٹرنیٹ کا استعمال نہ ہو اور یہ تجویز بھی دی کہ میری چھٹیوں کے دوران جن صاحب کو رکھا تھا ان کو ہی مستقل بنیادوں پر میگزین کے لیے رکھ لیں اور مجھے ان کی ذمہ داریاں سونپ دی جائیں۔ اس سے آپ کی تشویش بھی ختم ہوجائے گی اور میری جان بھی چھوٹ جائے گی۔ الحمدللہ حضرت کی دعاؤں سے دو ہفتے ہوئے میرا ٹرانسفر دوسرے کمرے میں ہوگیا ہے اور میگزین کی ذمہ داریاں جو مجھے بے حد عزیز تھیں وہ چھوڑ دی ہیں۔ الحمدللہ! اب اس کمرے میں صرف میں بیٹھتا ہوں اور میرے ساتھ میرے مسئول صاحب تشریف رکھتے ہیں اور میں نے اپنے آفس کمپیوٹر سے انٹرنیٹ بھی ہٹوا دیا ہے جس کی وجہ سے میں بہت چین میں ہوں۔ رات گئے تک رکنے کا مسئلہ بھی حل ہوگیا ہے اب اگر رکنا بھی پڑتا تو میرے ساتھ کوئی نہ کوئی ہوتا ہے۔ اور کبھی اگر مسئول صاحب کے کہنے پر انٹرنیٹ پر E-mail وغیرہ چیک کرنی پڑتی ہے تو میں اپنے کمرے سے اٹھ کر سابقہ کمرے میں جا کر استعمال کر کے واپس آجاتا ہوں۔

جواب: بہت دل خوش ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بڑی لعنت سے نجات دی۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تھوڑی سی بھی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتے ہیں۔

۷۹۶ حال: حضرت ایک طرف اس کی خوشی بھی ہے ساتھ ساتھ کبھی شیطان یہ وسوسہ بھی ڈال دیتا ہے کہ تو نے مزے چھوڑ دیئے آگے بڑھنے کے مواقع ختم ہو گئے۔

جواب: یہ شیطانی وسوسہ ہے اللہ کو راضی کرنے والا کبھی خسارہ میں نہیں رہ سکتا۔

....

۷۹۷ حال: تقریباً پچیس سال پہلے ایک صاحب جو حضرت والا کی مجلس میں آتے تھے ایک بار انہوں نے حضرت والا کو لکھا کہ میرے والد صاحب کہتے ہیں کہ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے نعوذ باللہ انگریزوں کا ساتھ دیا تحریک خلافت کا ساتھ نہیں دیا۔

دوسری بات یہ لکھی کہ آپ کی مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کم اور بزرگوں کی باتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ دونوں اعتراضات کا جو جواب حضرت والا نے تحریر فرمایا قارئین کے استفادہ کے لیے پیش ہے۔

جواب: حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت کی تحریک کا ساتھ اس لیے نہیں دیا تھا کہ ظاہراً اعلان ہوتا تھا کہ ہندو مسلم مل کر انگریزوں کو نکال دیں لیکن باطناً گاندھی خبیث کا معاملہ کچھ اور تھا۔ گاندھی خبیث نے مسلمانوں کو انگریزوں کی ملازمت سے نفرت دِلا کر ان کو بے روزگار کر دیا پھر ہندوؤں کو خفیہ اشارہ کیا اور ان کو اپنے ایجنٹ بھیجے کہ تم لوگ ان کی نوکری پر قبضہ کر لو چنانچہ ہندوؤں نے جلدی جلدی ان ملازمتوں پر قبضہ کر لیا پھر گاندھی مردود منافقانہ طور پر قرآن کی کچھ آیتیں اپنے جلسوں میں پڑھتا

تھا تو بعض بھولے مسلمان اس کے چکر میں اس طرح آ گئے کہ ہندو مذہب کے شعار اپنانے لگے کھڑاؤں پہن کر پیشانی پر ہندوؤں کا قشقہ لگانا شروع کر دیا اور گائے کی قربانی سے بعض مسلمان احتیاط کرنے لگے کہ ہندو خوش رہیں تو حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کا ایمان اور اسلام اس طاغوت اور مکار گاندھی سے تباہ ہو رہا ہے تو اس تحریک خلافت سے بیزاری کا اعلان فرمایا۔ مولانا کو انگریزوں سے ہرگز کوئی واسطہ نہ تھا اگر آپ کے والد کا خیال صحیح ہوتا تو ہندوستان کے بڑے بڑے علماء علامہ سید سلیمان ندوی، مفسر معارف القرآن مفتی محمد شفیع مفتی اعظم پاکستان، مولانا خیر محمد صاحب جالندھری بانی خیر المدارس، علامہ شبیر احمد عثانی مفسر قرآن تفسیر عثانی کے مصنف، حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری بانی جامعہ اشرفیہ لاہور، حضرت مولانا ظفر احمد عثانی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے بڑے بڑے علماء حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کیوں ہوتے؟ ان بڑے بڑے علماء اور بزرگوں کا بیعت ہونا دلیل ہے کہ مولانا بہت بڑے عالم اور اللہ والے تھے اور تحریک خلافت کے بزرگ بھی عقیدت مندی سے حضرت حکیم الامت کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا شاہ عطاء اللہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے تحریک خلافت کے اکابر بھی حضرت والا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا احترام کرتے تھے۔ چند نادان اور جہلاء کے الزام اور بہتان سے کسی بزرگ کی عظمت کو نقصان نہیں پہنچتا خود بہتان لگانے والے کی عاقبت خراب ہوتی ہے۔ پاکستان کے موجودہ بڑے علماء جو زندہ ہیں آپ کے والد صاحب ان سے ملاقات کر کے معلومات کریں تو معلوم ہوگا کہ تقریباً پندرہ سو کتابوں کا مصنف اور ہزاروں علمائے دین کے مرشد کے تقویٰ اور خوف خدا کا

کیا مقام ہے۔اس وقت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم جو علماء کو مفتی بناتے ہیں اور ۲۰/سال بخاری شریف پڑھائی ہے اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور مرید ہیں ان سے ملاقات کر کے حقیقت معلوم کریں کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کا ساتھ دیا تھا یا (خدا اس بہتان سے بچائے) انگریزوں کا ساتھ دیا تھا۔مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد ولی حسن صاحب نے دیوبند میں پڑھا ہے ان سے معلوم کریں۔ ہندوستان و پاکستان اور بنگلہ دیش کے تمام بڑے علماء تو مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی عزت کرتے ہیں اور ان کی کتاب تفسیر بیان القرآن اور بہشتی زیور اور دیگر کتابوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور احترام کی نظر سے ان کی تعلیمات کو پڑھتے ہیں۔ یہ وہ علماء ہیں جو تحریک خلافت سے خوب واقف ہیں۔اب اگر کوئی جاہلوں اور نادانوں کی الزام تراشی پر اعتماد کر کے کسی اللہ والے سے بدگمانی کرتا ہے تو میرے پاس اس کا کوئی علاج نہیں۔وہ قیامت کے دن خود جواب دہ ہوگا۔

دوسرا مسئلہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کم ہوتی ہیں بزرگوں کی باتیں ہمارے یہاں کے اجتماع میں زیادہ ہوتی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمام بزرگوں کا وعظ تلاش کریں تو ایک حدیث پر ۲/گھنٹہ کا وعظ ملے گا قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ تو اصل مقصود ہیں مگر اس کو دل میں جمانے کے لیے اور دل کی زمین بنانے اور ہموار کرنے کے لیے دوسری باتیں بھی سنائی جاتی ہیں جیسے گندم بونے کے لیے زمین کو کئی ماہ جوتا جاتا ہے پھر کنکر پتھر نکالا جاتا ہے پھر کھاد اور پانی ڈالتے ہیں تب گندم بویا جاتا ہے ورنہ گندم برباد ہو جاتا ہے۔اسی طرح دلوں کی زمین کو قرآن اور حدیث کے بیج بونے کے لیے بزرگانِ دین کے واقعات اور ان کے ارشادات اور موت وقبر اور دنیا کی فنائیت کے قصوں سے ہموار کیا جاتا

ہے۔تمام دنیا کے بزرگوں کا یہی طریقہ ہے،اختر اولیائے کرام کے سپر ہائی وے کو کیسے چھوڑ دے۔آپ کو معلوم ہے جو لوگ اس اجتماع میں آرہے ہیں ان کی سمجھ اور صلاحیت کے مطابق مضامین سے ان کو کس قدر فائدہ ہو رہا ہے اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ تھوڑی تھوڑی دیر پر قرآن پاک کی تفسیروں اور احادیثِ مبارکہ سے ان مضامین پر دلائل بیان کرتا ہوں۔اور تمام آنے والوں کی ہر روز اصلاح نفس ہو رہی ہے لیکن اگر اس ناکارہ سے مناسبت نہیں تو آپ اور آپ کے والد صاحب کسی اور جگہ کو تلاش کریں جو ان کی سمجھ کے مطابق اچھی ہو۔

احقر اتنی تفصیل سے کسی کو جواب نہیں لکھتا مگر آپ پر رحم آیا کہ جو نفع ہو رہا ہے وہ نادانی سے ضائع نہ ہو جائے۔اب تدبیر کے بعد حق تعالیٰ شانہٗ سے دعا کرتا ہوں کہ احقر کو اور آپ کو اور آپ کے والد صاحب کو اللہ تعالیٰ اچھی سمجھ عطا فرمائیں اور حق بات دل میں اتار دیں اور بے دلیل بدگمانی سے توبہ نصیب فرماویں۔حسنِ ظن پر بے دلیل ثواب ملتا ہے کیوں کہ حدیث مبارک ہے کہ مسلمانوں سے نیک گمان رکھو اور جب دلیل شرعی نہ ہو تو پھر بدگمانی پر قیامت کے دن مواخذہ کا اندیشہ ہے۔

....

۷۹۸ حال: جناب حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ ماقبل خطوط میں بندی نے یہ بات لکھی تھی کہ اللہ پاک بفضلہٖ تعالیٰ بندی سے تدریس کا کام لے رہے ہیں بندی ایک گھمبیر پریشانی کا شکار ہے ہمارے جامعہ کی پہلی ختم بخاری شریف کی تقریب ہے اور اس کے اہتمام کے لیے بالجبر طالبات پر زور دیا جا رہا ہے کہ تقریب کا اہتمام کریں فارغ ہونے والی طالبات و معلمات کو ہدایا دیں اور ساتھ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ ہم آپ پر زبردستی نہیں کر رہے ہیں لیکن یہ انتظام آپ نے ہی کرنا ہے اسی طرح سے کچھ معلمات بھی پریشانی کا شکار ہیں اس وجہ

سے کہ نگران اعلیٰ کا اس پر زور ہے کہ سب ایک جیسا لباس پہنیں اور سب معلمات اس لباس کو خریدنے کی گنجائش نہیں رکھتی بندی نے تمام معلمات کو بارہا کہا کہ ایسا سوٹ خرید لو جو سب با آسانی لے سکتے ہوں سب بظاہر رضا مند ہوئے پر مارکیٹ میں جو لباس خریدنے پر مصر و رضا مند ہیں اور خرید بھی رہے ہیں تمام کی گنجائش سے باہر ہے جس کی وجہ سے آپس میں شکر رنجی بڑھ رہی ہے عداوت و بغض بڑھتا جارہا ہے اور معلمات آپس میں ایک دوسرے پر طنز آمیز لہجہ میں گفتگو کرتی ہیں۔ بندی کو سمجھ نہیں آرہا کہ ایسے حالات میں کیا کیا جائے کس طرح سمجھایا جائے کہ اختلاف بھی ختم ہو جائے۔ دوسری بات بچیوں سے بول بول کر ہدایا لیے اور دلوائے جارہے ہیں جبکہ خود کچھ بچیاں بندی کو بتا چکی ہیں کہ ہم سب کی اتنی گنجائش نہیں اور بندی بھی کچھ طالبات کے کسب و معاش کے نظام سے واقف ہے حضرت والا دامت برکاتہم ایک ایسا جامعہ جہاں قال اللہ عزوجل اور قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھایا جاتا ہے ان دنوں اس مشکل کا شکار ہے آپ سے التماس ہے بندی کو تمام معلمات و طالبات کو اس گھمبیر و مشکل مراحل سے نکلنے کا راستہ بتائیں نیز اللہ پاک سے دعا فرمائیں ہم سب کے حق میں کہ اللہ پاک ہمارے دلوں میں یہ بات ڈال دیں کہ بالجبر کسی کا مال لینا اور کسی کی تحقیر کرنا عند اللہ کتنا مذموم ہے۔

جواب: ختم بخاری کی تقریب کا ایسا اہتمام کرنا طلباء پر زور ڈالنا کہ وہ بالجبر ہدیہ دیں اور نیا لباس بنوائیں وغیرہ بالکل ناجائز، حرام اور ظلم ہے۔ چند سالوں سے یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ اکثر مدارس میں ختم بخاری ایک تقریب بنتی جارہی ہے اور ایک بدعت کی شکل اختیار کررہی ہے یہاں تک کہ جو طلباء مالدار ہوتے ہیں وہ باقاعدہ ہال بک کراتے ہیں اور باقاعدہ دعوت نامے جاری کئے جاتے ہیں اور پانچ پانچ سو آدمیوں کی ضیافت کی جاتی ہے جس سے غریب اور نادار

طلباء دل برداشتہ ہوتے ہیں اور سب سے بڑھ کر قابلِ افسوس بات یہ ہے کہ اس تقریب کو اب اس طرح کیا جانے لگا کہ گویا یہ کوئی مسنون عمل ہے اور دین کا تقاضا ہے اور بدعت اسی طرح ایجاد ہوتی ہے کہ غیر دین کو دین سمجھا جانے لگتا ہے۔ چنانچہ آج سے تقریباً دس سال پہلے حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا تھانوی قدس سرہٗ نے فرمایا تھا کہ ختم بخاری کی تقریب اب بدعت بنتی جارہی ہے اس کو ترک کرنا چاہیے۔ ہمارے بزرگ اس موقع پر بس دعاؤں کا اہتمام فرماتے تھے، نہ لوگوں کو دعوت نامے جاری کئے جاتے نہ ان کو زبانی طور پر دعوت دی جاتی نہ کسی اجتماع اور تقریب کا انداز اختیار کیا جاتا اور اب یہ سب خرافات شروع ہوگئیں اسی لئے پچھلے سال دارالعلوم کراچی میں ختم بخاری کے دن تک کسی کو اطلاع نہیں دی گئی کہ ختم بخاری کب ہے اور سادگی سے دعا کے بعد مجلس ختم ہوگئی۔ چنانچہ اس تقریب کا کوئی اہتمام نہ کریں نہ نیا لباس بنوائیں نہ کسی کو ہدیہ دیں اس کے لیے بخاری کی سند کی بھی فکر نہ کریں سند مقصود نہیں اللہ کی رضا مقصود ہے۔

....

۷۹۹ حال: محترم المقام حضرت والا السلام علیکم آپ کے خلیفہ مولوی............ میرے بیٹے ہیں۔ ان کا زیادہ تر وقت آپ کے ساتھ آپ کی خانقاہ میں ہی گذرتا ہے۔ گھریلو معاملات میں بالکل دلچسپی نہیں لیتے ہیں۔ اپنی ماں کے پاس بھی نہیں بیٹھتے ہیں۔ بھائی بیمار ہے تو کوئی پرواہ نہیں۔

جواب: ان دونوں امور کے بارے میں ان شاء اللہ ان کو توجہ دِلائی جائے گی۔ ان شاء اللہ اس کی تو اصلاح کرلیں گے۔

۸۰۰ حال: رشتہ داروں میں شادی غمی میں آنا جانا بالکل موقوف ہے۔ رشتہ دار پوچھتے ہیں کہ.........کہاں ہے۔

جواب: البتہ اس بارے میں ان سے معلوم کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ان مواقع میں خلاف شریعت کام ہوتے ہیں جس میں شرکت جائز نہیں لاَ یَجُوْزُ الْحُضُوْرُ عِنْدَ مَجْلِسٍ فِیْهِ الْمَحْظُوْرُ۔ مسئلہ ہے کہ جس مجلس میں اللہ کی نافرمانی ہورہی ہو اس میں شرکت جائز نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اہلیہ کو ان کے رشتہ داروں میں لے کر جاؤں تو نامحرم عورتیں باوجود منع کرنے کے سامنے آتی ہیں اور پردہ نہیں کرتیں اس لیے اپنی اہلیہ کو ان کے رشتہ داروں میں کیسے لے کر جائیں۔

۸۰۱ حال: ان کی شادی ان کے قریبی رشتہ داروں میں ہوئی ہے۔ گذشتہ چار پانچ ماہ سے لڑکی میکے میں ہے اور واپسی کا نام ہی نہیں لیتی۔ اس کے والد کا کہنا ہے کہ وہ سسرال نہیں جانا چاہتی۔ گذشتہ بقرہ عید پر میں ان کے گھر گیا تھا۔ اپنی گھر والی کو بھیجا۔ خود اپنے بیٹے کو بھی بھیجا تھا۔ گوشت بھی ان کے گھر پہنچایا گیا۔ لڑکی کے والد ہمارے پاس نہیں آتے۔ ان کے دوسرے بھائی البتہ آتے رہے ہیں۔ میں ایک سیدھا سادہ مسلمان ہوں شروع سے اللہ والوں کے ساتھ صحبت رکھی ہے قاری فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے خصوصی تعلقات رہے ہیں۔ مولانا مفتی رشید احمد مرحوم ومغفور کی جمعہ کے دن بعد عصر والی مجلس میں برسوں شرکت کی ہے۔ میرے گھر میں ٹی وی شروع سے نہیں ہے۔ بہو کے والدین کے مطالبہ پر کہ اس کو گھماؤ پھراؤ اپنے رشتہ داروں میں کافی حد تک لے جاتے رہے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس صورتحال کو اسی طرح جاری رہنے دیا جائے یا بیٹے کا کسی دوسری مناسب جگہ رشتہ کر دیا جائے۔ اگر آپ مجھ سے بالمشافہ گفتگو کرنا چاہیں تو میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوسکتا ہوں۔ جیسا ارشاد فرمائیں۔

جواب: ان کی سسرال والوں کو بتا دیا جائے کہ مذکورہ بالا غیر شرعی کاموں میں وہ شرکت نہیں کریں گے، آپ کہہ دیں کہ اگر میں بھی کہوں گا تو بھی وہ نہیں

مانیں گے کیونکہ اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں اور جائز امور میں وہ ضرور اہلیہ کے حقوق ادا کریں گے اگر وہ اس پر رضامند ہوں تو دوسرے رشتہ کی ضرورت نہیں۔

انھی صاحب کا دوسرا خط

۸۰۲حال: اب صورتحال یہ ہے کہ ہم لڑکی کے گھر کئی بار جا چکے ہیں اور اس کے لانے کی کوششیں کیں مگر کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ آخر ایک دفعہ اسے کسی طرح لے آئے گھر کے دروازے پر ہی وہ کھڑی رہی۔ ہم اوپر والی منزل میں رہتے ہیں۔ اوپر چڑھنے کے لیے وہ تیار ہی نہیں ہو رہی تھی بہ مشکل تمام اوپر لایا گیا تو بیٹھی روتی رہی۔ اس کا دل بہلانے کی بہت کوشش کی مگر بے سود اس کی ماں اور بہن بھی ساتھ آئی تھیں۔ انہوں نے بھی بہت کوشش کی کہ وہ کچھ بولے اور یہاں رہنے پر راضی ہو جائے مگر نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلا۔ لڑکی اور اس کی ماں دونوں نفسیاتی مریض ہیں۔ لڑکی کا دل شوہر سے بالکل نہیں ملتا۔ یہ ان کو سلام بھی نہیں کرتی ہے اس کے گھر والے کہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں کچھ اثر وغیرہ ہے۔ حالانکہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہمارے گھر میں ٹی وی اور دوسری واہیات نہیں ہیں۔ ان کے گھر میں یہ سب ہیں۔ دیواروں پر بڑی بڑی تصاویر لگائی ہوئی ہیں۔ حضرت ہم اب یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہی اپنے اس خلیفہ کی کسی مناسب عالمہ اور حافظہ سے وہیں شادی کرا دیں۔ منکوحہ لڑکی کو بھی چھوڑنا نہیں چاہتے یہ جس وقت آنا چاہے خوشی سے آجائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ امید ہے ہماری ان گذارشوں پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے اور ہماری مشکل کو آسان فرمانے کی کوشش اور سعی کی جائے گی دعاؤں کی درخواست ہے۔

جواب: دوسری شادی پر وہ رضامند نہیں ہیں۔ کہتے ہیں اگر کبھی موجودہ بیوی آ گئی تو فبہا ورنہ میں ایسے ہی زندگی گزار دوں گا مجھے اس میں کوئی مشکل نہیں۔

لیکن آپ ان سے کہیں تو امید ہے کہ مان لیں گے اور جائز امور میں والدین کی نافرمانی وہ نہیں کریں گے۔ ان کی اہلیہ چونکہ ان کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تو اس کو فارغ کر کے پھر دوسری شادی کریں اس کو محبوس رکھنا مناسب نہیں۔

....

۸۰۳حال: قابلِ صد احترام ومحبت حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ رب العالمین ایمان وصحت کی بہترین حالتوں میں رکھے اور عمر دراز نصیب فرمائے، آمین ثم آمین۔ میرے تعارف کے لیے یہی کافی ہے کہ الحمدللہ مسلمان ہوں، اللہ کی بندی ہوں اور حضرت مولانا خان محمد صاحب سے بیعت ہوں۔ جولائی میں اچانک کراچی جانے کا اتفاق ہوا تو آپ کی خدمت میں حاضری دینے کا شوق شدید چرّایا اس سے قبل میں آپ کی کئی گراں قدر کتب کا مطالعہ کر چکی تھی لہٰذا از حد شوق تھا کہ آپ کی صحبت سعید سے چند لمحات چرالوں لیکن افسوس قسمت نے یاوری نہیں کی اور آپ نے ملنے سے انکار کر دیا حالانکہ میں مکمل پردہ میں تھی اور میرے ساتھ میری خالہ اور میرے کزن بھی تھے۔ بہر حال اللہ کو یہی منظور تھا سو میں نے آپ کے کتب خانہ سے آپ کی ڈھیر ساری کتابیں خریدیں کہ یہ بھی صحبت کے حصول کا ایک ذریعہ ہیں اور میر صاحب سے فون پر بات بھی ہوئی انہوں نے فرمایا کہ رقعہ لکھ کر بھیج دو حضرت دعا فرمادیں گے۔ چنانچہ اسی کو غنیمت اور اعزاز سمجھتے ہوئے جلدی سے رقعہ لکھ ڈالا۔ آپ نے نہ جانے کیا دعا فرمائی ہوگی جو میرے لیے یقیناً باعث تسلی ہوا لیکن میں تو آپ کے پاس محبت الٰہی کا شعلہ بھڑکانے آئی تھی ہمارے باباجی کو اللہ سلامت رکھے بہت اونچے مقام پر ہیں لیکن ان کی بھی صحبت میسر نہیں وہ بھی ہم سے بہت دور میانوالی میں رہتے ہیں اکثر برطانیہ میں ہوتے ہیں یا پھر اندرون ملک دوروں پر، خط وکتابت کا سلسلہ بھی نہیں اس لیے جہاں کہیں کسی

بزرگ سے ملنے کا موقع ہوتو میں ضایع نہیں کرتی کہ کچھ نہ کچھ فیض تو حاصل کرلوں۔اب آپ بتائیں کہ میرے اس مسئلے کا کیا حل ہے گھر بیٹھے بیٹھے کس طرح عشق کی آگ بھڑکائی جائے؟ میں الحمدللہ تنظیمی و جماعتی طور پر جماعت ...... حلقۂ خواتین سے بھی وابستہ ہوں اور شریعت پر عمل کی کوشش کر رہی ہوں لیکن اس کے باوجود بھی کچھ خامیاں، کچھ کمزوریاں ایسی ہیں کہ ابھی Cover نہیں ہوئیں۔محبت الٰہی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت کبھی کبھی محسوس ہوتی ہے۔ میں اس کا دوام چاہتی ہوں یہ کیسے ہوگا آپ سے مدد کی درخواست ہے کہ نسخہ بھی بتائیں اور خصوصی دعا بھی فرماتے رہیں۔دیکھیں اب میرا آپ پر حق بن گیا ہے کہ میں نے آپ سے درخواست کی ہے اور میں آپ کے اس اللہ رب العالمین کی بندی ہوں جس پر آپ فدا ہیں تو یقیناً آپ میری درخواست رد نہیں کر سکتے اس کے علاوہ میرے والدین اور میرے بہن بھائیوں کی درازئ عمر، ایمان وعمل صالح کی توفیق اور صحت ظاہری و باطنی کے لیے بھی خصوصی دعا فرمائیے گا۔اور آخر میں ایک درخواست اور کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ آپ نے رقعہ کے جواب میں میرے لیے کیا دعا فرمائی تھی۔اجازت چاہوں گی۔آپ کا بہت سا قیمتی وقت لے لیا۔

جواب: ہماری خانقاہ کا یہ اُصول ہے کہ عورتوں سے پردہ سے بھی ملاقات نہیں کرتے۔ اصلاح کے لیے محرم سے دستخط کرا کے مکاتبت کی اجازت ہے۔ عورتوں کے لیے اہل اللہ کی صحبت یہی ہے کہ پردہ سے ان کا وعظ سنیں جو صحابیات کا طریقہ تھا اور یہ میسر نہ ہو تو ان کی کتب کا مطالعہ کریں۔اور گناہوں سے بچیں شیخ نے جو ذکر بتایا ہو اس کی پابندی کریں مثلاً عورتوں کو سبحان اللہ کی تین تسبیح مشایخ بتاتے ہیں سنت کی اتباع کریں اسی سے ان شاء اللہ اللہ کی ولایت نصیب ہو جائے گی کوئی کمی نہ ہوگی بعض عورتیں مردوں سے بھی آگے نکل جاتی ہیں۔

لیکن شرط یہ ہے کہ جو خمیرہ موتی کا کھائے وہ سنکھیا نہ کھائے ورنہ خمیرہ کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ یہ پڑھ کر سخت تعجب اور افسوس ہوا کہ آپ کا اہل اللہ سے بھی تعلق ہے اور سخت گمراہ جماعت سے بھی تعلق ہے جس کے بانی نے انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام پر گستاخانہ قلم اٹھایا ہے۔ مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''اختلافِ امت اور صراط مستقیم'' کا مطالعہ کریں تو حقیقت روشن ہو جائے گی بہر حال اگر اللہ کی ولایت مقصود ہے تو فوراً اس جماعت سے تعلق ختم کر دیجئے ورنہ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کی ولایت اور دوستی نصیب نہیں ہو سکتی بلکہ بدترین خسارہ اور آخرت کی تباہی کا اندیشہ ہے، **وما علینا الا البلاغ**۔

....

٨٠٤ حال: بعد سلام کے عرض ہے کہ بہت دنوں سے آپ سے ایک اہم بات کے دریافت کرنے میں جھجک رہا ہوں آج ہمت کر کے لکھ رہا ہوں۔ بہت عرصہ سے دل میں یہ بات کھٹک رہی ہے کہ اگر بیعت ہونا ضروری ہے تو میں ابھی تک بیعت کیوں نہیں ہوا ہوں۔ پتا نہیں کیا بات ہے کہ بیعت کے نام سے عجیب سا خوف محسوس ہوتا ہے۔ بعض جگہ یہ پڑھا اور سنا بھی کہ طالب علمی کے دوران بیعت ہونا مصلحت کے خلاف ہے۔ ایک اور بات یہ بھی ہے کہ بیعت ہونے کے بعد کچھ دن شیخ کے پاس رہنا بھی چاہیے اور میری پڑھائی کے دوران اس بات کا امکان کم نظر آتا ہے کہ میں چالیس دن رہ سکوں لیکن میرا پورا ارادہ ہے کہ اگر فراغت کے ساتھ چھٹیاں ملیں تو میں ضرور رہوں گا۔ آپ کے سامنے اپنا حال بیان کر دیا ہے۔ اب یہی عرض کرتا ہوں کہ اگر بیعت نہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی طرح سے اللہ تعالیٰ سے محبت و تعلق کے حصول میں رکاوٹ پیدا ہوگی تو میری طرف سے بیعت کی درخواست ہے جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ اگر خط کے مضمون میں کوئی بے ادبی ہوگئی ہے تو عاجز سمجھ کر معاف فرما دیں، دعا کی

درخواست ہے۔

جواب: یہ خوف قلت شوق کی علامت ہے لہٰذا غلبۂ شوق جب تک نہ ہو بیعت نہ کریں۔ ابھی اصلاح اور ذکر کا تعلق رکھئے بیعت میں جلدی مناسب نہیں غلبۂ شوق کا انتظار کیجئے۔ طالب علمی میں بیعت ہوسکتا ہے، کوئی حرج نہیں۔ بیعت کے بعد شیخ کے پاس رہنا بھی فوراً ضروری نہیں۔

....

ایک اجازت یافتہ عالم کا عریضہ

۸۰۵حال: بخدمت مرشدی ومولائی، سیدی وسندی وسیلۃ یومی وغدی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ سے شب وروز حضرت والا دامت برکاتہم کی روز افزوں صحت وعافیت اور خدمات دینیہ مقبولہ کے ساتھ کم از کم ایک سوتیس سال کی حیاتِ مبارکہ مطلوب ہے۔ تمام فرض نمازوں کے بعد اور اجابتِ دعا کے اوقات میں بندے کا حضرت والا دامت برکاتہم کے لیے ان الفاظ میں دعا کا معمول ہے۔ رَبِّ اشْفِ مُرْشِدِیْ شِفَآءً کَامِلاً عَاجِلاً مُّسْتَمِرًا اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے قبول فرمائیں، آمین۔

جواب: عزیزم سلمہ، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی محبت سے دل مسرور ہوا۔ تَقَبَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَدْعِیَتَکُمْ جَزَاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَآءِ

۸۰۶حال: الحمدللہ حضرت والا دامت برکاتہم کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کم ہمت کو بھی تقویٰ کے راستے پر چلنے کی نعمت عطا فرمائی ہے اس راستے پر چلتے ہوئے قدم قدم پر حضرت والا دامت برکاتہم کی یاد بندے کے دل میں ہے۔ سچ عرض کرتا ہوں کہ میں جہاں کہیں بھی ہوں مگر حضرت والا دامت برکاتہم اور خانقاہ کے خیالات اور مناظر بلا اختیار گویا میری نگاہوں کے سامنے رہتے ہیں

اوراس کی وجہ سے ایک عجیب سی طمانینت حاصل رہتی ہے، الحمدللہ۔
جواب: مبارک ہو حالت رفیعہ ہے اس راہ میں جس کو جو ملا ہے شیخ کی محبت سے ملا ہے۔ محبت شیخ تمام مقاماتِ سلوک کی کنجی ہے۔
۸۰۷ **حال**: آج کل رات تقریباً بارہ بجے تک مطالعہ میں مشغولیت رہتی ہے نیز بندے کے بچے ابھی کم سن ہیں وہ رات کو یا تو تاخیر سے سوتے ہیں یا رات میں کسی وقت ان کے رونے کی وجہ سے بیدار ہونا پڑتا ہے جس کی وجہ سے کبھی کبھی نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے نماز فجر میں تکبیر اولیٰ اور کبھی ایک رکعت چھوٹ جاتی ہے۔ حضرت والا دامت برکاتہم سے رہنمائی مطلوب ہے۔
جواب: حالت مذکورہ میں نماز قضا نہیں ہوتی اور جماعت نہیں چھوٹتی یہ بھی نعمت ہے آپ کے لیے آٹھ گھنٹہ نیند ضروری ہے اس لیے دن میں نیند کی قضا کرلیا کریں۔
۸۰۸ **حال**: لوگوں کی طرف سے اکرام اور تعظیم کے وقت بندہ ایک گناہ کا خیال لاکر (جس سے بندہ توبہ کر چکا ہے اور حالاً اس میں ابتلا نہیں ہے) عجب سے بچنے کی کوشش کرتا ہے مگر چونکہ حالاً اس گناہ میں ابتلا نہیں ہے اس لیے صرف عجب سے بچنے کے لیے بندہ ایسا کرتا ہے جس کا بندے کو فائدہ بھی ہوتا ہے کیا بندے کا ایسا کرنا درست ہے؟ حضرت والا دامت برکاتہم کی رہنمائی درکار ہے۔
جواب: اگر باہی گناہ ہے تو اس کا خیال لانے سے امکان ہے کہ نفس لذت کا کوئی ذرہ چرالے جس کا بعض دفعہ احساس بھی نہیں ہوتا اس لیے اس کا تفصیلی مراقبہ نہ کریں بس اجمالاً سوچ لیں کہ میں گناہوں کی دلدل میں پھنسا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے اس دلدل سے نکال دیا اور جاہی گناہوں کو یاد کرنے میں مضائقہ نہیں کہ اپنی حماقت کا احساس ہوگا اور ندامت پیدا ہوگی۔

....

۸۰۹ حال: بعد سلام کے عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کے بتائے ہوئے ذکر کی باقاعدگی ہورہی ہے اور زندگی خوش وخرم گذر رہی ہے۔

جواب: آپ کی خوشی سے مجھے بھی بہت خوشی ہوئی۔

۸۱۰ حال: آپ کے حج کے سفر کے دوران بعض اوقات ایمانی قوت میں بہت کمی محسوس ہوتی تھی۔ میں یرقان میں مبتلا تھا جس کی وجہ سے آپ کے پیچھے میں جمعہ کو صرف ایک دفعہ آسکا اس وجہ سے ہر عمل میں کمزوری پا رہا تھا۔نماز میں بھی وسوسوں کی کثرت ہوگئی ذکر کرنا بھی بعض دفعہ بہت بھاری لگتا لیکن اللہ کے فضل سے ناغہ نہیں ہوا۔البتہ بیماری کے دوران کچھ کمی ہوگئی تھی۔

جواب: بیماری میں وظیفہ کی کمی سے کچھ حرج نہیں۔

۸۱۱ حال: ایک اور بات یہ بھی تھی کہ یونیورسٹی کھلتے ہی پریشانی بہت بڑھ گئی کہ یہاں عورتوں کے فتنے سے کیسے بچا جائے۔ایک طرف تو کلاس میں لڑکیاں ساتھ پڑھتی ہیں اور ان سے بھی بڑا مسئلہ خواتین پڑھانے والیوں کا ہے سب بے پردہ اور کافی بے ہودہ لباس میں ہوتی ہیں۔ اب تک تو یہ کررہا ہوں کہ نظریں دوسری طرف کر کے پڑھنے کی کوشش کررہا ہوں لیکن پھر بھی بلیک بورڈ کی طرف دیکھتے ہوئے اکثر نظر پڑ جاتی ہے یا ٹیچر مجھ سے کوئی سوال کرلے تو اور مشکل میں پھنس جاتا ہوں۔اس سلسلے میں کیا کیا جائے۔

جواب: کلاس میں لڑکیوں سے دور بیٹھیں۔آپ کی نگاہ بہت کمزور ہے چشمہ اتار دیں اور پڑھانے والیوں کی طرف رخ کرنے سے بھی کچھ نظر نہیں آئے گا بلیک بورڈ کے سامنے سے جب پڑھانے والی ہٹ جائے تو چشمہ لگا کر بورڈ کی طرف دیکھ لیں اگر نظر پڑے گی تو اچٹ چٹی پڑے گی۔اگر بالفرض چشمہ اتارنے کے بعد بھی صاف نظر آتا ہے تو کالا چشمہ لگالیں کہ چہرہ تو ٹیچر کی طرف ہو لیکن چشمہ کے اندر نگاہ نیچی ہو وہ سمجھے گی کہ میری طرف دیکھ رہا ہے لیکن آپ کی نگاہ

محفوظ ہوگی۔

۸۱۲حال: حضرت والا کی طرف سے کچھ ہدایات کا خواستگار ہوں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ایک لمحہ ایک سیکنڈ بھی نہ کریں اور خطا ہوجائے تو فوراً توبہ کرلیا کریں۔

....

۸۱۳حال: حضرت محترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ بعد سلام کے عرض ہے کہ اللہ کے فضل وکرم سے ذکر باقاعدگی سے جاری ہے۔مغرب کی نماز کے بعد چار رکعات صلوٰۃ توبہ بھی ادا کررہا ہوں لیکن یہ بھی ڈر لگتا ہے کہ کہیں پھر ان چکروں میں نہ پھنس جاؤں کیونکہ یہ میرا بہت پرانا مرض ہے۔ بالغ ہونے سے پہلے ہی سے میں اس گناہ میں ملوث ہوچکا تھا اس نظروں کی بیماری کے ذریعہ میں نے اپنے آپ کو جسمانی وذہنی طور سے تباہ کیا ہے۔سکون مجھ سے کوسوں دور تھا اکثر اوقات دل پریشان رہتا تھا اور صحت تو میں نے خود اپنے ہاتھوں سے تباہ کی۔اگر میں آپ کے پاس نہ آیا ہوتا تو شاید خود کو بالکل تباہ کرچکا ہوتا۔اب اللہ کا شکر ہے کہ آپ کی بار بار ہر وعظ میں نصیحت سے ان چکروں سے جان چھوٹ گئی ہے لیکن یہ خطرہ ہر وقت رہتا ہے کہ کہیں پھر اس مصیبت میں گرفتار نہ ہوجاؤں خاص طور سے جب کہ ماحول بھی ایسا ہے جس کی وجہ سے کبھی کبھی تقاضا بھی شدید ہوجاتا ہے اور دیکھنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔آپ اکثر کہتے ہیں کہ اگر کیچڑ زیادہ ہوتو ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے۔میری تو اتفاقی طور پر بھی روزانہ کم از کم ۲۰/سے ۲۵/مرتبہ تو غلط جگہ نظر پڑ جاتی ہوگی اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ میں روزانہ ایمان کے لحاظ سے کمزور سے کمزور تر ہوتا جارہا ہوں آپ سے دعا ونصیحت کی درخواست ہے۔

جواب: عشقِ مجازی کے علاج کا پرچہ ہر روز پڑھو اور اسی پر عمل کرو۔

....

٨١٤حال: معمولات کے بارے میں آپ نے جو حکم فرمایا تھا کہ ذکر کم کریں لیکن ناغہ نہ کریں تو اس پر الحمد للہ کافی حد تک عمل ہو رہا ہے۔ البتہ ایک دو دفعہ ایسا ہوا کہ میں سونے سے قبل معمولات کے کچھ حصے کو پورا کرنا بھول گیا ورنہ ویسے الحمد للہ ناغہ نہیں کر رہا۔

جواب: جہاں تک ہو سکے ذکر پورا کریں جان بوجھ کر کم یا ناغہ نہ کریں البتہ کبھی عدم فرصت یا کسی ناگزیر وجہ سے تعداد کم کر دیں تو مضائقہ نہیں۔

٨١٥حال: اس کے علاوہ ایک حالت کا ذکر کرتا چلوں کہ پچھلے دنوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کی طرف کچھ دھیان ہوا۔ اس سے قبل فرائض، واجبات اور سنتِ مؤکدہ پر عمل کی توسعی کرتا تھا لیکن اس کے علاوہ کی جو دن بھر کی سنتیں تھیں ان کی طرف خصوصی التفات نہیں تھا۔ کچھ تو کرلیا کرتا تھا اور کچھ ایسی ہی تھیں کہ باوجود علم ہونے کے عمل میں کوتاہی ہوتی تھی۔ آپ کا خط آنے سے دو تین دن قبل یہ کیفیت ہوئی اور اس کے بعد حضرت والا دامت برکاتہم کی تصنیف لطیف ''پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں'' ازسرنو مطالعہ شروع کی اس جذبے سے کہ ان سب پر بتوفیق تعالیٰ عمل بھی کرنا ہے۔ چند اوراق پڑھنے کے بعد (تقریباً نصف سے کچھ کم کتاب پڑھی ہوگی) تاحال باقی کتاب تو نہیں پڑھ سکا تاہم جن سنتوں پر عمل نہیں ہو رہا تھا ان پر کافی حد تک عمل کرنے کی توفیق ہو رہی ہے۔

جواب: یہ ہمارے سلسلہ کے بزرگوں کا فیض ہے۔ اتباع سنت اللہ تعالیٰ کا محبّ اور محبوب بننے کا واحد ذریعہ ہے۔ آپ کی اس توفیق پر بہت مسرت ہے۔

٨١٦حال: آپ نے خط میں فرمایا تھا کہ ''خط کے ذریعے آپ کو بیعت کرلیا'' ویسے تو میں نے سلسلۂ مکاتبت شروع کرنے کی غرض سے خط لکھا تھا۔ بیعت کا ارادہ بعد کو کرنے کا تھا، تاہم آپ نے بیعت کرلیا تو سو ١٠٠ بسم اللہ بلکہ یہ زیادہ

اچھا ہوگیا کہ اب میں آپ کے ساتھ بندھ گیا۔ جزاک اللہ خیراً۔ احقر چونکہ صحیح طور پر بیعت کے متعلق علم نہیں رکھتا لہٰذا استفسار کرتا ہے کہ بیعت کے لیے کچھ عہد یہ الفاظ بھی کہے جاتے ہیں یا بس یہ بیعت ہوگئی؟

جواب: چونکہ آپ نے خط میں لکھا تھا کہ بیعت ہونا چاہتا ہوں اس لیے بیعت کرلیا تھا لیکن بیعت مرید کے ارادہ سے ہوتی ہے شیخ کے ارادہ سے نہیں۔ اگر آپ کا ارادہ نہیں تھا تو بیعت منعقد نہیں ہوئی۔ ویسے بھی بیعت سنت ہے اصلاح فرض ہے اگر کوئی بیعت نہ بھی ہو لیکن اصلاح کراتا ہے تو مقصود حاصل ہے۔

٨١٧ حال: آغا خان میڈیکل کالج کا آپ سے ذکر کیا تھا تو الحمدللہ اس کے ٹیسٹ میں تو پاس ہوگیا ہوں (جس کی خبر آپ کو پچھلا خط بھیجنے کے قریب ہی موصول ہوئی تھی) اب انٹرویو ہے۔ آپ دعا فرما دیجئے۔ کہ اگر بہتر ہو تو داخلہ ہو ورنہ بالکل نہ ہو اور جو بھی ہو تو اللہ مجھے اس پر راضی رہنے اور شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

جواب: اگر داخلہ ہو جائے تو ماحول وہاں کا بہت خراب ہے۔ لڑکیوں سے دور رہیں نگاہوں کی سختی سے حفاظت کریں اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دعا مانگتے رہیں۔

٨١٨ حال: آخر میں آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ مجھے اپنے اخص الخواص میں سے بنائے اللہ میرے والدین کو بھی ہدایت دے جو ڈاڑھی کی سنت پر عمل کرنے سے روکتے ہیں اور ڈاڑھی نہ رکھنے پر زور دیتے ہیں۔

جواب: ڈاڑھی صرف سنت ہی نہیں واجب ہے اور واجب کا درجہ فرض کے برابر ہوتا ہے پس ڈاڑھی ایک مشت سے کم کرنا یا مونڈنا حرام ہے لہٰذا کسی کے کہنے اور زور ڈالنے سے (خواہ والدین ہی کیوں نہ ہوں) ڈاڑھی کٹانا یا مونڈنا جائز نہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

۸۱۹ حال: پڑھائی کے لیے بعض اوقات پریشانی اور تشویش بھی ہونے لگ جاتی ہے تاہم اللہ کا بہت کرم ہے کہ اس وجہ سے اللہ کی اب کسی بڑی نافرمانی میں بظاہر ابتلا نہیں ہورہا اور ایک آدھ دفعہ کچھ کوتاہی ہوگئی تو فوری طور پر اللہ سے معافی بھی مانگ لی اور اگر بالفرض اچھے نمبر نہ بھی آئے تو اللہ مجھے خوب خوب صبر کرنے کی اور رضا بالقضاء سے سرشار رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پڑھائی کے بارے میں ذرا حساس ہوں اس لیے احتمال ہے کہ اگر اچھے نمبر نہ آئے تو صبر کا دامن کھو بیٹھوں۔ ہوتا یہ ہے کہ اگر میں بذات خود صبر کرنے کی کوشش بھی کروں تو لیکن جب والدین اظہارِ افسوس و ناراضگی کرتے ہیں تو حالت بری ہوجاتی ہے تو اس کے لیے بھی دعا فرمائیے۔

جواب: دل سے دعا ہے لیکن رزق پڑھائی پر موقوف نہیں وہ تو ازل میں مقدر ہوچکا ہے اتنا ہی ملے گا جتنا لکھا جاچکا ہے اسی لیے حدیث پاک میں ہے کہ روزی کی تلاش میں اجمال اختیار کرو۔ لیکن دعا کرتا ہوں کہ آپ کے نہایت اعلیٰ نمبر آئیں تاکہ آپ کے والدین کو دین کی قدر ہو۔

....

۸۲۰ حال: محترم المقام حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ امید ہے خیریت سے ہوں گے چند دن ہوئے ہمارے ایک دوست نے آپ کا ارسال کردہ خط دکھایا اور خط سے بہت متاثر ہوا اور دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ہم بھی آپ حضرت کے برکات سے مستفید ہوجائے۔ اصل بات یہ ہے کہ سائل بہت سخت گناہ گار ہے۔ لیکن آپ حضرات جیسے لوگوں کی مجلس میں کثرت سے رہ چکا ہوں حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ سے قریبی تعلق تھا مولانا فقیر محمد پشاوری سے بھی واسطہ تھا۔ لیکن کسی کے ساتھ بات کرنے کی ہمت نہیں امید ہے آپ حضرات مایوس نہیں کریں گے

سائل بچپن سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور والدین کے زیر سرپرستی صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے گھر بار رشتہ دار اور گاؤں میں بھی اچھے لوگوں میں شمار ہوتا ہے جس کی وجہ سے کبھی کبھی دل میں غرور بھی پیدا ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی استغفار بھی کرتا ہوں آپ بھی اس بارے میں کچھ لکھیں۔ سائل آپ حضرات کے سارے تصانیف دنیا کی حقیقت، مجالسِ الابرار، کشکولِ معرفت، بہشتی زیور اور بزرگوں کے کتابیں فضائل مسائل پڑھ کر عمل کی کوشش کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سائل ایک خطرناک مرض بدنظری اور امرد لڑکوں کو دیکھنے کے مرض میں سخت مبتلا ہے۔ ساتھ ہی وظائف بھی کرتا ہوں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کے ساتھ ہی بدنظری کے علاج بھی مطالعہ کر چکا ہوں۔ اس لیے اب مہربانی کر کے خصوصی دعاؤں کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے ایسا وظیفہ ارسال کریں تاکہ سائل کو شفاء کاملہ نصیب ہو جائے آخر میں پھر دعا کی التماس ہے۔

جواب: تمام گناہ خصوصاً بدنظری و عشق مجازی وظیفوں سے نہیں چھوٹتے ہمت سے چھوٹتے ہیں۔ ذکر و وظائف معین ہیں گناہ چھوڑنے میں لیکن کوئی ذکر و تسبیحات کرتا رہے، بزرگوں کی صحبت میں بھی آتا جاتا رہے لیکن گناہ چھوڑنے کا ارادہ اور ہمت نہ کرے تو ہمیشہ گناہ میں مبتلا رہے گا۔ لہٰذا سب سے پہلے خود ہمت کیجئے اور اللہ تعالیٰ سے استعمالِ ہمت کی دعا کیجئے اور خاصانِ خدا سے دعا کرائیے اور اپنے حالات سے ان کو مطلع کیجئے جو علاج وہ تجویز کریں اس پر عمل کیجئے غرض ہر اچھی بری عادت کی اطلاع کریں۔ پرچہ حفاظت نظر روزانہ ایک بار پڑھیں بہ نیت اصلاح۔ اور ہدایات پر عمل کریں۔ پندرہ دن کے بعد حالت کی اطلاع کریں جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

....

۸۲۱ حال: بدنظری الحمدللہ کافی حد تک ختم ہوگئی ہے۔ لیکن غیر محرم پر پہلی نظر

سے ہلکا سا میلان ہوتا ہے۔ دوبارہ دیکھنے کو بہت دل کرتا ہے۔لیکن روک لیتا ہوں حضرت والا سے ہدایات کی درخواست ہے تاکہ یہ ختم ہو۔

جواب: ماشاء اللہ یہی مطلوب ہے **اللّٰھم زد فزد**۔ میلان ہونا گناہ نہیں میلان پر عمل کرنا گناہ ہے۔میلان کے ختم ہونے کا انتظار نہ کریں کیونکہ یہ خلاف فطرت ہے۔مقصود صرف یہ ہے کہ میلان پر عمل نہ ہو اور اس میں جو غم اور تکلیف ہو اس کو برداشت کرو کیونکہ تقویٰ کا یہ غم اٹھانے ہی سے اللہ کی ولایت نصیب ہوتی ہے۔اور پہلی نظر بھی عمداً نہ ڈالیں ورنہ وہ پہلی نظر نہیں، بدنظری ہے۔

۸۲۲ حال: لایعنی باتوں میں بہت وقت گزرتا ہے۔اس کے لیے حضرت والا سے ہدایات کی درخواست ہے۔

جواب: بولنے سے پہلے سوچیں پھر بولیں گناہ کی بات ہو تو زبان کو بالکل بند رکھیں، دین کی بات ہو تو خوب کریں اور مباح بات ہو تو اتنی کریں کہ کوئی بات مرضیٔ حق کے خلاف نہ ہو البتہ تھوڑا سا جائز ہنسی مزاح بھی اس زمانہ میں صحت کے لیے ضروری ہے۔

۸۲۳ حال: احقر ناچیز بہت ہی نالائق اور بہت گناہ گار ہے۔لیکن دل میں کبھی عُجب وتکبر محسوس ہوتا ہے اعلانیہ گناہوں میں لوگوں کو دیکھ کر عُجب پیدا ہوتا ہے کچھ ہدایات دیں کہ احقر ناچیز کی یہ بیماری دو ہو۔

جواب: اپنے عیوب کو یاد کریں جو یقینی ہیں اور دوسروں کے گناہ یقینی نہیں۔ اگر کسی کے گناہ پر نظر جائے تو سوچو کہ ممکن ہے وہ توبہ کرلے اور سب معاف ہوجائے اور میرے کسی عیب پر قیامت کے دن پکڑ ہوجائے تو قیامت سے پہلے اپنے کو اچھا سمجھنا حماقت ہے۔

....

۸۲٤ حال: بعد از سلام مسنون عرض یہ ہے کہ راقم بندہ آپ سے انتہائی

عقیدت رکھتا ہے کافی عرصہ سے بندہ کو اپنے لیے اصلاح کی فکر دامن گیر ہوئی اس سلسلہ میں قلبی تمنا آپ سے بیعت کی خواہش کا اظہار کر رہی ہے۔لیکن والد محترم فرما رہے ہیں کہ اپنے مدرسہ کے بانی و مہتمم حضرت مولانا...... دامت برکاتہم سے بیعت کرو کہ قربت بھی نصیب ہوگی اور نظروں میں بھی رہو گے مگر بندہ کا دل حضرت والا کی طرف زیادہ مائل ہے بلکہ بندہ نے اس سلسلہ میں استخارہ بھی کیا جس میں کچھ معلوم نہ ہوا حتیٰ کہ سات یوم بیت گئے مگر پھر بھی کچھ بات آشکارا نہیں ہوئی۔بعض اوقات بندہ نے آپ کی مجالس میں حاضر ہونے کا شرف بھی حاصل کیا۔ بندہ نے آپ کو اپنے حالات سے کچھ واقف کرنا چاہا کہ اس سلسلہ میں آسانی اور حضرت والا کی بالغ نظری کی مدد حاصل ہو کہ تعلق مع اللہ اور قلبی راہ درست ہو اور اصلاحِ باطن وتزکیہ حاصل ہو۔امید ہے کہ حضرت والا اس سلسلہ میں بندہ کی صحیح رہنمائی فرمائیں گے کہ بندہ والد کی رائے لے کر مدرسہ میں بیعت ہو یا اپنی دِلی تمنا کے مطابق حضرت والا سے بیعت ہو۔

جواب: جس سے دِلی مناسبت ہو اسی سے تعلق کرنا چاہیے کیونکہ نفع کا مدار مناسبت پر ہے ورنہ عمر بھر ساتھ رہو وصول الی اللہ نصیب نہ ہوگا۔میرا شعر ہے ؎

آنکھ سے آنکھ ملی دل سے مگر دل نہ ملا
عمر بھر ناؤ پہ بیٹھے مگر ساحل نہ ملا

....

۸۲۵ حال: حضرت والا آج کل مجھے ناشکری اور دنیا کی محبت کا احساس بہت بڑھ گیا ہے مارکیٹ میں جس دکاندار کو دیکھوں وہ روز افزوں ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔آج ایک دکان خرید رہا ہے تو کل کو دکان بڑھا رہا ہوتا ہے۔

جواب: اسی لیے حکم ہے کہ دنیا کے معاملہ میں اپنے سے کمتر کو دیکھو تو شکر پیدا

ہوگا اور دین کے معاملہ میں اپنے سے برتر کو دیکھو تو دین میں ترقی کا شوق پیدا ہوگا۔آپ جب اس کے خلاف کررہے ہیں تو ناشکری اور دنیا کی محبت کیوں پیدا نہ ہوگی۔

۸۲۶حال: حضرت والا یہ ضرور ہے کہ میرا کام میں دل نہیں لگتا۔سخت سست و نکما ہوں۔ حالانکہ آگے بڑھنے کے مواقع اب بھی مجھے حاصل ہیں۔ پر کیا کروں مجھ سے نہیں ہو پاتا۔حضرت والا سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا کام میں دل لگا دے اور میری سستی و کاہلی کو چستی و پھرتی سے مبدل فرمادے۔اللہ تعالیٰ مجھے اپنی مرضیات کے سائے میں بے حساب رزقِ حلال عطا فرمائے اور کسی کی محتاجی میں نہ رکھے صرف اپنی محتاجی میں رکھے، آمین ثم آمین۔

حضرت والا شکرانے کے طور پر لکھ دیا کہ جب سے میری دکان کا آدمی چھٹی پر گیا ہوا ہے الحمدللہ کام میں دل لگا تا ہوں اور یہ سب بھی حضرت والا دامت برکاتہم کی جوتیوں کا صدقہ ہے۔

جواب: اللہ تعالیٰ دنیا سے اتنا دل لگانے کی توفیق دے جتنا یہاں رہنا ہے اور آخرت سے اتنا دل لگانے کی توفیق دے جتنا وہاں رہنا ہے ؎

جو دین کے ہوئے انہیں دنیا مل بھی گئی
دنیا پہ جو مرے تھے وہ دیں کے نہیں رہے

اس لیے اللہ والے ہو جاؤ دنیا خود پیچھے پیچھے آئے گی ورنہ ہائے دنیا ہائے دنیا کی ادھیڑ بن میں لگے رہو گے۔

....

۸۲۷حال: چند احباب نے پوچھا ہے کہ غوث کسے کہتے ہیں اور قطب، ابدال کی تعریف کردیں۔اور ہر زمانے میں ان کی کتنی تعداد ہوتی ہے۔

جواب: یہ اولیاءاللہ کے درجات ہیں لیکن ان باتوں کے علم پر مغفرت ونجات

موقوف نہیں اس لیے بزرگوں نے غیر ضروری معلومات کے درپے ہونے کو منع فرمایا ہے۔ سیدھے سیدھے سنت وشریعت پر عمل کرو۔ اسی سے سب درجات حاصل ہوتے ہیں۔

۸۲۸ حال: جناب شیخ صاحب آپ کی کتاب کشکول معرفت خصوصیات امت محمدیہ میں ہے کہ بنی اسرائیل میں (نجاست کی جگہ لباس یا بدن کو کاٹنا پڑتا تھا) اس کی وضاحت کردیں تاکہ سمجھانے اور سمجھنے میں آسانی پیدا ہوجائے۔

جواب: اس سے زیادہ وضاحت کی تحقیق نہیں ہوسکی۔

۸۲۹ حال: اس بات پر بڑی حیرانی ہوئی جب ایک تبلیغی بھائی نے بتایا کہ ہمارے کوہاٹ مرکز میں روزانہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاکرہ ہوتا ہے جس میں بتایا ہے کہ کھڑے ہوکر پھل کھانا سنت رسول ہے۔

جواب: اس تبلیغی بھائی یا مرکز سے معلوم کریں کہ اس کا حوالہ کیا ہے؟

۸۳۰ حال: انگریزی میں نام اور پتہ لکھنے پر آپ سے معافی کا طلب گار ہوں۔ امید ہے کہ بندہ کو اس غلطی پر معاف فرمادیں گے جس کی آپ نے پچھلے خط میں تنبیہ فرمائی تھی کہ لفافہ پر اردو میں اپنا نام و پتہ کیوں نہیں لکھتے، اغیار کی غلامی کو چھوڑنا چاہیے۔

جواب: معافی کی ضرورت نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت غیروں کی زبان استعمال نہ کریں اور ضرورت میں حرج نہیں بلکہ تبلیغ دین کی نیت سے سیکھنا اور لکھنے بولنے میں مہارت حاصل کرنا بھی برا نہیں۔

۸۳۱ حال: جناب شیخ صاحب ایک ساتھی نے پوچھا ہے کہ اگر ایک مرید کو ایک پیر سے خلافت مل جائے۔ بعد میں اس کا پیر صاحب فوت ہوجائے تو کیا وہ دوسرے پیر سے بیعت ہوگا یا کہ ضرورت نہیں۔

جواب: آخر دم تک کسی کو اپنا بڑا بنائے رہے اور اصلاح کا تعلق رکھے، اگر

بڑے نہ رہیں تو اپنے چھوٹوں سے ہی مشورہ کرلے، یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت ہے۔

۸۳۲حال: جناب شیخ صاحب بعض احباب بندہ کو سر درد کی شکایت کرتے ہیں یا دانت درد کے بارے میں تو میں کیا پڑھ کر دم کروں۔

جواب: ان کو بتا دیں کہ جہاں درد ہوا پنا ہاتھ رکھ کر خود یہ دعا سات مرتبہ پڑھ لیں۔ **بسم اللہ بسم اللہ بسم اللہ اَعُوْذُبِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّمَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ۔**

....

۸۳۳حال: حضرت اقدس میں آپ کی بتائی ہوئی تسبیحات ۵/سو دفعہ لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اللہ اور ایک تسبیح درود شریف اور باقی اعمال نظروں کی حفاظت ٹی وی سے بچنا اور پانچ وقت الحمد للہ با جماعت نماز کی پابندی ہو رہی ہے مگر حضرت والا سے گذارش ہے کہ ہر وقت ریا کاری کا خوف لگا رہتا ہے۔

جواب: خوف دلیل اخلاص ہے۔ ریا مخلوق کو دنیوی غرض سے عبادت کو دکھانے کا نام ہے مخلوق کے دیکھنے کا نام نہیں۔ ریا ایسی چیز نہیں کہ اڑ کے لگ جائے۔ ریاء تو نیت سے ہوتی ہے لہٰذا نیت کو درست رکھیں۔

